۱ شهرهٔ آفاق	۲ فیض رحمانی	۳ نور احمدی	۴ میخانهٔ عشق	۵ نشئهٔ عرفان
۶ اسرار محبت	۷ گنجینهٔ فقر	۸ نسخهٔ حکمت	۹ نظر مرشد	۱۰ حسن معامله
۱۱ صلای عام	۱۲ ذکر خیر	۱۳ گلشن وحدت	۱۴ نقد وقت	۱۵ نکات سلوک
۱۶ مطلع قرب	۱۷ قوت ارشاد	۱۸ نغمهٔ شهود	۱۹ شاهد غیب	۲۰ حاصل کلام
۲۱ عالم خیال	۲۲ ساقی جذب	۲۳ طریقهٔ تلاوت	۲۴ علم نافع	۲۵ جواهر [illegible]
۲۶ ذوق طاعت	۲۷ وسعت بیان	۲۸ غنیمت بارده	۲۹ شرح صدر	۳۰ بزم [illegible]
۳۱ انوار المشارق	۳۲ مناقب الخلفا	۳۳ برکات محمدیه	۳۴ لمعهٔ نور	۳۵ سند حدیث
۳۶ اوراد شاذلیه	۳۷ رسالهٔ سلوک	۳۸ اشغال منتخب	۳۹ وادی الفت	۴۰ [illegible]
۴۱ شراب طهور	۴۲ فیض صحبت	۴۳ صحیفهٔ راز	۴۴ حدیث نعمت	۴۵ جزو نالهٔ عندلیب

در مطبع شاهجهانی واقع بهوپال مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد واضح ہو کہ ہمارے شیخ المشائخ امام الطریقہ کاشف الحقیقہ غوث زمان محبوب خلاق **حضرت شاہ محمد آفاق** رضی اللہ عنہ کو اپنے بزرگوں سے اجازت جملہ سلاسل متعارفہ اولیاء اللہ کی حاصل تھی اور طریقہ آپ کا جامع برکات جملہ طرق اور باعتبار سہولت سلوک کے اقرب الطرق الی اللہ اور مناسب اس دور آخر زمان کے ہے اور نسبت آپ کی نہایت عالی ہے کہ زبان اور قلم اوس کی شرح سے قاصر ہے اور آپ کے خلیفہ اعظم ہمارے حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر خلیفۃ اللہ نائب جناب رسالت پناہ سیدنا و مولانا حضرت **فضل رحمن** مد ظلہ الاعلی رونق افزای طریقہ آنجناب اور فیض رسان خاص و عام ہیں چنانچہ رجوع عالم کا آپ کی طرف شرقاً و غرباً ہے اور وارث اتم حضرت قبلہ کے اونکے خلف الصدق پیر و مرشد برحق محبوب الٰہی وارث جناب رسالت پناہی ولایت پناہ عالی مناقب **حضرت سید احمد میان**

صاحب مدظلہ الاقدس ہیں اگرچہ حضرت شاہ آفاق کا شہرہ
ولایت کابل تک آپ کا نام تھا مگر حضرات موصوف سے ہر طرف مشـ
خاص و عام ہوا اللہم زد فزدو بارک برکتہ واسعتہ چونکہ یہہ رسالہ بیان
سلسلہ اور طریقہ اور سلوک اور علو نسبت اعلیٰ حضرت کے ہے لہذا
شہرۂ آفاق رکہا اور راقم الحروف فقیر نور الحسن احمدی کہ گدا
آستانہ ان حضرات کا ہے یہہ رسالہ اوس کی اول تصنیف ہے جو فیض
اون کے مرقوم ہوتا ہے فیض دربیان سلسلہ فی زماننا جو
اولیاء اللہ شائع ہین منجملہ اون کے سلسلہ ہمارے حضرات کا جامع
اکثر طرق ہے اور جس قدر شعبہ اس سلسلہ مین پیدا ہوئے ہین اور
سے نہین نکلے ... اس کا یہ ہے کہ یہہ طریقہ حضرت صدیق اکبر رضے ا
سے ملتا ... بت کبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل
کمالا ... کا بسبب ضمنیت کے آپ مین ظہور ہوا ہے لہذا منا
... حال و استعداد زمانہ کے کمال خاص اس طریقے مین پید
... منجملہ بعد حضرت امام جعفر صادق کے جو بواسطۂ امام قاسم و حضرت
فارسی رضی اللہ عنہم نسبت صدیقی رکہتے ہین اور سلسلۂ آبائی سے نسبت
علوی ہے اول حضرت سلطان العارفین ابو یزید بسطامی رض سے طریقہ
اویسیہ پیدا ہوا بعد ازان حضرت خواجۂ عبد الخالق غجدوانی رض سے
خواجگان شائع ہوا آپ کو ذکر نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سے
تہا اور ایک سلسلہ آپ کا حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رض سے ملتا
بعد ازان خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رضی ا
سے طریقۂ نقشبندیہ جاری ہوا آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبد

در بہشت نروم تا یاران خاندان خود را نیارم کینہ یاران من تا اینجا ہ قارم شفاعت کند سی سال ست کہ انچہ بہاء الدین می گوید خدا می کند انتہی اصول طریقہ نقشبندیہ کے تمام متاخرین نے اختیار فرمائے ہین بعد ازان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے طریقہ مجددیہ کا ظہور ہوا آپ کو علاوہ طریقہ نقشبندیہ کے جملہ سلاسل متعارفہ مثل سلسلۂ قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ وغیرہ کے اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کے ملہمات کے یہہ الہام ہے کہ غفرت لک ولمن توسل بک بواسطۃ او بغیر واسطۃ الی یوم القیامۃ انتہے اس طریقہ مین بھی بہت سے مشارب پیدا ہوئے چنانچہ طریقۂ حضرتین یعنی حضرت ایشان وحضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقۂ احسنیہ حضرت سید آدم بنوری رح کا اور طریقۂ زبیریہ اور مظہریہ اور طریقہ حضرت شاہ ولی اللہ رح کا اور طریقۂ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب رضی اللہ عنہ جس کے مروج حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوئے بعد ازان ہمارے شیخ المشائخ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقۂ جامع برکات جملہ طرق بمزید معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ دعا سے حضرت میرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ کی پیدا ہوئے سلسلۂ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجدد و خازن الرحمۃ محمد سعید رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد مین ہین والد ماجد آپ کے جناب احسان اللہ خان صاحب فرزند نواب ظہیر الدین خان صاحب جو زمانہ اورنگ زیب شاہ عالمگیر رح مین منصب دار شاہی تھے اور خطاب خانی اور نوابی کا رکھتے تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ فرزند حضرت شیخ عبد الاحد شاہ گل التخلص بوحدت فرزند حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالی عنہم کے تھے اور از روئے ارادت و خلافت سلسلہ آپ کا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم رض فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

سے جو اعاظم خلفای حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر اور اولاد امجاد حضرت خواجۂ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین مدت دراز رہے اور بشارت منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کے زیر نگین ہوگیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہان بھی قبول عام ہوا حتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہوگیا اور کرامات عظیم الشان آپ سے ظاہر ہوئین حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدون کو [illegible] کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بھیجا کرتے تھے جو وہ [illegible] سلم کرتے تھے

فیض در بیان طریقہ طریقۂ نقشبندیہ کی [illegible] طریقہ سے ظاہر ہے چنانچہ رسالۂ انسیہ حضرت یعقوب چرخی [illegible] علیہ کا ماقل و دل ہے اور طریقۂ قادریہ مین غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب [illegible] ہور ہے اور طریقۂ سہروردیہ آداب المریدین اور عوارف المعارف مین مذکور ہے اور طریقۂ چشتیہ مین فوائد الفواد ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ کتاب مستند ہے چونکہ طریقہ ہمارے حضرات کا لب لباب جملہ طرق اور جامع برکات ہے اصول اس طریقے کے باقی تمام فروع سے بے نیاز کرتے ہین اور جیسا کہ روش علائی طریقۂ نقشبندیہ مین اقرب الطرق ہے اور حضرت ایشان نے سلوک طریقۂ مجددیہ سہل کردیا تھا ایسا ہی ہمارے حضرت نے طریقہ حضرت شاہ آفاق کا اپنے تصرف باطن سے اقرب اور آسان فرمایا ہے اور ہمارے حضرت کو سند حدیث شریف کی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے ہے اور صحاح ستہ بطور درس مولانا محمد اسحاق کرم پر کہ بڑے عالم باعمل تھے گذرانی تھی بالجملہ بیان اس طریقۂ عالیہ کا یہی ہے کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور

کلام اور توجہ باطن سب سی فیض پہونچتا ہی ایک بار چند شخص امید وار بیعت
تھے بعد نماز کے حضرت نے اون سے بیعت لی بعد ازان توجہ دی اور فرمایا
کہ تم سب کے دل ذاکر ہو گئے تم کو معلوم ہو یا نہو پھر فرمایا کہ ہمارے حضرت
فرماتے تھے جس کی استعداد عالی ہوتی ہے جلد معلوم کر لیتا ہے پھر زبان مبارک
سے یہ اشعار فرمائے ؎ جائیے کس واسطے ای درد میخانہ کے بیچ ✤ اور ہی
مستی ہے اپنے دل کے پیمانہ کے بیچ ؎ کیا کرین سیر چمن یان آرزو کچھہ اور ہے
گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین بو کچھہ اور ہے ✤ ؎ بسان کا غذ آتش زدہ
مرے گل رو ✤ ترے جلے بھنے اور ہی بہار رکھتے ہین ✤ ؎ دل ڈھونڈھنا
سینہ مین مرے بو العجبی ہے ✤ اک ڈھیر ہے یان راکھہ کا اور آگ دبی ہے ✤
پھر اس کے معنے فرمائے یعنی اگرچہ ہم بوڑہے ہو گئے ہین لیکن حرارت عشق
کی ویسی ہی باقی ہے ؎ ارض و سما کہان تری وسعت کو پا سکے ✤ میرا ہی
دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے ✤ اور سند القای نسبت کی توجہ باطن سے
یہہ حدیث ہے کہ ماصب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر اس حدیث
کو علماء صوفیہ لکھتے آئے ہین جو نقاد حدیث بھی تھے اور علاوہ اس کے
آنحضرت ﷺ کو حضرت جبرئیل نے سینہ بسینہ فیض الٰہی پہونچایا ہے اور ہمارے
حضرت بجز قال اللہ اور قال الرسول کے اور کچھہ نہین بتلاتے ایک بار اس
آیۂ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ تو اگر تم
چاہتے ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تمکو چاہے پھر فرمایا کہ یہ معنے ہوے
اب مطلب سنو یعنی مجھہ مین اس قدر محبوبیت ہے کہ جو میری چال چلتا ہی
وہ بھی محبوب ہو جاتا ہے اور صحبت سنت ہے آنحضرت ﷺ کی اور حدیث شریف
مین ہے کہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ و غشیتہم الرحمۃ و نزلت
علیہم السکینۃ و ذکرہم اللہ فیمن عندہ ؎ صحبت مردان اگر یک ساعت ست ✤
بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست ✤ اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ خدا نے

آپ مین یہ قدرت دی ہے کہ نظرون مین مقامات طی کراتے ہین۔
فیض دربیان سلوک الحمد للہ کہ محض نظر عنایت حضرت پیر و مرشد
مدظلہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقے کے جو فی زماننا شائع ہین اور
جو نکور کتب و رسائل موجودہ تصوف ہین راقم پر ادراکاً و کشفاً و حالاً و ذوقاً
ہر طرح سے کہلے چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کی ہو تفصیلاً دریافت
کرلے ایک شمہ اوس کا تحریر ہوتا ہے کہ مقامات سلوک ہر طریقے کے فی الحقیقت
معاملات آلہی ہین جو اون اکابر سے درمیان مین آئے ہین کہ العلماء ورثۃ الانبیاء
اور بنائے معاملہ فیض پر ہے تو فیضان آلہی چار طرح پر ہے **ایک** فیض وجود
جو تمام کائنات پر علی الاتصال ہر آن وارد ہے اور رب العالمین اوس سے
مشعر ہے **دوسرا** فیض رحمت جو مخصوص بہ اہل ایمان و اسلام ہے اور
الرحمن الرحیم او[illegible] ہے **تیسرا** فیض افعال اور حامل اس فیض کے
اولیائے [illegible] مالک یوم الدین اس کی طرف اشارہ ہے اور یوم الدین
[illegible] لہ اوس دن سب بے پردہ افعال آلہی دیکھین گے **چوتہا**
[illegible] ایاک نعبد و ایاک نستعین اس سے مخبر ہے سو یہ علم و حکمت ورثہ انبیاء
ہے جو متعلق بہ کمال و تکمیل ہے اور حامل اوس کے اولیائے عشرت ہین اور یہ
سب فیض بواسطہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فائز ہوتے ہین
تو حاصل سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلعم کا ہے اور بقدر معاملہ علو نسبت
معلوم ہوتا ہے اہدنا الصراط المستقیم وہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہے جیسا کہ
آنحضرت صلعم نے خط کہینچا تہا لیکن اوسی ایک راہ کو ہر ایک اوضاع متنوعہ سے
بحسب استعداد و مشیت آلہی سلوک کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہر ایک کو مناسب اوس کے تعلیم جداگانہ فرماتے تہے اور منشا طرق اولیا اور
انواع سلوک کا یہی ہے لہذا فرمایا کہ صراط الذین انعمت علیہم تا کہ اوس مرتبہ وحدت
سے یہ جو ظہور کثرت ہوا ہے اوس کو باطل نہ سمجہین جب یہ مضمون ذہن نشین ہو گیا

تو اب تفصیل انعام سنا چاہیے کہ سب سے بڑا انعام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے دوسرا اتارنا قرآن شریف کا بڑا انعام ہے جس سے کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوتے ہین تیسرے منجملہ انعامات عظیمہ احادیث آنحضرت صلعم ہین اور تمام اولیاء اللہ نے اتباع کتاب وسنت کیا ہے اور کوئی طریقہ اون کا برخلاف قرآن وحدیث نہین کہ سب اونہین اصول سے ماخوذ اور اوسی اجمال کی تفصیل ہین چوتھا انعام مرشد کامل، مکمل ہے چنانچہ خود انعمت علیہم سے ظاہر ہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ آمین

فیض دربیان نسبت چونکہ اصول جملہ طرق سلاسل اربعہ نقشبندیہ وقادریہ وسہروردیہ وچشتیہ ہین اور باقی تمام طرق شعبہ انہین چار کے ہین لہذا نسبت ہر سلسلہ کی مذکور کی جاتی ہے کہ ان اصول سے بہت سے فروع نکلے ہین سو واضح ہو کہ بزرگان نقشبندیہ مین نسبت صدیقی کا ظہور ہے لہذا یہ طریقہ اقرب الطرق اور سہل الوصول بہت ہے کہ معاملات صدیقی شاہد اس معنی کے ہین اور نسبت حضرت صدیق اکبر رض کی ابراہیمی تھی اور ضمنیت کبری حاصل تھی کہ ما صب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر لہذا القائی سینہ بہ سینہ حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سے شائع ہوا اور نسبت معیت کی روشن ہوئی اور بزرگان قادریہ مین نسبت فاروقی کا ظہور ہے اور نسبت حضرت فاروق اعظم کی موسوی تھی ~~اسی واسطے جلال آلہی اور تصرفات~~ عظیم الشان کا ظہور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت ہوا اور قرب شہادت مین بڑا رتبہ پایا اور بزرگان سہروردیہ مین نسبت عثمانی کا ظہور ہے لہذا اس طریقے مین عبادات اور تعمیر اوقات کی طرف بڑا التفات ہے کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین کمال اقربیت بسبب وظائف طاعات کے بہت ہے اور نسبت آپ کی نوحی تھی اور حضرت نوح کی دعوت کو قبول کم ہوا اور امت نے ایذا پہونچائی تھی حضرت بھی مظلوم شہید ہوسے اور طریقہ سہروردیہ کا

رواج بہت کم ہے اور بزرگان چشتیہ مین خاص نسبت علوی کا ظہور ہے اور وفیض عینیت کہ علی منی و انا منہ اوس سے عبارت ہے اِس طریقے مین بہت ہے اور فنافی الشیخ کا یہی منشا ہے اور آپ کی نسبت عیسوی تہی تو اوسی نفخت فیہ من روحی کی مناسبت ہے کہ چشتیہ کا درد بے سماع کے آرام پذیر نہین ہوتا اور اوسی کا دم بھرا کرتے ہین سہ ای درد اس جہان مین آکر صدای غیب ✤ بے پردہ جس سے ہووے وہ پردہ ہے ساز کا ✤ اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ لم اعبد ربا لم اره اور فرمایا ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ روحہ سے کسی نے پوچھا تہا کہ آپ مین اور حضرت محبوب سبحانی مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا وہ بیاہی تہے اور مین آنکھ لگی ہون حضرت پیر و مرشد ... نے اس تذکرہ مین عجب نکتہ فرمایا کہ آنکھ لگی مین ایک چوٹ ہوتی ... ہی مین نہین ہوتی سہ سحر مین سامری کے کیا قدرت ... ہون مین جو اثر دکہیا ✤ بالجملہ معرفت آلہی کا پایان نہین ... از علم سفینہ اس بیان سے علو نسبت حضرات کا ظاہر و باہر ہے اور بہت پر اونکی دلیل نمایان ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہ رسالہ دوسرا ہے جو فیض سے حضرات کی راقم الحروف تحریر کرتا ہے اور تبرکاً نام اس رسالہ کا فیض رحمانی رکہا کہ ایک جزو پر نام مبارک حضرت مد ظلہ الاعلیٰ کی مشتمل ہے للراقم سہ کی جب دعا تو عشق سے اوس کی زبان پر ✤ نام خدا ابہی آیا تو رحمان آگیا ✤ اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند فوائد پر ف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اوس مین دین کی تفصیل ساتہ اسلام و ایمان و احسان کے فرمائی ہے تو معلوم ہوا کہ جیسے بے اسلام و ایمان کے دین ناقص ہے اسی طرح بغیر

احسان کے بہی نقصان دین ہے اور اسلام سے تعلق اعمال کا ہے اور
ایمان سے عقاید کا اور احسان سے عرفان کا اور جب کہ علم اسلام و ایمان
و احسان حاصل ہے وہ علماء راسخین مین سے ہے تو علم اسلام مسمی بفقہ ہے
اور علم ایمان یہی تفصیل عقائد ہے اور علم احسان مسمی بہ علم تصوف ہے اور یہ
جامع ان علوم ثلثہ کا علم حدیث ہے کہ یہ سب علم اوس سے مستخرج ہین اور
اصل حدیث قرآن ہے بالجملہ جو کچھ ہے سو قرآن و حدیث ہے تو ہر ایک
کو لازم ہے کہ اسلام و ایمان پر استقامت کرے قل آمنت باللہ ثم استقم
تا کہ مقام احسان پر فائز ہووے بحریم کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند * کہ برون در
چہ کردی کہ درون خانہ آئی * اور اسلام ارکان خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہی
جو ہر مسلمان پر فرض ہے اور ارکان مذکورہ مین کوئی اختلاف نہین الا فروع
مسائل مین جو مضر اسلام نہین اور ایمان مجمل الایمان باللہ و ملائکتہ وکتبہ و
رسلہ والقدر خیرہ وشرہ ہے اور اس مین بہی کسی مومن کو اختلاف نہین
البتہ تفصیل ایمانیات مین کسی قدر اختلاف ہے کہ اپنی دید و فہمید کے موافق
ہر ایک نے فرمایا ہے اور وہ اختلاف بہی مضر ایمان نہین اور اہل عرفان
جن پر انکشاف حقائق ہوا ہے اون کے سامنے وہ سب مختلفات تطبیق کرتے
ہین اور اہل عرفان مین جو ظاہراً اختلاف معلوم ہوتا ہے اوس کا منشا بہی
علماء راسخین پر جن کا عرفان جامع اور سب [illegible] ہے ہر
سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قائل
اس کے ہین کہ ایمان گہٹتا بڑہتا نہین اور علما اس کے قائل ہین کہ گہٹتا بڑہتا
ہے سو یہ دونون قول صحیح ہین ظاہر ہے کہ ظاہر ایمان اعمال ہین اور باطن
ایمان تصدیق قلبی ہے سو وہ تصدیق قلبی جو باطن ایمان ہے زیادت و
نقصان پذیر نہین اور اعمال جو ظاہر ایمان ہین کم اور زیادہ ہوتے ہین اور
چونکہ ظاہر و باطن مین ملازمت ہے لہذا یہ بہی صادق آتا ہے کہ ایمان گہٹتا

بڑہتا ہے اور جب اوس اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقۃ گھٹتا بڑہتا نہین کہ تصدیق قلبی ہر حال مین قائم رہے جیسے باطن انسان روح ہے اور ظاہر انسان بدن ہے روح ہمیشہ یکسان رہتی ہے اور بدن مین زیادتی اور نقص ہوتا رہتا ہے باوجود اس کے مَین کا لفظ دونون پر صادق آتا ہی تو اجتہاد حضرت امام اعظم رح کا طرف باطن کے بہت متوجہ ہے اسی واسطے اہل ظاہر اوس کی کنہ سے واقف نہین ہوتے اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ حضرت امام اعظم دو برس صحبت مین حضرت امام جعفر صادق علی جدہ وعلیہ السلام کے رہے جو جامع نسبت صدیقی و علوی بقوت تمام تھے لہذا اجتہاد اون کا جامع ظاہر و باطن بلطف تمام ہے چنانچہ بعض ائمہ کے نزدیک تارک صلوۃ کافر ہے اور امام اعظم کے نزدیک کوئی [illegible] کافر نہین وہ ظاہر حدیث من ترک الصلوۃ متعمدا سے استدلا[illegible] امام اعظم یون معنی فرماتے ہین کہ جو ترک صلوۃ کرے [illegible] جان کر سو وہ کافر ہے تو انکار فرض سے کافر ہوا نہ [illegible] سے ترک سی اور کفر بمعنی کفران نعمت بہی آیا ہے اور تکفرن العشیر لفظ حدیث ہے اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کر لوف جملہ مختلفات اکابر امت و علماء اہل سنت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اقربیت رکھتے ہین اون سب کے درمیان مین حق دائر ہے اور اگر دائرۂ حق سے باہر ہون تو اس خیر الامم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب حنفیہ و مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ کو سے ضلالت مین نہین اور طرق اولیا سب موافق کتاب و سنت اور واسطے اون اہل طریقہ کے موصل الی اللہ ہین اور حقیقت شناس اون کی حقانیت سے خوب واقف ہین اور تفاوت استعداد منشا اس اختلاف کا ہے الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ اور اجتماع اہل حق اور مقبولان خدا و رسول کا ان مذاہب اور طرق پر دلیل قاطع ہے اون کی حقیت پر اور خلافت

خلفاء راشدین کی اجماع اہل حق سے ہوئی ہے ورنہ صریحاً کوئی خلافت پر
اون کی نصوص دال نہین اور کس حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر سے
بعد از ان حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنا
اور وہ بیعت جو آنحضرت صلعم سے سب نے کی تھی کافی تھی لیکن صحابہ کرام
صدر اول اور طائفہ مقبول ہین اون کا اجماع دلیل صریح خود ہے کہ وہ سراپا
نور حدیث اور آیہ من آیات اللہ تھی کہ الحق ینطق علی لسان عمر لیکن یہہ ظاہر
بین کہان اس راز سے واقف ہین کہ درمیان بندہ اور خدا کے کوئی رسم و
راہ بھی ہوتی ہے تو مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفی مین ہزار ہا اولیائے
کبار کہ مصداق العلماء ورثۃ الانبیاء ہین گذرے ہین چنانچہ تمام پیران طریقہ
نقشبندیہ اسی مذہب مین ہوئے ہین اور اب تک موجود ہین تو وہ بزرگ
جن کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہوگئی ہے اور
حضوری سے مشرف ہوتے ہین اون کو آنحضرت صلعم نے کیون نہین تبلادیا
کہ تم مذہب باطل پر ہو بلکہ اون کو رسائی آنحضرت صلعم تک کیونکر ہوئی الغرض
حاصل کلام یہ ہے کہ جو مذہب مانع وصول جناب خدا و رسول مین نہ ہو اور
جو طریقہ کہ اون کی طرف موصل ہو محبت دنیا اوس کے برتاؤ سے کم ہو اور
محبت خدا و رسول و توفیق طاعت مقبول پیدا ہو یہی دلیل حقانیت
اوس طریقے کی کافی ہے وما بعد الحق الا الضلال فقط اکثر لوگ جو فی زماننا
اپنے کو موحد کہتے ہین آنحضرت صلعم اور انبیا کو بنظر انما انا بشر مثلکم اپنے مساوی
زعم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور چونکہ اصل سے فروع کی رونق ہے لہذا
صحابہ کرام و اولیاے امت کو جو بمنزلہ اجزاے جناب نبوت ہین اونکو
بھی نظر تعظیم سے نہین دیکھتے بلکہ اکثر افراد اوس گروہ کے وعظ وغیرہ مین
انبیاء اور اولیاء کو الفاظ پست سے یاد کرتے ہین اور اون کو بندہ عاجز
وغیرہ الفاظ سے خطاب کرتے ہین عجب احمق ہین خدا تو یون فرماتا ہے کہ

ولله العزة ولرسوله وللمومنين ولكن المنافقين لا يعلمون اور یہہ جو لوگ جو انچہ
کو نفاق سے مبرا جانتے ہین بجاے عزت ذلت کا اطلاق کرتے ہین البتہ
حقیقۃ امکانی آگے رتبۂ الوہیت کے سرافگندہ و شرمندہ ہے اور یہہ دعویٰ
اکابر کو اپنے نفس کی طرف ہوتی ہے لیکن یہ کب روا ہے کہ ہم اون کو ایسے
الفاظ سے یاد کرین جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور مابہ الاشتراک
بشریت پر نظر کرکے مابہ الامتیاز جو اون کی مقبولیت اور درجات رفیع ہین
اوس سے قطع نظر کرین اگرچہ ظاہراً یہ لوگ فضائل اکابر کو طاق نسیان
پر رکھہ کے اپنے کو معتقد خدا کا اور موحد ثابت کرتے ہین لیکن صرف زبانی اور
دام شیطانی ہے اور ظاہر ازبان پر خدا ہی خدا ہے اور دل شرک خفی سے
معمور ہے اب ایک مثال سنو مثلاً ایک سلطان اعظم ہے اور اوس کے
وزرا اور ارکان سلطنت اور مقربان دربار و خواص بارگاہ ہین ظاہر ہے کہ
اون سب کو جو اعزاز ہے بادشاہ نے دیا ہے کما قیل ؎ نیاوردم از خانہ چیزے
نخست ✤ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست ✤ اب باوجود اس کے اگر اونکو کوئی
دوسرا الفاظ پست سے گھٹا کر یاد کرے تو خود سوچو کہ وہ سلطان خوش
ہوگا یا ناخوش بلکہ حکم سزا دیگا اور تعزیر کریگا غرض الدنیا کالظل عجب کلیہ ہے
جس سے جملہ مطالب خوب مفہوم ہوتے ہین اور سلطان کو ظل اللہ فرمایا ہے
اور چونکہ اون موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے بہرہ نہین لہذا مراتب اولیا
وانبیا کے اون کو نظر نہین آتے بلکہ بسبب اوسی سوء عقیدت کے نسبت
مع اللہ سے محروم رہتے ہین کہ انکار سدِ راہ فیض ہے ؎ ہر کہ او روی
بہبود نداشت ✤ دیدن روی نبی سود نداشت ✤ اور قل انما انا بشر مثلکم
بیان کمال ہے نہ وہ جو یہ لوگ سمجھے ہین اور خدا اپنے دوستون سے جس طرح
چاہے کلام کرے اوس کے اسرار سے عوام کالانعام کو کیا خبر ہے ع میان
عاشق و معشوق رمزیست ✤ ف موافق حدیث شریف کے دو چیزین

آنحضرت صلعم نے چھوڑیں ہیں جن کا تمسک گمراہی سے امان میں رکھتا

ہے ایک قرآن شریف دوسرے اہل بیت اور ارقبوا محمدا فی اہل بیتہ
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول ہے سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت
ہیں اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے
ہیں حتے کہ طریقہ نقشبندیہ بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے متصل
ہے اور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سے مراد علم سینہ ہے و الاعلم ظاہر جیسا کہ اور
صحابہ سے پہونچا ہے آپ سے کہاں پہونچا ہے جامع قرآن حضرت عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ ہیں اور جہاد و ترویج دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
نے فرمائی ہے اور تمام احادیث اور سنن صحابہ کبار خصوصاً حضرت عائشہ
صدیقہ و حضرت ابوہریرہ و حضرت انس و حضرت ابن عمر وغیرہم رضی اللہ
تعالی عنہم سے مروی ہیں اور کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ہیں اور
ائمہ مجتہدین میں سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب گویا مذہب
اہل بیت ہے کیونکہ آپ کو صحبت بابرکت امام صادق رضی اللہ عنہ سے
استفادہ ہوا ہے لولا السنتان لہلک النعمان آپ کا قول ہے اس
مقام پر مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے منقول
ہوں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے
ہیں بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت این مذہب حنفی
بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم سے نماید و سائر مذاہب در رنگ حیاض و
جداول بنظر می در آیند و بظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم از اہل
اسلام متابعان ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان و این مذہب با وجود کثرت
متابعان در اصول و فروع از سائر مذاہب متمیز است و در استنباط
طریق علیحدہ دارد و این معنی مبنی از حقیقت ست عجب معاملہ است امام
ابو حنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است و احادیث مرسل را در

رنگ احادیث مسند شایان متابعت می دانند و برای خود مقدم میدارد
وہمچنین قول صحابی را بواسطہ شرف صحبت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوات
والتسلیمات برائے خود مقدم می دارد و دیگران نہ چنین اند مع ذالک
مخالفان اوراصاحب رای می دانند والفاظیکہ منبی از سوء ادب ست
باو منتسب می سازند باوجود آنکہ ہمہ بہ کمال علم و وفور ورع وتقوے او
معترف اند حضرت حق سبحانہ وتعالی ایشان را توفیق دہاد کہ آزار رأس
دین ورئیس اسلام ننمایند وسواد اعظم اسلام را نیاز ارند یریدون ان
یطفؤ نور اللہ بافواہہم جماعۂ کہ این اکابر دین را اصحاب رائے می دانند
اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان برائے خود حکم می کردند ومتابعت کتاب و
سنت نمی نمود ند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال
ومبتدع باشند بلکہ از جرگہ اہل اسلام بیرون بوند این اعتقاد نہ کند مگر جاہلے
کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقی کہ مقصودش ابطال شطر دین ست
ناقصے چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند واحکام شرعیہ را منحصر دران ساختہ
ماوراء معلوم خود را نفی می نمایند وانچہ نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی می سازند
بیت چو آن کرمے کہ در سنگے نہان ست ٭ زمین وآسمان او ہمان ست ٭
اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کہ مروج طریقۂ محمدیہ ہین رسالۂ
نالۂ درد مین تحریر فرماتے ہین ثالم طریقۂ نقشبندیہ ومجددیہ وقادریہ بمنزلۂ
ملت ابراہیمیہ است کہ محمدیان خالص اتباع آن دارند واشغال واذکار
باطنیہ واعمال واوراد ظاہریہ بطور معمول ہمین اکابر سلاسل علیہ عمل می آرند
واعظم مجتہدین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را می فہمند واعمال موافق اجتہاد ایشان
می کنند انتہے کلامہ رحمۃ اللہ علیہ اور قرون اولی مین مجتہد بہت گذرے ہین
لیکن مذہب کسیکا بجز ائمۂ اربعہ کے مدون نہ ہوا اور حضرت غوث اعظم اور
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما امت مین آنحضرت صلعم کے مشہور خاص وعام

ہین سو یہ حکمت الٰہی اور اوس کا قبول ہے جس کو ثابت کرے ۵
بمقبولی کسی راد شتر نہ نیست ٭ قبول خاطر اندر دست کس نیست ٭ اور
بعض اکابر نے جو کسی مسئلہ پر درست مذہب کے عمل کیا ہے سو وہ مشتمل
اوس اختلاف کے ہے کہ بعض مسائل ہین امام ابو یوسف اور امام محمد
رحمۃ اللہ علیہما نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہے سو اس کے واسطے کمال
علم و نور بصیرت درکار ہے اور ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ جو قرب امام اعظمؒ کو اللہ سے
نظر آتا ہے کسی امام کو نہین اور امام بخاری و مسلم او کو رتبہ کو نہین پایا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ اما بعد یہ تیسرا رسالہ ہے جو بعد
فیض رحمانی کے مرقوم ہوتا ہے اور نام اس کا بہ مناسبت اسم مبارک
حضرت پیر و مرشد دام فیوضہ کے **نور احمدی** رکھا اللہ تعالیٰ نافع خاص
و عام کرے اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند لطائف پر **لطیفہ** اللہ نور السمٰوات
والارض اللہ روشنی ہے آسمانون کی اور زمین کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نور سے اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوئے ہین اور خلق آپ کے نور سے پیدا
ہوئی ہے تو اس بیان سے معنی اس آیت کے کھلے کہ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا
مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ
مبارکۃ زیتونۃ لاشرقیۃ ولاغربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور علی
نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء مثال اوس کے نور کی یعنی آنحضرتؐ کی
مانند طاق کے ہے مراد سینۂ مبارک آپ کا ہے کہ طاق محراب عبودیت
طالبانِ خدا ہے اوس ہین ایک چراغ ہے یعنی قلب مبارک آپ کا وہ
چراغ ہے ایک شیشہ ہین مراد وہ مضغہ ہے جس مین لطیفۂ قلب ہے وہ شیشہ
جیسے ایک تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون
سے یعنے اپنی اصل سے ۵ ما تماشا کنان کوتہ دست ٭ تو درخت بلند بالائی ٭

نہ طرف مشرق کے ہے اور نہ مغرب کے یعنی لا مکانی ہے نزدیک ہے
تیل اوس کا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ لگے اوس کو آگ یعنی وہ محتاج
آلات نہین بلکہ وہ خود محتاج الیہ ہے کہ قیام تمام عالم کا اوس سے ہی روشنی ہے
روشنی پر راہ دکھاتا ہے اللہ طرف اپنی روشنی کے جس کو چاہے ویضرب اللہ
الامثال للناس اور بتاتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگون کے سبحان اللہ
پردۂ مثال مین آنحضرت صلعم کا مذکور عجب کنایہ ہے کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح
اور معشوق کا نام کنایہ لینے مین عجب لطف ہے کہ بیان سے باہر ہے واللہ
بکل شئی علیم بالجملہ اوس نور نبوت کی طرف اللہ تعالی نے اپنے بندگان خاص
کو ہدایت کی کہ وہ اوس سے مستفیض اور منور ہوے اور خیر القرون سے الی الآن
وہ نور سینۂ پیران طریقت مین آیا ہے یہی وجہ ہے کہ اطراف عالم مین
اون کا نام روشن ہے لطیفہ انا اعطیناک الکوثر کوثر یعنی خیر کثیر حوض ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ روز قیامت وہان تشریف لیجائینگے اور
امت مرحومہ کو وہ آب خوشگوار کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے
زیادہ سفید ہے پلائین گے اور حسب الارشاد آپ کے ساقی کوثر حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ہونگے واضح ہو کہ جو اس عالم مین معانی ہین آخرت
مین مجسم ہو کر آئین گے چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ اور اسی طرح افعال
خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت ایک حوض کے نمودار ہوگی اور ساقی کوثر ہونا
حضرت علی کا اس لیے ہے کہ فیض ولایت جس کو پہونچتا ہے آپ کے واسطہ
سے پہونچتا ہے چنانچہ حدیث شریف مولی کل مومن اسپر دال ہے اور حوض اور
کوثر یہ جام ہین کہ مثل کواکب کے تابان ہین سو یہ فیض نظر ساقی کوثر کا ہے کہ
متشکل بصورت جام کے ہوگا اور ہمت متعلق دل سے ہے مگر بوسیلۂ نظر پہونچتی
ہے نظر مرشد مشہور ہے ؎ دونو جہان کی نہ رہی کچھ خبر اوسے ۔ مے دو پیالہ
تیری آنکھون نے جس کو پلا دیے ؎ اور فیض نظر یہان سے ہے اور جام کوثر وہان ہے

کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا ہے اور دار الجزا آخرت ہے یعنی ہر شے کا بدلا وہان ملیگا اور جیسا یہان کیا ہے وہان پیش آئیگا چنانچہ حوض کوثر پر مرغ بیٹھے ہین کہ جن کا دیکھنا باعث تنعم ہوگا سو یہ بدلا ہے اوس کلمہ کا جس کا اقرار کرتے ہین سے ندانم آن گل خندان چہ رنگ و بو دارد ٭ کہ مرغ ہر چمنے گفتگوی او دارد ٭ اور جنت بدلا ہی اعمال کا کہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور جنت کو مہانی فرمایا ہے تو اس مہانی سے مقصود کچھہ اور ہے یعنی دیدار پروردگار کا اور یہ بدلا کسی عمل کا نہین بلکہ محض فضل رحمن ہے کہ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ یا کلمہ حدیث مین آیا ہے کہ زمین کوثر مشک ہے اور کنکر اوس کے مروارید ہین تو جسنے فیض کوثر مین غواصی کی اور اوسکی تہ کو پہونچا وہ مشک عرفان اوس کے ہاتہہ آئیگا اور وہ گوہر بے بہا بے حکمت اوس کی زبان سے جہڑین گے **لطیفہ** حضرت زلیخا کو جو یوسف علیہ السلام سے نسبت ہوگئی اور کیفیت اون کی عاشقی کی مشہور ہوئی تو بعض عورتون نے اون پر اعتراض کیا حضرت زلیخا نے اون کو اپنے مکان مین بلایا اور ایک ایک چھری ہاتہہ مین دی اوس کے بعد حضرت یوسف کا جلوہ دکہایا بے اختیار سب نے اپنے ہاتہہ کاٹ لیے اور خبر نہوئی اسی طرح جب کیفیت محبت الٰہی کی سالک پر غالب ہوتی ہے اور دیوانہ وار اوس سے حرکات ہونے لگتے ہین تو اہل دنیا بسبب کور باطنی کے معترض ہوا کرتے ہین اور ملامت سے پیش آتے ہین سے اگر پرسند سعد از عشق او حاصل چہا داری ٭ ملامتہای گوناگون جراحتہای بے مرہم ٭ اور جو وہ عاشق زار متوجہ ہو جاتا ہے اور اپنے معشوق کی جہلک اون کو دکہلا دیتا ہے تو آخر کار قائل ہو جاتے ہین اور اعتراض سے باز آتے ہین تو اون عورتون پر حضرت زلیخا کا عکس پڑا اور وہ بہی اوس رنگ سے رنگین ہوگئین اسی طرح مریدون کو مرشد کامل سے نسبت پہونچتی ہے اور اون عورتون نے اوس

کیفیت مین ہاتھہ کاٹ لیے اور خبر نہ ہوئی اور حضرت زلیخا کا یہ حال نہ ہوا تو باعث یہ تہا کہ وہ عورتین عالم تلوین مین تہین اور حضرت زلیخا کا عشق مقام تمکین پر پہونچا ہوا تہا ٥ پاس ادب ببین کہ بکویت شہید عشق ہو با ہیبتے تپید کہ گرد از زمین نخاست + لطیفہ حدیث شریف مین ہے انا املح واخی یوسف اصبح تو حسن صباحت وہی ہے جس کو دیکہکر آدمی بے اختیار ہوجاتا ہی چنانچہ ایک حدیث مین ہے کہ لوگ جنت مین حور کو دیکہکر سجدہ کرینگے اس خیال سے کہ خدا ہے بعد ازان معلوم ہوگا کہ حور ہے خدا نہین اور حسن ملاحت سے انسان اوس طرح بے اختیار نہین ہوتا کہ ہیبت بیان بہت ہے لیکن جی ہی جی مین گہلا کرتا ہے اولو الالباب پر ظاہر ہے کہ یہ عالم اوس ہنگامے سے بڑہا ہوا ہے یہی سبب ہے کہ جو آنحضرت کو دور سے دیکہتا تہا ہیبت کرتا تہا اور جب نزدیک پہونچتا تہا محبت کرتا تہا ٥ گر مصور صورت آن دلستان خواہد کشید + حیرتے دارم کہ نازش را چہسان خواہد کشید + لطیفہ نسبت لطیفۂ نفس کی جو اقربیت مین پیدا ہوتی ہے بزرگان نقشبندیہ سے رائج ہوئی ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نسبت لطائف عالم امر کو ولایت صغری سے اور نسبت لطیفۂ نفس کو ولایت کبری سے تعبیر فرماتے ہین اور فوق ولایت کبری کے نسبت عناصر ثلثہ کو ولایت علیا کہتے ہین یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر کہلی ہے اور اس کے علاوہ اور مقامات عالی آپ نے فرمائے ہین جو مذکور کتب و رسائل اس خاندان عالی شان کے ہین لیکن فی زماننا وہ نسبت خاصۂ مجددیہ نایاب ہے صرف سلوک رسمی رہگیا ہے اور چونکہ یہ مقامات عالی محض بواسطۂ عنایت الٰہی و جناب رسالت پناہی کے حاصل ہوتے ہین اور جس کو خدا چاہتا ہے وہ انسے بہرہ ور ہوتا ہے اسی واسطے ہمارے حضرات پابندی رسوم سے برکنار ہین اور ارادۂ الٰہی سے جب چاہتے ہین ایک دم مین مقامات علیا پر فائز فرماتی ہین

اور بہت سے اکابر سے ایسے توجہات عالی منقول ہین لطیفہ ہمارے
حضرت نے حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا ہے
اور شاہ احمد سعید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحاق صاحب سے درس
حدیث مین ہم سبق تھے شاہ عبد الغنی صاحب اون کے بھائی داماد حضرت
شاہ آفاق کے تھے دونون صاحب حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین
حاضر ہوا کرتے تھے وقت نماز کے حضرت شاہ آفاق ہمارے حضرت کے پیچھے
اقتدا فرمایا کرتے تھے اور ایسا ہی جب ہوا کہ حضرت سترہ برس کی عمر مین
دہلی شریف کو گئے تھے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین حاضر ہوے تو
آپ اون کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی بیٹی صاحبہ اور داماد سے فرمایا
کہ ان کو نذر دکھلاؤ ہر چند آپ نے تواضع کی تمانا کیون نہ ہو حضرت شاہ
آفاق جملہ کمالات باطن مین طاق تھے آپ کو کشف سے معلوم ہو گیا تھا کہ
ان کا یہ رتبہ ہوگا اور بہت سی بشارات فرماتے تھے لطیفہ شاہ غلام رسول
صاحب نے زمانۂ غدر مین فرمایا کہ اب انگریزون کا بیان سے قدم اوٹھا
حضرت نے کہا کہ آپ ذرا خوض کرین بلکہ جم گیا یہ کہکر حضرت وہان سے چلے آئے
شاہ صاحب نے خوض کیا تو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اوسی وقت
آدمی بھیجکر بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمہارا مکاشفہ صحیح ہے اور فرماتے تھے
کہ یہ ایک آفتاب ہے کہ مشرق سے مغرب تک چمکے گا یہ تذکرہ حضرت پیر و مرشد
سے سنا لطیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سے بڑی مناسبت
تھی الحان داؤدی مشہور ہے اور اون کی شریعت مین عبادت ساتھ
سماع اور مزامیر کے ہوتی تھی اور حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تھی
اور اعتدال سمع اور بصر وغیرہ کا آنحضرت صلعم کو حاصل ہوا ہے اور ظاہر ہے
کہ اعتدال کمال حسن ہے سو محبت اور محبوبیت دونو ذات پاک مین جمع ہین
ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ہا اور آنحضرت صلعم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو

اپنی سمع و بصر فرمایا ہے تو حضرت ابوبکرؓ سنتے ہی ایمان لائے ہین اور حضرت عمرؓ نے جب دیکھ لیا تو قائل ہوئے یہی سبب ہے کہ دونو صاحب نزدیک جناب سرور کائنات صلعم کے آسودہ ہین کہ سمع و بصر کبھی جدا نہین ہوتے اور حضرت فاطمہ جو قرۃ العین آپ کی ہین اور امام حسن و حسین علیہم السلام وہان نہین تو ظاہر ہے کہ آنکھ کہین نہین جاتی اور نظر خدا جانے کہان پہونچ جاتی ہے لیکن آنکھ سے جدا بھی نہین ہوتی اور اولاد کو لخت دل بھی کہتے ہین تو دل پہلو ہی مین ہوتا ہے لیکن خدا جانے کہان ہوتا ہے ؎ پہلو مین دل تپان نہین ہے ۔ ہرچند کہ یہان ہے یہان نہین ہے ۔ حدیث شریف مین ہے کہ لڑکیان آنحضرت صلعم کے پاس دف کے ساتھ گا رہی تھین آپ سن رہے تھے حضرت ابوبکرؓ آئے وہ بھی سنتے رہے جب حضرت عمرؓ آئے تو لڑکیان مزاج سے واقف تھین گانا موقوف کر دیا اور دف کو چھپا دیا تو حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند رضی اللہ عنہ کہ سلسلہ آپ کا حضرت صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے اسی مناسبت سے فرما گئے ہین کہ نہ این کار می کنم و نہ انکار می کنم اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت عمرؓ سے ہین اوس رگ فاروقی کی جنبش تھی کہ سماع کی طرف اصلا التفات نہ فرمایا اور یہ بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ خواجہ محمد ہاشم گانا سننے لگے آپ سے کسی نے مخبری کی آپ نے منع نفرمایا بلکہ ارشاد کیا کہ وہ بدرجہ کمال پہونچ گیا ہے ہمکو اوسپر اعتراض نہین اور حضرت مرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ بھی نہین سنتے تھے آپ کو حضرت مجدد سے کمال عشق تھا اور حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین دوسری تاریخ ہر ماہ کے کاملان موسیقی بلا طلب اون کے گانا راگ سنا کر چلے جاتے تھے راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا کہ کسی نے حضرت مرزا صاحب سے پوچھا کہ خواجہ صاحب سماع سنتے ہین آپ کیون نہین سنتے آپ نے جواب دیا

کہ وہ کن رسی ہین مین انکا یہ رسی ہون رموز عاشقان عاشق بداند لطیفہ
علم غیب اللہ تعالی کو ہے اور کسی کو نہین اولیا کے دل منور رہتے ہین کہ
اوس کے ذریعہ سے جدہر التفات کرتے ہین اونپر کہل جاتا ہے بلکہ
اللہ تعالی بے التفات کے بہی کہولدیتا ہے اتقوا فراسة المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ
اور ایسا بہی ہوتا ہے کہ عرش سے فرش تک سب منکشف ہوجاتا ہے یہ پرتو
علم الہی کا پڑجاتا ہے کنت سمعہ وبصرہ اس سے عبارت ہے ؎ علم حق در
علم صوفی گم شود ٭ این سخن کی باور مردم شود ٭ آنحضرت صلعم نے ایک صحابی
سے پوچہا کیا حال ہے اونہون نے عرض کیا یارسول اللہ عرش و کرسی اور
بہشت و دوزخ سب دیکہہ رہا ہون آپ نے فرمایا عبد نور اللہ قلبہ ایسا ہی
اللہ تعالی اون کی روح مین وہ قوت دیتا ہے کہ اوس کے ذریعہ سے دور
دور کے کام ہوتے ہین کہ وہان عقل وفہم کو رسائی نہین جب ملائکہ کو اللہ تعالی
نے یہ قدرت دی ہے تو کیا انسان کامل کو نہین دے سکتا ہے ہمارے
حضرت نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رض کے بہوپال مین نوکر تہے
اوس زمانہ مین کہ وہان کے نواب کو جنگ درپیش تہی اثنا ے جنگ مین
ایک سکہہ نے اون کو بہالا مارا اونہون نے اوسی وقت حضرت شاہ آفاق
کو یاد کیا آپ نے اپنی پشت مبارک پہ جہیل لیا اور وہ مرید بچ گیا حضرت
کی پشت مبارک سے خون روان ہوا وہان آپ کے ایک مرید جو بہت شوخ
تہے حاضر تہے باصرار استفسار کرنے لگے آخر آپ نے بیان فرمادیا اور بسم اللہ
کرکے اپنی پشت مبارک پر ہاتہہ پہیرا خون بند ہوگیا گویا زخم ہی نہ تہا
ایسے ہی مذکور تصرفات ہمارے حضرات کے بہت ہین جن کے بیان کے
لیے ایک دفتر چاہیے مقصود اس بیان سے یہ تہا کہ کرامات الاولیا حق
لطیفہ قرب خلافت خلفای راشدین کو ہے اور قرب امامت ائمہ اہل بیت
کو مسلم ہے اور اس قرب مین ایک اتحاد ہے جو جزو کو اپنی اصل سے ہوتا ہے

اور حضرت امام حسن رض سر سے ناف تک آنحضرت صلعم سے مشابہ تھے اور حضرت امام حسین ع ناف سے پانون تک یہی اوس اتحاد کا باعث ہے اور مرتبۂ سیادت حضرت ابوبکر و عمر رضے اللہ عنہما کو بھی ہے اور امام حسن و حسین رض کو بھی اون کو سیدا شباب اہل الجنۃ فرمایا اور حضرت ابوبکر و عمر رض کو سیدا کہول اہل الجنۃ اور جائز ہے کہ کوئی بزرگ اہل بیت سے از روئے نسب کے نہو اور فائز اوس قرب کا ہو جیسا کہ حضرت سلمان فارسے رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ سلمان منا اہل البیت **لطیفہ** ہمارے حضرت وقت بیعت لینے کے اس طرح فرمایا کرتے ہین کہ بیعت ہے رسول اللہ کی طریقہ مین حضرت شاہ آفاق رض کے بعد ازان جس خاندان مین مرید ہوتا ہے اوس کا نام لیتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم **اما بعد** یہ رسالہ جو تہا راقم الحروف کا موسوم بہ **میخانۂ عشق** متضمن بعض نکات سورۂ رحمن ہے امید کہ پسند خاطر ارباب عرفان ہو للراقم ؎ لٹا دیتی ہے اک عالم کو وہ آنکھہ ÷ یہ میخانہ بھی کیا چلتا ہوا ہے ÷

الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان واضح ہو کہ انسان آئینہ دار رحمن ہے اسی واسطے انسان کی صفت بھی بیان ہے جس سے سالکان راہ و ذاہبان فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہین راہ پاتے ہین تو وہ نور بیان سالکان انفس کا راہبر ہے جیسے کہ مسافران آفاق کے لیے رہنما شمس و قمر ہے لہذا بعد اسکے فرمایا الشمس والقمر بحسبان سورج اور چاند گردش مین ہین اسی طرح بیان کو بھی گردش ہے اور اہل ارشاد بیان کو اپیہیر کر انواع عبارت مین موافق ہر استعداد کے پردہ کشائی اسرار فرماتے ہین علاوہ اس کے یہ مذکور سیر آفاقی کا ہے ؎ عالم تمام در ز آیات حق پر است ÷ تو اند کہ بنو ہین این کتاب را ÷ الحق کہ مثل انفس کے آفاق بھی سرگردان طلب ہے اور جیسے کہ انفس محو ذوق و شوق و انس و انجذاب ہین اسی طرح

آفاق مین چاند سورج تارے خدا جانے کس پردہ نشین کی تاک جہانک مین
ہین ؎ ندانم ہر شب از شوق کہ امین شور محشرہا ✤ نمک در پردہای خواب
می ریزند اخترہا ✤ والنجم والشجر یسجدان ✤ اور پہاڑ اور درخت سجدہ کررہے
ہین اور تمام برگ و بار اوس کی یاد مین مشغول ہین ؎ چمن مین جو دیکہا تو
چرچا ہے تیرا ✤ لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہے ✤ والسماء رفعہا ووضع المیزان
الا تطغوا فی المیزان اور آسمان کو اونچا کیا اور رکہی ترازو کہ مت زیادتی کرو
ترازو مین یعنی عدل کرو اور تمام اعمال واقوال واحوال چاہیے کہ اندازہ
ہون اور مثل تفریط کے افراط بہی نہ رکہتے ہون جیسے زہاد خشک و ملایان
بے معنی گہٹاتے بڑہاتے ہین ؎ بزہد و ورع کوش و صدق و صفا ✤ ولیکن
میفزا ے بر مصطفے ✤ واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان اور سیدہی ترازو
تولو انصاف سے اور مت گہٹاؤ تول جیسے مغلوبان حال و مدہوشان سکر
استقامت حال سے بے بہرہ ہین اور گو چہ کفر طریقت سے مقام اسلام حقیقی
مین نہین آئے سو وہ میزان اتباع شریعت ہے والارض وضعہا للانام فیہا
فاکہۃ والنخل ذات الاکمام والحب ذو العصف والریحان اور زمین کو رکہا واسطے
خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین خوشون والی اور اناج بہس والا جو علف
دواب ہی اور پہول خوشبو کی سو یہ سب واسطے انتفاع مخلوق کے ہین تاکہ
اوس کو کہائین اور کہلائین اور خوشبو سے دماغ کو جو رئیس اعضا اور بہت
لطیف ہی قوت اور راحت پہونچائین نہ یہ کہ مثل رہبانون کے اون کو اپنے
اوپر حرام کرلین ؎ ما زاہد روزہ دار خوخوار نئیم ✤ ماچلہ نشین رو بدیوار نئیم
چیزے کہ زحق رسد بصد شوق خوریم ✤ پرہیز چرا کنیم بیمار نئیم ✤ فبای آلاء
ربکما تکذبان پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے تم دونو یہ خطاب طرف
جن وانس کے ہے کیونکہ مکلف یہی دو گروہ ہین اور نیز خطاب طرف سمع وبصر
کے ہے کہ انسان ان دونون کی وجہ سے نعمای الٰہی کا بیان سنتا ہی اور دیکہتا ہے

خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار فبای آلاء ربکما

تکذبان بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کے

شعلہ سے تو انسان وہی ہے جو خاکساری اختیار کرے نہ وہ کہ شعلۂ غضب

وحسد و کبر وغیرہ شہوات نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رذائل کا مبدا وہی

عنصر ناری ہے رب المشرقین ورب المغربین فبای آلاء ربکما تکذبان پروردگا

ر دو مشرق کا اور دو مغرب کا تو اگر ایک مشرق اور مغرب ہوتی یعنی صرف جاڑا

رہتا یا نری گرمی تو یہ راحت تبدیل موسم کی کہان میسر ہوتی تو یہ بھی بڑی نعمت

ہے مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان فبای آلاء ربکما تکذبان ہر ایک

اپنے مطلب کی سنتا ہے اور سمجھتا ہے تو اس آیت کے اسرار عجیب ہین عاشق

کو معشوق سے تمتع از روی سمع کے ہے یا از روی بصر کے تو نسبت سمع کی ایک

دریائے ذخار ہے کہ فیض اوسکا مثل ابر مطیر کے برستا ہے اور بصر کی نسبت

دوسرا دریای مواج ہی کہ عاشق بیچارہ کو تہ و بالا کرتا ہے اور عاشق کو کبھی

اس ہنگامۂ سمع وبصر سے فرصت نہین اور دونون مین عجب پردہ ہے کہ سمع

بصر کی اور بصر سمع کی مخل نہین اور کان مین بھی ایک پردہ ہوتا ہے ؎

ہر جا زنی وچنگ صدای شنیدیم ✤ آہنگ ترانام صدای شنویم ✤ گرچشم

کشائیم تو مد نظری ✤ ور گوش نہیم ہم ترا می شنویم ✤ یخرج منہما اللولو والمرجان

فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی ان بحرین سمع وبصر سے عجب عجب در وجواہر معارف

ہاتھ آتے ہین اور عاشق کی زبان سے بے اختیار وہ موتی جھڑتے ہین وله

الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام فبای آلاء ربکما تکذبان وہ کشتیان اوسی دریائے

عرفان مین قائم ہین تاکہ طالبان خدا اون کے ذریعہ سے فائز کعبۂ مقصود

ہون ؎ دریا پہ عبث جائے ہے ساقی سے کہو ✤ لے آئینہ دیکھ ظالم اس عالم کو

آنکھین تری یون نشہ سے جاتی ہین چڑھی ✤ جون کشتی چڑھاؤ پہ کھنچی جاتی ہو ✤

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام فبای آلاء ربکما تکذبان

ضمیر اقرب کی طرف راجع کرنا بہتر ہے العبد کی طرف سے یعنی وہ سب لوگ جو
اوس کشتیوں پر ہیں فنا ہونے والے ہیں اور باقی رہیگا منہ تیرے پروردگار
کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے یعنی ماحصل اوس کشتی مین بیٹھنے کا اور ترجمہ
سیر و سلوک کا فنا و بقا ہے اور وجہ کا اشارہ بے وجہ نہین فہم من فہم
تشبیہ کشتی کی آنکھہ سے نہایت مناسب ہی اور ظل عالم تنزیہ عالم تشبیہ ہے
تو چشم رحمت اور نظر قبول مرشد آئینہ دار عنایت آلہی ہے اور یہ واسطہ مرشد
وصول الی اللہ نادر ہے سہ بی عنایات حق و خاصان حق ✤ گر ملک باشد
سیاہستش ورق ✤ اور کشتی مین بیٹھنے کی تشبیہ نظر مین سماجاتی ہے بہت
زیبا ہے ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کو دیکھتا ہے تو اوس کا نقشہ تمام اوس
دیکھنے والے کی آنکھہ مین کھینچ جاتا ہے بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی
ہے جو کسی ریاضت اور مجاہدہ سالہا سال سے ممکن نہین یسئلہ من فی السموات
والارض کل یوم ھو فی شان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا
ہے اور آسمان اور زمین والے سب اوس سے مانگتے رہتے ہین اور یہ سب
وجود و حیات وغیرہ اور گھر بار مال و متاع سب اوسکا دیا ہوا ہے اور مثل
فیض کونی کے فیض ارشاد و نور ہدایت مومنین پر نازل ہوتا ہے اور جو
کوئی جس سے مانگتا ہے اور جو کوئی دیتا ہے وہ بھی درحقیقت خدا دیتا ہے
یہ سب اسباب اور روپوش اوس کے افعال کے ہین چنانچہ اکتساب مدد
معاش امرا و سلاطین سے کرتے ہین اور واسطہ اس کے وہ لوگ ہین اور
حصول ظاہر قرآن و حدیث اساتذہ سے میسر ہوتا ہے اور ذریعہ اس فیض کے
وہ ہین اور کسب فیض باطن و علم سینہ مرشدون سے دستور ہے اور وسیلہ
اس فیض کے وہ ہین سنفرغ لکم ایہ الثقلن فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی تمہارا
حساب لین گے دن قیامت کے اوس روز سب اسباب اور پردہ اوٹھائین گے
اور منکر بھی مقر ہون گے اور بے پردہ دیدار مرتبہ ساق سے مشرف ہونگے

اور بقر سجدہ کرین گے اور منکرون کی پشت تختہ ہو جائیگی پہر بقر جنت مین
زیارت وجہ اللہ سے مشرف ہونگے اور یہ بلہ بعد عجب مرتبہ عالی ہے جس سے
مومنین اور دوستان خدا آنکہین ٹہنڈی کرینگے اور کافر محروم اس نعمت
سے آگ مین جلین گے یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات
والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای آلاء ربکما تکذبان ای گروہ
جن اور انس کے اگر ہو سکے تم سے کہ نکل بہاگو کنارون سے آسمانون اور
زمین کے تو نکل بہاگو نہین نکل سکتے مگر غلبہ سے اور غلبہ کہان ہے پہر حال
اطاعت کرو یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فبای آلاء ربکما
تکذبان بہیجے جاوین گے تیز شعلہ آگ کے اور تانبا گلا ہوا فاذا انشقت السماء
فکانت وردۃ کالدہان فبای آلاء ربکما تکذبان پہر جب پہٹ جاوی آسمان
اور ہو جاوے سرخ مانند نری کے یہہ بیان ہے قیامت کے دن کا ؎
دو عالم جلوہ از طلعت او + قیامت فتنہ از قامت او + یعنی قیامت بہی
ایک ٹہوکر ہے معشوق کی فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان فبای آلاء ربکما
تکذبان پہر اوس دن نہ پوچہا جائیگا کوئی اوس کے گناہ سے یعرف المجرمون
بسیماہم فیؤخذ بالنواصی والاقدام فبای آلاء ربکما تکذبان پہچانے جائین گے
گنہگار پیشانی سے رویش بہ بین حالش مپرس اور جو نیک ہونگے اونکا چہرہ
بحال ہوگا پہر پکڑی جائین گی پیشانیان اور قدم یعنی اوسی ناصیہ پر حکم صادر
ہوگا ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون یطوفون بینہا وبین حمیم آن فبای آلاء
ربکما تکذبان یہ وہ دوزخ ہے جس کو جہٹلاتے تہے گنہگار پہرینگے درمیان
اوس کے اور گرم پانی کہولتے ہوئے کے یعنی وہ سب بہاڑ مین جائین گے
نعوذ باللہ منہا ولمن خاف مقام ربہ جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان یہان آپ
نے فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا بلکہ ڈرا فرمایا یعنے ایمان کے ساتہ اطاعت بہی
کی تو اون دو بانون کا بدلا دو باغ ہین ذواتا افنان فبای آلاء ربکما تکذبان

اون باغون مین بہت سی ٹہنیان ہین یعنی شعب ایمان جو اوس مومن
مطیع مین ہین اوس کا یہ بدلا ہے فیہما عینان تجریان فبای آلاء ربکما تکذبان
اون مین دو چشمے بہتے ہین یہ بدلا ہے اون دو چشمون کا جو خوف خداسے
بہتی تہین فیہما من کل فاکہۃ زوجان فبای آلاء ربکما تکذبان وہ میوے بہی
ثمرہ ایمان ہین متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق وجنا الجنتین دان فبای
آلاء ربکما تکذبان اون فرشون پر تکیہ لگائین گے یہہ بدلا ہے اوس تکیہ کا جو
اونہون نے خدا پر کیا اور اوس تکیہ یعنی توکل کے سبب سے یہان آسانی
تمام مطالب اون کے ہاتہہ آئے وہان بہی سہولت سے میوہ پائین گے فیہن
قاصرات الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی
وہ اچہوتی بیبیان ہین کہ اون تک کسی کا دسترس نہین ہوا نیچے نگاہ والیان
ہل جزاء الاحسان الا الاحسان فبای آلاء ربکما تکذبان اور جن کے نفس مطمئنہ
ہین اون کی جنت زیادہ عالی ہوگی ومن دونہما جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان
مدہامتان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ باغ ہرے بہرے ہین فیہما عینان
نضاختان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین دو چشمے اوبلتے ہین فیہما فاکہۃ
ونخل ورمان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین میوہ ہین اور کہجورین اور
انار فیہن خیرات حسان فبای آلاء ربکما تکذبان اون سب باغون مین بہلی
عورتین ہین خوبصورت حور مقصورات فی الخیام فبای آلاء ربکما تکذبان حورین ہین
خیمہ نشین لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ بن بیاہی
ہین متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان فبای آلاء ربکما تکذبان تکیہ لگائے
ہوئے چاندنیان سبز اور چہاپہ دار خوش طرح پر تبارک اسم ربک ذی الجلال
والاکرام بڑی برکت والا ہے نام تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے ہم تو عاشق ہین تمہارے نام کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ والسلام علی نبیہ المجتبی وعلی آلہ واصحابہ نجوم الہدی اما بعد یہ رسالہ

راقم الحروف کا موسوم بہ **نشۂ عرفان** کہ حاصل میخانۂ عشق ہے مشتمل اکثر
معارف عام فہم خاص پسند پر ہے جس سے ارباب فہم بہت سے مقاصد علیا معلوم
کر سکتے ہین **معرفت** اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہین اور بعض اس کو
بھی اسمائے صفاتی سے شمار کرتے ہین کہ یہ وہ اسم ہے جو جامع جمیع اسماوصفات
ہے تو دونون قول درست ہین یعنی اس اعتبار سے کہ اسماوصفات زائد ہین
ذات پر تو کوئی اسم ذاتی نہین لانہ تعالی وراء الوراء لایعبر عنہ بعبارۃ اور اس لحاظ
سے کہ جامع جمیع اسماوصفات کون ہے وہی ذات ہے اسم ذاتی کہنا درست ہوا
معرفت صفات ثمانیہ امام جملہ صفات ہین اور بعض اکابر صفت وجود کو
بڑھا کر نو صفت کے قائل ہوئے ہین تو دونون قول صحیح ہین اس اعتبار سے کہ
وجود بھی ایک صفت ہے نو ہوتے ہین اور اس حیثیت سے کہ وجود سب صفات
کو شامل اور سب مین ساری ہے تو آٹھ ہوتے ہین **معرفت** شرائع سابقہ
مین سجدہ بزرگون کو کرنا جائز تھا اور ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا ہے اور
اب جو منسوخ ہے تو بسبب کسی حکمت کے منسوخ ہوا کیونکہ اللہ تعالی کسی برے کام
کو کسی کے واسطے روا نہین رکھتا الغرض حاصل سجدہ کہ تعظیم و تکریم ہے باقی
ہے اور دوستان خدا کی جناب مین نیازمندی لازم ہے کہ یہ آؤ بھگت خدا کی
ہے اور وہ جو ایک حدیث مین ہے کہ مت کھڑے ہو میرے سامنے جیسے کھڑے
ہوتے ہین اعاجم اُن کے روسا کے سامنے تو یہ نفی قیام نہین ہے بلکہ نفی اوس
وضع قیام کی ہے ورنہ صرف لاتقوموا فرمانا کافی تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
واسطے آنحضرت صلعم کے کھڑی ہوا کرتی تھین **معرفت** الرحمن علی العرش استوی
اور اللہ معکم اینما کنتم کے باب مین اختلاف اہل ظاہر کا ہے سو ایمان دونون آیتون پر
ہے والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا اور حدیث مین ہے ان
من افضل ایمان المرء ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر بھی کوئی جلوہ
ضرور ہے ورنہ معراج کی کیا ضرورت تھی اور وحی عرش سے آتی تھی ہ

سخن از عرش بہ دل بر دن رندان آمد؛ این می ناب زنہ شیشۂ افلاک تکید؛

معرفت معانی مین مقامات عشرۂ سلوک کے بڑا اختلاف ہے اور ہر عارف نے موافق اپنی دید وفہید کے معانی بیان کیے ہین اور وہ سب بجای خود درست ہین ؎ ہر چہ خوبان کنند خوب آید؛ راقم کو جو فیض سے حضرات کے معلوم ہوئے تحریر کرتا ہے توبہ پشیمان ہونا گناہون سے کہ الندم توبہ یہہ باطن توبہ ہے اور ظاہر توبہ استغفار ہے انابت رجوع الی اللہ ہے جو علامت صدق توبہ کی ہے زہد ترک تعلقات ماسوا کا دل سے صبر روکنا اپنے کو خلاف حکم خدا ورسول سے شکر بجالانا احکام الٰہی کا اور اوس کی عبادت کرنا کہ افلا اکون عبداً شکوراً توکل بھروسا کرنا خدا پر ہر حال مین با اسباب اور بے اسباب ذکر یاد الٰہی جو ضد غفلت کی ہے توجہ تعلق دل کا خدا سے مراقبہ ہمیشہ حاضر وناظر جاننا خدا کو اور بعض نے ریاضت وعزلت وقناعت وورع کو بھی بیان کیا ہے تو ریاضت درستی اخلاق سے متعلق ہے اور عبادت کا تعلق اعمال سے ہے اور عزلت گوشہ نشینی کو کہتے ہین ؎ در گوشۂ خاطر عزیزان جاکن؛ در مذہب ما گوشہ نشستن اینست؛ اور قناعت کے معنی طمع نکرنا اور ورع مرادف تقویٰ ہے التقویٰ ہہنا لفظ حدیث ہے اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم ورضا تفصیل ہے محبت الٰہی اور اتباع سنت کی **معرفت** اصول طریقۂ نقشبندیہ جو الی الآن ہر شعبہ مین باقی ہین وہ یہ ہین ذکر مراقبہ رابطہ لیکن اتباع شریعت ضرور ہے **معرفت** بزرگون نے جو مقامات کو دوائر سے تعبیر کیا ہے مثل دائرۂ ولایت صغریٰ وکبریٰ وعلیا وکمالات نبوت وغیرہ کے تو عالم مثال مین ہر مقام کا قرب بصورت دائرہ نظر کشفی مین آیا ہے اور توضیح مطالب کے واسطے اون عبارات کو اختیار کیا ہے تو غرض حاصل دوائر سے ہے اور اختیار زوائد بیکار ہے کیونکہ زوائد خود ضمن فوائد مین آجاتے ہین **معرفت** عشق کا لفظ اس حدیث مین آیا ہے عن الحسن البصریؒ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ

اذا کان الغالب علی عبدی الاشتغال بی جعلت نعیمہ ولذتہ فی ذکری فعشقنی
وعشقتہ فرفعت الحجاب فیما بینی وبینہ وصیرت بین عینیہ معالما لا یسہوا اذا سہے
الناس اولئک کلامہم کلام الانبیاء اولئک الابدال حقا اولئک الذین اذا
اردت باہل الارض من عقوبۃ وعذاب ذکرتہم فصرفت ذلک عنہم رواہ فی الحلیۃ
معرفت اصل اصول اتباع سنت حسن معاملت ہی ساتھہ خدا کے اور خلق
کے **معرفت** سند طلب خدا کی صریحا یہ حدیث شریف ہے کہ آنحضرت صلعم
نے صحابۂ کبار سے فرمایا والملأ الاعلیٰ یطلبونہ کما انتم تطلبونہ **معرفت** لقد رای
من آیات ربہ الکبریٰ بیشک دیکہے اوسنے اپنے رب کے بڑے نمونے اور
تجلی ظہور شئے کو قربۂ ثانی مین کہتے ہین اور تمام تجلیات آیات الٰہی ہین فہم
مین فہم سے جلوہ صفت ست اگر دیدۂ بینائی ہست ٭ کین جہان آئینہ آئینہ
سیمائی ہست ٭ مہر ومہ ارض وسما آئینۂ شکل اند ہمہ ٭ میتوان یافت کہ در پردہ
خود آرائی ہست ٭ **معرفت** ص والقرآن ذی الذکر قسم ہے قرآن کی جو
یاد دلاتا ہے یعنی کلام طرف متکلم کے رہنما ہے اور تمام آن وادا معشوق کی
اوس کے سخن سے کہل جاتی ہے **معرفت** لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا یعنی تاکہ
خدا کا بول بالا ہو تو شہدا کو محبت خالص ہے اللہ تعالیٰ سے **معرفت** تکریم
تبرکات اکابر کی لازم ہے بقیۃ مما ترک آل موسیٰ وآل ہارون تحملہ الملائکہ **معرفت**
یہ نئی روشنی دیکہو واشرقت الارض بنور ربہا اور جگمگا اوٹہی دہرتی جہلک سے
اپنے پالنہار کی **معرفت** وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون اس شرک سے
مراد شرک خفی ہے یعنی تعلقات ماسوا کا دل مین ہونا **معرفت** علم ظاہر مقدمہ
عمل ہے جسپر عمل صحیح موافق حکم خدا ورسول کے حاصل ہوتا ہے اور یہ علم باطن
عمل پر مترتب ہے کہ بعد تقدیم عمل صحیح کے پیدا ہوتا ہے حدیث مین ہے کہ جو
کوئی اپنے علم پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اوسکو ایک ایسا علم دیتا ہے جو پہلے معلوم
ہی نہ تہا **معرفت** قرب نوافل کا یہی بیان ہے کہ لا یزال عبدی یتقرب الیّ

بالنوافل حتی احببتہ الخ اور قرب فرائض یہ ہے کہ ما تقرب الیّ عبدی بمثل ما افترضت
علیہ **معرفت** نسبت قلب ونفس جو اہل سلوک مین متعارف ہے بیان
اوسکا آیات قرآنی سے اس طرح پر ہے کہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ
بقلب سلیم اور نسبت لطیفہ نفس یہ ہے کہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی **معرفت** معیت اور اقربیت وغیرہ تمام
اسما و صفات الٰہی پر ایمان ہی مقصود حصول اوس معیت اور اقربیت کا ہے جو
مفہوم مثل ان آیات سے ہے کہ واللہ مع المحسنین اور واسجد واقترب **معرفت**
کوئی خلق نہ برا ہے نہ بھلا ہے بلکہ نسبت سے اوس مین حسن و قبح پیدا ہوتا ہے
اگر نسبت اوس خلق کی طرف خدا کے ہے وہ خلق حسن ہے ورنہ کچھ نہین اور
خلق صفت روح کی ہے تو جس کو میل روحانی طرف پروردگار کے نہین وہ
حسن اخلاق سے برکنار ہے **معرفت** علم فی نفسہ کمال ہے اور حکمت مناسب
تکمیل ہے ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا **معرفت** اپنے نفس سے کبھی گمان
نیک نہ رکھنا چاہیے کہ مورث عجب ہے قال علی کرم اللہ وجہہ الحزم سوء الظن
معرفت الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم ومتعلم اور عالم
کامل وہی ہے جو شرف وعلمناہ من لدنا علما سے مشرف ہوا اور متعلم کاملان
مکمل ہین کہ موافق ہر استعداد کے رہنمائی کرتے ہین **معرفت** فضل العالم علی العابد
کفضلی علی ادناکم سو یہ وہی عالم ہین جن کو عروج کے بعد نزول ہوا ہی **معرفت**
سند اہل خدمات باطن کی قصہ حضرت موسی اور خضر علیہما السلام سے ظاہر ہے
اور کاشف اون رموز کی یہ آیۃ کریمہ ہے کہ ما فعلتہ عن امری **معرفت** رویت الٰہی
کو جو بے جہت اور بے کیف کہتے ہین تو ظاہر ہے کہ زمان و مکان جہان تک ہے
وہان جہت ثابت ہے ورائے زمان و مکان جہت کہان ہے فہم من فہم
اور بے کیف سے مقصود برارت ہے کیفیات واذواق سفلی سے **معرفت**
نور ولایت صغری مانند ماہتاب کے اور نور ولایت کبری مانند آفتاب کے

اہل سلوک نے بیان کیا ہے اور علامت طی ہونے دائرۂ کبری کی غروب ہونا
اوس آفتاب کا نظر کشفی مین آتا ہے سو حقیقت اوس مکشوف اون اہل مقام
کی وہی قصہ ہے حضرت خلیل اللہ کا کہ بعد نفی ماہتاب و آفتاب کے آخر کار آنچہ
فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین
معرفت سیر نظری اس آیت سے ثابت ہے کہ رب ارنی انظر الیک ✤
ذرہ حسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت ✤ عاشق مسکین کجا ماند بجال خویشتن ✤
معرفت للراقم ✤ نہین جانتے ہم وجود و شہود ✤ یہ باتین ہین دو او خدا
ایک ہے ✤ **معرفت** وضع مراقبہ بہی احادیث سے ظاہر ہے کہ صحابہ کبار
روبروے آنحضرت صلعم کے اس طرح بیٹہتے تھے کہ چڑیان سر پہ سے اوڑ نہ سکتی تہین
یہ ظاہر مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہے اس سے کون منکر ہے
معرفت وہ علم جو ادراک سے متعلق ہے اوسکو واردات کہتے ہین اور جو مشاہدۂ
باطن سے پیدا ہوتا ہے اوس کو مکاشفات سے تعبیر کرتے ہین اور علم خواہ
واردات سے ہو خواہ مکاشفات سے یا متعلق بہ عالم سفلی ہے اور یہ علم اہل
خدمات باطنیہ کو ہوتا ہے یا متعلق بہ عالم علوی ہے جو موجب تقرب خدا و رسول
ہے یہ علم اولیائے عشرت کو ہوتا ہے **معرفت** فضل اون معاملات سے
عبارت ہے جو محض وہبی ہین کسب کا اون مین کچہ دخل نہین اور رحمت مین
کسب کا بہانہ ہے سو وہ فضل اور یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل رحمن
نمایان ہوتا ہے **معرفت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات علیا
مین سے یہ دو کمال ہین ایک عبدہ ورسولہ دوسرا کمال بجال محبوبیت جس سے انا حبیب اللہ
مشعر ہے اور اسم مبارک احمد کنایہ اس کمال سے ہے **معرفت** جو طریقۂ اولیا
جس عصر مین شائع ہوا مناسب وقت و حال و استعداد اون اہل عصر کے وہی
طریقہ تہا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء ما تقدم کے اون کے شرائع تہے شاہد
اس بیان کی یہ حدیث ہے العلماء ورثۃ الانبیاء **معرفت** یہ اصطلاحات

صوفیہ کبار زمانہ نبوت مین نہ تھین اگرچہ مصداق ان کا ضرور تھا جیسے کہ اصطلاحات علم ظاہر کا حال ہے اور بعد زمانہ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوئے اور مقامات کا مذکور رہا اس مین یہ حکمت تھی کہ بعد ایام نبوت سے لوگون نے ظاہر پرستی اختیار کی اور نسبت باطن سے ناآشنا ہو گئے تو ضرور ہوا کہ اولیائے کبار کے کمالات بقدر طاقت تحریر کیے جاوین تا کہ لوگون کو ترغیب ہو اور اون کے توسل سے فائز المرام ہون لیکن جیسا کہ آگے مذکور مقامات و اصطلاحات باعث ترغیب اکثر اہل زمانہ تھا فی زماننا اکثر کے حق مین مضر بھی ہے کہ لوگون نے شطحیات اہل حال کو دستاویز مقرر کر کے بعض نے مذہب وجود یہ تقلیداً اختیار کیا اور بعض رسوم پرست طریقہ اور سلوک سے قطع نظر کر کے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہین اور بعض نے فوائد مطلوبہ کو چھوڑ کر گرفتاری دائم مثل طے کرنے مقامات اکابر کے پیدا کی اور بعض محض فریفتۂ قیل وقال اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہین ع چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند ✤ لہذا الحکمت الٰہی طریقہ ہمارے حضرات کا عجب جامع فوائد و مانع زوائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسہل الوصول اور بمعنے کثیر الفیوض ہے کما لایخفی علی اہل النظر **معرفت** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صحابۂ کبار سے ہین اور فیض صحبت و تعلیم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھی مشرف ہوئے ہین اخرج احمد فی الزہد عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعہد الیّ فقال یا سلمان اتق اللہ و اعلم انہ سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منہا ما جعلتہ فی بطنک او القیتہ علی ظہرک و اعلم انہ من صلی الصلوات الخمس فانہ یصبح فی ذمۃ اللہ فلا تقتلن احدا من اہل ذمۃ اللہ فتخفر اللہ فی ذمتہ فیکبک اللہ فی النار علی وجہک **معرفت** حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیۂ سیر المرشدین پر کہ انساب اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مین ہے یون لکھا ہے کہ حضرت شاہ محمد آفاق سلمہ اللہ تعالیٰ از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کہ از خلفای حضرت محمد زبیراند رضی اللہ تعالی عنہ نسبت این خاندان کسب نمودہ بسر گرمی حلقہ و مراقبہ و افادۂ نسبت درین وقت ممتاز اند انتہی **معرفت** ہمارے حضرت دام فیضہ اولاد امجاد سے حضرت مصباح العاشقین چشتی رضی اللہ عنہ کے ہین جن کا مزار مبارک ملاوہ مین ہے والد ماجد آپ کے حضرت شاہ اہل اللہ مرید حضرت شاہ عبدالرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ کے تھے حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب نے رکھا تھا **معرفت** سال ولادت علی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا یک ہزار و یک صد و شصت ہجری ہے مسکن شریف دہلی تھا ہفتم محرم روز چہار شنبہ بعد مغرب سنہ یک ہزار و دو صد و پنجاہ و یکم مین آپ نے انتقال فرمایا اور پنجشنبہ کو مغلپورہ مین عقب مسجد شریف کے مدفون ہوے جہان حضرت قبلۂ عالم کو غسل دیا گیا تھا حضرت پیر و مرشد سے معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپ نے اپنے واسطے خرید کر لی تھی **معرفت** حضرت کی عادت ہے کہ بجز قرآن و حدیث کے دوسری کتاب نہین دیکھتے اور جو کوئی کتاب نذر کرتا ہے طالبعلمون وغیرہ کو دیدیتے ہین اور ایسا ہی جملہ اشیا کا حال ہے سخاوت اور ایثار بھی بدرجۂ کمال ہے بلکہ قرآن شریف بھی جب تصحیح کر لیتے ہین کسی کو عنایت فرما دیتے ہین اللہ تعالی اور کوئی نسخہ

قرآن کا بھیجدیتا ہے **معرفت** ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء

حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء تو وحی معاملۂ انبیاء ہے اور حجاب مین سے ہمکلامی اولیاء اللہ کو ہوتی ہے اور بواسطۂ رسل کے تمام مؤمنین سے معاملہ ہے **معرفت** رویاے صالحہ ایک جزء ہے اجزاء نبوت سے اور نسبت انبیاء کی مشاہدہ سے بڑھی ہوئی ہے **معرفت** اشعار نعت از راقم

قامت پہ تیری خلعت نور خدا کھلے ✣ جلوہ سے تیرے قسمت ارض و سما کھلے ✣
کوثر کا فیض تو نے جہان مین لٹا دیا ✣ دعوت سے تیری باغ ارم کی فضا کھلے ✣
تیرے لب و دہن مین سخن نے مزا دیا ✣ تیری ہی آنکھ مین نگہ آشنا کھلے ✣

جو بات تیرے وصف مین لکہی وہ کہب گئی ٭ جو تیری شان مین کہے مدح وثنا کہلائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ و تعالی والصلوۃ والسلام علی حبیبہ المصطفی وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ
امابعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **اسرار محبت** مشتمل ہے اکثر ملفوظات بابرکات
اعلیحضرت امام الطریقۃ محبوب خلاق حضرت شاہ **محمد آفاق** رضی اللہ عنہ و
حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر **حضرت مولانا فضل رحمن** مدظلہ الاعلی وحضرت پیرومرشد
ولایت مآب محبوب رب الارباب عالی مناقب **سید احمد میان صاحب**
دام فیوضہ پر اور جو ملفوظات راقم نے بواسطہ سنے ہین اوس نقل معتبر کا اظہار
کر دیا ہے اور جہان راوی کا ذکر نہین وہ سب بے واسطہ سنے ہین اگرچہ
ظاہرا یہ چند ملفوظات ہین لیکن بعضے حاوی ہین بہت سے مقاصد اعلی پر
لہذا واسطے افادۂ خاص وعام کے مناسب جانا کہ اشاعت پذیر ہون اور
معاملہ فہم بواسطۂ ذوق صحیح کے آن وادائے ہر کلام سے اوس کے معنے کو
پہونچتے ہین ؎ اسرار محبت را ہر دل نبود قابل ٭ در نیست بہر دریا زر نیست
بہر کانے ٭ وانا المولف فقیر نور الحسن کان اللہ تعالی لہ **حضرت** نے فرمایا کہ
مین جب حدیث شریف پڑہکر اعلیحضرت شاہ آفاق رض کی خدمت مین جاتا تو
دیکہکر فرمایا کرتے کہ یہ نور حدیث **حضرت** نے اعلیحضرت رض سے نقل فرمایا
کہ ہم سب عزیز اقربا دوست آشناؤن کو چاہتے ہین کہ ہو جائین لیکن کوئی
نہین ہوتا جس کو خدا چاہتا ہے ہو جاتا ہے **حضرت** نے اعلیحضرت رض سے نقل
فرمایا کہ اب جو لوگ دسون لطیفہ طے کرتے ہین قدما کو جو صرف لطیفۂ قلب طے
کرتے تھے نہین پہونچتے کہ بسبب عمل کے اون کا مقام عالی ہو گیا **حضرت**
نے اعلیحضرت رض سے نقل فرمایا کہ یہ دسون لطیفہ کسی کو ایکبارگی کہل جاتی ہین
اور کسیکو برسون مین کہلتے ہین **حضرت** نے اعلیحضرت رض سے نقل فرمایا کہ جو
کوئی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کرے اوسکو وصول الی اللہ ہو جاے

حضرت نے اعلیٰ حضرت رضؓ سے نقل فرمایا کہ قدما لطیفۂ قلب طے کرتے تھے
لیکن بسبب اخلاص اور اتباع سنت کے اون کا مقام بڑھگیا حضرت
نے اعلیٰ حضرت رضؓ سے نقل فرمایا کہ ایک توجہ مین بھی سب مقامات طے ہو سکتے
ہین لیکن استعداد مرید کی بھی چاہیے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حضرت
سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے لیکن کسر نفسی سے ایسا فرماتے تھے
کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہوجاتی ہے تو عرش سے ایسا فیض
آتا ہے کہ ہم تر بتر ہوجاتے ہین حضرت نے اعلیٰ حضرت رضؓ سے نقل فرمایا کہ
غوث ہو یا قطب جو خلاف شرع کرے وہ کچھہ بھی نہین مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ بعض مریدون نے حضرت شاہ آفاق رضؓ سے
عرض کیا کہ جوان پر یعنی حضرت قبلہ پر عنایت ہے مریدان قدیم پر بھی نہین
آپ نے فرمایا کہ تمکو مین چاہتا ہون کہ ہوجاؤ اور ان کو خود خدا چاہتا ہے
حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضؓ کابل تشریف لیگیے تھے
ایک بار کسبیون کے سامنے سے آپ کا گذر ہوا آپ نے وہان کے حاکم سے
کہا کہ تم کیسے مسلمان ہو جو کسبیان اپنے ملک مین رکھتے ہو اوس نے تمام کسبیان
وہان سے نکالدین حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضؓ ولایت سے
تشریف لاے تو اجمیر قریب تھا آپ نے ارادہ کیا لیکن پھر نہ گیے وہین سے
فاتحہ پڑھ دی بسبب وہان کے خادمون کے جانا مناسب نہ سمجھا حضرت
نے فرمایا کہ ہم نے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی زیارت
کا کیا تھا رات کو ہم نے خود دیکھہ لیا اور حضرت رضؓ سے ایسا فیض آیا کہ بیان سے
باہر ہے پھر فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے حضرت پیرومرشد
اجمیر شریف گیے تھے آپ سے کسی نے کچھہ نہ کہا بلکہ خود آپ کی آؤ بھگت کی
حضرت نے فرمایا کہ ہم کو جو اللہ تعالیٰ جنت مین لے گیا حورین ہمارے پاس
آئینگی سو ہم اُن سے کہینگے کہ تم مین خاک لطف ہے تم ہم سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سنو جو اس مین لطف ہے کسی مین نہین۔
ایک صاحب نے حضرت سے مسئلہ سماع کا پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی راستہ سے گاتا ہوا نکل جاتا ہے مین بتیاب ہو جاتا ہون ایک صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کے یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک نابینا آیا اور آنکھین چاہین آپ نے جو دعا بتلائی اوس مین سے ہے یا محمد انی اتوجہ الیک اون صاحب نے عرض کیا کہ یہ بیان حضوری کا ہے آپ نے فرمایا کہ عثمان بن حنیف رض صحابی نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تھی ایک صاحب نے حضرت سے فاتحہ کرنے کو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بکری ذبح کی اوس وقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرف سے ہے بس یہی فاتحہ ہے حضرت پیر و مرشد نے حضرت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا مین مولانا اسحق صاحب رح کے ساتھ مولود شریف مین جایا کرتا تھا حضرت نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے اوسی طرح کرے گھٹائے بڑھائے نہین اور یہ شعر پڑھا ؎ گرد نعل اسپ سلطان شریعت سرمہ کن ✣ تا شود نور الٰہی باد و چشمت مقترن ✣ مژہ در چشم سنائی چون سنان تیر باد ✣ گر زمانے زندگی خواہد سنائی بے سنن ✣
حضرت نے فرمایا کہ مین دو مہینہ سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تھا لیکن ایک نماز بھی قضا نہ ہوئی حضرت پیر و مرشد نے حضرت کے ذکر مین فرمایا کہ سنت کا تو بڑا درجہ ہے اون سے مستحب بھی ترک نہین ہوتا حضرت شاہ آفاق رض ایک دم مین بارہ بارہ ہزار نفی اثبات فرماتے تھے اور حضرت نے فرمایا کہ مین نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تھا اور حضرت پیر و مرشد نے بھی ابتدا مین پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ

مین ایک قصبہ مین جاتا تہا کسبیون کے سامنے سے گذرا سب نے کہڑے ہوکر
سلام کیا مین نے جہڑک دیا خدا کی شان تہوڑی دور گیا تہا کہ وہ سب آکر
میری مرید ہوگئین اوس کے بعد سب نے نکاح بہی کر لیے اپنے ہاتہہ سے
پیستی ہین اور کہاتی ہین ایک بار راقم کے دل مین خطرہ آیا کہ آپ قرآن مین
قرائتین کیون بنایا کرتے ہین اوسی وقت جواب مین فرمایا کہ مین اس واسطے
یہ قرائتین بنادیا کرتا ہون کہ زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے نکلی ہین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت
سے اس شعر کے معنے پوچہے سے بہار رونمش خضرو موسے دوان ✤ مسیحا
چہ گویم بموکب روان ✤ آپ نے اس لطف سے تقریر فرمائی کہ اوس طرح
ادا ہونا دشوار ہے از انجملہ یہ فرمایا کہ جب دولہہ کی برات جاتی ہے تو باپ
دادا بہائی سب اوس کی رکاب مین چلتے ہین تو اس مین کوئی سوء ادب
بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے نہین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت
سے کسی نے تصور شیخ کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے
بیان مین فرمایا کانی انظر الی رسول اللہ یہی تصور شیخ ہے راقم نے حضرت
پیرومرشد سے اور آپ نے حضرت سے یہ شعر سنا سے لجرا دیون تو کر کر اس مرے
دیون نہ جائے ✤ جن نینن مین پو بسین دوجے کون سمائے حضرت نی
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر مین فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ جائین تو یہ
گائین سے اچہی نیکی بنو سے لبہانا نبرا ✤ حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ
حضرت اپنے مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آنحضرت ﷺ کہا کرتے ہین ایک بار حضرت بہت علیل تہے آپ نے فرمایا کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین مجہہ سے فرمایا کہ تمہاری زندگی
بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص تحقیق وتنقیح الفاظ ومعانی قرآن
کی کرتا ہو اوس کو وہ شخص جو تمام مہمات عبادت کرے نہین پاتا حضرت

نے فرمایا کہ ہمکو اگر بدلے قرآن شریف کے جنت ملے تو منظور نہین اگر قرآن
شریف ہو تو کیا مضائقہ ہے اور ہمارے پاس جنت مین حورین آئین تو اونسے
بہی ہم یہی کہین گے کہ آؤ بی بی بیٹہہ جاؤ تم بہی قرآن شریف سنو ایک
بار قرآن مین روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اوسوقت
حضرت نے بعد ترجمہ کے فرمایا اللہ تعالی جن کو آپ سے محبت ہے وہ تو
بہت خوش ہونگے آپ کی لقا ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے
ہون گے **حضرت** نے فرمایا کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہے
اوس کی ولایت مین کوئی شک نہین کسی نے عرض کیا کہ جو پابند ارکان سلام
ہو اور ارتکاب حرام کرے تو فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچہی
غذا کہا کر اوسپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر ایسا کریگا
حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرماتے
تہے کہ اوس کی یاد مین رہا کرو بس یہی سلوک ہے **حضرت** نے فرمایا کہ
سلوک مین حصن حصین سے بہتر کوئی کتاب نہین **حضرت** نے فرمایا کہ مشائخ
سے جو دعائین منقول ہین اونمین وہ تاثیر نہین جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے دعائین فرمائی ہین اونمین ہے **حضرت** نے ترجمہ فرمایا کہ
ان عباد اللہ لیسوا بالتنعمین یعنے بندے خدا کے آرام طلب نہین **حضرت**
نے اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من موہن فرمایا **حضرت** نے ترجمہ اسمعیل کا
مطیع اللہ فرمایا اور ترجمہ مریم کا عابدہ فرمایا ہے **مولانا** مولوی سید محمد علی صاحب
نے فرمایا کہ مین نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ تین ہی بار
کر لیا کرو راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ ٹہنڈک
مین تہوڑا کر لیا کرو اور لا الہ کے معنے لا معبود فرمائے **حضرت** نے اس
آیت کو پڑہا کہ النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین پہر فرمایا کہ شہید اولیا
کو نہین پاتے اور صدیقین اولیا رہین وحسن اولئک رفیقا اور کیا اچہا ساتہہ ہے

حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے **حضرت** نے فرمایا کہ اشتیاق لقائے آلہی کا یہی ولایت ہے **حضرت** نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی غوثیت اور قطبیت ہے **حضرت** نے فرمایا کہ توجہ تو ہوا کرتی ہے لیکن اوسکا ایک وقت ہے اوس وقت ایک توجہ کافی ہوتی ہے **راقم** نے حضرت سے مولانا اسحق صاحب رح کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا کہ عالم باعمل بزرگ اور صالح تھے بانسبت ہونا کیا آسان ہے البتہ اولاد امجاد مین حضرت شاہ ولی اللہ رح کی آپ حضرت شاہ عبدالقادر رح کو فرماتے ہین **حضرت** نے فرمایا کہ نسبت قاضی ثناءاللہ پانی پتی کی حضرت شاہ ولی اللہ رض سے بڑہی ہوئی تھی اسی طرح حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی نسبت کو فرماتے ہین کہ اون کے والد سے بڑہی ہوئی تھی **حضرت** نے فرمایا کہ امام غزالی رض نے لکھا ہے کہ صحابہ کبار اگر اس زمانہ مین ہوتے تو لوگ اون کو دیوانہ کہتے اور وہ اون کو کافر جانتے اور حق ہے **حضرت** نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز عشا کے موافق سنت کے باتین کرے اور سو جائے اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہین پاتا **حضرت** نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی اہتمام سے ادا کرے اوس کو وہ شخص کہ جو رات کو عبادت کرے نہین پاتا **ایک** مرید نے حضرت کو فقدان ذوق شوق کی شکایت لکھی تھی اوسپر آپ نے تحریر فرمایا کہ مدام با تقوی باشند ہمین اصل است **حضرت** نے فرمایا کہ کرشن اور رامچندر اور لچھمین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پیشتر ہوئے ہین یہ سب موحد تھے اگر زمانہ آنحضرتؐ کا پاتے تو ایمان لے آتے **حضرت** نے فرمایا کہ اسمین بہید کیا ہے کہ لوگ جہگڑا کرتے ہین ایک شخص کی وجہ سے صلح کر لیتے ہین پہر فرمایا کہ اوس شخص کے قلب مین ایسا فیض ہوتا ہے کہ اوس کے پرتو سے وہ سب صلح کر لیتے ہین **حضرت** نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے دلونمین ایسا نور ہوتا ہے کہ اوس سے تمام نظر آتا ہے جیسے اندہیرے گہر مین آفتاب سے

سب کچھہ نظر آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد جو بزرگ ہوے اونھون نے جب نظر کافرون پر ڈالی خود بخود مسلمان
ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو
کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان ہوجاتے مگر امام حسین علیہ السلام توحید مین
مستغرق تھے کچھہ خیال نہ فرمایا ایک بار سند فاتحہ کی حضرت نے یہ فرمائی
کہ ایک صحابی نے کنوان بنایا اور کہا ہذالام سعد مولانا مولوی سید محمد علی
صاحب نے فرمایا کہ مینے ابتدا مین حضرت سے عرض کیا کہ ہمکو جو مزا شعر
مین آتا ہے قرآن شریف مین نہین آتا آپ نے فرمایا کہ ابھی ابعد ہے
قرب مین جو مزا قرآن شریف مین ہے کسی مین نہین مولوی صاحب
موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین نے حضرت سے صحبت مین رہنے کو عرض
کیا آپ نے فرمایا کہ قاز اپنا انڈا چھوڑکر ہزارون کوس چلی جاتی ہے اوسکے
خیال سے یہان انڈے سے بچہ نکل آتا ہے تو کیا انسان مین یہ قدرت نہین
مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین تردد مین تھا کہ انجام
دیکھیے کیا ہو حضرت نے مجھہ سے فرمایا کیا تردد ہے مین نے بیان کیا تو آپنے
فرمایا کہ ایک بار مجھکو بھی یہی تردد تھا سو مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ
فرماتے ہین تم کیا بلکہ جو تم سے محبت رکھیگا اوس کا بھی انجام بخیر ہوگا حضرت
پیرو مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد مین قدم رکھے گا
اوس کی عقبے بخیر ہوگی حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضور ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی کمالات ہین حضرت پیرو مرشد نے فرمایا
کہ جس کے کلام مین تاثیر نہین اوس کی توجہ مین بھی تاثیر نہین مثال
سلوک مقامات سبھی کی حضرت پیرو مرشد نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہے جہان
شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اوسی قلعہ مین بہادر شاہ بھی بادشاہ
تھے لیکن قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تھا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ اذکار و

اشغال واسطے تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کے ہین اصل عشق ہے **حضرت**
شاہ آفاق رح ہر روز بعد اشراق سلطانجی مین جایا کرتے تھے اور حضرت
بھی جب دہلی مین تھے جاتے تھے اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مجھکو
دو بزرگون سے عشق ہے حضرت مجدد رض اور سلطانجی رح سے **حضرت** پیر و مرشد
نے فرمایا کہ ایک صاحب تذکرۂ مشائخ تحریر کرتے تھے اونھون نے کسیکو
بغرض دریافت حالات حضرت کی خدمت مین بھیجا حضرت نے فرمایا کہ ہمارا
حال کچھہ نہ لکھو لیکن یہ اون سے کہدینا کہ فضل رحمن سب کو درکار ہے **نقل**
ہے کہ ایک پیرزادہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ کو دیکھکر بیہوش ہوگئے
بعد ازان حضرت نے پوچھا تو کہا مین نے آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرت کا جمال دیکھکر بیہوش ہوگیا آپ نے فرمایا کہ بس
ایک جھلک مین تمھارا یہ حال ہوگیا **حضرت** نے فرمایا کہ ایک درویش آئے
مین نے اون سے کہا کہ اس قبر کو تو دیکھو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو
جو اس جگہ مین ہے اونھون نے مراقبہ کے بعد بیان کیا کہ تمام سلوک انکو طے ہے
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک کنوئین پر تسبیح پڑھ رہا تھا اوسکا پانی کھارا تھا
اتفاقاً ہاتھہ سے تسبیح چھوٹ گئی وہ پانی اوسی وقت سے میٹھا ہوگیا **حضرت**
پیر و مرشد اور بہت سے لوگ مرادآباد کے تہمت ہنود سے حوالات مین تھے
بعد ثبوت برائت کے سب رہا ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ مین نے حضرت
امام حسین علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین تمھارے بیٹے کو قید سے چھڑائے
لاتا ہون اوسی اثنا مین رہائی ہوگئی اور اوسی عرصہ مین بعض لوگون نے
آپ سے دعا کے لیے عرض کیا تھا اوسپر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرتضی علے
کرم اللہ وجہہ خود اون کے واسطے دعا کرتے ہین **ابتدا** مین حضرت پیر و مرشد
کو ایک بار حضوری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسا استغراق ہوگیا
تھا کہ نہ کچھہ بات کرتے تھے اور نہ کھاتے پیتے تھے آپکی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا

یہہ حال دیکہکر رونے لگین حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکہو ہوش آجائیگا الغرض پندرہ روز کے بعد آپ کو افاقہ اوس حال سے ہوا ایک بار حضرت پیرومرشد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا فرماتے ہین کہ مین اپنا لعاب دہن تیرے منہہ مین ڈالونگا حضرت نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری نے ایک بار گہوڑا اپنا کہیت پر چہوڑ دیا اور کہا خبردار اس مین سے مت کہانا یہ کہیت مسلمانون کا ہے اوسنے منہہ بہی نہین ڈالا خان صاحب بڑے پرہیزگار تہے اون کے گہوڑے بہی حرام کا نہین کہاتے تہے ختم حضرت قبلۂ عالم وحضرت خواجہ ضیاء اللہ وحضرت شاہ محمد آفاق رضے اللہ تعالی عنہم کا جو راقم کو حضرت پیرومرشد سے پہونچا یہ ہے کہ اول وآخر پچیس پچیس[25] بار درود شریف اور درمیان مین یا ارحم الراحمین پانسو بار حضرت نے فرمایا کہ ایک بار خربوزے کاٹے گئے سب بے مزہ تہے مین مراقبہ کرتا تہا ایک توجہ اونپر بہی کی سب شیرین ہوگئے۔ حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت کا عالم طفلی تہا جب ایک شیعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکہا کہ فرماتے ہین یہ لڑکا ولی ہوگا اس سبب سے وہ شیعہ حضرت کو مانتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہان شاہ غلام رسول صاحب اور مولوی ابو الحسن صاحب بہی آئے تہے اور محمود خان صاحب بہی ہوگئے ہین محمود خان صاحب پیر بہائی حضرت شاہ آفاق رضہ کے تہے حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ محمود خانصاحب نے جب حضرت عالم طفلی مین تہے اوس وقت آپ کو دیکہکر فرمایا تہا کہ یہہ شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجہکو لڑکین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کبارؓ کی زیارت ہوا کرتی تہی ایک بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضے اللہ عنہا کو دیکہا حضرت کو سینے سے لگا کر اپنا بیٹا فرمایا حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رضہ جب مکان پر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کے تشریف لے گئے آپ کی آنے کی

خوشی مین اونہون نے تمام مکان اپنا راہ خدا مین لٹا دیا **میکولال** ایک
شخص تہا اوس نے حضرت شاہ آفاق رضؓ کو بہی دیکہا تہا اور حضرت پیر جلیشاہ
صاحب رضؓ کا مرید اور نظر یافتہ تہا بانسبت کی صورت دیکہکر مقام بتا دیتا تہا
اور سب پر غالب آتا تہا ایک مجلس مین حضرت پیر و مرشد کا اور اوس کا
اتفاق ہوا حضرت پیر و مرشد اوس سے واقف نہ تہے اوسنے دل ہی
دل مین تصرف کرنا شروع کیا تہوڑی دیر مین آپ کو معلوم ہو گیا آپ نے
فرمایا آؤ بسم اللہ پہر مراقبہ کیا اوسنے بہی زور ڈالا تہوڑی دیر مین میکولال بیہوش
ہو کر گرا اور شروع شب سے ثلث آخر تک بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا
تو بہت معتقد ہوا کہتا تہا کہ برسون مین آج میری تسبیح ٹوٹی اور ڈہائی دن
تک رعشہ اوس کے تمام بدن مین رہا بلکہ حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے بعض
اقران عصر جو اہل ارشاد ہین وہ بہی معتقد ہو گئے ہین **حضرت** پیر و مرشد
نے فرمایا کہ ایک جوان لڑکا طالب خدا حضرت کی خدمت مین آیا آپ نے
از روے امتحان مسجد سے نکلوا دیا جب دروازہ کہلا حضرت پیر و مرشد
اوسکا ہاتہہ پکڑ کر مسجد مین لے آئے پہر آپ نے کچہہ نہ فرمایا بعد نماز کے اوسکو
بلاکر مطلب پوچہا کہا پریم کا پیالہ پلادو آپ نے شربت منگا کر آدہا خود نوش
فرمایا اور آدہا اوسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جاوہ کامیاب روانہ ہو گیا **حضرت**
نے ذکر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑہا جن گلیان محمد چلین وہ
گلیان مین پلکین بہوروں **ایک** صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے قبل
جانے دہلی شریف کے تحصیل علم لکہنؤ مین فرمائی اور شرح وقایہ مولوی نور
صاحب سے آپ نے پڑہا تہا اور مرزا حسن علی محدث اور آپ ہمراہ دہلی کو
گئے تہے **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رضؓ کو کچہہ
تردد تہا آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہے جس کے ہاتہہ چاہیے
بیچ لیجیے اور تردد رفع کیجیے صرف اتنا فرما دیجیے کہ نیچ کا نہ نماز پڑہ لینے دے

اور شب و روز خدمت کیا کرے ایک بار کسی نے مراد آباد شریف مین خواب
دیکھا کہ حضرت کے سرہانے کوئی بیٹھا ہے حضرت پیر و مرشد سے ذکر کیا
آپ نے فرمایا کہ آج کل ہم ایسا کسی کو نہین جانتے جو آپ کے سرہانے بیٹھے
اسی اثنا مین میان عطا محمد صاحب نواسۂ اعلیحضرت شاہ آفاق رض کے مدینہ
منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپ کے پاس آئے بس آپ دیکھکر
بیتاب ہوگئے اور حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ ان کے قدم لو اور اپنی چارپائی
پر اون کو سرہانے بٹھلایا اور خود زمین پر بیٹھنے لگے اونہون نے نہ مانا کہ
مین آپ کی زیارت کو حاضر ہوا ہون مجھسے یہ کب ہو سکتا ہے کہ آپ یہان
بیٹھین اور مین یہان غرض باصرار تمام آپ پائینتی بیٹھے اور اون کو سرہانے
بٹھلایا اور جب تک وہ رہے بسبب ادب کے کسی پر اوس عرصے مین خفا
نہوئے اور آواز سے نہ بولے اور فرماتے تھے کہ اگر ہفت اقلیم کی سلطنت
ہو تو انپر سے نثار کرون اور جو یان مرضی اونکے رہتے تھے اوسی عرصہ
مین حضرت پیر و مرشد نے خواب مین حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کو دیکھا
کہ بہت خوش ہین حضرت نے سنکر شکر کیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک
روز حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا تذکرہ تھا حضرت نے حضرت شاہ
آفاق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم آپ کو خود سلطان الاولیا جانتے
ہین خلیفہ اعظم علیشاہ صاحب کہ بہت شوخ تھے بولے کہ کام کیا اونے کیا نسبت کہ
اونہون نے پچاس ہزار لچون اور شہدون کو باخدا کر دیا تھا اور ہم مدت سے
خدمت مین رہتے ہین کبھی دل مین سوئی سی چبھہ جاتی ہے اوسپر میر
عیان علی صاحب کو جوش پیدا ہوا کہ اسی وقت تمام دہلی کے زن و مرد
مع اطفال جنین وغیرہ ولی کیے دیتا ہون اس ارادہ پر کہ خلاف حکمت الٰہی
تھا نسبت اون کی مستور ہوگئی میان عبداللہ شاہ صاحب طلب خدا مین
حضرت کے آستانے پر حاضر ہوے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا دو برس

خدمت شریف مین تبرک و تجرید تام رہکر فائز المرام ہوے دل سے حضرت
کے عاشق ہین وہ بچشم خود دیکھا ہوا یہ ذکر بیان کرتے ستے کہ ایک شخص
حضرت کی خدمت مین آتے تھے اثنار راہ مین ایک ندی مین اونہون نے
گھوڑی ڈالدی اوس مین دلدل بہت تھی گھوڑی اوسمین غرق ہونے لگی
اونہون نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑی اوس دلدل مین سے
نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ حجرہ مین چادر اوڑہے
بیٹھے تھے آپ اونکو دیکھکر بولے کہ لوگ ہمکو تکلیف دیتے ہین اور اپنی پشت
مبارک دکھلائی نشان چارون سم کا مع کیچڑ کے موجود تھا فقط اور ایسا ہی
ایک تذکرہ جہاز کا ہے کہ سمندر مین غرق ہوتا تھا آپ کی برکت سے سلامت رہا
حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص روم کے میرے پاس آئے وہ جنون کے
شاکی تھے ہم نے کہا تم اون سے ہمارا سلام کہدینا اونہون نے ایسا ہی کیا
وہ جن وہان سے چلے گئے یہ کرامت آپ کی اکثر شائع و مشہور ہے حضرت
نے فرمایا کہ اس مسجد مین جن تھے لوگون کو ایذا پہونچاتے تھے لوگ شکایت
کرتے تھے جب مین یہان آیا مراقبہ مین تھا کیا دیکھتا ہون کہ ایک جن آیا
پاؤن جن کے پہرے ہوتے ہین مینے کہا تم کون اوسنے کہا ہم جن ہین مرید
ہونے آئے ہین اوس نے بیعت کی پہر مینے کہدیا کہ خبردار اس مسجد مین
کوئی ایذا نہ پہونچائے جب سے کسی کو شکایت نہوئی حضرت نے فرمایا کہ
مین ایک روز مراقبہ مین تہا دیکھا کہ پریان آئین اور کہا کہ ہم جنون کی بیٹیان
ہین سب مرید ہوگئین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ جیسے ذات ایک ہے
اور صفات بہت ہین ایسی ہی نسبتین بھی بہت ہین حضرت نے راقم کو قبل
حضوری خدمت کے یہ ذکر واسطے اطمینان کے تحریر فرمایا تھا کہ وقت شام
اللہ اللہ دل سے بے حرکت زبان سوبار اور لا الہ الا اللہ کسانی سو بار
منشی سالک رام صاحب ارادتمند حضرت قبلہ او نظر یافتہ خاص حضرت پیرومرشد

سکے ہین اونہون نے ذکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دلی مین ہمارے پاس
پانچ روپیہ تھے تمکو فکر تھی کہ وطن مین اپنی والدہ ماجدہ کو بھیجدین حضرت
شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے مجہہ سے پوچھا کیا فکر ہے مینے عرض کیا تو اپنے
فرمایا کہ لاؤ ہم بھیجدین گے بعدازان مہینہ بھر کے بعد آپ نے خبر دی کہ وہ
روپیہ تمہارے پہونچ گئے لیکن ہم اوسی وقت سمجہ گئے تھے بعدازان گھر پہونچکر
معلوم ہوا کہ اوسی شب خود اعلی حضرت نے دروازہ پر پکار کر وہ روپیہ
پردہ سے دیدیے اور آپ کی والدہ صاحبہ سے کہدیا کہ تمہارے بیٹے بخیریت
ہین مولوی سید محمد علی صاحب نے حضرت سے نقل کیا کہ صاحب حال اور
صاحب مقام ہونا آسان ہے بالنسبت ہونا مشکل ہے حضرت خواجہ ضیاء اللہ
رضی اللہ عنہ تاجر کشمیر تھے ایک ایک لاکہہ کا آپ کا خیمہ تھا طلب خدا مین حضرت
قبلہ عالم کی خدمت مین حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا اور
کمال وتکمیل پر فائز ہوکر خلافت پائی حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ فنا وبقا
کا نمونہ دنیا مین یہی صحبت ہے ساتہہ بی بی کے ایک بار حضرت پیرو مرشد
نے خواب مین دیکھا کہ نیچے عرش کے ہجوم ملائکہ ہے اوسی اثنا مین ایک
شخص مجرم کو گرفتار کرکے لائے اومین سے کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوی
فضل رحمن کا ہے ندا آئی کیا وہ آفاقی اونہون نے کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چھوڑدو
وہ چھوڑ دیا گیا پھر حضرت سے آپ نے یہ خواب بیان کیا اور بعد کچہہ عرصہ
کے اونہین صاحب کا آنا ہوا آپنے صورت دیکھکر اون کو پہچان لیا اور
حضرت کو اونہین بتلایا حضرت نے اون کو بشارت معافی کی اپنی زبان
مبارک سے فرمائی ایک بار حضرت پیرو مرشد سے حضرت نے پوچھا کہ
ہماری نسبت مین اور مرزا صاحب کی نسبت مین کیا فرق ہے آپ نے
کہا کہ ایک بات مین آپ کو ترجیح ہے اور ایک بات مین اون کو آپ پر
ترجیح ہے قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہے اور

مرزا صاحب کے بہت سے خلفا تھے سو یہ ترجیح اون کو آپ پر ہے اسپر
حضرت نے سنکر فرمایا کہ جا ہمنے تجھکو سب دیدیا ایک بار حضرت نے شعر
پڑہے اوسپر ایک صاحب نے کہا کہ اسمین سکتہ پڑتا ہے آپ نے فرمایا کہ
ہمارے تحتکے سے جو سکتہ پڑتا ہے اور حضرت پیر و مرشد بھی شعر کو جس طرح
زبان پر آگیا پڑہ دیا کرتے ہین حضرت میان عزیز احمد صاحب اولاد امجاد
سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلی حضرت شاہ آفاق
قدس اللہ روحہ کے تھے اون کو بھی اعلی حضرت سے شرف اجازت تھا
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار مجھے قادر گنج جانے کا اتفاق ہوا
تو ریتا شاہ کے مزار پر واسطے فاتحہ کے گیا نسبت اون کی بہت قوی معلوم
ہوئی مجھکو کچھہ قرضہ دینا تہا تو معلوم ہوا کہ ریتا شاہ کہتے ہین کہ ہم نے تم کو
تین سو روپیہ دیے جب وہان سے مین دوسرے مقام پر پہونچا تو جسب
خواہش میرے ظہور ہوا یہہ اور اد معمولہ حضرت پیر و مرشد سے احقر کو پہونچے
کہ صبح کو یا حی یا قیوم سو بار اور الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم سو بار اور لا الہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین سو بار اور بعد مغرب کے یا باقی انت الباقی
سو بار اور قرآن شریف اور دلائل الخیرات بھی آپ کے معمولات مین سے ہے
راقم کو حضرت نے سند حدیث شریف کی زبان مبارک سے فرمائی اور فرمایا
کہ مینے بھی مولانا اسحق صاحب سے سند نہین لکھوائی تھی زبانی لی تھی اور
راقم نے حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین بھی کچھہ احادیث سنائی ہین اول
بار حضرت نے راقم کو قلب روح سر خفی اخفی سے ذکر کرنے کو فرمایا تھا اور
فرمایا کہ اشعار عاشقانہ بہت پڑہا کرو یہی ورد وظیفہ ہے اور یہ شعر فرمائے
؎ ای خدای من فدایت جان من ✿ جملہ فرزندان وخان ومان من ✿
ای فدائے تو ہمہ کالائے ما ✿ وز برای تست ہو و ہای ما ✿ راقم نے
شکایت خواطر مین عریضہ لکھا تھا اوسپر حضرت نے یون تحریر فرمایا از فضل رحمن

سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ زندہ ام و براے شما دعای خیر
می کنم حق تعالے ظہور فرماید آمین و سوا اس الصمد بزرگان دین رشدہ اند
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنیاد می طلبیدند احیاء العلوم و قوت القلوب
وغیرہ مین مہلکات و منجیات بہت کچھ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ اصول حاوی
فروع ہوتے ہین لہذا اس دائرے مین اون کے اصول کا ذکر کیا جاتا ہے
توجس قدر اس دائرہ نفی کو طے کیا جائیگا اوسی قدر دائرہ اثبات مین
کمال پیدا ہوگا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

للراقم فیضان تو اندر دل بی کینہ ماست — عکس رخ روشنت در آئینہ ماست
دولتمندان از آن ندارند خبر — این گوہر بے بہا بگنجینہ ماست

اما بعد ایں نسخہ قبول عام دارد + **گنجینۂ فقر** نام دارد + **فیض** بی سند
منظر نباشد ہیچ فن را اعتبار + نالہ موزون کردم از بلبل آمل رسید +
بیان سلسلۂ پیران کبار کا حاصل دعوت الی اللہ ہے بوسیلہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے کیونکہ خدا کو بواسطہ آنحضرت صلعم کے پہچانا ہے اور آنحضرت
صلعم کے کمالات پر بواسطہ پیران کبار کے راہ ایقان کھلی ہے **ف**
اصطلاح مشائخ مین ضمنیت اسے کہتے ہین کہ باطن مرید کا ہمرنگ پیر ہو جاتا
ہے کما قیل سے من برنگ یار گشتم یار رنگ ما گرفت + اور یہ نسبت اول حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ہے تو یہ عجب سیر عاشق در معشوق

اور سیر معشوق در عاشق ہے فافہم **لطیفہ** حضرت امام قاسم رضے اللہ عنہ فقہائے سبعۂ مدینۂ منورہ سے ہین اور حضرت امام جعفر صادق رضے اللہ عنہ کے جدا بوالام ستہے قول حضرت امام صادق کا ہے کہ ولدنی ابوبکر مرتین یعنے ولادت صوری جو اوس راہ سے ہے علاوہ اوسکے ازروے باطن ولادت معنوی بہی جمع ہوئی **نکتہ** اویسیت عبارت ہے فیض روحانی سے بغیر دریافت صحبت ظاہر کے جیسے حضرت اویس رض قرنی کو آنحضرت صللعم سے فیض روحانی تہا اور بعض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین کی صحبت کا بہی ثبوت دیا ہے جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری اور حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کی بدلائل ثابت کی ہے واللہ اعلم **معرفت** نفے اثبات کا ترجمہ تو وجہ طریقہ خواجگان مین ذکر جہر کا معمول تہا بعد ازان حضرت شاہ نقشبند رضے اللہ عنہ نے ذکر جہر کو ازروی عمل بعزیمت کے ترک فرمایا اور اللہ تعالی سے آپ نے طریقۂ اقرب الطرق اور آسان چاہا تہا موافق آپ کی مراد کے اودہر سے الہام ہوا آپ نے جذب کو حضرت سلطان العارفین رض کے اور سلوک حضرت سید الطائفہ رح کا عجب لطف سے جمع فرمایا ہے **فیض** حضرت محبوب صمدانی مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ اکابرامت آنحضرت صللعم سے ہین ترویج اسلام واحیای شریعت جو آپ سے ہوا اظہر من الشمس ہے آپ نے طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہے اور شریعت کے تین جزو فرماے علم اور عمل اور اخلاص اور لکہا ہے کہ اخلاص بغیر سلوک طریقۂ صوفیہ کے حاصل نہین ہوتا اور بعد انکشاف توحید وجودی کے آپ کو توحید شہودی ظاہر ہوئی اور پہر مباینت کلی کے مقر ہوئے ہین چنانچہ فرماتے ہین ؎

خلق را روئے کے نماید او* در کدام آئینہ در آید او*

اور حضرت محی الدین ابن عربی رض کے باب مین یہ آپ کی تحریر ہے کہ از مقبولان بنظر مے آید منکر او در خطر است اور آپ مجتہد علم کلام تہے لہذا ذات وصفات مین تحقیق جدید رکہتے ہین اور

نقہ مین آپ کا مذہب حنفی تہا آپ نے بادشاہ کو سجدہ نہ کیا اور موافق اوسکی باتین نہ کہین لہذا بموجب سنت انبیاء علیہم السلام کے دو برس قید رہے پہر بادشاہ نے باعزاز تمام بلاکر رخصت کیا **ف** حضرت خازن الرحمۃ وحضرت ایشان رضے اللہ تعالی عنہما یہ دونون صاحبزادہ عالی شان حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے ہین حضرت خازن الرحمۃ کو آپ نے مقام خلت کی بشارت دی تہی اور حضرت ایشان کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان نے اپنے خلف الصدق حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضے اللہ عنہ کو بشارت اوس منصب عالی کی فرمائی تہی اور اون کے بعد حضرت قبلۂ عالم زبیر رضے اللہ عنہ کو وہ منصب حاصل ہوا **لطیفہ** حضرت شاہ گل رضے اللہ عنہ مرید اور خلیفہ اپنے والد ماجد حضرت خازن الرحمۃ کے تہے اور بار دیگر آپ نے سلوک حضرت ایشان اپنے عم بزرگوار سے کیا تہا اور شاہ گلشن رضے اللہ عنہ جو پیر صحبت حضرت خواجۂ ناصر عندلیب علیہ الرحمۃ کے تہے وہ خلیفہ حضرت شاہ گل کے تہے یہ شعر حضرت شاہ گل کا ہے ؎ در گل از روی تو یک گونہ اثر یافتہ ایم ✤ بلبل از بوی تو خورشید خبر یافتہ ایم ✤ **نکتہ** حضرت خواجہ محمد ناصر رضے اللہ عنہ کو روح پر فتوح حضرت امام حسن علیہ السلام سے نسبت خاصہ اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تہی لہذا طریقۂ جدید اون سے پیدا ہوا معارف اور اسرار اس طریقہ کے علم الکتاب مصنفۂ حضرت خواجہ میر درد رضے اللہ عنہ اور نالۂ عندلیب مصنفۂ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ مین مذکور ہین حضرت میر درد نے بعد بیان مقامات مجددیہ کے ایک مقام جدید محمدیت خالصہ کا تحریر فرمایا ہے جو اون سب مقامات کو محیط ہے اور قرب امامت وسیادت اون کی زبان وقلم سے بیان مین آیا ہے ؎ چہ خوش گفت دانا کہ دانش بسی ست ✤ ولیکن پراگندہ با ہر کسی ست ✤ **معرفت** نقل ہے کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا کہ ایک عارف نے بعد وفات اپنے استاد

کے اون کے مزار پر توجہ باطن اور القای انوار کرنا شروع کیا تاکہ اوستاد کا حق شاگردی ادا ہو اوستاد مزار سے نکل آئے اور زجر سے کہا تو جانتا ہے کہ راہ قرب خدا کی یہی ہے جو مینے حاصل کی ہے جس راہ سے کہ مین مقرب بارگاہِ آلٰہی ہوا ہون تو اوسے کیا جانے **اصل** اصول رابطہ مرشد کا مرید سے ہے کہ بقدر رابطہ مرشد کے مرید کو کمال حاصل ہوتا ہے لہذا اصول طریقہ حضرات کے اس اصل کی تفصیل ہین فافہم **فیض** لوگ جو احادیث کتب مشہورہ حدیث مین نہین پاتے صرف اس وجہ سے اون کو موضوع کہنے لگتے ہین سو یہ بڑی خطا ہے کیونکہ اگر وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تو انکار اوس کا سخت بے ادبی ہے اور اکابر امت جو ظاہر و باطن کے جامع تھے اگرچہ بے روایت معنعن حدیث کو نقل کرین وہ کیونکر موضوعات لکھہ سکتے ہین **ف** جیسے کہ صحابۂ کبار کو صحبت جسمانی تھی اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صللعم سے حاصل ہوئی ہے لہذا تمام صحابۂ کبار بسبب اوس شرف خاص کے تمام امت سے افضل ہین **لطیفہ** حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمۃ تین روز حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کی صحبت بابرکت مین رہکر رتبۂ کمال و تکمیل پر فائز ہوے لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسبی مین نہین اب اون اکابر کی یادگار ہمارے حضرات ہین ذلک الفضل من اللہ **نکتہ** قرآن و حدیث مین فیض کو سکینہ سے تعبیر کیا ہے اور حلق الذکر احادیث سے ثابت ہین **معرفت** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تسلیک لطائف خمسۂ عالم امر کی جدا جدا فرماتے تھے حضرت ایشان نے واسطے سہولت کے بعد قلب کے توجہ لطیفۂ نفس پر شروع فرمائی کہ اوس کے ضمن مین اور لطائف کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتے ہے **حضرت** پیرو مرشد نے حضرت مرزا صاحب کو خواب مین دیکھا اور بے تکلف باتین کین اوسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا کس کا ہے بہت تیز معلوم ہوتا ہے اور کس نے تعلیم کی ہی اسی اثنا مین

حضرت تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا ہے اور تعلیم حضرت شاہ آفاق رح کی ہے یعنے فیض روحانی سے **فیض** نسبت اکابر نقشبندیہ نسبت ندما اور دوستان خدا کی ہے لہذا تہذیب ظاہر و باطن مین امتیاز خاص رکھتے ہین اور نسبت بزرگان قادریہ نسبت اراکین سلطنت ہے جس کا ملک سے تعلق خاص ہے لہذا بے مدد روحانیت حضرت غوث اعظم رضے اللہ عنہ کے کوئی اوس مقام پر نہین پہونچتا کما تقرر حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ نے آخر مکتوبات مین حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو غیب اور اپنے کو نائب اون کا تحریر فرمایا ہے فافہم **ف** عظمت و جلال معشوق باعث پیدا ہونے کمال آداب کا ہے اور مشاہدۂ جمال مین ایک بے تکلفی خاص ہے تو یہی فرق نسبت قادریہ او چشتیہ مین مکشوف ہوتا ہے کما لایخفے علی اہل النظر **لطیفہ** نسبت معیت کی اصل وہ معاملہ ہے حضرت صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کا کہ لاتحزن ان اللہ معنا **نکتہ** قرب شہادت کمال مدارج مشاہدہ ہے بے حیلولۂ حجب کے **معرفت** قرب رفاقت حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے کہ لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمان **اصل** اصول سلوک معاملہ ثنائی ہے تو ایک معاملات وہ ہین جن کا تعلق اس عالم سے ہے جیسے انکشاف ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت اور ایک معاملات آخروی ہین اولیاء اللہ کو اون معاملات سے اس عالم مین بھی بہرہ ہے اور حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کو الہام ہوا تھا کہ دنیا سے ترا آخرت گردانیدم اور ایک وہ معاملات ہین جن سے متشابہات قرآنی اور مقطعات کنایہ ہین سے مخدرات سراپردہ ہائی قرآنی ٭ چہ دلبرندکہ دل میبرند پنہانی ٭ واللہ اعلم **فیض** یہ فیض حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کا تا قیامت باقی ہے کہ قرآن شریف آپ کا جمع کیا ہوا ہے **ف** مراتب اولیا کتاب و سنت مین بہت مذکور ہین چنانچہ ابرار اور مقربین اور سابقین اور علمائی راسخین

اور اخیار اور مخلصین اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر ہر ذیل کی نسبت معلوم
کر لیتے ہین **ع** ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست **لطیفہ** جو کلام اولیا
متشابہ واقع ہو اوس کا بھی انکار نہ چاہیے کہ حسن ظن کے خلاف ہے **نکتہ**
مشاہدۂ قلبی اس عالم مین باتفاق اہل ظاہر و باطن جائز ہے علم الیقین و
عین الیقین و حق الیقین مشہور ہے **معرفت** علم اخلاق جو ایجاد حکما ہے
اوسمین سے جو موافق کتاب و سنت ہو تو بہتر ہے ورنہ کچھ نہین **اصل نسبت**
وہی ہے جو اوس کی طرف سے ہے ع دزدیدہ فگندی ہمین از ناز نگاہے
قربان نگاہت شوم باز نگاہے **فیض** استقامت کا مرادی ترجمہ نباہ
کرنا ہے **ف** تطبیق درمیان اختلاف اکابر و اقوال اہل حق کے اگر نور
بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فبہا ورنہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار
کرنا طریقۂ احتیاط ہے فافہم **لطیفہ** کلام سے رتبہ دیدار کا برملا ہوا ہے
نکتہ کرامت ولی کی معجزہ اوس کے نبی کا ہے تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہے
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا
خط حضرت سلطانجی رض کے پاس لایا آپ مراقبہ مین مشغول تھے اوس وقت
غیب سے ایک ہاتھ حنائی آپ کی بغل سے نمودار ہوا اوس نے وہ خط لیلیا
ف راہ اعتدال شریعت ہے فافہم **لطیفہ** کلام نفسی باطن ہے صفت
کلام کا اور حرف و صوت اوسکا ظاہر ہے فلا معارضۃ **نکتہ** سیر آفاقی یہی ہے
کہ اذکر اللہ عند کل حجر و شجر **معرفت** علم وہی ہے جس کے ساتھ ایمان جمع ہو
اور ایمان وہی ہے جس مین شدت محبت ہو اور محبت وہی ہے جو منجر
بطاعت ہو **حضرت** پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب
علیہما الرحمۃ دونون صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ
کے تھے یہ مصرع حضرت پیر علی شاہ صاحب رض کا ہے آپ نے مراقبہ کے بعد
کیفیت مین فرمایا تھا **ع** یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے **فیض**

ادہر کی رسم وراہ یہی ہے کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور اودہر
سے رسم وراہ نزول فیض ہے کہ وانزل السکینۃ علیہم **ف** جملہ اہل طرق متفق
ہین تہذیب قلب ونفس مین **لطیفہ** اذکار واشغال کی ہر طریقے مین باوضاع
مختلفہ ہین لیکن جملہ اہل سلوک متفق ہین آگاہی اور طرد غفلت مین سہ یک
لحظہ ذکر سے یار دوری ✤ در مذہب عاشقان حرام ست ✤ **نکتہ** انس
عبارت ہے اوس کیفیت لطیف سے جو عشق اور عقل کے اجتماع سے پیدا
ہوتی ہے اور انجذاب عبارت ہے غلبۂ محبت سے سہ از عقل فرو گذر کہ در
عالم عشق ✤ او نیز غلام دل دیوانۂ ماست ✤ **معرفت** غلبۂ عنصر آبی سے
استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہے اور عنصر ہوائی سے عاشق دم سرد
بہرتا ہے اور آہ کرتا ہے اور عنصر آتش عاشق کے دل مین اور ہی گرمی رکہتا
ہے **حضرت** کا ایک مقام پر گذر ہوا وہان ایک اندہا کنوان تہا حضرت نے
اوسمین سے پانی طلب فرمایا لوگون نے کہا حضرت یہ اندہا کنوان ہے مدت
سے خشک پڑا ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ کرکے ڈول ڈالو خدا کی قدرت
اوسمین سے پانی نکل آیا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے روبرو حضرت کے سنا
فیض ادراک مناسب فیض ہے اور کشف کے لیے عیان ہونا ضرور ہے
ف نور وجود خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تو اگر یہ **معرفت**
اہل کفر طریقت پر کہل جاوے بالاضطرار اسلام حقیقی مین فائز ہون **لطیفہ**
لطف ہمکلامی قرآن شریف مین ہے اور نماز کو معراج المومن فرمایا ہے **نکتہ**
معاملہ کو شرکا ظہور باطن مین یہی حلاوت ایمان ہے **معرفت** جہان دونو
طرف سے محبت اور محبوبیت ہو تو کبہی غلبۂ محبت سے سخن ناتمام نکلتا ہے
کہ وہی دونون اوس کو سمجہ لیتے ہین اور دوسرا نہین سمجہ سکتا مگر جو اوس
معاملہ سے خبردار ہو ع عالم تمام یک سخن ناتمام اوست **حضرت** شاہ
کمال کیتہلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سے ہین نقل ہی کہ آپ مقابر اور بیابانو نمین

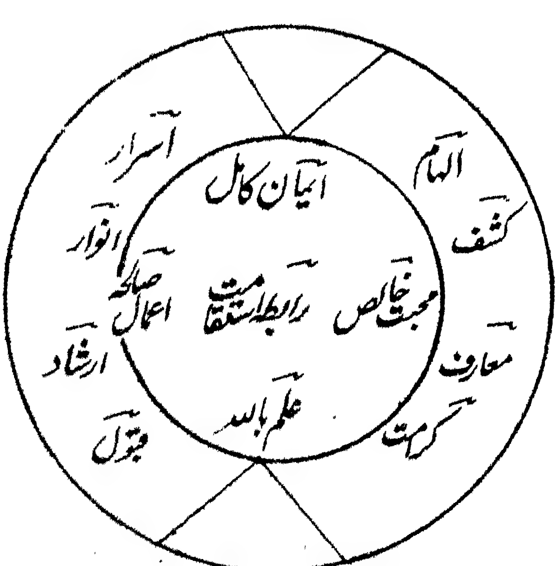
قدم توکل وتجرید پر سیاحت کیا کرتے تھے بعد چند روز کے جب آپ کو غربت
آب وطعام کی ہوتی خدا کی قدرت سے وہین کوئی شہر پیدا ہو جاتا اور
اہل شہر آپ کو بہ تعظیم تمام اپنی منزل پر لیجاتے آپ وہان تناول فرماتے
رات کو وہان رہتے صبح کو نہ شہر کا نشان ہوتا نہ اہل شہر کا اور غلبہ حال سے
آپ جماعت نماز مین حاضر نہ ہوتے تھے ایک شخص کو اس وجہ سے دل
مین انکار پیدا ہوا وہ کسی حاجت کو صحرا مین گیا تھا اور وقت نماز بھی
تھا کیا دیکھتا ہے کہ ایک باغ اور حوض پانی سے لبریز ہے اور اوس کے
پہلو مین ایک مسجد مصفا ہے اور لوگ نماز مین ہین حضرت شاہ کمال امام ہین
نماز جماعت پڑھکر جب وہان سے نکلا تو حوض اور مسجد کسیکا نشان نہ تھا
یہ کرامت آپ کی دیکھکر انکار سے توبہ کی اور مخلصون مین ہو گیا **حضرت**
شاہ سکندر خلیفہ حضرت شاہ کمال کے تھے ایک بار آپ کو کوئی حاجت
پیش آئی برملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب ہو آوے لوگ ہر طرف سے
بہت سے ہدایا لائے اور اپنی مراد کو پہونچے **معرفت** تذکرہ رد قضا کا
جو درباره شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ کے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے صادر
ہوا آپ کے مقامات مین مذکور ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھکو فوق مقام
رضا کے ترقی ہوئی فافہم **فیض** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھپر چالیس
برس سے اللہ تعالی جنت اور حور وقصور کو عرض کرتا ہے مین کبھی گوشہ چشم
سے بھی نہین دیکھتا ؎ حور پر آنکھ نڈالے کبھی شیدا تیرا ✦ سب سے بیگانہ
ہے اے دوست شناسا تیرا ✦ **لطیفہ** دل سے آنکھ تک طے کرنے کے
واسطے اذکار واشغال وآداب واخلاق کا برتاؤ بہت مفید ہے **نکتہ** ظاہر
نفی واثبات تقوی اور طاعت ہے **معرفت** اکثر اعتراضات اہل انکار کے
کمالات اولیاء اللہ پر بسبب نافہمی نسبت حقیقت ومجاز کے ہین فافہم
حضرت پیر ومرشد نے فرمایا کہ ایک دھوبی حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا

انتقال کر گیا تہا منکر نکیر نے اوس سے سوال کیا اوس نے اپنی زبان پنجاب مین کہا کہ فرِدُوا دہوبی آئی یعنی فرید کا دہوبی ہون بس وہ بخشا گیا

فیض آنحضرت صلعم نے اپنی جنت کو فرمایا ہے کہ لا فیہا حور و لا قصور بل ربی ضاحک یہ حدیث نائہ عندلیب مین نظر سے گذری ہے

صورتین خوب ہونگی شیخ گو حور بہشت + پر کہان یہ شوخیان یہ ناز یہ محبوبیان +

ف منشی سالک رام صاحب نے ذکر کیا کہ حضرت پیر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی ایک بہن مرید تہی لا الہ مین غائب اور الا اللہ مین موجود ہوجاتے تہی **راقم** نے حضرت سی واسطے حضوری کے عرض کیا تہا آپنے ایک درود شریف تبلایا کہ ہر روز سو بار پڑہ لیا کرو چنانچہ مکان پر آکر آپکی برکت سی وہ نعمت حاصل ہوئی **نکتہ** راقم نے حضرت پیر و مرشد کے روبرو علم الکتاب مین سے کچہہ مقامات سنائے آپنے سنکر فرمایا کہ اگر تو چاہے تو ایسی کتاب لکہہ سکتا ہی راقم نے اس آپکے فرمانیکو محمول صرف آپکی عنایت پر کیا بعد ازان آپکی برکت اور فیض نظر سے اسقدر حقائق اور معارف کہلے کہ بیان سے افزون ہین حیرت یہ ہے کہ پیشتر اوس سی کتب سلوک و تصوف کی اکثر مقام سمجہہ مین بہی نہین آتی تہے چہ جائی کہ خود اتفاق تحریر تازہ کا ہو **معرفت** فیض سی حضرات کی راقم کو اصول کمالات نفسی نمایان جو اس دائرہ مین مذکور ہوتی ہین اور دائرہ بالا مین بعض معاملات مشہورہ تحریر کیے ہین واللہ اعلم



حضرت پیر و مرشد نے راقم سے فرمایا کہ مجھکو مراقبے مین معلوم ہوا کہ تجھپر
ایسے مقامات کہلین گے جو بیشتر اس سے نہ کسی نے لکھے ہین اور نہ بیان
کیے ہین حضرت نے ذکر فرمایا کہ حضرت باقی باللہ رض کو بادشاہ نے تین لاکھ
روپیہ نذر کیا آپ نے اپنا قرض جو کچھہ تہا ادا کر کے سب کا سب حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو دیدیا تا کہ صرف کتاب اور کفاف طالبعلموں کا
ہو حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ گانون مین گذرے
ایک مقام پر اون کو انوار آلہی کا نزول معلوم ہوا اونہون نے جانا شاید
مزار کسی بزرگ کا ہے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہین ہے ایک بوڑہے
نے وہان کے بیان کیا کہ ایک مولوی عبدالحق تہے یہان پر کتاب بانچا کرتے
تہے یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ اظہار نعمت فقیر راقم نور الحسن
کو حضرت قبلہ و حضرت پیر و مرشد مدظلہما سے اجازت تقریری و تحریری دونون
طرح پر ہے شکریہ اون کے التفات اور نوازش کا کس زبان سے ادا کرے
جو ہمیشہ سے اس نالائق پر مبذول ہے اور منجملہ نعمائے عظیمہ بشارت درازی
عمر و کثرت ارشاد ہے جو آپ نے قلم اور زبان سے فرمائی ہے فالحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نسخہ حکمت ہے نافع بادیار رب العباد حضرت کو نوعمری مین
حضرت حیدر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ اعلیحضرت سے حصول فیض ہوا بعد ازان آپ خدمت بابرکت
اعلیحضرت مین شرف یاب ہوکے صلاح قرار پائی تہی کہ حضرت بجاے اعلی حضرت کے
سجادہ نشین ہون حضرت نے منظور نہین فرمایا اوس کے بعد حضرت حاجی
علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے حضرت قبلہ عالم
رضی اللہ عنہ کے مشاہیر خلفاء مین سے یہ چار بزرگ ہین حضرت خواجہ محمد ناصر
عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبدالعدل اور
حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالی عنہم حضرت شاہ جمال قادری خلیفہ

حضرت شاہ قطب الدین کے تھے اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت
شاہ جمال کے تھے اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب فرزند حضرت شاہ
ولی اللہ دہلوی خلیفہ حضرت خواجہ عبد العدل کے تھے رحمۃ اللہ تعالی علیہم
حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ عنہ کے تھے آپ کو ارادت و بیعت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ سے تھی بعد ازان اون کے خلف الصدق حضرت شیخ رکن الدین
سے اجازت و خلافت پائی اور امام رفیع الدین علیہ الرحمۃ جد ششم حضرت
مجدد رض کے خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان رض کے تھے حضرت مصباح العاشقین
رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقہ چشتیہ مین حضرت گیسو دراز علیہ الرحمۃ سے ملتا
ہے اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کے تھے یہ
شعر حضرت چراغ دہلی نے آپ کو فرمایا تھا ؎ ہر کو مرید سید گیسو دراز شد ٭
واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد ٭ رابطہ مرشد عین محبت خدا و رسول
ہے عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
من عباد اللہ لاناسا ماہم بانبیاء ولا شہداء یغبطہم الانبیاء والشہداء یوم القیامۃ
بمکانہم من اللہ تعالی قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من ہم قال ہم قوم تحابوا بروح اللہ
علی غیر ارحام بینہم ولا اموال یتعاطونہا فواللہ ان وجوہہم لنور وانہم لعلی نور
لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرء ہذہ الآیۃ الا
ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اخرجہ ابو داود حضرت پیر و مرشد
مد ظلہ کہ خلف الصدق اور وارث اتم حضرت کے ہین منجملہ آپ کے فضائل کے
یہ ہے کہ آپ نے ابتدای پیدائش سے صحبت بابرکت حضرت مین تربیت
پائی ہے دوسرے یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نے آپ کو درس فرمائی ہے
علاوہ اس کے بفحوای اہل البیت ادری بما فیہ آپ محرم اسرار اپنے پدر بزرگوار
کے ہین اور جس قدر آپ اون سے بے تکلف ہین ایسا کوئی نہین تعین منہا

لطائف خمسہ بلکہ لطیفۂ نفس کے بھی اختلاف ہے لیکن تعین لطیفۂ قلب کا زیر پستان چپ متفق علیہ سب کا ہے ناسوت عالم اجسام ہے اور ملکوت عالم ارواح اور جبروت عالم صفات ہے جو مقام کل کائنات ہے اور لاہوت عبارت مقام ذات سے ہے جو اوس کی اصل ہے اور معاملات اخروی کتاب و سنت سے صاف ظاہر ہین فافہم تاویل متشابہات بعض اکابر نے فرمائی ہے اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ علمای راسخین کو تاویل متشابہات سے بہرۂ وافر فرماتے ہین اور وجہ کو ذات سے اور ید کو قدرت سے جو بعض علمانی مراد لیا ہے آپ کے نزدیک مناسب نہین اور حروف مقطعات کو اسرار خفیہ عاشق و معشوق مین سے فرمایا ہے حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بار روبرو حضرت کے تذکرہ ہوا کہ جب شاہ عالمگیر علیہ الرحمۃ نے بتخانہ توڑ کر مسجد بنانے کا حکم دیا اوس وقت ایک شاعر نے فی البدیہہ پڑہا ؎ ببین کرامت بتخانہ مرا ای شیخ ✢ کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد ✢ ناصر علی نے بمقابلہ اوس کے جو شعر کہا تہا وقت تذکرہ یاد نہ تہا جو مذکور ہوتا حضرت کو ایسے اشعار خلاف شرع سننے کی تاب نہین آپ نے فی البدیہہ شعر فرمایا تبرکاً تحریر ہوتا ہے ؎ ببین کرامت اسلام اسے غبی کافر ✢ کہ جائے کفر کند پاک برکت اسلام ✢ حاصل مراقبات فکر ہے جو طرح طرح سے ہر طریقے مین کرتے ہین تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب تو اجتبا یہی نسبت وہبی ہے اور ہدایت مشروط بانابت ہے فافہم لطائف عشرہ کا سلوک رسمی جو شائع ہے صرف خانۂ علم مین ہے لہذا بسبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کے مقام عالی ہو جاتا ہے بعض کے نزدیک مقامات سلوک کشفی ہین اور بعض ادراک سے بغیر کشف کے فیض کو پاتے ہین بالجملہ وجود معاملہ متفق علیہ ہے اور قرائن اور آثار سے اون کو معلوم کرتے ہین جنات عدن التی وعد الرحمن عبادہ بالغیب انہ کان

وعدہ ماتیا تو شتاقان لقائے الٰہی اوس کے وعدے پر لوٹ ہین صحبت
حال ثمرہ ہے طریقہ اختیار کرنے کا تصور شیخ و شغل برزخ جو رسم ہے قدما
سے اس طرح منقول نہین لیکن متفق علیہ تمام قدما اور متاخرین کا محبت مرشد
ہے اور ہمارے حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک سے نہین بتلاتے اور
اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضہ بھی کسی کو نہین فرماتے تھے ایک بار راقم نے بذریعہ
عرضداشت کے دریافت کیا تہا اوس پر حضرت نے اس طرح تحریر فرمایا در
طریقہ ما تصور شیخ نیست بجز ذکر جنانی و لسانی در باب عمل بالحدیث و تقلید
مذاہب راقم نے تحریر کیا تہا اوس عریضہ پر حضرت نے اول یہ شعر لکھا ؎
ملت عشق از ہمہ ملت جداست ✤ عاشقان را ملت و مذہب خداست ✤ بعد ازان
تحریر فرمایا کہ ہمہ اولیاء اللہ عمل بحدیث شریف نمودہ اند دعا می کنم باتباع
احادیث مستقیم دارا آمین تجدید طریقہ بھی دو طرح پر ہے مانند اجتہاد کے
یعنی ایک اجتہاد مطلق دوسرا اجتہاد فے المذہب فافہم مقامات سلوک
ہر طریقے مین اپنی اپنی عبارات اور معاملات مین مذکور کیے ہین چنانچہ سیر
الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ باللہ اور مقام جمع و فرق بعد الجمع و جمع الجمع
و تجلی افعالی و تجلی صفاتی و تجلی شیونات و تجلی ذات وغیرہ اور بعض اکابر کے
ملفوظات مین یہ دو مقام جدید نظر سے گزرے فردوس محبت و صحرای قرب
اور سلوک مین سو مقام بھی فرمائے ہین ستر ہوان اون مین سے کشف و کرامت ہے
؎ ای برادر بے نہایت درگہیست ✤ ہرچہ بر وے میرسی بر وے مایست ✤
بالجملہ ظاہر و باطن قرآن و حدیث سے وہ سب حل ہو جاتے ہین فافہم
بعض نسبت سے ملکہ آگاہی مراد رکھتے ہین اور بعض کے نزدیک نسبت
ہر مقام کی جدا ہے اور بعض اہل نسبت نے تفاوت معاملات سے بعض اہل نسبت
کا انکار بھی کیا ہے چنانچہ بعض نقشبندیہ نے بعض چشتیہ کی نسبت ایسا کہا ہے
بالجملہ اصطلاح نسبت مخصوص اہل طریقہ نقشبندیہ ہے اور سلاسل اولیا مین

اس اصطلاح کا مذکور نہیں ع خدا را با دل ہر بندہ راز یست جدا برادر مکرم قاری عبد الرحمن صاحب مع صوفی با وصاف حمیدہ ہیں اور حضرت سے اونکو بھی شرف اجازت حاصل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی سید الخلق محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ عدۃ للقائہ اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نظر مرشد مشتمل ہے بعض معانی حصن حصین پر قال صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ ثم تلی و قال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہے اور نتیجہ اوسکا قبول ہے فافہم یقول اللہ انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ یعنی ملاء اعلی میں ذکر خفی اور حلقۂ ذکر دونوں اس سے ثابت ہیں فافہم و فی روایۃ الترمذی ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فانبئنی بشئی اتشبث بہ قال لایزال لسانک رطبا من ذکر اللہ یہ ذکر لسانی ہے جو معمول طریقہ ہے یقول اللہ عز وجل سیعلم اہل الجمع الیوم من اہل الکرم قیل من اہل الکرم یا رسول اللہ قال اہل مجالس الذکر من المساجد یہ بیان مجلس ذکر کا مسجد میں ہے ان خیار عباد اللہ الذین یراعون الشمس و القمر و الاہلۃ و النجوم و الاظلۃ لذکر اللہ یہ تعمیر اوقات کی سند ہے اکثروا ذکر اللہ حتے یقولوا مجنون تو کثرت ذکر سے جذب ہوتا ہے لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممہدۃ یدخلہم الجنات العلی فقر ہو یا غنا ہر حال اوس کی یاد میں رہنا چاہیے اسئلک بنور وجہک الذی اشرقت لہ السموات و الارض و بکل حق ہو لک و بحق السائلین علیک بیان سے بحق فلان کہنا جیسا کہ بزرگون کا نام لیتے ہیں ثابت ہوتا ہے فافہم حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت و ہو رب العرش العظیم سبع مرات بعض مشائخ نے کہا کہ اگر کوئی ورد وظیفہ نہ پڑھے بجز اس کے تو یہی کافی ہے لذۃ النظر الی وجہک و شوقا الی لقائک سے آمادہ گشتہ ام وگر اشب نظارہ را پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ ہمارے حضرات اکثر لوگون کو یہی کلمہ ارشاد

فرماتے ہین کہ مشتمل ہے منافع دارین پر من استغفر للمؤمنین والمؤمنات
کل یوم سبعا وعشرین مرۃ او خمسا وعشرین مرۃ احد العددین کان من الذین
یستجاب لہم ویرزق بہم اہل الارض حضرت پیرومرشد نے یون پڑہنے کو فرمایا
اللہم اغفرلی وللمؤمنین والمؤمنات اذا کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم الخ تدبیر
منزل بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے افضل الصلوٰۃ
بعد المکتوبۃ الصلوٰۃ فی جوف اللیل سے چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد ۔ بافقر
گر بود ہوس ملک سنجرم ۔ تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب ۔ صد ملک نیم روز
بہ یک جو نمی خرم ۔ واذا جلس للتشہد الخ تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا
مذہب حنفی مین ماخوذ ہے وان خاف من عدوا وغیرہ فقراءتہ لایلاف قریش
امان من کل سوء مجرب حضرت لوگون کو اکثر سفر مین پڑہنے کو فرمادیا کرتے ہین
وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی اس حدیث سے ندا بحرف یا ثابت
ہے فافہم لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ یہی حاصل ذکر کلمہ طیب
ہے ما قال لہا عبد قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتے تفضی الی العرش ما اجتنب
الکبائر یہ فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہے اور اجتناب کبائر شرط فتح
باب ہے فافہم کلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ یعنے بحکم کن بے اسباب ظاہر
آپ کی پیدایش ہوئی اور بسبب رابطہ باطن آپ قال ابی فرماتے تہے فافہم
من احب ان یسرہ صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار للراقم سہ چہوڑ رسم وراہ
عاشقان راہی مدرسہ والو ۔ معافی کا انہین کے واسطے پروانہ آتا ہے ۔ یقول
اللہ سبحانہ وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسالتی اعطیتہ افضل ما اعطے
السائلین وفضل کلام اللہ تعالی علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالی علی خلقہ تو قرآن شریف سے
وصول الی اللہ بدرجہ اعلی ہوتا ہے کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الجود والکرم والسلام علی رسولہ افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وبارک وسلم اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ حسن معاملہ بیان مین
حسن معاملات خداوند رسول و اولیائے کبار کے تحریر ہوتا ہے حضرت نے
فرمایا کہ بعض کو حضرت نوح سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو حضرت ابراہیم اور
حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام سے اور نسبت محمدی سب سے بڑہی
ہوئی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نے فرمایا کہ بعض علما کے نزدیک
رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفائے راشدین سے بھی زیادہ ہے
اور وہ فیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک وقت وصال
آپ کے سینے پر تہا اونہین کو حاصل ہوا ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا
کہ ایک بار حضرت قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ تمہارے مرشد کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی محفل مین نہین دیکہتے اوسی وقت دونون صاحب حضوری
مین آنحضرت صلعم کی پہونچے تو بہت سے اولیار کبار کا مجمع تہا امیر خسرو نے
جو دیکہا تو فی الواقع وہان سلطانجی رض کو نہ پایا ان کو نہایت اضطراب ہوا اسی
اثنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قلندر سے فرمایا کہ کیا دیکہتے
ہو اونہون نے کہا سلطانجی کو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ سلطان یہان کہان پہر فرمایا
کیا دیکہو گے اونہون نے عرض کیا کہ ہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پردہ جو آپ کے متصل تہا اوٹہا دیا دہنے طرف حضرت محبوب سبحانی
اور بائین جانب حضرت محبوب الہی تہے اور ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ مقام ہے
اور وہ مقام عام ہے پس حضرت قلندر قائل ہوئے اور امیر خسرو نے عالم سرور
مین یہ شعر کہا ع آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام + بسیار خوبان دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری + حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب خدا
مجاہد و مرتاض سالہا سال سے سلطانجی مین ٹہیرے ہوئے تہے اور نظر
عنایت حضرت سلطان المشائخ کے طالب تہے لیکن کچھ حصول نہ ہوتا تہا کسی
بزرگ نے اون سے پوچہا اونہون نے مقصد اپنا بیان کیا فرمایا سلطانجی رض

اپنے معاملہ مین مستغرق ہین اون کو تمہاری خبر بھی نہین سو تم ایک کام کرو دو روپیہ کی کوڑیان اور کٹیان بیان بچون کو بانٹو اون کے شور وغل سے تم پر نظر عنایت ہو جائیگی اونہون نے ایسا ہی کیا اور سالہا سال کی محنت ایک دم مین وصول ہو گئی **حضرت** پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضے اللہ عنہ کے دسترخوان پر چار چار ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تھا اور ہر ایک کے حسب دلخواہ کھانا پکتا تھا ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ تو میرے عوض پیشاب کر آ چنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کے عوض کر آیا **حضرت** پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تھے چار آزاد آئے کہنے لگے کیا پلنگ مین بیٹھے ہو آپ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا چارون ولی ہو گئے **حضرت** پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت مخفی زیب النسا بیگم جو مرید حضرت ایشان کی تھین حضرت ایشان کو ایک شمعدان زبرجد کا نذر کر گئین پھر جو آکر دیکھا تو خانقاہ مین وہ شمعدان گردآلود پڑا ہوا تھا بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض کیا کہ یہ شمعدان زبرجد کا ہے آپ نے فرمایا کہ ہوگا الغرض یہ بے پروائی دیکھکر اونہون نے عوض شمعدان کے ایک لاکھ روپیہ نذر کیا آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا جا تیرا حشر خاتون فاطمہ رضے اللہ عنہا کے ساتھ ہوگا سبحان اللہ کیا نسبت بلند پایہ ہے **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت ایشان رض کے مزار پر ایک شخص گ جو اون کے رشتہ دار بھی تھے متوجہ ہوئے پھر منہ پھیر کر چلے کہ وہ تو اپنی بی بی سے صحبت مین مشغول ہین **حضرت** پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت سیف الدین رضی اللہ عنہ کا حلقہ چودہ سو آدمی کا ہوتا تھا اور واسطے انتظام حلقہ کے ایک مرید کو یہ خدمت سپرد تھی کہ وقت حلقہ کے جس کو کوئی ضرورت پیش آتی تھی اوس کو وہ سلب کر لیتا تھا **حضرت** نے فرمایا کہ نسبت دو قسم پر ہے وہبی اور کسبی تو میری نسبت وہبی ہے پھر ذکر فرمایا کہ حضرت سید آدم

بنوری رضہ حج کو جاتے تھے بہت سی خلق بعیت کے واسطے جمع ہوئی آپ نے
عمامہ پہیلا دیا کہ جو اسپر ہاتھہ رکھدے وہی مرید ہے جو مرید ہوا بانسبت ہوگیا
پہر حضرت نے فرمایا کہ مین نسبت اسے جانتا ہون حضرت پیرو مرشدنی
فرمایا کہ جب نادر شاہ نے دلی مین ہاتھہ صاف کیا کسی نے اوس سی مخبری کی کہ حضرت
قبلۂ عالم رضہ کے مکان مین کئی شہزادے مخفی ہین اوس نے حکم دیا کہ توپخانہ
سے خانقاہ کو اوڑا دو آپ کو بہی خبر ہوئی کچہہ نہ فرمایا جب توپخانہ آکر لگا اور
آپ کو خبر دی کہ بتی دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان اولٹی چلین پہر تو جو توپ
چلی اولٹی چلی خود اوسی کا لشکر اوڑنے لگا یہ کرامت دیکہکر فوراً توپین موقوف
کین اور نادر شاہ اپنی مشکین باندہکر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرماوین
آپ نے فرمایا اس مین بات کیا ہے تیرے حکم سے آگے چلتی تہین میرے
حکم سے پیچہے چلنے لگین حضرت پیرو مرشدنی فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دلی نے
وقت انتقال کہا کہ مجہسے کوئی ایسا عمل نہوا کہ جس سے امید مغفرت ہو مجہے دائرہ
مین سلطانجی کے دفن کرنا کہ ان کی وجہ سے بخش دیا جاؤن ایک بزرگ صاحب
کشف نے دیکہا کہ ملائکۂ عذاب محمد شاہ پر نازل ہوئے اور سلطانجی ٹہل رہے
ہین اللہ تعالی سے عرض کرتے ہین کہ یہ شخص میری وجہ سے یہان آیا ہے پس
تو اپنی رحمت نازل کر اسی اثنا مین دیکہا کہ ملائکہ رحمت آئے اور محمد شاہ
بخشدیا گیا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلۂ عالم رضہ کے
مراقبہ مین حوض کوثر پر پہونچے اور کچہہ پی بہی لیا تمام عمر ہونٹہ چاٹتے رہے
حضرت پیرو مرشدنی فرمایا کہ ایک بار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ
نے اپنے پیرو مرشد حضرت قبلۂ عالم رضہ کو خواب مین بہت روز سے نہ دیکہا
تہا اس کا تذکرہ حضرت مرزا مظہر صاحب علیہ الرحمتہ کے سامنے کیا اسپر مرزا
صاحب نے فرمایا کہ آج دیکہوگے اوسی شب حضرت خواجہ نے خواب مین
حضرت قبلۂ عالم رضہ کو دیکہا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرنے گئے

حضرت پیرو مرشدنی فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ حقہ
پیتے تھے ایک بار حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نی آپ سے کہا کہ جو کوئے
حقہ پیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے منہ پھیر لیتے ہین آپ نے
حقہ منگایا اور ایک کش لیکر اوسی دم حضوری مین پہونچے دہوان مونہہ سے
نکل رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آؤ درد پاس بیٹھ جاؤ
شاہ صاحب یہ کیفیت دیکہکر قائل ہوئے اور حضرت قبلہ عالم رضہ بھی کسی عذر
سے حقہ پیتے تھے کاشمیر کا کیوڑہ بجاے پانی کے ڈالا جاتا تہا اور تنباکو مصری
مین کوٹی جاتی تھی حضرت پیرو مرشدنی فرمایا کہ بادشاہ دہلی کو حضرت
خواجہ ضیاء اللہ سے بہت اعتقاد تہا اوس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا منظور
نہ فرمایا آخرکار اوس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائی کہ اسقدر
گذران کے لیے کافی ہین لیکن آپ بڑی سخی تھے لوگون کو قرض دیکر
دیتے تھے دوکاندارون کے قرضدار رہتے تھے بادشاہ نے حکم دیا تہا
آپ سے کوئی قرض نہ مانگے سب اپنے پاس سے ادا کرتا تہا حضرت پیرو مرشد
نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری مین کامل
تھے ابتدا مین رجولیت نہ تھی نکاح ہوگیا تہا تمام طبیب لکھنو کے اون کے
علاج سے عاجز آگئے تھے اون کے چچا عبدالرحمن خان صاحب واسطے علاج
کے رائے بریلی لے گئے تھے اثنا راہ مین خواجہ صاحب کی نگاہ اون پر
پڑگئی آپ نے فرمایا کہ محمود ادہر آ اور حجرہ مین میرا پائجامہ رکہا ہے اوس کو
پہن لے اس کو نامرد بھی پہن کر مرد ہو جاتے ہین وہ حجرے مین گئے اور
پائجامہ مبارک پہنا فورًا آثار معلوم ہوے اوسی وقت اپنے گھر جاکر ادائے
حاجت کی بعد ازان یہ کرامت نمایان جو دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت مین
آکر چھہ مہینے رہے مفت مین ولایت حاصل ہوگئی حضرت نے فرمایا
کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رضہ نے حضرت مرزا صاحب سے فرمایا کہ آپ

مریدون کو کہڑا رکہتے ہین یہ خلاف سنت ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ
صاحبزادہ مین ان کا نفس توڑتا ہون آپ نے کہا کہ آخر سنت تو ہے اسپر
مرزا صاحب بہت خوش ہوے **حضرت** پیرو مرشد نے فرمایا کہ جب حضرت
شاہ عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ صاحب کشف
نے دیکہا تہا کہ جو کوئی ان کے آس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہوگا مغفور
ہوگا **حضرت** پیرو مرشد نی فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ
دفن ہوے تو منکر نکیر آئے آپ نے اون کا ہاتہ پکڑ کر فرمایا کہ ایک توجہ
تو لیتے جاؤ اور توجہ فرمائی وہ بہت خوش ہوے اور دعائین دیتے ہوے
چلے گئے **حضرت** پیرو مرشد نی فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب
ہمارے حضرت سے فرماتے تہے کہ ابہی تو لوگون سے بہت بہاگتے ہو جب
کیا کروگے کہ ہر طرف سے لوگ گہیرین گے اور چالیس برس کے بعد تمہارا ظہور
ہوگا **حضرت** نے فرمایا کہ ہمارے ایک پیر بہائی تہے اون کو بخار آیا چند
روز مین جاتا رہا لیکن اون کی صورت اور کیفیت جو بیماری کی تہی بحال تہی
طبیب حیران ہو کر اون سے استفسار کرتا لیکن وہ کچہ نہ کہتے تہے چہ مہینہ
اسی طرح گذرے طبیب نے جب بہت اصرار کیا تو کہا مین کیا کرون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتے ہین اس لیے بیمار بنا رہتا
ہون **حضرت** پیرو مرشد نی فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ
کے تہے اون کی طبیعت مین مذاق بہت تہا وہ کہتے تہے کہ مین قبر مین منکر
نکیر سے بہی مذاق کرونگا جب اون کا انتقال ہوا تو حضرت قبلہ اور حضرت
خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب وغیرہ ان کے مزار کے گرد مراقب ہوے الغرض
منکر نکیر آئے اونہون نے اون کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو کہان سے
آئے ہو کہا ہم فرشتہ ہین آسمان سے آئے ہین کہا آسمان یہان سے کتنی
دور ہے اونہون نے کہا پانسو برس کی راہ کہا پہر کیا پوچہتے ہو

اونہوں نے سوال کیا کہا تم کو شرم نہین آتی تم پانسو برس کی راہ طے کرکے
آئے اور خدا کو نہ بہولے مین ایک گز زمین طے کر کے آیا خدا کو بہول گیا
پس وہ چلے گئے **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی
شاہ صاحب رح کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی عمر پوری
ہوگئی حاضر خدمت اعلی حضرت رض کے ہوئے کہ عمر میری حاضر ہے آپ نے
قبول نہ فرمائی ہمارے حضرت بہی یہ سنکر نذر کرنے کو حاضر ہوئے حضرت شاہ
آفاق رض نے دو برس آپ کی عمر مین سے لیلیے اور بعد دو برس کے انتقال
فرمایا حضرت فرماتے ہین کہ میری عمر جو زیادہ ہے اوسی کی برکت سے ہے **حضرت**
نے فرمایا کہ ہم نے غدر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسے
علیہ السلام کو دیکہا کہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کچہہ فکر نہ کرو بس اطمینان ہوگیا
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک مرید کو توجہ دے رہا تہا ایک درویش بہی آکر
مراقب ہوگئے اوسی وقت اونکو حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہوگئی اور بہت معتقد ہوئے **حضرت** نے فرمایا کہ یہان ایسے ایسے
مجذوب کہ جن کے جذبے کو شاہ غلام رسول صاحب مانتے تہے آئے سے جذبہ
اون کا جاتا رہا وضو کرکے میرے پیچہے نماز پڑہی مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکہا کہ فرماتے ہین تمہاری **نسبت** کے آگے ان کی کیا حقیقت
ہے **حضرت** پیر و مرشد نے ابتدا مین حضرت سے توجہ طلب کی آپ نے
بحسب عادت بے پروائی فرمائی اسی اثنا مین حضرت پیر و مرشد نے
اعلی حضرت شاہ آفاق رض کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین تمکو مین دو دن کا
اوسی روز سے حضرت کا بہی التفات باطن آپ کی طرف ہوگیا حتی کہ آپ
وارث اتم حضرت کے ہین **جامع** کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب دام برکاتہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے مجہکو مرید کیا
آدمی سے کہا اندر جو کچہہ ہو لے آؤ اوس وقت اور کچہہ موجود نہ تہا کسی قدر

چنے رکھے تھے مجھکو دیے اور فرمایا کہ یہ ہم نے تم کو دنیا دی کہانے کو پھر ایک
پان منگا کر عنایت فرمایا اور کہا یہ پان عرفان کا ہے الحق کہ بموجب فرمائی
حضرت کے مولوی صاحب موصوف باوجود اہل وعیال متوکل علی اللہ ہین خدا خود
ان کا کفیل ہے ؎ گفتہ او گفتۂ اللہ بود ✤ آپ کو حضرت سے طریقۂ نقشبندیہ
وقادریہ مین اجازت کاملہ ہے برادر معظم جناب مولوی عبد الکریم صاحب
عالم باعمل اور فاضل کامل ہین حضرت کی خدمت مین چھہ برس سے ہین جسوقت
قرآن شریف یا حدیث کا دَور ہوتا ہے حاضر رہا کرتے ہین اون کو حضرت
کی صحبت بابرکت سے بڑا فیض ہوا ہے اور بہت سے معارف اور
زبان ہندی خود بخود اون پر کھل گئی ہے منکا بیتی اون کی نظم ہے جسکا
اول شعر یہ ہے ؎ من موہن پہلے نام جپون ✤ وہ مہر بہرو ہے سرجن ہار ✤
حضرت پیر و مرشد اول بار یہان تشریف لائے تھے تو کئی بار اتفاق
ہوا کہ اس نالائق کو توجہات خاص سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک بار بعد
مراقبہ و توجہ کے آپ نے کلمات بشارت بھی فرمائے اور باشارۂ باطن
نام راقم کا حبیب الرحمن فرمایا بلکہ آپ نے حضرت سے بھی اسکا تذکرہ فرمایا
اور باقی رسائل مین بھی راقم نے بعض بشارات کا از روی اظہار نعمت آپکی ایماسے ذکر کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم لک الحمد عدد خلقک والصلوۃ والسلام علی انبیائک وملائکتک واولیائک خصوصا علی آل محمد واصحابہ
احبائہ رضی اللہ عنہم اجمعین **اما بعد** یہ فوائد منتخب ہین اون اوراق سے جو حضرت
قبلہ مدظلہ الاعلی نے بعد ترجمہ احادیث کے تحریر فرمائے ہین اور راقم کو حضرت
پیر و مرشد نے عنایت فرمائے نام ان فوائد کا **صلای عام** رکہا **ف** شرک
اس کو کہتے ہین کہ سوا خدائے تعالی کے کسی کو معبود اور کارساز و عالم الغیب اور
نافع اور ضار سمجھنا یا کسی کو خدا کا فرزند یا زن کہنا مگر معجزات پیغمبرون کے اور
کرامات اولیا کے بحکم خدای تعالے کے برحق ہین اور رسوم کفر و شرک سے

شادی اور ختنہ اور تولد اولاد اور جمیع اعمال مین دور رہنا فرض ہے اور
جو کوئی پرہیز رسوم کفر سے نکرے دوزخی ہووے اور عالمون سے جس چیز
مین شبہہ ہو دریافت کرلے **ف** حلال کو حرام کہنا اور برا جاننا اور حرام کو
حلال اور بہتر سمجہنا کفر ہے **ف** دروغ گوئی اور خلاف وعدگی بے عذر اور
امانت مین خیانت کرنا حرام ہے ان سے پرہیز کرنا واجب ہے **ف**
جو کوئی خدا کو واحد لاشریک سمجہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر
برحق جانے اوس سے اگرچہ گناہ کبیرہ یا صغیرہ سرزد ہووے اوس کو کافر نہ
کہنا چاہیے **ف** ماباپ کی فرمانبرداری موافق شریعت کے کام مین کرے
اور خلاف شریعت کے کام مین ہرگز ماباپ کا کہنا نمانے اور نماز فرض ہرگز
قضا نکرے مذہب امام ابی حنیفہ رح و مالک رض مین تارک نماز کو زدوکوب اور
تعزیر اور قید کیا چاہیے اور مذہب امام شافعی رض مین قتل کرنا تارک صلوۃ کا ہے
اور سنت اور نفل اگر قضا ہوجاوے بعذر سفر یا مرض یا تنگی وقت کے کچہ گناہ
نہین **ف** اندیشۂ بد سے اگرچہ کفر یا گناہ کا ہوتا وقتیکہ اوس کو بد جانے
اور دفع کرے اور زبان سے نہ کہے یا عمل نہ کرے گنہگار نہین ہوتا واللہ
اعلم **ف** چاہیے کہ لوگ زمانہ کو بد نہ کہین کہ مقلب لیل اور نہار کا اللہ تعالی
ہے **ف** بحث کرنا مسئلہ قضا و قدر مین ممنوع ہے **ف** بدعت
وہ چیز ہے کہ قرآن اور حدیث اور فعل اصحاب اور آل رسول اللہ سے اوسکا
کرنا ثابت نہین ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی علم حاصل کرے واسطے فخر
اور نمود کے یا جاہلون سے نزاع کرنے کو یا واسطے مال اور جاہ کے خدا تعالے
اوس کو دوزخ مین داخل کریگا نعوذ باللہ منہا **ف** جو حدیث تحقیق ہو کسی
عالم سے یا صالح سے کہ یہ حدیث حضرت کی ہے وہ تو کہے اور بے تحقیق کے
ہرگز نہ کہے کہ دوزخ مین داخل ہوتا ہے اسی طرح تفسیر قرآن کی کرنا بے سند
یا قرآن مین شبہہ کرنا حرام اور کفر ہے **ف** عالمون سے کہ باعمل ہون

محبت رکھے اور علما سے بے ادبی کرنا حرام ہے واللہ اعلم **ف** ہر
مسلمان کو لازم ہے کہ فرض اور واجب نماز وغیرہ کی تعلیم کرین اور غفلت
نکرین کہ علم دینی سے محروم رہنا حرام ہے **ف** ادب بیت الخلا جانی کا
یہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور پاے چپ پائخانہ مین رکھے اور جب وقت
باہر آوے پاۓ راست باہر نکالے اور غفرانک کہے کہ سنت ہے **ف**
ہر مومن پر سنت ہے کہ مسواک پنج وقت کیا کرے ثواب بے شمار پاوے
ف جب وقت خواب سے کوئی مسلمان اوٹھے ہاتھ دہو کر برتن مین
ڈالے کہ امام احمد رح کے نزدیک پانی ناپاک ہوجاتا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ
کے مذہب مین اگر ہاتھ مین نجاست نہ ہو نجس نہین ہوتا ہے مگر بن دہوے
برتن مین ہاتھ نہ ڈالا چاہیے **ف** وقت وضو کے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ
یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا چاہیے کہ سنت ہے حنفی مذہب مین واللہ اعلم
ف عورت کو بہتر ہے کہ جب خون حیض کا بالکل موقوف ہوا ایک پارہ
جامہ خوشبودار کہ مشک سے مطیب ہو اپنی فرج کو اوس سے پاک کرے کہ فائدہ
بہت ہوتا ہے اور نکہ اور عود کا فرج مین دہوان دے کہ بہتر ہے **ف**
غسل کرنے مین اگر ذرا بہی کوئی موضع بدن کا خشک رہجاویگا پاک نہ ہوگا
غسل کرنے والا غسل کرنے مین کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور تمام بدن
مین پانی پہونچانا فرض ہے واللہ اعلم **ف** عورت کو اگر احتلام ہووے
اور تری پاوے غسل فرض ہے **ف** مستحب ہے کہ اگر ایکبار صحبت کی ہو
اور پہر چاہے کہ جماع کرون وضو کرلیوے اور ذکر کو دہو ڈالے اسی طرح اگر
وضو کرکے حالت جنابت مین کہاوے اور پیے یا سوئے کہانا وغیرہ درست
ہے بے شک **ف** بدن جنب کا پاک ہے اور حیض کی حالت مین بہی
حضرت عائشہ رض کا پس خوردہ پانی آنحضرت صلعم نوش کرتے تہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کا بڑا رتبہ ہے **ف** مسح موزہ کا درست ہے یعنی اگر موزہ

پہنا ہو وضو کرے اور پہر دوسرے وقت وضو کرے تو اوپر موزہ کے بجہ
تر کرکے مسح کرے مقیم کو ایک دن تک اور مسافر کو تین دن تک مسح کرنا
بدلے غسل قدمون کے درست ہے اور انکار اس مسئلہ سے حرام ہے واللہ اعلم
ف جس عورت کو حیض یا نفاس ہوتا وقتیکہ پاک ہو کر غسل نکرے مسجد
مین جانا حرام ہے اور اسی طرح جس مرد نے جماع کیا یا احتلام ہوا اوس کو
یا عورت جماع کی گئی بے غسل ان سب کو مسجد مین داخل ہونا حرام ہے
واللہ اعلم ف تصویر گہر مین رکہنا حرام اور بے غسل رہنا بہی حرام ہے
اور کتا بہی گہر مین نہ رکہنا چاہیے مگر ضرورت ہو تو درست ہے واللہ اعلم
ف جب لڑکا دس برس کا ہو اوس کو پاس کسی عورت کے سونا درست
نہین مگر اوس کی جورو ہو واللہ اعلم ف اذان کے وقت اور مینہ برسنے
کے وقت دعا قبول ہوتی ہے پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اذان با آداب
سنے اور جو موذن کہے آپ بہی وہی کہے اور درود پڑہے اور دعا مانگے
واللہ اعلم ف مسجد مین وقت داخل ہونے کے سیدہا قدم رکہے اور بسم اللہ
کہے اور درود پڑہے اور دعا مانگے کہ سنت ہے اور وقت نکلنے کے اولٹا
قدم باہر رکہے اور اللہم انی اسالک من فضلک کہے اور جو کوئی مسجد مین بے ادبی
کرے یعنی مسجد مین کہانا پکاوے یا بے طہارت مسجد مین داخل ہو یا مسجد مین
دنیا کی باتین کرے یا ناچ رنگ اور ڈہول بجاوے مسجد کے اندر یا معاذ اللہ
مسجد مین نشہ کی چیز پیوے یا مسجد مین تہوکے یا اور حرام چیزین مسجد مین کرے
خدا تعالی کا غضب اوس مردود پر ہوتا ہے اور حاکم پر لازم ہے کہ ایسے
بے ادبون کو ذلیل اور رسوا کرے اور قید رکہے اگر توبہ کرین قید سے خلاص
کرے واللہ اعلم ف قبر پر سجدہ کرنا حرام ہے ہرگز نہ کیا چاہیے واللہ اعلم
ف نماز پڑہتے وقت آگے سے نمازی کے گذرنا حرام ہے اور اگر نمازی نے
ایک گز برابر لکڑی آگے اپنے کہڑی کی ہو تو لکڑی سے اوس طرف گذرنا

گناہ نہین اور بعض علما کے نزدیک اگر خط مثل خلال کے کرے تو بھی گذرنا درست ہے واللہ اعلم **ف** اکثر علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی چیز نماز کے آگے گذرے نماز نہین جاتی ہے اور جو حدیث مین ذکر خر اور خنزیر اور یہودی اور مجوسی کا اور عورت کا آیا ہے محمول ہے اوپر مبالغہ کے کہ بے ستری نماز نہ ادا کیا چاہیے واللہ اعلم **ف** رکوع مین تین بار سبحان ربی العظیم آرام کہنا اور اسی طرح سجود مین سبحان ربی الاعلی کہنا سنت ہے اگر جلدی کرے نماز مکروہ ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** دریا اور تالاب کے کنارے کہ جگہہ ورود کی ہے یا راہ مین یا درخت سایہ دار کے نیچے جائے ضرور پھرنے سے لعنت ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** جانورون کے سوراخون مین پیشاب کرنا منع فرمایا تا کہ جانور نکل کر کاٹ نہ کھاوے یا کچھہ اور سبب ہو واللہ اعلم **ف** جو پانی دہ دردہ ہو اور پہلے سے پاک اگر اوسمین نجاست پڑجاوے کہ رنگ یا مزہ یا بو نجاست کی اوس مین پائی نہ جاوے پانی طاہر و مطہر ہے وضو کرنا و غسل اوس مین درست ہے لیکن اوس مین پیشاب کرنا منع فرمایا آدمیت سے باہر ہے کہ جس سے طہارت حاصل کرے اوس مین پیشاب کرے اور نزدیک بعض علما کے پانی کنوون کا بھی پاک ہے اگر وہ چشمہ دار ہون جب تک رنگ اور مزہ اور بو اونکی نہ بدلی ہو اس مسئلہ مین عام لوگون کو آسانی ہے اور اگر رنگ یا مزہ یا بو بدلے تو تمام پانی نکالے یا دو سو ڈول نکالے کہ پانی پاک ہووے واللہ اعلم **ف** جس وقت نام آنحضرت صلعم کا سنے کوئی مومن اوسپر واجب و لازم ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر بار بار سنے تو بار بار کہنا صلی اللہ علیہ وسلم مستحب ہے واللہ اعلم **ف** لازم ہے ہر مومن کو کہ ہر روز ہزار یا دو ہزار یا اس سے کم غرضکہ جس قدر ہو سکے درود کا وظیفہ کرے کہ حشر کو شفاعت آنحضرت صلعم کی حاصل ہو **ف** اللہم اجرنی من النار سات بار بعد صبح اور مغرب کے کہا کرے ثواب بیشمار پاویگا واللہ اعلم

ف نماز مین کسی طرف دیکھنا یا تشبیک اصابع کی یعنے داخل کرنا ایک انگشت بیچ ایک کے ممنوع ہے اور خلاف سنت کے کوئی حرکت کرنا موجب ناخوشی خدای تعالی کا ہے واللہ اعلم ف جماعت کی نماز کا بڑا ثواب ہے اور تنہا قصدًا اور بے عذر پڑہنا حرام ہے واللہ اعلم ف امام کو مقابل وسط صف کے کہڑا کرو اور مقتدی برابر مل کر کہڑے ہووین واللہ اعلم ف امام کو چاہیے کہ نماز کی ارکان مین بہت دیر نہ لگاوے خلاف سنت کے کہ لوگ تنگ ہون اور نماز کو متوسط وقت یا اول وقت مین ادا کرنا بہتر ہے اور اگر کوئی شخص بے مرضی اور بے مزدوری کسی سے کام لیوے حرام ہے یا کسی مسلمان کا لڑکا یا لڑکی مول لیکر اوس کو غلام یا کنیز بنانا کسی طرح درست نہین اور اون کی بیع باطل ہے اسی طرح جو کافر مسلمانونکے عمل مین بود و باش رکہتے ہین اون کی بہی بیع درست نہین اگر کوئی ناخداترس خرید کرکے اون کو بندہ بناوے غضب الہی مین گرفتار ہووے واللہ اعلم ف بہوک بہت لگی ہو تو کہانا کہا کر نماز پڑہے اگرچہ جماعت قضا ہوجاوے اور حاجت پائخانہ وغیرہ سے فراغت کرکے جماعت پڑہے اور اگر دیکہے کہ وقت جاتا ہے ادا کرلے کہ قضا سے بہتر ہے واللہ اعلم ف جب سفر سے کوئی مسلمان آوے سنت ہی کہ مسجد مین جاکر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرلے اور اگر مقدور رہو ایک بکرا یا شتر یا گاؤ خدا کے نام پر ذبح کرے اور مسلمانون کو کہلاوے کہ مستحب ہے واللہ اعلم ف وضو اور غسل ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو تاکہ قطرات وہان کے اگر اوڑ کے پڑین تو ناپاک نہ ہووے یہ شخص اسی طرح آب دست ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو واللہ اعلم ف اگر رکوع امام کے ساتہہ ملا یا رکعت پوری ہوئی اور اگر سجدہ مین یا التحیات مین پایا رکعت پوری نہین ہوئی لیکن ثواب حاصل ہوا پس بعد سلام امام کے باقی نماز ادا کرے واللہ اعلم ف بعد دو سنت فجر کے اندک لیٹ رہنا بعض علما کے

نزدیک مستحب اور بہتر ہے واللہ اعلم **ف** جو حافظ باعمل ہو اوس کی تعظیم
واجب ہے واللہ اعلم **ف** محصول زمینداروں سے اوس قدر لیوے
کہ جس قدر زمین مین پیدا ہو اور وہ آباد رہین اور اگر برف باری ہو یا
خشک سالی ہو اور کھیتون مین پیدا نہ ہو ہرگز ہرگز کچھ نہ لیوے کہ محصول
دہیات کا حق شرعی ہے حکم شرع سے محصول معاف ہے وقت خشک سالی
اور برف باری کے پس اگر کوئی حاکم ایسی حالت مین رعیت پر ستم کرے
یا زیادہ طاقت سے محصول لیوے ملعون ہووے اور حشر کور و سیاہ اور
امام عادل وہ ہے کہ جس کا معاملہ فیصل کرے اوس سے چہارم یا دستک
یا رسوم سرکاری نہ لیوے کہ یہ رسوم حرام ہین اور فاعل اون کا ظالم **ف**
چہپا کر دینا بہت ثواب رکہتا ہے واللہ اعلم **ف** امام سے پہلے کوئی رکن
نماز کا کرنا مقتدی کو حرام ہے واللہ اعلم **ف** وقت غروب آفتاب سے
طلوع فجر تک رحمت الٰہی شب برات کو نزول ہوتی ہے اور دعا مانگنے
والون کی قبول ہوتی ہے **ف** شب برات کو چراغ قبرون پر روشن کرنا
یا آتش بازی چہوڑنا بدعت ہے ہنود سے مسلمانون نے سیکہا ہے کہ ہنود
دوالی کو چراغ جلاتے ہین اور بدعات کرتے ہین اسی طرح مسلمان بہی کرتے
ہین نعوذ باللہ منہا **ف** ہر مسلمان پر سنت ہے کہ ہر روز بقدر مقدور کے
اللہ کی راہ مین کہانا یا اور چیز دیا کرے اور اگر محتاج ہو ہر روز سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر زبان سے سو بار بحضور قلب کہا کرے کہ بجائے
صدقہ کے ہر اعضا کی طرف سے ہووے اور ثواب بے شمار پاوے اور
لوگون سے اچہے کام کا حکم کیا کرے اور بد کامون سے منع کیا کرے کہ ثواب
بے عدد پاوے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو دو رکعت نماز دو گہڑی دن چڑہے
سے زوال کے ادہر تک بحضور دل ہر روز ادا کیا کرے کہ ثواب صدقہ کا حاصل
ہو اور یہی فضیلت نماز چاشت کی بہت ہے واللہ اعلم **ف** جس وقت خطبہ

جمعہ کا شروع ہو سب نمازی باادب امام کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنیں اور
خطبہ کی حالت مین کلام وغیرہ یعنی حرکت بیجا ممنوع ہے اور جو لوگ خطبہ کے
وقت کلام یا اشارہ کرین نماز اون کی غیر مقبول ہوتی ہے اور پہلی صف
مین داخل ہونا بہت بہتر ہے اگر جگہہ باقی ہو اور اگر نہین تو جس مقام میں جگہہ
پاوے بیٹھہ جاوے **ف** بیمار ہو یا عورت ہو یا مسافر ہو یا غلام ہو یا لڑکا
ہو ان پر نماز جمعہ کی فرض نہین اگر یہ پڑہین تو ثواب ہے **ف** جمعہ کے
واسطے اگر مقدور ہو تو کپڑے بہتر پہن رکہے اور خوشبو لگایا کرے کہ سنت ہے
واللہ اعلم **ف** پیغمبر علیہ السلام عید فطر کو پہلے تین یا پانچ خرمے کہا کر نماز
کو جاتے تہے اور عید الضحی کو سنت ہے کہ کچہہ نہ کہاوے جب تک نماز نہ
ہو چکے واللہ اعلم **ف** علما کے نزدیک اگر کوئی کسی میت کی طرف سے قربانی
کرے تو درست ہے واللہ اعلم **ف** نشانون کا بکرا یا توپ کا یا شیخ سدو
کا یا دریا کا کہ جس کو ذبح واسطے تعظیم غیر اللہ تعالے کے کرتے ہین حرام ہے
نعوذ باللہ **ف** جو کوئی کسی آدمی کو یا جانور کو باندہ کے تیر اندازی وغیرہ
کرے اوس پر لعنت آئی ہے اور اسی طرح مارنا موںہہ مین یا داغنا موںہہ مین جانور
کے حرام ہے **ف** اگر کوئی مشرک یعنی بت پرست اگرچہ بسم اللہ اللہ اکبر کہکے
ذبح کرے جب بہی حرام ہے اوس جانور کا گوشت اور بسم اللہ اللہ اکبر وقت
ذبح کے فرض ہے اگر قصدا نہ کہے تو حرام ہے اور ذبیحہ عورت مسلمان اور
لڑکی مسلمان کا درست ہے بشرطیکہ چارون رگین بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے قطع
کرین واللہ اعلم **ف** جادو کرنا یا اور کسی سے کرانا حرام ہے اور کفر ہے اور
جادو اوس کو کہتے ہین کہ شیطانون یا جنون کا نام لینا اور اون سے پناہ
مانگنا یا شیطان اور بہوت کے نام پر روغن آگ مین جلوانا یا بکرا اور جانور
اون کے نام پر ذبح کرنا یا دینا ان افعال سے آدمی کافر ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا
واللہ اعلم **ف** اعتماد کرنا علم نجوم کا اور شگون بد لینا اور سعد و نحس کا اعتبار کرنا

رسوم کفر سے ہے **ف** زر و سیم مین زکوۃ واجب ہو اور زکوۃ نہ دیوے تو
سارا مال ہلاک ہوتا ہے پس ہر مسلمان آزاد پر فرض ہے زکوۃ دینا دو سو روپیہ
مین پانچ روپیہ اسی طرح مال سوداگری مین اور زیور مین بھی فرض ہے
اس حساب سے سال بسال زکوۃ دینا اس کی تفصیل فقہ مین ہے **ف**
نذر کرنا سوای خدای تعالے کے کسی کی درست نہین مگر کسی بزرگ کا فاتحہ
کرنا یعنی کوئی چیز اون کی طرف سے خدای تعالی کی راہ مین دینا کہ اسکا
ثواب اون کو ہو تو بے شک درست ہے واللہ اعلم **ف** کافرون پر بھی
ظلم کرنا حرام ہے واللہ اعلم **ف** ظلم کرنا غلام لونڈی پر ہرگز درست نہین
اور اگر قصور کرین معاف کرے اور اگر موافق قصور کے ادب دیوے تو درست
ہے لیکن کہانے پہننے کی خبر لینا فرض ہے واللہ اعلم **ف** سجدہ کرنا کسی کو
شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین درست نہین اگر کوئی کسی کی قبر کا سجدہ
کرے تو وہ گنہگار ہوتا ہے اور کسی کے فعل کا اعتبار نہین جو مخالف شریعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اگرچہ وہ شخص صاحب کرامات ہو یا عالم موجب
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہی حق ہے اور باقی ناحق واللہ
اعلم بالصواب **ف** جس کی سفارش کرے اوس سے کچھ نہ لیوے حق سفارش
کا لینا ممنوع ہے واللہ اعلم **ف** رشوت کہتے ہین اوس مال کو کہ حق کو
ناحق کردے حاکم یا قاضی مال لیکر اور اگر حاکم یا قاضی حق کو حق کرکے مال لیوے
جب بھی درست نہین ہے اور حرام ہے واللہ اعلم **ف** بادشاہ عادل جو
موافق شرع محمدی کے عمل کرے وہ داخل بہشت ہو **ف** کسی کی بات
کسی سے لگانا کہ اوس بات کے سننے سے فساد ہو حرام ہے اور ایسے شخص
کو نمام یعنی چغل بھی کہتے ہین واللہ اعلم **ف** دروغ کہنے سے بدبو آتی
ہے کہ فرشتون کو ایذا ہوتی ہے اس سبب سے دور بہاگتے ہین دروغ کہنا
واسطے صلح اور فساد دفع کرنیکے درست ہے اور باقی حرام واللہ اعلم **ف**

جن شخصون کا طریقہ ہے کہ جس کے پاس جاوین اونہین کے مزاج کے موافق
باتین کرین خواہ وہ باتین ناحق ہون پہر دوسرے پاس جاوین اوس طرح
منہہ دیکہی کہین ایسے لوگ بد ہین اور عذاب مین گرفتار ہونگے واللہ اعلم
ف تعریف نیک لوگون کی کرنا چاہیے اور بدکار کہ شرابی اور چور اور زناکار
اور ظالم ہون اون کی مدح حرام ہے ف جو شخص قوم کی طرفداری کرے
ناحق کام مین وہ شخص دین محمدی سے خارج ہے پس چاہیے کہ اپنی قوم
کو دوست رکہے اور اون کی طرفداری حق کامون مین کرے اور ناحق
بات مین اون سے بہاگے اگر نصیحت نہ مانین واللہ اعلم ف آدمی کو لازم
ہے کہ جس مکان مین خطرہ ہو کہ رات کو یا دن کو گر پڑیگا یا دب جاویگا یا اور
طرح ہلاکت کا گمان ہو تو ہرگز نہ رہے کہ گنہگار ہوویگا آدمی کو جان کے
حفاظت واجب ہے واللہ اعلم ف غرور سے بیچ حلقہ کے بیٹہنا حرام ہے
اور اسی طرح سے کسی کی طرف پشت دیکر بیٹہنا منع ہے مگر بضرورت اور
اسی طرح کسی کی طرف قدم کرنا بہی مکروہ ہے واللہ اعلم ف عیب پوشی
بہت بہتر ہے واللہ اعلم ف دادرسی مظلوم کی حاکمون پر فرض ہے اور
سعی اور سفارش کرنے والے کو کہ واسطے خدای تعالی کے کسی کی سفارش
کرے بڑا ثواب اور اجر ہوتا ہے ف ہمسایہ اگر مفلس ہو بقدر مقدور کے
خبر لینا واجب ہے ف اگر کوئی طفل دو سال کے اندر کسی عورت کا شیر
نوش کرے اگرچہ ایک گہونٹ ہو تو وہ عورت اوس طفل کی ما ہو جاتی ہے
اور اولاد اوس کی بہائی بہن مثل سگے بہائی بہن کے ہو جاتے ہین اور اصول
یعنی ما باپ دادا دادی اور خالہ پہوپہی اوس عورت کے اس طفل پر حرام
ہوتے ہین واللہ اعلم ف بے بلائے دعوت کہانے کو جانا حرام ہے
اور بے اجازت کسو کی چیز مثل تماکو یا پان وغیرہ کے لینا حرام ہے اکثر یہ
عادت نالائق مردون اور عورتون کی ہوتی ہے نعوذ باللہ منہا پس اپنی خوشی

دل کے کسو سے کچھ لینا ہرگز درست نہین واللہ اعلم بالصواب **ف** دعوت قبول کرنا نکاح کے کہانے کی واجب ہے بشرطیکہ اوس مین حرام کا کہانا نہو یعنی پیسہ ظلم کا اور سود کا اور پیسہ حرام کا مثل تصویر بنانے کے یا نجوم بتلانے کے اوس طعام مین نہ لگا ہو اور دعوت سواے شادی کے بہی قبول کرنا ضرور ہے واللہ اعلم **ف** جو طعام نام کے واسطے ہوتا ہے اوس مین کراہت ہے **ف** مرد کو حال بوسہ اور مساس عورت کا یا عورت کو حال بوسہ اور مساس مرد کا کہنا کسی سے درست نہین کہ قیامت کو بسبب اس بیحیائی کے کہ حال جماع کا ظاہر کیا بہت عذاب پاوین گے واللہ اعلم **ف** جب مسلمانون مین فساد ہووے صلح کرانا بڑا ثواب ہے اور مسلمانون مین فساد کرانا بڑا عذاب کہ فسادی دوزخی ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** بیع اور شرا خون کی اور مردار کی اور قیمت اوس کی کہانا حرام ہے اور بیع بلی اور سگ کی حنفی مذہب مین حرام نہین ہے مگر بیع عقور کی منع ہے اور اجرت زنا کی حرام ہے اور سود خور وغیرہ پر اور نیلا گودانے والے وغیرہ پر اور مصور پر لعنت ہوتی ہے اور جس گہر مین تصویر ہوتی ہے اوسمین فرشتہ رحمت کا نہین آتا ہے اور اسی طرح حرام ہے بیع شراب کی یعنی نشہ کے چیز کی سوداگری حرام ہے اور اسی طرح جو جانور بے ذبح کیے مرجاوے یا کوئی بت پرست ذبح کرے اوس کی قیمت لینا بہی حرام ہے اور اسی طرح سوداگری خوک اور بتون کی حرام ہے نعوذ باللہ منہا اور چربی جانور مردار کی ناپاک ہے اور قیمت اوسکی لینا نادرست اور اسی طرح کسب اور پیشہ گانے بجانے کا حرام ہے اور اجرت کتابت کلام اللہ کی لینا درست ہے **ف** ایک درم بیاج کہانا جانکر چہبیس زنا سے سخت ہے گناہ مین نعوذ باللہ ربا کہتے ہین زیادہ لینے کو ایک جنس کی شے مین مثلا سونا اگر سونے سے بیع یا شرا کرے تو برابر لیوے اور برابر دیوے اوسی وقت ذرا دیر کرنا حرام ہے اسی طرح چاندی

چاندی سے اگرچہ ایک سونا جید ہو اور دوسرا کھوٹا اسی طرح سے چاندی مین
بھی زیادہ لینا یا دینا حرام ہے مثلاً ایک روپیہ لکھنؤ کا ہو دوسرا گوالیار کا
اور وزن مین دونون برابر ہون بٹہ لینا اوس مین حرام ہے اور لینے والا
ملعون ہوتا ہے اسی طرح گندم بگندم اور اسی طرح جو بجو یعنی اگر ایک طرف کے
گیہون برے ہون اور دوسرے بہتر ہون برابر لیوے اور برابر دیوے
اسی طرح خرما بخرما برابر لینا دست بدست چاہیے اور اسی طرح نمک مین بھی
قیاس کیا چاہیے اور اگر سونے سے چاندی یا گندم سے جو لیوے تو زیادہ
لینا درست ہے بشرطیکہ ایک ہاتھ سے لیوے اور دوسرے سے دیوے
مگر قرض لینا گندم کا یا روپیہ کا درست ہے جب میسر ہو تب ادا کرے لیکن
اگر قرضدار اپنی خوشی سے بعد ادای قرض کے ایک روپیہ کے بدلے دو
روپیے دیوے تو درست ہے بے شک کہ حضرت نے بعد ادائے قرض کے زیادہ
قرض سے دیا ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی جنگلی اولاد مین ہووے اوسکی
قوم کا نام لیوے اگر اپنے باپ کو چھوڑ کر غیر کو باپ اپنا کہے بہشت اوسپر حرام
ہے نعوذ باللہ **ف** حدیث مین آیا ہے کہ جو عورت مرد سے طلاق مانگے
بے ضرورت اوسپر بہشت کی بو حرام ہے واللہ اعلم اور عورت کو مان بہن کہنا
حرام ہے اسی طرح جس سے کہ نکاح حرام ہو مثلاً عورت اپنی کو ساس یا بیٹی
وغیرہ نہ کہے نعوذ باللہ منہ **ف** عورت کو نامحرم مرد کے پاس تنہائی مین
خلوت کرنا حرام ہے کہ شبہہ ہوتا ہے کہ زنا نہ ہو جاوے اسی طرح مرد کو لڑکے
کے پاس بیٹھنا حرام ہے کہ شاید اغلام نہ ہو جائے نعوذ باللہ منہ **ف** کسی
حال مین ناف کے نیچے سے زانو تک کھولنا اور ظاہر کرنا درست نہین مگر
عورت یا کنیز اپنی سے حجاب کرنا ضرور نہین اور حالت غسل مین برہنہ ہونا
درست ہے بشرطیکہ کوئی آدمی غسل کرنے والے کا ستر نہ دیکھے واللہ اعلم
بالصواب **ف** نکاح کرنا سنت ہے اور اگر شہوت بہت ہو تو واجب ہے

اور نکاح یون کیا چاہیے کہ عورت کے روبرو دو گواہ مسلمان کے یا عورت
کا وکیل کہے بسم اللہ الحمد للہ فلان عورت کو تیرے نکاح مین مین نے دیا بعوض
مہر دہ درم کے یا زیادہ اس سے پہر مرد کہے کہ بسم اللہ الحمد للہ قبول کیا اور
نکاح مین لیا مینے فلان عورت کو بعوض اتنے مہر کے نکاح ہو گیا اور تین بار
ایجاب قبول کرنا بہتر ہے واللہ اعلم **ف** شکر گزاری احسان کرنے والے
کے ساتھہ واجب ہے اور اگر ہو سکے تو اوس کا بدلا کرے والا اوس کے
حق مین دعا کرے **ف** اجرت دینے مین دنگ کرنا بے عذر حرام ہے
واللہ اعلم **ف** جو چیز بیع کرے اوس کا عیب ظاہر کردے اگر مشتری
کی خوشی ہو تو لیوے والا پہیر دیوے اور دغا کرنا اسلام مین ہرگز درست
نہین کہ دغا باز ملعون ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** دیکر کوئی چیز نہ پہیرے
کہ منع ہے مگر اگر عاریتًہ دی ہو تو پہیر لے کہ جائز ہے واللہ اعلم **ف** بیع
کرنا انبہ یا میوہ وغیرہ کا جب تک قابل کہانے کے نہ ہووین ممنوع ہے
اسی طرح جو چیز اپنے پاس نہ ہو اوس کی بیع کرنا منع ہے **ف** مزدوری
نر کدانے کی اور مادہ کے مکروہ ہے مگر اگر بے شرط کچھہ دیوے تو لینا درست ہے
اور منع کیا اس سے کہ ایک شخص کا پانی ہو اور زمین اور دوسرا کہیت کرے
اور تہائی یا چوتہائی زمین والے کو دے واللہ اعلم **ف** جو چیز کسی کی
پڑی پاوے مالک کو تلاش کرکے حوالہ کردے اور اگر مالک نہ ملے تو محتاج
مسلمان کو دے اور تفصیل اس کی فقہ مین ہے واللہ اعلم **ف** عورت کو
خلوت کرنا اوس مرد سے کہ اوس کے ساتھہ نکاح درست ہو حرام ہے اور اگر
باپ اور بہائی اور چچا اور ماموں وغیرہ محارم کو خیالات بد آوین اون کو
بچنا چاہیے اور عورت کو بے محرم سفر کرنا منع ہے واسطے خوف فتنہ کے
اس واسطے کہ غیر مرد کو ہاتہہ لگانا غیر عورت کو درست نہین اور راہ مین
حاجت ہاتہہ لگانے کی ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** بندگی اور مجرا کرنا کہ رائج

ہے محض بدعت ہے ترک کرنا چاہیے **ف** برتن چاندی سونے کا استعمال حرام ہے اگرچہ سرمہ دانی ہووے واللہ اعلم **ف** چھوٹون پر رحم کرنا واجب ہے اور ماباپ اور بڑے بھائی اور جو آپ سے بڑا ہووے بشرطیکہ مسلمان ہو اوس کی تعظیم اور آداب واجب ہے خصوصًا حاکمون اور عالمون اور حافظون کی کہ نیک کار اور باعمل ہون **ف** دوستی کرنا اچھے لوگون سے فرض ہے اور اون کے دیکھنے کو جانا بڑا اجر ہے اور بدون سے بغض رکھنا فرض ہے اور اون سے دور رہنا ضرور مگر بہ ناچاری واللہ اعلم اللھم

انی اسئلک ان تغفرلی خطیئتی یوم الدین واملاء صدری من محبتک ومحبۃ

من تحبھم فی کل حین واحشرنی فی زمرۃ اولیائک المحبوبین آمین اللھم صل علی

سیدنا محمد واخوتہ من النبیین وعلی جمیع المومنین الی یوم الدین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الرحیم ذی الفضل العظیم والصلوۃ والسلام علی احمد المجتبی رسولہ الکریم و علی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ اما بعد واضح ہو کہ یہ ذکر خیر مشتمل ہے نقل اجازت نامہ وشجرۂ منظوم نقشبندیہ وشجرۂ خاندان قادریہ پر

نقل اجازت نامہ اعلیحضرت شاہ آفاقؒ بنام حضرت قبلہ مدظلہ العالی مع مہر

۱۲۰۵
فقیر محمد آفاق احمد

محب الفقرا مخلص الفضلا مولوی فضل الرحمن بعافیت باشند

بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جا از فضل پروردگار خیریت و صحت و عافیت آن محب الفقرا ادام مطلوب دریست کہ از حالات خیریت آیات آن محب الفقرا اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست آیندگان

این سمت از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کرده باشند شمارا اجازت ست که هر که در طریقۂ علیۂ نقشبندیه[له] و قادریه داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجه یاران باشند و محب علی را- توجه می داده باشند و پیوسته نویسان حالات باشند زیاده نورچشمان درازی عمر و حیات خوانند و بجمیع یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد و عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان خانقاه سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارکباد خوانند از اندرون دعوات خوانند

[له] سوائے ان روان(؟) نام ان خاندانوں کا جو فرمایا علاوہ اس کے زبانی اجازت ہر خاندان کی ہے ۱۲

شجرۂ پیران نقشبندیه رضی الله عنهم

خداوندا بحق سرور ما
وفا پرورده ضمن پیمبر
بحق قاسم انوار صدیق
خطابش صادق و نامست جعفر
بحق بوالحسن آن قطب عالم
بهار فقر و عرفان و حقیقت
بحق خواجه عبدالخالق ما
ز سر گنت کنز او واقف آمد
بحق کاشف انوار عرفان
مشیخت پایۂ ارشاد مسند
بحق خواجۂ حق آشنائے
علاء الدین حقیقت آشیانه
بحق ناصر الدین خواجه احرار
شراب معرفت در جام دارد

محمد مصطفے پیغمبر ما
بحق بحر علم و کان احسان
حقیقت محرم اسرار صدیق
بحق بایزید آن غوث بسطام
سمی مرتضی شیخ مکرم
بحق شیخ ابو یعقوب یوسف
کلید گنج حکمت کان معنے
بحق خواجه محمود نامے
علی رامیتنی خواجه عزیزان
بحق آنکه نام او امیرست
بهاء الدین طریقت پیشوائے
بحق آنکه یعقوب ست نامش
عبید الله نور چشم اخیار
بحق شاه یعنی خواجه درویش

بحق حضرت صدیق اکبرؓ
چراغ محفل اصحاب سلمان
بحق وارث صدیق و حیدر
ز انوارش منور روم تا شام
بحق بو علی پیر طریقت
جمال افزای ارباب تصوف
بحق خواجۂ کو عارف آمد
ولایت منصبے والا مقامے
بحق خواجه بابا محمد
مکمل عارف و کامل فقیر ست
بحق قطب ارشاد زمانه
فروغ دیدۂ عرفان مقامش
بحق آنکه زاهد نام دارد
بحق پیوسته وارسته از خویش

بحقِ خواجۂ عالی کہ حق نشان او بود [illegible]	ابو [illegible] و نگار [illegible] شاہ بود	بحقِ شہ حبیب عبد الباقی
[illegible] نمایش ساقیِ ما	بحقِ حضرتِ شیخ مجدد	سمیِ مصطفیٰ عالی محامد
بحقِ خواجہ محمد [illegible]	کہ شہرت یافتہ از ہند تا روم	بحقِ نقشبندِ آن حجۃ اللہ
ابو القاسم [illegible] رحمۃ اللہ	بحقِ آبروئی فقر و ارشاد	زبیرِ آن قطبِ اقطابِ افراد
بحقِ مشربِ شیخ ولایت	ضیاء اللہ شہِ باہدایت	بحقِ خواجہ ما شاہ آفاق
[illegible] اندر علم و معرفت طاق	بحقِ فضلِ رحمن قبلۂ جان	کہ نامش نیز امید نور ایمان
بحقِ پیر و مرشد احمد پاک	کہ آمد وارثِ سلطانِ لولاک	بہ امدادش زخود آزاد گردان
گرفتارِ خودم کن شاد گردان	شہودِ خویش کن ما را کرامت	بحالِ ما فگن چشمِ عنایت

آلٰہی ظلِ او ممدود تر باد | پناہِ او جہان را بیشتر باد

شجرۂ خاندان قادریہ

آلٰہی بحرمت حضرت سرورِ عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آلٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ آلٰہی بحرمت حضرت امام حسن علیٰ جدہ وعلیہ السلام آلٰہی بحرمت حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید عبد اللہ محض رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید داؤد موروث رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ موروث رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید ابو صالح رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید عبد الرزاق رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید عبد الوہاب رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ آلٰہی بحرمت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ آلٰہی

بحرمت حضرت سید شمس الدین صحرائی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
گدا رحمن رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمن ثانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
فضیل رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت شاہ سکندر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی محبوب صمدانی
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ایشان
عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند
رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت
حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب
خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت قطب الاقطاب
مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت فضل رحمن مدظلہ الاعلیٰ الٰہی بحرمت محبوب
الٰہی وارث جناب رسالت پناہی عالی مناقب مولانا و مرشدنا حضرت سید
احمد میاں صاحب ادام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اما بعد
یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **گلشن وحدت** متضمن اکثر اسرار سلوک و نسبت کے
ہے قطب الاقطاب عبارت ہے اوس فرد کامل سے جو منصب قطب مدار
و قطب ارشاد کا جامع ہو اور لفظ مجدد اس حدیث شریف سے ماخوذ
ہے کہ ان اللہ یبعث فی ہذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا
امر دینہا تو آثار و انوار ان مناصب کے ہمارے حضرات سے واضح و
لائح ہیں کما لا یخفیٰ علیٰ اہل النظر سے میاں کرم علی صاحب مرید
خاص حضرت پیر علی شاہ صاحب نے اُن کے مصرع پر مخمس کہا
تھا ایک بند اس کا تحریر ہوتا ہے ؎ زہد و ریاضت میں رہے

یا آہ کا نعرہ کرے ٭ ضربون سے ذکر و شغل کی دل اور جگر پارہ کرے ٭ بے
عشق کچھ حاصل نہ ہو ہر چند سر مارا کرے ٭ عاشق جمال یار کا ہر لحظہ نظارہ کرے ٭
یہ سب نظرگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے ٭ سر مقامات عشرہ کا سلوک تفصیل
قدمائے صوفیہ نے کیا ہے اور بزرگان نقشبندیہ نے اجمالاً ضمن سلوک مین تجویز
فرمایا سر قرب طہارت اہلبیت کو حاصل ہوا ہے چنانچہ آیۂ تطہیر سے ظاہر
ہے سر لایسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن یہہ نزول
بے کیف ہے جو بزرگون نے فرمایا ہے سر نسبت کو اس سے مفہوم کرو کہ
ما فاق ابو بکر بکثرۃ الصلوۃ والصیام ولکن بشیئ وقر فی قلبہ سر خدا کا حاضر
وناظر جاننا موصل مقام احسان ہے کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم
تکن تراہ فانہ یراک سر نسبت علمی و جہلی دو طرح پر ہے سلطان جی رح نے فرمایا
بعض اولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو علم نہین ہوتا فافہم
سر دربار مین بہی حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہے سر
اوس قدر زمین روضۂ مبارک کی جہان جسد مبارک آنحضرت صلعم کا ہے علما
نے اوس کو عرش سے بہی افضل فرمایا ہے سر فیض افعال عرش سے آتا ہے کیونکہ
مجری تمام احکام کا عرش عظیم ہے اور افعال کے اصول اسما و صفات اور شیون
اور ذات الٰہی ہے سر ایک حدیث مین تمسک قرآن اور اہل بیت کو فرمایا اور
دوسرے مین قرآن اور سنت کو فرمایا ہے تو اہل بیت آنحضرت صلعم کے سب
طریقۂ سنت پر تھے سہ عباراتنا شتی وحسنک واحد ٭ وکل الی ذاک الجمال
یشیر ٭ سر آنحضرت صلعم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب اور سبب منقطع ہونگے
مگر نسب میرا اور سبب میرا تو سبب مین اور امت بہی آگئی سر حجاب ظلمانی
اور نورانی کا بیان اس حدیث مین ہے کہ ان للہ سبعین الف حجاب من نور و
ظلمۃ لو کشفت لاحرق سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ سر ایمان کامل صدیقین کا
ہے کہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون اور شہدا مستغرق انوار ہین

کہ والشہداء عند ربہم لہم اجرہم و نورہم ✱ اذکار و اشغال و مراقبات کو
راہ مقربین اور کثرت صلوٰۃ و نوافل کو راہ ابرار بزرگون نے فرمایا ہے ✱
حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے یون تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ شمارا نسبت
کامل بخشد آمین ✱ منجملہ بشارات فرمودۂ حضرت پیر و مرشد کے راقم کو بشارت
ہے علم سینہ کی ✱ بزرگان نقشبندیہ مراقبہ مین انتظار فیض کو فرماتے ہین تو مرض
مین انتظار فیض صحت کا اور عسرت مین انتظار فیض کشایش کا وعلی ہذا القیاس
یہہ بھی داخل مراقبہ ہے ✱ ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے اون کو
مراقبۂ اللہ معکم اینما کنتم تعلیم فرمایا ✱ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بیمار کو
اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضؓ کی خدمت مین لائے آپ نے اوسکا مرض ایک
بکرے پر جو اوس وقت وہان موجود تہا ڈالدیا وہ بکرا گر کر مر گیا اور بیمار کو
فوراً صحت ہو گئی غلو نسبت مین آپ سے ایسا صادر ہوا ✱ اصل تعلیم ذکر
اور اتباع سنت ہے اور تفصیل اوس کی مناسب ہر استعداد و وقت و
حال کے جدا ہے موافق تجویز مرشد کامل مکمل کے ✱ ایمان تقلیدی عوام کا
ہے اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان شہودی اہل باطن کا اور ایمان بالغیب
اخص الخواص کا ہی لہذا اس مناسبت عامہ سے باب افادہ و استفادہ مفتوح ہوتا ہے فافہم واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ہر چہ می رود سخن دوست خوشترست ✱ اما بعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم
بہ **نقد وقت** ہے **توضیح** نالہ عندلیب مین تحریر فرماتے ہین در باب کہ
مادامیکہ سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدن صنعتہا مشاہدہ صانع
می نماید او را داخل دائرۂ ولایت عامہ می دانند و چون از انجا ترقی کردہ بسیر
انفسی می در آید و نمونۂ جمیع آیات الٰہی و ظہور صفات و تجلیات ذات او
سبحانہ در آئینہ ظاہر و باطن خویش معاینہ و مشاہدہ می فرماید آنرا استقام ولایت
صغریٰ کہ ولایت اولیاست می خوانند و چون او را از سیر آفاقی و انفسی نجات

داده آیات مراتب آلهیات که باقیات اند و داخل عالم آخرت اند مشهود و
مکشوف نفس می گردانند شهامش را در مرتبه ولایت کبرے می شناسند که ولایت
حضرات انبیاست در این دین ولایت هم که در عروج دارد سیر ق را بقدر
استعدادش کشانیده بمراتبش فرود می آرند یعنی که از نزول هم بهره بخشیده
او را از جمیع حقائق و دقائق و اسرار و حکمت مراتب آلهیات و تمام مخلوقات
که عوالم علوی و سفلی باشند آگاه و باخبر می گردانند دران زمان او را بهره مند
از دولت کمالات نبوت می شناسند اگرچه منصب نبوت را بر ذات خاتم الرسالة
صلی الله تعالی علیه و علی جمیع اخوانه وسلم ختم شده می انگارند و این معاملات
عروج و نزول او را که تعلق بولایت کبری و کمالات نبوت دارد ماورای سیر
دائرهٔ آفاق و انفس یقین دارند و حالا از تحقیق ولایت علیا که ولایت
ملا اعلی ست چه بیان نماید که قرب شان رنگے علحده دارد با نسبت معیت انبیا
و نسبت عینیت اولیا و نسبت خالقیت و مخلوقیت علما و نسبت محتاج و محتاج الیه
مومنین و غیره خاکیان هیچ مناسبت ندارد رباعی بعضے بخیال انفس و آفاق اند +
بعضے بطریق علم و فن مشتاق اند + آنها که ازین و آن ندارند خبر + آئینهٔ راز
عالم اطلاق اند + **تنبیه** علم الکتاب میں تحریر فرماتے ہیں **تادیب** حضرت[1]
قبلهٔ کونین دامت برکاته میفرمودند که آداب سلاطین و امرا بر اعضا و
جوارح ست که هرچند نوکران ایشان روبرو دست بسته ایستاده می باشند
و بظاهر تسلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوه و شکایت دارند و هرگز ادب
قلبی پیدا نکرده اند و آداب علماء ظاهر ہمین بر زبان ست که چنان کلمه بر زبان
نمی آرند که خلاف شرع و عقائد باشد اما در دل هزارها شبهات و شکوک دارند
و اطمینان قلبی نه یافته اند و آداب فقرا بر قلب ست که خلوص و رسوخ و اطمینان
تام حاصل ست و مخلصان ایشان را اعتقاد دلی در خدمت ایشان می باشد
و چون زبان و دیگر اعضا توابع دل است بظاهر هم آداب ازینها فوت نمی شود

[1] یعنی حضرت خواجه محمد ناصر (؟) ۱۲

بلکہ بکمال خوبی و غایت لطف سر انجام می یابد کہ لو خشع قلبہ لخشع جوارحہ
بشریت ست اگر بطریق سہو یا خطا در ظاہر قصورے در ادب ہم واقع شود
بے ادبی دلی نیست و از راہ خباثت نہ بخلاف اہل ظاہر کہ ہر چند تعظیم و تواضع
نمایند و کلمۂ ناگفتنی بر زبان نیارند اما سراسر شرارت و نفاق ست ان اللہ
لاینظر الی صورکم و اعمالکم بل ینظر الی قلوبکم و نیاتکم **ترجیح** قیام اور سجدہ کی ترجیح
مین اختلاف ہے تو سجدہ کو مرتبہ قدم سے مناسبت ہے کہ الساجد یسجد
علی قدمی اللہ تعالی اور قیام کو مرتبہ وجہ سے شتان ما بینہما اور اقرب ما یکون العبد
فی السجود بیان قربیت ہے نہ اظہار عروج نسبت فافہم واللہ اعلم **توجیہ** ایکبار
حضرت نے یہ اشعار پڑہے ع ترہوئی باران سے سوکہی زمین * یعنی آئے
رحمۃ للعالمین * اوس بسنتی پوش کا اس جا ذکر آگیا * آم ہی بورا گیا اور ملوجوا
پہر فرمایا کہ آم نہین بورایا بلکہ افسوس کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لب مبارک سے مشرف نہوا اور حضرت پیر و مرشد نے اس کے معنی یون فرمائے
کہ جوش محبت رسول مین آم بورا گیا یعنے دیوانہ ہوگیا **فائدہ** حضرت پیر و مرشد
نے فرمایا کہ ایک بار سلطانجی چلے جاتے تہے ایک لڑکا حسین سامنے آیا
آپ نے اوس کی پیشانی کا بوسہ لیا کہ یہان بہی تمہارا جلوہ ہے بعد اوان
سب مریدون نے جو ہمراہ تہے بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہین لیا
آگے ایک مقام پر آگ روشن تہی سلطانجی نے آگ کا بہی بوسہ لیا کہ یہان
بہی تمہارا جلوہ ہے یہان کسی مرید نے بوسہ نہ لیا مگر حضرت چراغ دہلی نے
یہان بوسہ لیلیا **معرفت** راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و شہدا و صالحین کا
منکشف ہوا جو سراسر مطابق آیات و احادیث کے ہے اور ان مقامات مصطلحہ
کتاب و سنت کو پہلے کسی نے اس طرح بیان نہین کیا ہے یہ جدت از روی
بیان کے ظاہر ہے اور از روی حقیقت تمام اہل اللہ ان مصطلحات کے مفہوم مین
داخل ہین اور نسبت ہر ذیل کی جدا جدا فیض سے حضرات کے معلوم ہوئی

گر آنجا کہ را سعدی انشا کند ﴿ مگر دفترے دیگر املا کند ﴿ رب زدنی علما **نکتہ**
رتیا شاہ کا ایک مرید پہر مانگ لکھاتا پہرتا تھا گنج مرادآباد مین آیا زمیندار اوسکو
نقدی دینے لگے اوسے کہا نہین اسی اثنا مین حضرت مسجد کے باہر آئے
فرمایا کیا بحث کرتے ہو اوس نے کہا پہر مانگ لکھاتا ہون حضرت نے فرمایا
آؤ ہم لکھدین اور تحریر فرمایا ع تو وہ داتا ہے کہ سیری نہین دینے سے تجہے
لذت جود سے پہر مانگ سکہایا مجہکو ﴿ وہ مرید قدمون پہ گرا اور کہا میری سیری
ہوگئی مین تو جانتا تہا کہ ہندوستان خالی ہے مگر نہین جب وہ اپنے پیر کے پاس
گیا تو صورت دیکہتے ہی اونہون نے کہا کہ مولوی مرادآبادی نے پہر مانگ لکہدیا
ہوگا یہ فکر حضرت پیرو مرشد سے سنا **لطیفہ** تاثیر نظر مین کیا کلام ہے کہ عین
حق **تذکرہ** مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین اپنے مکان مین ایک
مقام پر خواب مین تہا آنحضرت صلعم کو دیکہا مجہکو مانند بچون کے کنار مبارک مین لیا
اور پیشانی پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو دیر تک اوس مقام سے خوشبو آیا کی
اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ مین نے اس مسجد مین حضرت مجدد اور
حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما کو دیکہا کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم رض
نے مجہکو توجہ دی مولوی صاحب موصوف اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
سے ہین **نقل** ہے کہ اعلی حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے دو مرید تہے
پنجگانہ نماز کعبہ شریف مین پڑہا کرتے تہے **تصریح** رسائل راقم کے جو مکرر مطبوع
ہوئے ہر بار اصلاح عبارت بحذف و زیادتی الفاظ وغیرہ کرنا پڑی تا کہ ناظرین
کو شبہہ واقع نہو اطلاعا تحریر کیا اور جو رسائل تحریر مین آتے ہین نظر فیض اثر
حضرات سے گذرتے ہین چنانچہ نقل ملفوظات وغیرہ مین جہان راقم سے غلطی
ہوگئی تہی موافق تصحیح فرمانے انتخاب کے مطبوع ہوئی وللہ الحمد **اشارت**
رسائل مولفہ راقم مین لفظ اعلحضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت **شاہ محمد آفاق**
رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت و قبلہ سے مراد اون کے خلیفہ اعظم مولانا و سیدنا

حضرت فضل رحمن مدظلہ اور لفظ حضرت پیر و مرشد سے مراد اون کے
خلیفہ او رخلف الصدق حضرت سید احمد میان صاحب دام برکاتہ ہین فافہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم + الاحدیث دوست کہ تکرار میکنیم + یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ
نکات سلوک ہے **نکتہ** حضرت نماز وتر مین یہ قنوت پڑہتے ہین کہ اللھم اہدنی فی من ہدیت الخ
نکتہ روپیہ قرض کا حلال وطیب بلاشبہہ ہے لہذا حضرت بسبب کمال احتیاط
کے ہمیشہ قرض سے کہاتے ہین **نکتہ** حضرت نے پیغمبر کا ترجمہ فرمایا یعنی سندلیہ
لانے والے اللہ تعالی کی طرف سے **نکتہ** ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
لاحول ولاقوۃ الا باللہ پانسو بار اور اول وآخر درود سو سو بار راقم کو حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا **نکتہ** صلائے عام جس کتاب کا خلاصہ ہے وہ کتاب
حضرت نے سنہ بارہ سو چالیس مین لکہی ہے **نکتہ** حضرت نے حضرت پیر و مرشد
کو علاوہ صحاح ستہ کے موطا اور مشکوۃ کا بہی درس فرمایا **نکتہ** حضرت پیر و مرشد
نے واسطے کشف ارواح کے یہ ذکر فرمایا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح
نکتہ حضرت تشہد مین رفع سبابہ نہین فرماتے اور حضرت مجدد سے بہی ایسا ہی
منقول ہے **نکتہ** حضرت اکثر سورۂ اخلاص سو بار پڑہنے کو فرماتے ہین اسکو
ناخواندہ لوگ بہی پڑہ سکتے ہین **نکتہ** حضرت نے فرمایا یہ وہ مسجد ہے جہان حضرت
غوث پاک رض اور حضرت نظام الدین اولیا رح آتے ہین **نکتہ** مولانا مولوی
محمد علی صاحب نے نقل کیا کہ حضرت لڑکپن مین یوسف زلیخا پڑہتے تہے اوس
وقت آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے فیض آتا تہا **نکتہ** دوسری بار راقم
حاضر خدمت حضرت کے ہوا اوسوقت ارشاد فرمایا تہا سورہ کہف روز جمعہ
پڑہنے کو کہ اس مین فوائد بہت ہین اور چار رکعت بعد سنت عشا کے کہ ثواب
عبادت شب قدر کا اون مین ہے اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹہکر اور
فضیلت تہجد کی فرمائی اور اذکار صبح و شام اور وقت خواب کے اور ادعیہ اخیر

حصن حصین کے اور مطالعہ حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیر و مرشد نے سو بار کلمہ طیب پڑہنے کو فرمایا **نکتہ** حضرت بعد ادائے فرض جمعہ کے چہہ رکعت سنت پڑہا کرتے ہین اول چار پہر دو **نکتہ** حضرت بعد سلام نماز فرض کے اکثر یہ دعا پڑہا کرتے ہین اللهم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام **نکتہ** حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ کسی زمانہ مین حضرت نے مثنوی فرمائی تہی اوس کا اول مصرع یہ ہے ؎ ای شہ آفاق شیرین داستان **نکتہ** حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بے خبر دور قرب جانی را قرب مکانی در کار نیست **نکتہ** رسالہ شہرۂ شہرۂ آفاق کو ایک صاحب مسجد شریف مین دیکہہ رہے تہے حضرت نے فرمایا یہ کیا دیکہتے ہو اونہون نے عرض کیا شہرۂ آفاق آپ نے فرمایا کہ اس کو رکہو ادب سے دیکہا کرو **نکتہ** میخانۂ عشق کو حضرت نے بدل پسند فرمایا اور حضرت پیر و مرشد سے پڑہوا کر سنا **نکتہ** رسالہ شہرۂ آفاق و فیض رحمانی کو حضرت نے اپنی زبان مبارک سے من اولہ الی آخرہ پڑہا اور باقی رسائل کو فرمایا کہ ہم نے سب دیکہہ لیے **نکتہ** یہہ اشعار راقم کے حضرت پیر و مرشد کو مطبوع ہوئے اکثر زبان مبارک سے پڑہتے ہین لہذا تحریر ہوتے ہین ؎

اوسکے آنے کا بندہا رہتا ہے دہیان	بیٹہے بہلاتے اوٹہا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری رازدان	ہر کسی سے کب کہلا کرتے ہین ہم
شاعری مد نظر ہمکو نہین	واردات دل لکہا کرتے ہین ہم

نکتہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی رح کعبہ مین جاکر نماز پڑہا کرتے تہے ایک مرید نے التماس کیا تا کہ آپکے ہمراہ وہ بہی حاضر کعبہ ہو آپ نے فرمایا یاحی یاقیوم پڑہتا ہوا ہمارے ساتہہ چلا آ وہ آپ کے ہمراہ روانہ ہوا سمندر پر اوس کو خیال آیا کہ صحیح پڑہنا چاہیے اوس نے یاحی یاقیوم پڑہا بس ڈوبنے لگا الغرض پہر اوسی طرح پڑہتا ہوا آپ کے ہمراہ بسلامت پہونچ گیا

وہان آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے زبان صاف کی اور مین نے من کو صاف کیا **نکتہ** راقم نے یہ رباعیان اور قطعہ نظم کرکے حضرت کی خدمت مین ارسال کیا تہا **رباعی** آنکس کہ ز رمز معرفت آگاہ است از روے تو اورا بسوے حق راہ است ÷ چشم تو سواد نقطۂ باوارد ÷ ابروی کشیدہ مد بسم اللہ است ÷ **رباعی** آنرا کہ خبر ز کوچۂ عرفان ست ÷ بر روی تو استوار در ایمان ست ÷ آیات الٰہی ست خط رخسارت ÷ روی تو مگر فاتحۂ قرآن ست ÷

قطعہ آن جان جہان چہ ذات دارد ÷ وان ذات چہا صفات دارد ÷ شک نیست بہ مصحف وجودش ÷ بسیار مقطعات دارد ÷ اس ملتمسہ پر حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ جزاکم اللہ خیرا مردمان را تعلیم نمودہ باشند بعد ازان حضرت پیر و مرشد نے بہی اپنے دستخط سے مزین فرمایا **نکتہ** ایک مجذوب دہلی مین تہا جب کوئی نعمت حاصل کرکے اودہر سے گذرتا وہ سلب کر لیتا تہا حضرت دہلی سے آتے تہے وہان آپ نے وقفہ کیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ مین تم سے کشتی لڑونگا آپ نے انکار کیا اور نمانا آخر کار آپنے تین بار اوسکو پچہاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا اور آپنے حضرت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **مطلع قرب ہو وارد** آیۂ اللہ نور السموات والارض کے نکات و اسرار مکتوبات حضرت ایشان رضہ و علم الکتاب سے ظاہر و باہر ہین راقم کو جو اشارات نمایان ہوئے نور احمدی مین مذکور کیے **وارد** نالۂ عندلیب مین حقائق بعض معاملات اخروی مانند حقیقت میزان و پل صراط وغیرہ کے مذکور ہے راقم نے فیض سے حضرات کے حقیقت کوثر و جنت وغیرہ تحریر کی و للہ الحمد **وارد** مقامات مکشوفہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ و لایات ثلثہ و کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزمی و حقائق الٰہیہ یعنے حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ و معبودیت صرفہ و حقائق انبیا یعنے حقیقۃ ابراہیمی و موسوی و محمدی و احمدی ہے

اور مکاشفۂ اخیر لاتعین ہے واللہ اعلم **وارد** کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لہذا حب کو تعین اول فرمایا ہے **وارد** بنا تمام اذواق و مواجید واحوال وکیفیات کی علم پر ہے تو جس طرح یہ علم رنگین ہو جاتا ہے اوسی طرح کے آثار مرتب ہوتے ہین **وارد** حسن معاملت یعنی اچھا برتاؤ **وارد** کلام مین ایک آن واداہوتی ہے جس کو بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہین کر سکتا لہذا فہم بزرگان دین کا جو آنحضرت صلعم سے اقرب ہین زیادہ تر معتبر ہے **وارد** استقامت ظاہر وباطن نشان صریح قرب کا ہے **وارد** حکمت یعنی ترکیب دنیا علم نافع کا مناسب وقت وحال واستعداد کے واللہ اعلم **وارد** وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلعم کا ہر ذیل کے نسبت مین جدا ہے **وارد** سلوک حرکت علمی کو فرماتے ہین جو مقوا کیف سے ہے واللہ اعلم سہ کیف وکم کو دیکھہ او سے بے کیف وکم کہنے لگے ؛ جب حدوث اپنا کہلا راز قدم کہنے لگے ؛ **وارد** صالحین وشہدا وصدیقین یہ سب اولیاء اللہ ہین لیکن صدیقین اکابر اولیا ہین ان کو وہ بزرگ نہین پہونچتے **وارد** لقائے الٰہی نماز مین ہے کہ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون **وارد** اہل نسبت ایک دوسرے کی نسبت ادراک کر لیتے ہین کہ المومن مراۃ المومن **وارد** اقسام نسبت مثل نسبت توحید ونسبت محبت ونسبت معاملہ ونسبت معرفت وغیرہ بہت سے فروع ہین جو اہل سلوک نے بیان کیے ہین **وارد** حضرت خلیل اللہ علی نبینا علیہ السلام نے جو حضرت جبرئیل سے اسم مبارک اللہ کا سنا بے اختیار ہو گئے اور تمام گہربار وغیرہ دینا منظور کیا یہی فنائے قلب ہے جو بزرگون نے فرمائی ہے اور حضرت اسمٰعیل کے ذبح کا فرمان صادر ہوا وہ بہی مان لیا یہی فنائے نفس ہے پہر اللہ تعالیٰ نے فدیہ مقرر کیا وفدیناہ بذبح عظیم **وارد** جمع اضداد مانند سکر وصحو وغیرہ کے جائز ہے جیسے کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سے ہے فافہم **وارد**

اہل سلوک کو خواب اور حالت مراقبہ اور بیداری مین زیارت انبیاء و ملائکہ و اولیاء اللہ کی
ہوتی ہے وارد ادراک جوہر عقل ہی لہذا غبی اور بلید الذہن کو کمتر ہوتا ہی وارد ملائکہ کو اللہ تعالیٰ سے
نسبت مالکیت و مملوکیت ہی واللہ اعلم وارد جبل کو کمال معرفت فرمایا ہے کہ ما عرفناک حق معرفتک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **قوت ارشاد** ہے ابتدای ارادت سے کچھ احوال گذشتہ کا بیان منظور ہے کہ آغاز سن شعور سے راقم نے نام حضرات کا سنا اوسی زمانہ سے اشتیاق زیارت دامنگیر دل تھا اور واقفان حال سے اون کا تذکرہ سنا کرتا تھا اور اوسی عرصہ مین اتفاق ارسال عرائض کا بھی ہوا چنانچہ آپ جواب شافی دستخط خاص سے فرمایا کرتے اور اکثر عالم رویا مین زیارات عالیہ سے مشرف ہوتا تھا چنانچہ ایک بار قبل حضوری خدمت حضرات کے زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے بھی بہرہ ور ہوا جس کا سمان ابتک آنکھون مین ہے اسی ذوق شوق مین ایک غزل بھی موزون کی تھی

فدای شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او — ورای انفس و آفاق می تازد سمند او
ہزاران بحر بے پایان بکام جان او ریزان — زبانش العطش گویان زہی ظرف بلند او
خدا جویندگان را بی تکلف می کشد بالا — رسا افتادہ بر بام شہود حق کمند او

یہ اشعار اوسی غزل کے ہین سخن مختصر پانچ برس کے قریب اسی اشتیاق مین یہ صرف ہوئے اور اتفاق زمانہ سے اودھر جانا نہ ہوا حتے کہ بمقتضاے من جد وجد ایسے اسباب واقع ہوے کہ عقد راقم کا اطراف اودہ مین قرار پایا حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین بھی اطلاع کی از روے کمال نوازش و ذرہ پروری آپ خود تقریب عقد مین آئے بعد ادای رسم نکاح تین روز وہان رہکر آپ کے ہمراہ روانہ مراد آباد دھواسندیلہ کی طرف سے جانے کا اتفاق ہوا جب

مراد آباد مین پہونچکر مسجد شریف مین ہم حاضر ہوئے حضرت پیر و مرشد نے
گھر مین جاکر آپ کو خبر کی اول شیرینی جو اوس وقت موجود تھی آپ نے ہکو
بھیجی تبرکاً اوس کو بھی کھایا اوس کے بعد آپ گھر مین سے آکر حجرۂ شریف
مین جو متصل مکان اور مسجد کے داہنی طرف ہے رونق افروز ہوئے راقم
ہمراہ حضرت پیر و مرشد کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوا فرمایا کون ہے نام
عرض کیا ازروے الطاف و بندہ پروری آپ نے اوٹھکر معانقہ سے سرفراز
فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی تجھکو اپنی محبت اور اتباع سنت دے پیر حضرت
پیر و مرشد کی خدمت مین ہمیرنے کو ارشاد فرمایا آپ کی توجہات باطن سے
بھی مشرف ہوا سلطان الذکر پر توجہ فرمائی ذکر تمام لطائف سے محسوس ہوتا
تہا الغرض ایک شب دو روز رہکر رخصت کی نوبت آئی اثناے راہ مین بیخودی
کی کیفیت پیدا ہوئی اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لبریز ہوگیا اشعار
عاشقانہ موجب ترقی ذوق و شوق ہوتے تھے مکان پر آکر صبح و شام آپکی
طرف متوجہ ہوکر فیض یاب ہوتا تہا اور شب و روز آپ کی صورت پیش نظر
رہا کرتی تھی اور آگاہی کو اوس سے کمال قوت پہونچتی تھی جب دوسری بار
حاضر مراد آباد ہوکر قدمبوس ہوا حضرت مسجد کے کنارے تشریف رکھتے تھے
حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے تھے آپ نے اون کو آواز دی وہ بھی
تشریف لائے زیارت دونون حضرات کی ایک جا حاصل ہوئی سے بادۂ و
عشوۂ ساقی شدہ یکجا ہر دو ✽ ہوش را تاکہ بردیا رب از ینجا ہر دو ✽ اوسکے
بعد حضرت صحن مسجد مین تشریف فرما ہوئے اور مراقبہ اور توجہ خاص فرمائی
راقم حضرت پیر و مرشد کے ساتھہ آپ کی توجہ باطن سے سرافراز ہوا سینہ برکات
اور فیض سے معمور ہوگیا پھر الحمد للہ کہکر آپ نے آگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت
ہوئی اوس کے بعد توجہات عالیہ حضرت پیر و مرشد سے بھی مشرف ہوا اور
بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب طے ہوجائین گے اور بہت سے ملفوظات

اور فیض ارشاد سے حضرات کے بہرہ ور ہوا الغرض جب وہان سے رخصت ہو کر مکان پر آیا حالات انشراح وجمعیت وحضور شامل حال رہتے تہے اور موافق ارشاد کے شب و روز اشغال باطن و اعمال ظاہر بجالاتا تہا ایک درود فرمایا تہا اوس کی برکت سے وقت خواب دربار بہی دیکہا جس مین مجمع کثیر تہا دوسری بار خواب مین روضۂ مبارک جناب رسالت پناہ صلعم کا دیکہا اور حضوری جمال پاک و زیارت شیخین رضے اللہ عنہما سے بہی مشرف ہوا جو سرور اور احوال اوس وقت طاری تہا بیان اوس کا کس زبان سے کرے بالجملہ ایک عرصہ اسی طرح اشغال و اعمال سے معمور گذر گیا بمقتضائے استعداد عبارات و تذکرہ مقامات سلوک کے دیکہنے کا بہی شوق تہا اور زبان پر بہی گفتگو رہا کرتی تہی حال وقال مین بسر ہوتی تہی لیکن کوئی وجدان منجر بہ عیان نہوتا تہا حسن اتفاق سے ایسے اسباب پیدا ہوسے کہ حسب التماس راقم کے حضرت پیرومرشد مکان پر راقم کے تشریف فرما ہوئے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے مالامال فرمایا توجہات اور عنایات خاصہ مبذول کی بشارت مقامات بہی مکرر فرمائی کہ ہم نے تمکو سب دیدیے لیکن روبرو آپ کے اوس وقت تک کوئی انکشاف نہوا تہا التماس خدمت کیا تو فرمایا ہماری غیبت مین سب کہل جائیگا الحق کہ جب حجاب صوری آپ سے واقع ہوا مراقبات بہی بحسب معمول کیا کرتا تہا اور رابطہ باطنی بہی بہت غالب تہا چند ایام گذرے کہ وجدان درجۂ عیان پر پہونچ گیا اول تمام مقامات سلوکہ طریقہ حضرات پیران کبار کے جیسا کہ معلوم اولوا الابصار ہین منکشف ہوسے اور اوسکے بعد اس قدر حقائق اور معارف اور اسرار کہلے کہ اوس کی تفصیل کو ایک دفتر چاہیے ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موئے ✣ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ✣ انکشاف و حالات روزانہ بذریعۂ عرائض کے ارسال خدمت حضرت پیرومرشد کرتا تہا آپ حضرت کو بہی دکہلاتے تہے اور علاوہ انکشاف مذکور کے حضوری

آنحضرت صلعم و زیارت اکابر بہی بطور عیان حاصل ہوئی جس کے بیان کے
لیے فرصت درکار ہے این زمان بگذار تا وقت دگر ہٰذا سخن مختصرا الی الآن
راقم کو اتفاق حاضر ہونے کا خدمت حضرات مین دس بار ہوا اور چار بار
حضرت پیرو مرشد بہی یہان تشریف لائے فالحمد للہ علی آلائہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ نغمۂ شہود مشتمل ہی انواع بیان پر فالحمد للہ الذی نور العالم بنورہ
والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الذی اظہر کمالاتہ بظہورہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ

نقل اجازت نامہ پیری و مریدی

اجازت دادم
فضل رحمن
عفی اللہ عنہ

فضل رحمن احمد افتخار انبیا ۱۳

عزیز از جان راحت روح روان سید نور الحسن صاحب زاد اللہ عنایتکم

جناب اعلی حضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لہٰذا بطور
سند مزین بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقۂ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ اجازت است
بدین طور مرید کنند یعنی در طریقۂ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند توجہ وغیرہ دادہ باشند
اگرچہ لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم
احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاقی عفی عنہ

طریقہ چشتیہ مین بہی لوگ حضرت سے مرید ہوتے ہین صالحین واصلان جنت مین
جیسا کہ قرآن شریف مین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اعددت لعبادی الصالحین
مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محبت خالص کا بلا حق قول
حضرت صدیق اکبر کا ہے کہ من ذاق خالص حب اللہ استوحش عما سواہ تو جنت
اور حور و قصور بہی ماسوا مین ہے فوق جنت عرش رحمن ہے اور ارواح شہدا
قنادیل عرش مین رہتی ہین لہٰذا عروج اون کا بہت ہے جیسا کہ مناسب تعین

کے نزول سے لندا رو بخلق ہوتے ہین اہل عرفان پرحقیقت کلمہ وحقیقت صلوۃ
وحقیقت صوم وحقیقت حج وحقیقت زکوۃ بھی کھل جاتی ہے حقیقت نوحی و
حقیقت عیسوی بہی حقائق انبیا مین منکشف ہوتی ہے ہر ظل اپنی اصل
سے مستفیض ہے اور اصل اصل الاصل سے منتہای مراتب کونی و الہی
ذات رب العالمین ہے کہ ان الی ربک المنتہی وسائل لازم عالم اسباب
ہین لطائف خمسہ اصول استعداد نوع انسان ہین فافہم ذکر لطائف
مفید یادداشت اور وسیلہ آگاہی ہے کثرت مراقبہ سے انکشاف
ملک و ملکوت ہوتا ہے کما تقرر اولیاء اللہ کو شہدا کا مقام زندگی مین
حاصل ہوجاتاہے موعود مومنین اون کا نقد وقت ہے قیومیت اسم
القیوم کی نسبت سے ہے فافہم سلطانجی نے فرمایا محبت صفاتی ہے اور محبت
ذاتی محبت صفاتی مین کسب کا دخل ہے اور محبت ذاتی محض وہب ہے
سلطانجی نے فرمایا ولایت ایمانی وعرفانی کو زوال جائز ہے ولایت
احسانی کو زوال نہین ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ سلطانجی نے فرمایا
عشق اولیا کا اون کی عقل پر غالب ہوتا ہے حضرت خواجہ نقشبندؒ نے
فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا فضل الٰہی سے اور برکت سے عمل کرنے کے آیات و
احادیث پر اور اقتدا سے صحابہ کرام سے پایا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا علو ہمت
سے پایا اور حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا بقدر اتباع سنت پایا اور
بعض اکابر نے فرمایا کہ ہم نے جو کچھ پایا بدولت درود اور توجہ مجرد کے پایا اور
حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھ پایا غلبہ محبت پیران کبار سے
پایا بالجملہ اذا اراد اللہ شیئا ہیأ اسبابہ حضرت خواجہ ناصرؒ والدہ ماجدہ کی
طرف سے اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین اور آباواجداد
کی طرف سے نسب حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے
رسالہ واردات درد مین فرماتی ہین سخن ست کہ باب ہدایت کشودہ شخنست کہ فوائد خموشی بیان نمودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم **امابعد** یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شاہد غیب**
ہے قال اللہ تعالی فی ذکر سلیمان علیہ السلام وکان نبیا ذا الملک والجبروت
وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الہدہد ام کان من الغائبین لاعذبنہ عذابا
شدیدا او لاذبحنہ او لیأتینی بسلطان مبین اقول واللہ اعلم ان فی کل آیۃ
من آیات اللہ اسرار عجیبۃ کما ورد فی الحدیث وانما تظہر علی اہل الباطن ہم یرون
بنور الفراسۃ ما لا تدرک بالابصار الا ببصیرۃ القلب وانا اشیر الی نبذ منہا مما
علمنی اللہ سبحانہ بطفیل حبیبہ صلعم فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک
من سبا بنبأ یقین فہکذا قلب الطالب یطیر الی عالم القدس بجناحی العلم والعمل
ویتفقدہ السالک این ہو فاذا رجع من مقام العروج ینبئ عن النبأ الیقین ما عاین
حقا انی وجدت امرأۃ تملکہم واوتیت من کل شئ ولہا عرش عظیم کانت المرأۃ
بلقیس اوتیت من المال والجمال حظا وافرا وجدتہا وقومہا یسجدون للشمس
من دون اللہ وزین لہم الشیطان اعمالہم فصدہم عن السبیل فہم لا یہتدون
الا یسجدوا للہ الذی یخرج الخبء فی السموات والارض ویعلم ما تخفون وما تعلنون
اللہ لا الہ الا ہو رب العرش العظیم ہکذا شاہد القلب ملکوت السموات والارض و
من آیاتہ سبحانہ الشمس والقمر فاہل الحضور لا یلتفتون الیہما ولا یحبون الآفلین ویطلبون
اللہ تعالی خالصا مخلصا الذی فطر السموات والارض ویؤمنون بالغیب قال
سننظر اصدقت ام کنت من الکاذبین اذہب بکتابی ہذا فالقہ الیہم ثم تول عنہم
فانظر ماذا یرجعون فہکذا یذہبون الملائکۃ بصحف الاعمال الی حظیرۃ القدس قالت
یا ایہا الملأ انی القی الی کتاب کریم وہکذا یلاحظ الصحف وفیہا ما صدر من الاذکار
والاعمال فی اشتیاق لقائہ سبحانہ انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا تعلوا علی واتونی مسلمین وہکذا نزل القرآن العظیم وعنوانہ البسملۃ الا تعلوا علی اللہ
بالنفوس الامارۃ وکونوا مسلمین بالاسلام الحقیقی وہو صلاح القلب واطمینان النفس

قالت یا ایها الملؤا افتونی فی امری ما کنت قاطعة امرا حتی تشهدون قالوا نحن
اولوا قوة واولوا باس شدید والامر الیک فانظری ماذا تامرین ولا حرج فیما نذکر
معاملة الله بالعباد ومعاملة العباد بالله ما یطابق بهذه الآیات وما ذلک الا
تشبیه المعاملات لا تشبیه اهل المعاملة تعالی الله عما یقول الظالمون علوا کبیرا فما
یناسب هذا المقام ان الملأ الاعلی ممن یشهدون ویقطع الامر علی رؤسهم وهکذا
من عباده سبحانه وتعالی قوم یشابهونهم بنفوسهم القدسیة وبتطهیره تعالی ایاهم
عن الرذائل البشریة فهم ینزلون منازلهم ویعامل بهم ما یعامل بالخواص من الملائکة
والقول فی ذلک له موضع آخر قالت ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها وجعلوا
اعزة اهلها اذلة وکذلک یفعلون هکذا سلطان المحبة اذا دخل فی القلب والقالب
جعل النفس الامارة بالسوء ذلیلا فی نظر المحب ویزکیها بالانجذاب الی المحبوب
وانی مرسلة الیهم بهدیة فناظرة بم یرجع المرسلون قالت لامتحان سلیمان علیه السلام
فارسلت الیه المال واسباب الجمال فلما جاء سلیمن قال اتمدونن بمال فما آتانی الله
خیر مما آتاکم بل انتم بهدیتکم تفرحون ورد فی الحدیث الغنا غنا النفس والمحب
یستغنی بالمحبوب عما سواه ولا یلتفت الی الدنیا ولا یطلب الآخرة ایضا الا الشوق
لقائه تعالی فقال سلیمان ع ارجع الیهم فلناتینهم بجنود لا قبل لهم بها ولنخرجنهم منها اذلة
وهم صاغرون قال ذلک بتائیده تعالی ایاه وهکذا یتفاخرون اهل الولایة بسلطا
تعالی وسبحانه ولا یعلم جنود ربک الا هو قال یا ایها الملؤا ایکم یاتینی بعرشها قبل ان
یاتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا آتیک به قبل ان تقوم من مقامک وانی
علیه لقوی امین کان الجن تابعا له وکثیر من خلق الله واعطاه الله الملک لا ینبغی
لاحد من بعده قال الذی عنده علم من الکتاب انا آتیک به قبل ان یرتد الیک
طرفک کان هذا الرجل اسمه آصف وزیر سلیمان کان عالما باسماء الله وتاثیر کلامه
فلما رآه مستقرا عنده قال هذا من فضل ربی لیبلونی ءاشکر ام اکفر ومن شکر فانما
یشکر لنفسه ومن کفر فان ربی غنی کریم لا ینقص ملکه بالعصیان ولا یزید بالطاعة

انما یرجع ما صدر من الانسان علیه فان شکر الله واطاعه باتباع رسوله صلعم
فانما یرجع ذلک الیه فیتقرب الی الله و تاله الجنات النعیم وان لم یشکر فانما
یرجع الیه فیکون بعیدا من الله و یدخل النار نعوذ بالله منها قال نکروا لها عرشها
ننظر اتهتدی ام تکون من الذین لا یهتدون قال ذلک لامتحان العقل
فان العقل نور فی الانسان یضیئ به سبیل الهدایة فلما جاءت قیل اهکذا عرشک
قالت کانه هو واوتینا العلم من قبلها وکنا مسلمین بکذا یشاهدون اهل الباطن
انوار العرش ولا سبیل الی ذلک الا بالعلم النافع وهو علم القلب وهذا مقام العالم
بالله والسمع والبصر من آلات العلم وصدها ما کانت تعبد من دون الله انها
کانت من قوم کافرین هذا حاصل مقام النبوة وهو الدعوة الی الله و توحیده
قیل لها ادخلی الصرح فلما راته حسبته لجة وکشفت عن ساقیها قال انه صرح ممرد من
قواریر قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمن لله رب العالمین وهذا
ایضا کان لامتحانها فعجزت عن الادراک واقرت بقولها اسلمت انتهی ما اردنا
من الاشارات والقرآن بحر عظیم لا انفصام لاسراره شرفنا الله وایاکم بفهم رموزه
ومشاهدة انواره وهذا انموذج مما ورد فی قلبی من برکات شیوخنا السادات
واما منا فی الطریقة شیخ المشائخ غوث الزمان محبوب الخلائق حضرت شاه
محمد آفاق الدهلوی رضی الله تعالی عنه وخلیفته الاعظم فی هذا الاوان
قطب الاقطاب ملاذ الشیخ والشاب سیدنا ومولانا فضل الرحمن مد الله ظله الاعلی
وخلیفة الصدق الذی هو وارث لجمیع کمالاته وحامل لواء فضله وبرکاته مولانا ومرشدنا احمد ادام الله فیوضه

بسم الله الرحمن الرحیم

خیر الکلام کلام الله وخیر الهدی هدی محمد صلی الله علیه وآله وسلم اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ
حاصل کلام ہے واضح ہو کہ راقم کی نظر سے جو کتب تصوف گذریں اور
کوائف مندرجۂ ذیل جو مفہوم ہوئے کسی قدر تحریر کرتا ہے کہ منجملہ اونکے احیاء العلوم
اور کیمیای سعادت تصنیف امام غزالی رحمۃ الله علیه کے اکثر مقام نظر سے گذرے

اپنے باب مین ایک دستور العمل اور روافی بیان مین ضرب المثل ہے لیکن طرز سلوک مناسب طریقہ قدما کے ہے اور منجملہ اون کے قوت القلوب تصنیف ابوطالب مکی رحمۃ اللہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہے اوس کے بھی چند مقام سرسری طور پر کسی عرصے مین دیکھے تھے تذییل قدما کا طریقہ منتظم نہ تھا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضے اللہ عنہ اول مقنن قوانین طریقت ہوے اور بعد اون کے اکثر صوفیہ کبار نے اون کا اتباع کیا ہے انتہے اور منجملہ اون کے فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن العربی رض کی اپنے باب مین بے نظیر ہے اوس کے بھی بعض مقام نظر سے گذرے بے مناسبت کاملہ کے اوس کا فہم دشوار ہے اور قوت علم رسمی سے حل کرنا لاحاصل اور تقلید اقال توحید بے حال توحید اعتبار سے ساقط ہے اور منجملہ اون کے گلستان بوستان حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی عجب عام فہم خاص پسند ہے بوستان مین اپنے مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتے ہین کہ ؎ مرا پیر دانای مرشد شہاب ٭ دو اندرز فرمود بر روی آب ٭ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ٭ دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش ٭ اور منجملہ اون کے تصنیفات حضرت مولانا جامے علیہ الرحمۃ کے خصوصاً نفحات الانس جو تذکرہ مشائخ مین ہے اگرچہ بیان مجمل ہے لیکن بہت معتبر ہے ذکر پیران طریقہ نقشبندیہ از حضرت بایزید بسطامی رض تا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رض جو اون کے سیر صحبت ہین بیان کیا ہے اور منجملہ اون کے تذکرۃ الاولیا تالیف حضرت فرید الدین عطار رض کی ہے مولانا روم فرماتے ہین ؎ ہفت شہر عشق را عطار دید ٭ ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم ٭ اور منجملہ اون کے مثنوی حضرت مولانا روم قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص و عام ہے عیان راچہ بیان اوس کو بھی جا بجا سے مطالعہ کیا اسکے شروح اور حل اشعار بھی اہل علم نے تحریر کیے ہین مگر یہ ضرور نہین کہ وہی مراد متکلم ہو ہان موافق اپنی یافت و شناخت کے ہر ایک نے بیان کیا ہے اور منجملہ

اون کے رسائل طریقۂ نقشبندیہ سے رسالۂ قدسیہ بھی نظر سے گذرا حضرت
خواجۂ محمد پارسا خلیفۂ حضرت شاہ نقشبند رضے اللہ عنہ نے آپ کے ملفوظات
کی شرح فرمائی ہے اور فصل الخطاب بھی نظر سے گذری جس کا حوالہ
مکتوبات امام ربانی رضؓ مین دیکھا گیا اور منجملہ اون کے مکتوبات حضرت امام
ربانی مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت ایشان قدس اللہ سرہٗ
آیت بینہ اون کے فضل وکمال پر ہے اور منجملہ اون کے کتب مستندہ طریقہ
مجددیہ مین سے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنے برکات احمدیہ
تالیف خلفا سے حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی
صاحبؒ نے خلاصہ ان دونو کتاب کا فرمایا ہے اور منجملہ اون کے روضۃ القیومیہ
کتاب مبسوط تالیف خلیفہ حضرت قبلۂ عالم رضے اللہ عنہ کی ہے ذکر مشائخ مجددیہ
تا حضرت قبلۂ عالم و خلفاے آنجناب ہے لیکن بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفاے
حضرت مجدد رضؓ نقل فرماتے ہین یہ بزرگ اون کو زیادتی صریح اور دعوی
افضلیت حضرات موصوف کا تمام مشائخ سلف وخلف پر روایت کرتے ہین
اگرچہ اکابر مجددیہ نے اظہار کمالات موہوبہ اور معاملات مخصوصہ اپنا بہت
کچھہ فرمایا ہے لیکن دعوی افضلیت کا تمام قدما و متاخرین پر ثابت نہین باوجود
اس کے ہم کہہ سکتے ہین کہ بمقتضاے فرط محبت اون کو معذور رکھنا چاہیے
لیلی را از دریچۂ چشم مجنون باید دید اور فہم بھی ہر ایک کا مختلف ہوتا ہے خصوصا
معاملات باطن نازک تر ہین جسمین اکثر خواص حکم عوام رکھتے ہین اور یہ عذر صحیح بھی
ہم کر سکتے ہین کہ اکثر صلحا بمقتضاے المرء یقیس علی نفسہ و بحکم ظنوا المومنین خیرا
عمل رکھتے ہین تو جائز ہے کہ ناقلان اخبار کو ایسا ہی جان کر حکایات طولانی کو
تحریر کیا واللہ اعلم اور منجملہ اون کے رشحات عین الحیاۃ تذکرہ معتبر بزرگان
نقشبندیہ کا ہے لیکن بعض روایت پر اوس کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے
کلام کیا ہے اور منجملہ اون کے رسائل طریقۂ مظہریہ مانند رسائل سبعہ حضرت

شاہ غلام علی صاحب رضؓ اور مقامات مظہریہ نظر سے گذرے اور معمولات مظہریہ اور انفاس الاکابر وغیرہ تالیف شاہ نعیم اللہ صاحب رضؓ اور ارشاد الطالبین وغیرہ تصانیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحؓ اور رسالہ کلمۃ الحق مولوی غلام یحیی صاحب رضؓ کا توحید وجود و شہود کے اعتقاد و مطابقت کے باب مین مع تقریظ حضرت مرزا صاحب رضؓ اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت شاہ ابو سعید صاحب رضؓ کا جو انکشاف مقامات سیر و سلوک مین تحریر فرمایا ہے نظر سے گذرا اور منجملہ اون کے نالہ عندلیب تصنیف حضرت خواجہ محمد ناصر رضؓ کرامت عظیم الشان مصنف کی ہے بجز اس کتاب کے اور کوئی کتاب مبسوط تصوف کی بالاستیعاب اول سے آخر تک راقم کے مطالعہ مین نہین آئی اور عالم تحقیق مین اوسکی سیر سے بہت نفع پہونچا جزاہ اللہ تعالے عنا خیر الجزاء اور تصانیف حضرت خواجہ میر درد رضؓ مین سے علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اون عبارات سادہ و پرکار کا بیان سے افزون ہے جیسے کہ حضرت ایشان رضؓ کی تحریر مؤید بیان حضرت مجدد قدس اللہ روحہ کی ہے ایسا ہی تصانیف حضرت خواجہ کی تائید کلام اونکے والد ماجد کا کرتی ہے کہ الولد سر لابیہ اور منجملہ اونکے تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ مانند حجۃ اللہ البالغہ و فیوض الحرمین و تفہیمات و ہمعات و الطاف القدس و قول الجمیل و انفاس العارفین وغیرہ نظر سے گذرے بیان شافی علوم ظاہر و باطن کا ہے علاوہ انکے اور بہی کتب جابجا سے مطالعہ مین آئین اسوقت جو حاضر ذہن تہا تحریر کیا بالجملہ فیض الٰہی انقطاع پذیر نہین اور ہنوز سلسلہ فیض کوئی کوئی فیض ارشاد بہی متصل ہے ؎ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند + آنچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیار بادہ کوثر کہ در سخن رانی ‌ ‌ دہیم نفحۂ گلہاے باغ رضوانی
بزیر سایۂ دامان احمد مختار ‌ ‌ رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی
مگر بہ سلسلۂ زلف یار دل بستیم ‌ ‌ کہ بی سبب نبود انجذاب پیانی

اما بعد چند اوراق نظم فارسی راقم کے جو پیش نظر ہین اون سے یہ اشعار انتخاب کر کے نام اس رسالہ کا **عالم خیال** رکہا امید کہ ناظرین مضامین کو اون کے محل مناسب پر محمول فرمائین **ع** والعذر عند کرام الناس مقبول +

حسن بتان ہوش ربا می کشد مرا
بی اختیار سوے خدا می کشد مرا

نیرنگ دلربائی او را نگہ کنید
گاہے بناز و گہ بادا می کشد مرا

آوارہ ام ز دست دل بیقرار خویش
در کوچہ ہاے زلف دوتا می کشد مرا

در خانقاہ و میکدہ بریک طریقہ ام
او بسکہ سوی خود ہمہ جا می کشد مرا

بسکہ دیوانگیم راہ بجاے دارد
عقل ہم رشک برد بر دل دیوانۂ ما

فرصت گوشہ نشستن نہ دہد زاہد را
آنقدر تند بود گردش پیمانۂ ما

دل وارستہ درین باغ بہاری دارد
نیست پامال خزان سبزۂ بیگانۂ ما

ظاہرا خاک نشینیم ز بالاے کسے
بر فلک ہست دماغ دل دیوانۂ ما

بشنو ترانۂ دل پر اضطراب را
انگشن بچاک بربط و عود و رباب را

ہر موی من ز نشۂ عشق تو سرخوش است
از دل ربود چشم تو ذوق شراب را

بر ما ہر آنچہ رفت بروز فراق تو
آسان نمود سختی روز حساب را

پروانۂ معافی ما جذب عشق اوست
یک سو نہید بحث خطا و صواب را

بر روے دل کشود جمال تو عالمی
ہیچ آبرو نماند جہان خراب را

رعنائی جمال تو در صلح آورد
رند خراب و صوفی عالی جناب را

مخمس غزل حضرت مظہر رض

بر آب چون سفینہ روان ست تخت ما
شد غرق سبزہ و گل و شاخ و درخت ما

از راہ چشم شد جگر لخت لخت ما
آبی نزد بروی گران خواب بخت ما

با آنکه گریه داد بسیلاب رخت ما

ما را که سوز عشق در آغوش پرورد
نیرنگ برق حسن شناسد چه بیخبرد
زاهد بجال سوختگی ما عجب برد
ما ناز پرور تب و تابیم می خورد

چون نخل شعله آب ز آتش درخت ما

چون مفلسان نه دربدر از بهر راحتیم
پیوسته در سفر به وطن بافراغتیم
در راهِ فقر گوشه نشین قناعتیم
ما والی قلمرو سیر و سیاحتیم

هر نقش پای خویش بود پای تخت ما

کس در لباس عشق چنین ماجرا نه کرد
جمعیتی به تفرقه زینسان بپا نه کرد
با عشق جمع نازکی طبع را نه کرد
مظهر ز ما رمید و دگر یاد ما نه کرد

دیوانه خوش نبود ز وضع کرخت ما

ندانی زاهدا وضع بلانوشان الفت را
دل خاصان درگاهست مخصوص این جراحت را
شناسد اهل دل در پرده ایلام نعمت را
ازان پهلوی خود جا میدهم این زخم و محنت را

که غیر از من پناهی نیست در عالم مصیبت را

محبت چون بدل جا کرد کی انجام میگیرد
پس از مردن شهید او کجا آرام میگیرد
هزاران کار از یک عاشق ناکام میگیرد
قضا از مشهد ما مشت خونی وام میگیرد

که تا رنگین کند هنگامهٔ روز قیامت را

نهادن سر بزیر تیغ و محو شکر گردیدن
تحمل بر ستمها کردن و هرگز نه رنجیدن
شدن ممنون احسان وز قاتل چشم پوشیدن
بنا کردند خوش رسمی بخون و خاک غلطیدن

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

توانی یافتن این نکته را گر محرم رازی
بخوبان جهان حیف است گر چشمی نیندازی
بود آئینه دار حسن او هر هندی تازی
نگیرد باطن اهل صفا زنگ از نظربازی

تصرف نیست هرگز در دل آئینه صورت را

دلی دارم که زهد خشک بر وی شاق میگردد
سوی محراب می آید نه گرد طاق میگردد

کسی این رمز می فهمد که از عشاق میگردد　　دماغ دل درین جا گاه گاهی جای میگردد

خدا آباد تر سازد خرابات محبت را

دل دیوانه را از مدتی اینجا همی بینم　　به پهلو جستم و از هجر او تلخ ست شیرینم
غمش خون ریخت از چشمم ببین دامان رنگینم　　تلف کردست این دل حق صحبتهای دیرینم

به بزم خود نخواهی داد جا این بیمروت را

ز جذب دل برنگ یار عاشق منصبغ گردد　　اگر تکریم فرماید آن دیوانه را شاید
بلاگردان حسن اوست آخر شوکتی دارد　　بجای سنگ طفلان پارهای شیشه بارید

چو مظهر میرزا دیوانهٔ نازک طبیعت را

در خلوت بزن و بر سر بازار طلب　　هر کجا ناز فروشد کرمی یار طلب
ای که آزاد به گلگشت چمن می تازی　　عبرت از نالهٔ مرغان گرفتار طلب
حضرت میکدهٔ عشق ادب می طلبد　　دل آگاه بجو دیدهٔ بیدار طلب
نه سرم بود بدنیا نه خیال عقبی　　از عدم کرد مرا مژدهٔ دیدار طلب

آنجا نه زمان نه اثر کون و مکان ست
میخانهٔ عشق تو ورای دو جهان ست

در کسوت عصیان کرم دوست نهان ست　　زاهد خط پیمانهٔ ما خط امان ست
در دست نه تیر ست نه بر دوش کمان ست　　این سادگی اوست که بسمل دو جهان ست
در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت　　در میکده از مستی چشم تو نشان ست
دریاب که در یک نظر پیر خرابات　　نور شب قدر و برکات رمضان ست
بو جبه به سرخی نه زند گوشهٔ حشمت　　والله که این مشهد صاحب نظران ست

بغازه نیست رخ دلفریب او محتاج
بهار حسن نیاید برنگ و بو محتاج

نگار من به نگاهی ادا تواند کرد　　هزار نکته که آمد به گفتگو محتاج
اگر بنجا کشتم چه شد که عزت عشق　　نه عزتیست که باشد بکاخ و کو محتاج

بتوی روی تو صد گل شنیده ام چمن
بکنج میکده شد هر که راه عشق گرفت

بذوق چشم تو گشتم بصد سبو محتاج
نرفت گه بدر شیخ مرده شو محتاج

در چار سوی زاهد نه یابی دکان صلح
زاهد بیا به میکده بنگر جهان صلح

در هر ادای دوست برم پی بلطف خاص
ای من فدای سادگی تو که در عتاب
این مشرب عجیب به مے خانه یافتم

من نکته فهم نازم و اندازه دان صلح
پیداست از نگاه تو صد ره نشان صلح
رنجے بزنگ شادی و جنگے بسان صلح

ز جذب شوق کبوتر روم خیال گستاخ
که باد تند در آید به گلستان گستاخ

یکے ز شیوهٔ تمکین یار من این است
ز ننگ و نام گذشتم بشوق محفل تو
فغان ز جوش بیانی که در ادب گه دوست

که خنده نیست بلعل شکر فشان گستاخ
که با رقیب ندیم به پاسبان گستاخ
همه خموش نشستند و من همان گستاخ

صد قافله اندر طلب زلف و لب او
از شام برون آمد و از طرف یمن شد

صد بار رود از خود و از جای بجنبد
دیوانهٔ عشق تو مسافر به وطن شد

علو خاکساران جهان سوختن بنگر
که بر دوش صبا خاکستر پروانه می آید

تحمل بر تصرفهای عشق خانمان سوز است
به بلبلم از برای اکتساب عشقبازیها

بااین نازک مزاجی از من دیوانه می آید
سحرگه بلبل و هنگام شب پروانه می آید

هزار میکده در ضمن نرگس شهلاست
هنوز از نکهت صد خمار می خیزد

بهر زمین که نهی پای نازنین و روی
گرفته ایم ازین جا به خاک افتادن

ز ذره ذره آن انتظار می خیزد
ادب ز سایهٔ دیوار یار مے خیزد

سرو رفته صد ساغر شراب طهور | ز گردش نگه چشم یار می خیزد

عاشقان را سیر کوی یار می باشد لذیذ
دیدن بام و در و دیوار می باشد لذیذ

مشق ناز از نرگس دلدار می باشد لذیذ | این اثر قفا از این بیمار می باشد لذیذ
ساغری از چشم جانان می برد از خود مرا | باده میخانه دلدار می باشد لذیذ
وا داء ای هشیوم خوش حاجت گفتار نیست | اندکی جنبش ز لعل یار می باشد لذیذ
حور و غلمان وارم جز میزبانی بخشیست | این تکلفهای دیدار می باشد لذیذ
در جنون عشق هم ترک ادب منظور نیست | ناله کردن از پس دیوار می باشد لذیذ

همچو شیخ سبحه گردان یا برهمن وار باش
هر چه باشی باش لیکن بنده دلدار باش

وله

آشنای دوست اندر کسوت اغیار باش | در ادراک محبت اندکی هشیار باش
در طریق عشق بیکار است کوشش بی کشش | حذر کن زاد راه و بر سر رفتار باش
زلف جانان حلقه آزادان گرفتار تو اند | ساگستر بر جهان ای خواجه احرار باش
سر چشم مستش تماشا کن مدام | فیضیاب از خاک راه خانه خمار باش
این طرفه رسم میکده اهل الفت است | ساقی نگار و باده عشق و سبوی دل
گر جذب صادق است وی را مجال نیست | ما ناکشان کشتان شده خوی تو خوی دل
زاهد طریق عشق ورای تورع است | خلقی بکعبه مائل و مسلم سبوی دل

ز سوز عشق نشانی که داشتم دارم
دل برشته جانی که داشتم دارم

خزان رسید بهار بتان عالم را | نگاه خویش به آنی که داشتم دارم
ز دست شاه سواری که رفت از نظرم | عنان گسسته فغانی که داشتم دارم

ای در هوای نکهت زلف دوتای تو
آواره بوی مشک ز تاتار آمده

ای ترجمان جنبش لبهای لعل تو | بانگ رباب وزمزمهٔ تار آمده
ای دل خنک مباش که اندر جهان عشق | سوز وگداز گریهٔ بازار آمده

لباس عشق ببر شوخ وگلعذار انند
که بیقرار نمایند و بیقرار انند

زعشوهای نهان وزصورت زیبا | بتان ما همه پنهان وآشکار انند
اگر ببزم نشینند غیرت شمعند | وگر بباغ درآیند نوبهار انند
مپرس رسم وره پیر میفروش ای شیخ | که زاهدان همه آنجا گناهگار انند
جمال او نشناسد زخویش بیگانه | بعالمی که توئی جمله دوستدار انند
سکون زشیوهٔ ارباب عشق تو ان جست | که یار دردل و مدهوش انتظار انند

له یہ اشعار غزل [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ساقی جذب** ہے جذبۃ من جذبات اللہ خیر من عبادۃ الثقلین **فیض** رباعی للراقم
سے آنراکہ رہے بحضرت رحمان ست ٭ دریاب کہ زیر سایۂ احسان ست ٭ سرمایۂ او زفیض کوثر دائم ٭ علم وعمل ومحبت وایمان ست ٭ کوثر یعنی خیر کثیر **فیض** آغاز سلوک علم ہے یعنے آگاہی بہنج دوام چاہیے اور اوکا رجحانی مفید علم ہین بعد حصول ملکۂ آگاہی عمل سے اقربیت پیدا ہوتی ہے چنانچہ مفہوم آیات و احادیث بالتصریح ہے اور بعد حصول اقربیت کے جذبات محبت منجذب بفوق کرتے ہین اور واسطے حصول جذبات فوقانی کے تلاوت کلام اللہ سے بہتر کوئی سبب نہین **فیض** رابطۂ استقامت جامع اصول اربعہ ہے لیکن بمقتضاے ترکیب انسانی بعض اصل کا غلبہ معاملہ سے پیدا ہوتا ہے مثلاً بعض مین غلبہ علم باللہ کا اور بعض مین غلبہ اعمال صالحہ کا اور بعض مین غلبہ محبت خالص کا اور بعض مین غلبہ ایمان کامل کا واللہ اعلم **فیض** آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر تولا جاوے ایمان ابوبکر کا تو ساری امت کے ایمان سے راجح آجاوے لہذا افضل ایمانی نسبت نقشبندیہ مین غالب ہے حضرت باقی باللہ رض نے طریقۂ نقشبندیہ

کو انجذاب ایمان سے تعبیر فرمایا ہے **فیض** الرفیق ثم الطریق لہذا وسیلہ
مرشد اہل طریقت کو ضرور ہے کیونکہ نفس و شیطان سد راہ ہین کہ ان الشیطان
للانسان عدو مبین اور یہ نفس کا بیان ہے کہ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ
بالسوء **فیض** تفصیل اعمال صالحہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات
ہین اور دائرۂ اباحت ان سب کا حاوی ہے **فیض** معاملات حصول
وقرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصول وہی اصول اربعہ نسبت
کے ہین کہ بمقتضائے نسبت معاملات قرب اوس طرز پر پیدا ہوتے ہین
فیض شروع سیر عالم امر سے یا آغاز کار عالم خلق سے معاملۂ الٰہی دونون
طرح پر ہی **فیض** مراقبہ صبح وشام معمول ہمارے حضرات کا ہے **فیض** موافق
حوصلہ اور ہمت کے خیالات بھی پست و بلند ہوتے ہین **فیض** شکایت عادۂ عشاق
شکر بے مغنے سے بہتر ہے ؎ در بزم وصال تو بہنگام تماشا ❊ نظارہ ز
زجنبیدن مژگان گلہ دارد **فیض** مرتبہ ظلال اسما وصفات کو نائہ عندلیب
مین مقتضیات اسما وصفات سے تعبیر کیا ہے اور مرتبہ وجود پر تکلم الکتاب
مین نور کا اطلاق فرمایا ہے ؎ اصطلاح عشق بسیار است ومن دیوانہ ام ❊
فیض فیض وجود عرش سے فرش تک سب مین ساری ہے اور تمام کائنات
نور وجود الٰہی سے درخشان ہے ؎ معجزہائے عشق ست این کہ شبہا بر سر
کوئش ❊ نگاہ بام و در را لذت دیدار می باشد ❊ **فیض** فیض رحمت کا اکتساب
بواسطۂ اعمال مسنونہ کے موجب قربیت ہے اور وصول جنت بے توسل اس
فیض کے محال ہے **فیض** اہل ظاہر اہل باطن کے رموز سے واقف نہین
ہوتے کہ اہل الجنۃ بلہ **فیض** فیض افعال کا مشاہدہ بچشم ظاہر ہر متفکر پر عیان
ہے اور صدور افعال بمقتضائے اسما وصفات وشیون الٰہی لاریب فیہ ہے
کل یوم ہو فی شان اوس سے مشعر ہے اور ذات بحت مین چونکہ اعتبارات
ذاتی ثابت ہین لہذا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے علاوہ کمالات نبوت کے

جو مقام تجلی ذاتی دائمی ہے اور یہی مقامات عالیہ فرماتے ہین فیض فیض اسرار
کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین سے متفاوت ہے کاشف رموز عبدیت ہے چنانچہ
حضرت امام ربانیؒ و حضرت خواجہ میر دردؒ کمال انسانی مقام عبدیت کو
فرماتے ہین اور عشق و محبت کو زینہ وصول اس مقام عالی کا فرمایا ہے
واللہ اعلم فیض راقم دوسری بار حاضر مراد آباد شریف ہوا تھا اوس وقت
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالے نے ہم کو معاملات حشر و نشر
وغیرہ سب دکھلائے فیض ابتدا مین تصحیح خیال ضرور ہے کہ شاہراہ وصول
الی اللہ ہے اور خواب آئینہ دار حالات باطن ہے کہ اس فوٹوگراف سے تمام
حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایان ہوتا ہے فیض جب معاملہ خواب و
خیال سے تجاوز کرے اور بیداری مین حاجت مراقبہ نہ ہے تو اس کو
کشف عیانی سے تعبیر کرتے ہین فیض ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جو کوئی مجھکو
دنیا مین متوجہ کردے اوس کو جنت دیتا ہون یہہ ذکر حضرت پیر و مرشد
سے سنا فیض حضرت پیر و مرشد نے ایک بار براقم سے رسالہ مشہورہ آفاق
فیض رحمانی و چند صفحہ نور احمدی کے پڑھواکر سنے فیض موافق سنت نبوی
کے ایسا فیض بہی وارد ہوتا ہے جس سے تمام تن بدن معطر ہو جاتا ہے چنانچہ
راقم بارہا اوس سے مشرف ہوا خصوصًا وقت حضوری خاص کے فیض
عرصہ ہوا کہ حضرت پیر و مرشد نے ازروی نوازش ایک معاملہ خاص سے
مطلع فرمایا تھا مجملًا یہ ہے کہ تاریخ بست و ہفتم ماہ رمضان کی تہی آپ نے
حضرت کا مقام رفیع الشان ملاحظہ کیا دیر تک مدہوش پڑے رہے
معاملہ موسوی کا ظہور تہا اوس جلسہ مین راقم کو اپنے عقب مین دیکھا کہ طالب
نظر فیض اثر ہے آپ نے اوس وقت راقم سے وعدہ فرمایا فیض حضرت شاہ نے
میر نعمان اکبر آبادی و حضرت ابو العلا کو فرمایا کہ نسبت عالی رکھتے تھے فیض
حضرت پیر و مرشد نے مولوی ثناء اللہ سنبھلی خلیفہ حضرت مرزا صاحب

کی نسبت حضرت سے نقل فرمایا کہ نسبت عالی رکہتے تہے **فیض** حضرت پیرو
مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ حضرت مولوی مراد اللہ صاحب پیرومرشد
حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ کے نسبت بہت عالی رکہتے تہے
فیض حضرت پیرومرشد نے نقل فرمایا کہ رتیا شاہ سے کسی نے اپنا مطلب
عرض کیا کہا یہ پڑہا کرو یلم تم جیتو ہماری اور اوس کا مطلب حاصل ہوگیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ تجوید دستخط خاص حضرت کا لکہا ہوا جو راقم کے نزدیک ہے نافع قاریان کلام اللہ ہے لہذا
موسوم بـ**طریقہ تلاوت** کرکے شائع کیا جاتا ہے اور اوس کے حواشی بہی آپ کے لکہے
ہوئے ہین وہ بہی نقل کیے گئے فقط

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی
آلہ واصحابہ اجمعین وبعد فہذہ رسالۃ تتعلق بالتجوید **فصل** فی الاظہار[1] اعلم
ان النون الساکنۃ والتنوین[2] اذا لقیا حروف الحلق تظہران وہی الہمزۃ والہاء
والعین المہملۃ والغین والخاء المعجمتین مثل من امر ورسول امین ومن ہاد وسلام
ہی ومن علم وسمیع علیم وغار[?] حکمت وغفور حلیم ومن غل وعزیز غفور ومن خیر و
قردۃ خاسئین **فصل** فی الاخفاء[3] وتخفی النون الساکنۃ والتنوین مع غنۃ[4]
عند ہذہ الحروف التاء الثاء الجیم الدال الذال الزاء السین الشین الصاد الضاد
الطاء الظاء الفاء القاف الکاف مثل لن تنالوا وجنات تجری ومن ثلثی اللیل
وماء ثجاجا ومن جاء وغساقا جزاء ومن دون اللہ ودکا دکا ومنذر وصوابا
ذلک وینزل ویومئذ زرقا ومن سوء وبشرا سویا ومن شیء ولنفس شیئا ومن
صیاصیہم ورجال صدقوا ولمن ضرہ وقوما ضالین ومن طہور وقوما ظالمین و
من فئۃ وکتابا فانذروقوا[?] ومن قرار وشاعر قلیلا ومن کان وفی یوم کان **فصل**
فی الاقلاب واذا لقیت النون الساکنۃ او التنوین باء تقلب میما مخفاۃ مع غنۃ
مثل من بعد والیم بما کانوا وسمیع بصیر وینبغی وانبذ[5] **فصل** اذا لقیت المیم الساکنۃ

[1] یعنی نون را ظاہر خواندن
[2] دو زبر یا دو زیر یا پیش ۱۲
[3] یعنی پنہان نون و تنوین را خوانند کہ در نون و تنوین آواز بینی کہ غنہ گویند ظاہر نشود ۱۲
[4] یعنی چنان خوانند کہ آواز بینی بقدر یک الف شود ۱۲
[5] میم بسرخ بنویسند تا کہ علامت باشد بر بدل نون و تنوین بمیم ۱۲

الباء فيجوز اخفاؤها ويجوز اظهارها والاخفاء اولى مثل وما هم بمؤمنين واذا لقيت
الميم الساكنة ميما لزم الادغام بغنة مثل في قلوبهم مرض واذا لقيت غير الباء والميم
اظهرت خصوصا عند الواو والفاء مثل عليهم ولا الضالين ولهم فيها **فصل**
في الادغام مع الغنة اذا لقيت النون الساكنة والتنوين الياء التحتية والنون
والميم والواو فانهما تدغمان فيها مع الغنة مثل ان يضرب يومئذ يصدر الناس
من نشاء حطة نغفر لكم من مال صراطا مستقيما من واق جنات وعيون وما اشبه
ذلك الا في صنوان وبنيان ودنيا وقنوان وتجب الغنة في الميم والنون
اذا كانتا مشددتين مثل عم وثم وان الجنة وما اشبه ذلك **فصل** في الادغام
بلا غنة اذا لقيت النون الساكنة والتنوين الراء واللام تدغمان فيهما بلا غنة
مثل من ربهم غفور رحيم من لدنا هدى للمتقين **فصل** في ادغام المثلين يدغم
كل حرف ساكن في مثله مثل فما ربحت تجارتهم ان اضرب بعصاك الحجر ماليه
هلك وذلك بما عصوا وكانوا اينما يوجهه وما اشبه ذلك الا في مثل آمنوا و
عملوا الصالحات وفي يوم كيلا تزول المدة فانه لا يجوز الادغام في مثل ذلك
فصل في ادغام المتقاربين تدغم التاء مثل ما عبدتم وكدت والذال في الظاء
مثل اذ ظلمتم واللام في الراء مثل وقل رب وبل ران وما اشبه ذلك و
تظهر في بل ران وفي قيل من راق في رواية حفص وتدغم الباء في الميم والثاء
في الذال مثل يا بني اركب معنا ويلهث ذلك عند عاصم لا غير **فصل** في تفخيم الراء
وترقيقها ان الراء تفخم اذا كانت مفتوحة او مضمومة مثل ربنا رزقوا وترقق اذا
كانت مكسورة مثل رجال ورزقا هذا اذا كانت متحركة واما اذا كانت ساكنة
فان كان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل قرية وقربا فخمت وان كان ما قبلها
مكسورا رققت مثل فرعون ومرية الا اذا كانت الكسرة عارضة فانها تفخم مثل ان
ارتبتم ام ارتابوا او وقعت الراء قبل حرف من حروف الاستعلاء وهي خص
ضغط قظ فانها تفخم كذلك مثل قرطاس ومرصاد وفرقة واختلف في راء فرق

وان كان ما قبلها ياء ساكنة ترقق فى الوقف مثل خير وسير وان لم يكن ما قبلها يا
بل ساكن آخر وكان ما قبله مفتوحا او مضموما فخمت مثل القدر واليه ترجع الامور
فان كان مكسورا رققت مثل ذكر وشعر وغيرهما **فصل** اللام ترقق فى جميع المواضع
الا فى لفظة الله واللهم فانها تفخم اذا كان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل والله يحب المحسنين
وختم الله وعبد الله وقال الله ويفعل الله وما اشبه ذلك وان كان ما قبلها
مكسورا ترقق سواء كانت من نفس الكلمة او غيرها مثل بسم الله وبالله ولله وآيات الله
وغير ذلك **فصل** فى هاء الضمير اعلم ان القراء يصلون الهاء اذا كان ما قبلها
وما بعدها متحركا وحقيقة الصلة زيادة ياء او واو مدية مثل له وبه فان كان ما قبلها
ساكنا لا يوصل مثل عليه وفيه ومنه الا ابن كثير فانه يوصل وحفص معه فى فيه
مهانا فقط ولا توصل فى يرضه لكم الا عند البعض والبعض يسكنونها وتوصل فى مثل
نؤته ويؤده ونوله ونصله وما اشبه ذلك **فصل** فى تفخيم حروف الاستعلاء
السبعة والمطبقة خصت بالتفخيم اشد وهى الخاء المعجمة والصاد المهملة والضاد المعجمة
والغين المعجمة والطاء المهملة والقاف والظاء المعجمة **فصل** فى المد حروف المد
وهى الالف والواو والياء الساكنات المجانس لها حركة ما قبلها فانها اذا التقيت
همزة فى كلمة واحدة تمد وتسمى مدا متصلا واجبا مثل اولئك وملائكة وجاءو وشاء
وسوء وجيئ وما اشبه ذلك وان كانت الهمزة فى كلمة وحروف المد فى كلمة اخرى
وتسمى مدا منفصلا فيجوز مده وقصره مثل بما انزل ويا ايها الناس وقالوا آمنا وفى
امها وما اشبه ذلك واذا التقيت حرفا ساكنا وقفا ووصلا تمد ساكنة مدا لازما
مثل آلآن وقل آلذكرين واذا كانت ساكنة بنفسها تسمى مدا لازما خفيفا مثل
الم طسم ص ق حم عسق ن وسببه السكون لا ينفك عنه وقفا ووصلا واذا التقيت حرفا
ساكنا وقفا لا وصلا فانه يجوز فيه الطول والتوسط والقصر مثل يعلمون ونستعين وما اشبه
ذلك وتسمى ذلك المد مدا عارضيا ولنا مد آخر عارضيا يسمى مظهر ومد بدل ومد
تمكين مثل المد اللازم المظهر كحروف المقطعات وهى الم المص الر كهيعص طسم طس

له اگر در او ازکسره در سکون ... ترقیق است باتفاق ۱۲
له که اگر ... بعض در همه حال پر خوانند و نزد بعض در همه حال باریک خوانند کذا فی الدراک ۱۲
له اصل قرأ بود یک همزه را در الف ادغام کردند ۱۲
له صله ای اشباع

یٰس صٓ حٰم حٰمعسق قٓ نٓ ومثل المد اللازم المدغم مثل والصافات ولا الضالین وما اشبہ ذلک مثل المد العارض المدغم الرحیم ملک والصیف فلیعبد واعلے قرارۃ ابی عمرو مثال مد البدل آمن وآزر وآتینا وما اشبہ ذلک ومثال مد التمکین واذا حییتم وبتحیۃ ومعاذیرہ والذی یکذب وما اشبہ ذلک حروف المد تمد وقفا لا وصلا مثل موت وخوف وبیت وصیف وشیئ وما اشبہ ذلک واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ علم نافع ہدیۃ علمی کہ رہ بحث نماید جہالت ست ✤ **تعلیم** منجملہ تحریر حضرت کے بنام راقم ایک یہ عبارت ہے از فضل رحمن بہ میان نور احسن سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نمودہ باشند ہمین کافی ست **تحقیق** کیمیاء سعادت مین حرف ضاد کو مشابہ حرف ظا لکھا ہے اور فوائد الفواد مین ہے کہ ضاد مخصوص رسول علیہ السلام سے ہے رسول الضاد ارسل علیہ الضاد واللہ اعلم **تنقیح** فرقہ ناجی وہی ہے جو اجماع اہل سنت وجماعت پر قائم ہے ورنہ ہفتاد ودو ملت جو اس امت مین ہین وہ بھی مستند اپنا قرآن وحدیث کو جانتے ہین اور آیات واحادیث خلاف مشرب اپنے سکے تاویل کرتے ہین تو ہفتاد ودو ملت مین داخل وہی لوگ ہین جو فہم وقرارداشت صحابہ وتابعین وغیرہ اکابر کو جب پر اجماع ہے پیشوا نہین مانتے وما انا علیہ واصحابی سے اجماع کی طرف یہی ایما ہے فافہم **تاویل** دوزخ ہل من مزید پکاریگی جب اللہ تعالی اپنا قدم رکھے گا بس بس کرے گی ظاہر ہے کہ اپنے دشمنون کو پامال کیا کرتے ہین **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر دردؒ کو ایک فاقہ مہینہ بھر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ فقیر مدڈہ فاقہ مین فقیر مشہور ہوگیا **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر دردؒ کے مکان مبارک مین اجزا صحیح بخاری کے باحتیاط رحلون پر رکھے تھے آپ مطالعہ فرمایا کرتے تھے کسی نے کوئی مسئلہ بخاری کا دیکھنا چاہا آپ نے فرمایا کہ مسئلہ

اور کہین جاکر دیکھو فقیر کے ہان تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے رکھی ہوئی ہے **نقل** ہے کہ شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت حضرت خواجہ کے ہوا بسبب کسی عارضے کے موافق دستور مجلس کے بیٹھنے کا چارزانو بیٹھ گیا آپ مراقب تھے کسی مرید نے آپ کے آگاہ کیا الماس غلام عقب بادشاہ کے کھڑا تھا اوس نے جواب دیا کہ عذر مین اس طرح نماز سے جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نماز مین جائز ہے فقیر کے ہان مستحب بھی نہین **معمول** نماز اشراق بھی معمول ہمارے حضرات کا ہے اور بعد سنت فجر کے تھوڑا لیٹ کر آپ فرض کو ادا فرماتے ہین **نکتہ** حضرت فاروق اعظم رض کو صفت کلام سے مناسبت خاص تھی اور موافق آپ کی رائے کے بارہا وحی نازل ہوئی **نقل** ہے کہ ایک بزرگ نے بعد انتقال آپ کے خواب مین دیکھا انتقال کو کئی برس گذرے تھے آپ نے فرمایا کہ مین اب محاسبہ سے فارغ ہوا ہون سو یہی وہی مناسبت کلام ہے اور حساب و کتاب بہانہ ہمکلامی کا تھا درمیان محب و محبوب کے **بشارت** راقم نے قبل حضوری خدمت کے حضرت کو ایک عریضہ لکھا تھا اوسپر یون تحریر فرمایا کہ ہمیشہ شاکر باشند فقط ہمین کاراست کہ بنوددن او مردان بہ مقصد رسیدہ اند بعونہ تعالی شما ہم خواہند رسید اور اسی عریضہ پر راقم کو فرزند صالح تحریر فرمایا فقط ؎ احب الصالحین ولست منہم ✤ لعل اللہ یرزقنی صلاحا ✤ **وظیفہ** درود تاج و درود لکھی حضرت نے پڑھنے کو عنایت فرمایا تھا واسطے افادہ عام کے نقل کیا جاتا ہے

درود تاج اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم سید العرب والعجم جسمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت والحرم شمس الضحی بدر الدجی صدر العلی نور الہدی کہف الوری مصباح الظلم جمیل الشیم شفیع الامم صاحب الجود والکرم واللہ عاصمہ وجبریل خادمہ والبراق مرکبہ

والمعراج سفره وسدرة المنتهی مقامه وقاب قوسین مطلوبه والمطلوب مقصوده والمقصود موجوده سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمة للعالمین راحة العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین مصباح المقربین محب الفقراء والمساکین سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین جد الحسن والحسین مولانا ومولی الثقلین ابوالقاسم محمد بن عبداللہ نور من نور اللہ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ واصحابہ وسلموا تسلیما **درود لکھی**

اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رحمة الله
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد فضل الله
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد خلق الله
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد علم الله
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کلمات الله
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کرم الله
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد حروف کلام الله
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد قطرات الامطار
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اوراق الاشجار
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رمل القفار
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ما خلق فی البحار
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد الحبوب والثمار
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اللیل والنهار
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ما اظلم علیہ اللیل واشرق علیہ النہار
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من صلی علیہ
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من لم یصل علیہ

اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد انفاس الخلائق
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد نجوم السموات
اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل شئ فی الدنیا
والآخرة صلوات الله تعالی وملائکته وانبیائه ورسله وجمیع الخلائق علی
سید المرسلین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین وشفیع المذنبین سیدنا ومولانا
محمد وعلی آله واصحابه وازواجه وذریاته واهل بیته واهل طاعتک اجمعین
من اهل السموات والارضین برحمتک یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین وصلی الله
علی سیدنا محمد وآله واصحابه اجمعین وسلم تسلیما دائما ابدا کثیرا والحمد لله رب العالمین

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **جواہر قدس** ہے تذکرہ شیخ محمد احسان علیہ الرحمۃ فی ذکر حضرت خواجہ ضیاء الله خلیفہ حضرت قبلۂ عالم رضی الله عنہما کا دو مقام پر تحریر کیا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے ذکر حال خواجہ ضیاء الله کشمیری بخدمت آنحضرت مرید شد سبب ارادت از این بود کہ شبے در واقعہ پیغمبر خدا را دید کہ دست حضرت صدیق اکبر رض را گرفتہ در مسجد در آمدند در آن مسجد حضرت خلیفۃ الله بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بر حضرت خلیفۃ الله می نمایند واز نہایت مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان می دہند بمجرد بوسیدن جناب رسالت صورت قیوم رابع وصورت حضرت سید المرسلین یکے شد درین اثنا حضرت ابوبکر خطاب بخواجہ ضیاء الله کردہ فرمودند کہ حکم حضرت پیغمبر خدا چنین است کہ پیش شیخ محمد زبیر رفتہ مرید شوی کہ او قطب جہان وقیوم زمان ست روز دیگر خواجہ ضیاء الله بخدمت حضرت خلیفۃ الله آمدہ مرید شد آنجناب عنایت بے غایت بر خواجہ ضیاء الله داشتند ومی فرمودند کہ او فخر کشمیر است اور دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ از جملہ خلفائے حضرت خلیفۃ الله بکمال ورع وتقوے واتباع سنت سنیہ این طریقۂ علیہ احمدیہ معصومیہ موصوف است آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ خارج

تحریر ست بر خواجہ داشتند و اشارات عمدہ مثل ولایت صغری و کبری و
علیا و کمالات نبوت بلکہ تا حقائق ثلثہ وغیرہ بخواجہ عنایت فرمودند بخلافت
خود سرافراز ساختہ اند و کرّات و مرّات از زبان مبارک آنحضرت در حق
خواجہ شنیدہ شدہ است کہ مے فرمودند کہ وے در محبت و اعتقاد عدیم المثل
است انتہے **معاملہ** تاریخ بست و ہشتم ماہ مبارک رمضان ۱۳۰۴ھ تھی کہ راقم
کو بعد عشا کے ایک مقام عالی معاینہ مین آیا ظہور نسبت بابرکت حضرت پیر و مرشد
کا معلوم ہوا وہ کیفیت عیانی اور فیضان معطر تقریر و تحریر سے افزون ہے
بعدازان بذریعہ عرضداشت کی آنجناب کو اطلاع کی جواب مین دستخط خاص سے تحریر فرمایا کہ یہ بہت بڑی
بشارت ہے والحمدللہ **فیض** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ امام بخاری و
مسلم سلطان المشائخ کو نہین پاتے اور حضرت نے بھی ایسا ہی فرمایا **دعوت**
وہ مقام جس کی طرف آنحضرت صلعم نے خاص و عام کو دعوت کی ہے جنت
ہے **اختلاف** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تجلی ذات البحت کے قائل ہین اور
حضرت خواجہ میر درد تجلی ذات بے حیلولہ اسما و صفات جائز نہین رکھتے
واللہ اعلم **ف** ذات و صفات مین لاعین و لاغیر قول قدیم ہے **فیض**
اہل عبادت ہون یا اہل ریاضت جس کے معاملات عالی تر اوسی کی نسبت
فائق ہے **لطیفہ** ارواح مشائخ پر فاتحہ پڑھنے سے فتح باب جلد ہوتا ہے
نکتہ پیش طاق وصول جس قدر بلند ہوگا معاملات بھی عالی ہون گے
معرفت اتباع سنت ہر ذیل کی نسبت مین بحسب معاملہ پیدا ہوتا ہے
حسنات الابرار سیئات المقربین **ف** جب تک حضوری آنحضرت صلعم
کی نہو سلوک ناتمام ہے **تحقیق** طریقۂ حسنیہ کے بیان مین ایک مکتوب انتباہ
فی سلاسل اولیاء اللہ مین نظر سے گذرا **تفصیل** حضرت شاہ غلام علی صاحب
نے طریقہ مظہریہ مین ارشاد مفصل فرمایا لہذا اون سے بھی طریقہ جدید پیدا ہوا
چنانچہ آپ کو الہام بھی ہوا تھا **ف** ہاتف غیب مشہور ہے اور بعض اکابر نے

فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اولیا اللہ سے بخلق صورت کلام کرتا ہے **ف** نعمای بہشتی
کا اس عالم مین آنا قصہ حضرت مریم سے ظاہر ہے اور اولیا اللہ سے بھی یہ
کرامت منقول ہے **ارشاد** سلوک مصطلح اگرچہ تمام ہو جائے معاملات الٰہی
کی انتہا نہین ۔ قصۃ العشق لا انفصام لہا ۔ **نکتہ** میدان وسیع واسطے دیدار
رب الارباب کے تمام جنات کے مافوق ہے تو سب اہل جنت اپنے
اپنے مقام سے عروج کرکے اوس میدان مین جمع ہون گے اور حسب مراتب
بٹھلائے جائین گے کہ انزلوا الناس منازلہم اوس وقت عرش سے حجاب
اوٹھا دیے جائین گے اور قبل دیدار ایک مینہ خوشبو کا برسیگا اور دور
شراب طہور بھی ہوگا اور ہر ایک اوس کو اپنے سے اس طرح اقرب دیکھے گا
اور باتین کریگا کہ ایک کی دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور دیدار الٰہی مین ایسے مستغرق
ہون گے کہ تمام نعمائے بہشتی کو اوس کے روبرو فراموش کرینگے اعاذنا اللہ
وایاکم بہذہ النعمۃ العظمیٰ بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ذوق طاعت** مشتمل ہے ابواب ثلثہ پر
باب اول قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التوحید راس الطاعات واختلف المشائخ
فی اقسام التوحید وحدوده فقال واحد منہم التوحید اسقاط الاضافات واقوالہم
کثیرۃ جدا کما لا یخفیٰ علی اہل الخبر وقال طائفۃ بوحدۃ الوجود مثل الشیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ وایدہ مولانا الجامی قدس اللہ روحہ وانکشف ذلک التوحید
علی کثیر من الخواص مع صحۃ الاحوال وہم ارباب الولایۃ افاض اللہ علینا من
برکاتہم وقال بہ کثیر من العوام بمحض التقلید فضلوا واضلوا نعوذ باللہ منہم وقال
جماعۃ بوحدۃ الشہود مثل الشیخ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ وایدہ شیخ مشائخنا
الکبار قدوۃ المقربین والابرار الشیخ احمد السرہندی قدس اللہ تعالیٰ سرہ بل

اثبت العروج من ذلک المقام ایضا ومنهم من قال بالتطبیق بین القولین
والجمع بین الضدین مثل الشیخ ولی الله الدہلوی رح ومنهم من قال بالتوحید
المطلق من تقید الوجود والشهود وهو امام الطریقة المحمدیة خواجہ ناصر الدہلوی
وخلفه خواجہ میر درد المحمدی طریقة رضی الله تعالی عنهما ولا خلاف فی مرتبة الاجمال
ان الله واحد وعلیها مدار الایمان واما اقوالهم رحمهم الله فمن باب التفصیل الذی
ظهر علی قلوبهم لتفاوت اقدامهم فی العرفان ولا یقبل التوحید الا باقرار الرسالة
خلافا للحکماء الفلاسفة وغیرهم فان الحکماء خاضوا فی بواطن عالم الاجسام فانکشف
علیهم ان ذلک الاجسام اعتبارات محضة وزعموا ان ذلک الوجود الذی هو حقیقة
عالم الاجسام هو الله تعالی وبه قیام العالم کما تری فی الظاهر ان الاجسام لاختلاف
صورهم اعتبارات شتی ومع ذلک کلهم من العناصر الاربعة التی بها ترکیب العالم
کله فان قلت ما الفرق بین الصوفیة الوجودیة والحکماء الاشراقیین لان المنتهی
واحد قلت سبحان الله شتان ما بینهما فان الحکماء هجرتهم الی حقائق الاشیاء
والصوفیة هجرتهم الی الله ورسوله ونیاتهم صالحة وانما الاعمال بالنیات وانما
لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله الی آخر الحدیث فالحمد لله الذی
هدانا من المختلفات کلها الی ما هو شفاء للصدور **باب ثانی** نوع دیگر از طاعت
اطاعت رسول است صلی الله علیه وسلم وآن مبسوط در ہمہ کتاب وسنت است
ومن یطع الرسول فقد اطاع الله وتدوین مسائل مستنبطه از آیات واحادیث
ائمہ مجتهدین است فرموده اند لفقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد
وماتریدی واشعری رحمهم الله متکفل عقائد شدند تا مبتدعے از طرف خود اختراع
ایمانیات نہ کند وصوفیۂ کبار اخلاق الٰہیه واوصاف قدسیه کہ در نفس مطمئنہ
آنحضرت صلعم مودع بود بہ تصفیۂ قلب وتزکیۂ نفس پرداختہ تکمیل قرب بہ تحصیل
آن فرمودند کہ قد افلح من زکاها وقد خاب من دساها وفلاح موعود را مشہود
ایشان نمودند کہ الاحسان ان تعبد الله کانک تراه اگرچہ رویت نیست مشابہ

رویت است کاف تشبیہ اشارت بآن دارد وچون حصول این دولت وابستہ
فضل رحمانی است لہذا اہل کسب را باین حضور رعام تسلی نمودند کہ فان لم تکن
تراہ فانہ یراک **باب ثالث** تیسری قسم اطاعت کی اطاعت اولوا الامر کی
ہے کہ السلطان ظل اللہ تو یہ مرتبہ ظل بھی منجر طرف اوسی اصل کے ہے
اور علمانے اولوا الامر سے ایک یہ مراد لی ہے جو مذکور ہوئی دوسرے مراد اولوا الامر
سے اصول انسان کہ ماں باپ ہین موافق شرع کے ان کی اطاعت ضرور
ہے تیسرے مراد اولوا الامر سے استاذ ہے کہ اوس کی نافرمانی سے انسان
علم ضروری سے محروم رہتا ہے چوتھے مراد اولوا الامر سے مرشد ہے کہ اوسکی
اطاعت سے قرب خدا ورسول حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وسعت بیان** ہے واضح ہو کہ طائفہ صوفیہ
واصلان خدا وتارکان ماسوا ہین لیکن بفحوائے ظہور کثرت در وحدت ان کے
مصطلحات علوم بھی بہت ہین چنانچہ مذکور کتب سلوک ورسائل بشرح وبسط
تمام ہین اور بعض مصطلحات اون کے ساتھہ علمای ظاہر ومتکلمین کے متفق
ہین اور بعض حکما کی اصطلاح کے موافق ہین اور بعض مطابق عرف عام کے
اور بعض مصطلح خاص اون کے ہین لہذا مناسب جانا کہ شتے از خروار تحریر کرے
فہم من فہم ؎ مطرب عشق عجب ساز ونوائے دارد ؛ نقش ہر پردہ کہ زد راہ بجائے
دارد ؛ وھو ہذا سیرت جذب وسلوک سیر وطیر صحو ومحو تلوین وتمکین
سیر مستدیر ومستطیل سیر قدمی ونظری معیت واقربیت عینیت واتحاد
اثنینیت وامتیاز ظلال ومقتضیات وآثار صفات ثمانیہ صفات ثبوتیہ وسلبیہ
شیون ذاتیہ لطائف عشرہ ہیئت وحدانی کمالات ولایت ونبوت
حقائق انبیاء والہیہ حضور وشہود جذبات وواردات سکینہ وجمعیت وقوف
قلبی وعددی وزمانی پاس انفاس وجود وعدم فنا وبقا عروج ونزول

یافت ونایافت تجلیات دقائق معارف صباحت وملاحت تجلی
برقی ودائمی حسن صورت وسیرت تجلی نوری وصوری ایمان حقیقی
نسبت احسان دائرۂ امکان عالم مثال تجدد امثال مراقبہ مشاہدہ
مکاشفات الہام القای رحمانی وملکی خواطر شیطانی وحدیث نفسانی محاضرہ
مجاہدہ حال ومقام ذوق شوق کشف وکرامت نسبت مرادی ومریدی
فتوح غیب وشہادت صلاح قلب اطمینان نفس اعتبارات
مبادی تعینات لاتعین اصل وظل عکوس ولایت عامہ وخاصہ
ولایت صغری وکبری وعلیا ولایت ایمانی وعرفانی واحسانی عالم امر
عالم خلق محکم ومتشابہ رموز مقطعات کفر طریقت اسلام حقیقی حجب ظلمانی
ونورانی اسم ذات نفی اثبات عرض وطول نسبت دوام آگاہی
ملک وملکوت اجسام وارواح پرداخت نسبت کسب ووہب محبت
ذاتی وصفاتی شریعت طریقت حقیقت معرفت تجلی واستتار بطون وظہور
سلطان الاذکار سیر مرادی ریاضت وعبادت نسبت ادراکی وکشفی
وجہلی وصول الی اللہ اویسیت ضمنیت فاتحہ مشائخ علم لدنی سیر
الی اللہ وفی اللہ ومن اللہ باللہ استغنائے انا نفی خواطر جمع وفرق جمع الجمع
غلبت واستغراق وبیخودی اضمحلال واستہلاک رنگ وبیرنگی قرب
نوافل وفرائض وجود وشہود قطبیت غوثیت فردیت خلت
محبوبیت صرفہ محبت ومحبوبیت ممتزجہ عاشقی ومعشوقی کشف وقائع
وجدان وعیان قرب امامت وخلافت اجازت مقیدہ ومطلقہ شرح صدر
جہل ونکارت فیض وبرکت آزادگی ومشیخت اولیائے عزلت وعشرت
ارادت حقیقی طلب صادق ذکر جنانی ولسانی نسیان ماسوا فطرت و
خلقت سماع اصالت وتبعیت فوائد وزوائد اصول وفروع نفس ناطقہ
مصالح کلی وجزئی مشارب واقدام استعداد فیض زمانی ومکانی علم وحکمت

جمع و قبول ہمت تصرف حلقۂ توجہ اوراد و وظائف ذکر و فکر
کیف و بے کیف حدوث و قدم کلام و رویت تصفیہ و تزکیہ و
تجلیہ خلوت و جلوت فقر و درویشی رو بحق رو بخلق رابطہ انوار
اسرار اشارات حواس خمسہ تقید و اطلاق قبض و بسط سیر
آفاقی و انفسی کمالات رسالت و اولوالعزمی محمدیت خالصہ طفرہ لمعان
وصفا سوز و گداز آز و نیاز عبودیت عبدیت الوہیت تجلی افعال
آداب تخلق باخلاق اللہ اذکار و اشغال تخفیف بار وغیرہ بہت سے
اصطلاحات ہین کل حزب بما لدیہم فرحون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **غنیمت باردہ** بیان مناقب
طریقۂ حضرات مین بقدر ضرورت تحریر ہوتا ہے ازانجملہ یہ منقبت اکثر خاص و
عام پر ظاہر و باہر ہے کہ اس طریقے کے حضرات مین جو معاملات عالیہ دیکھے
اور سنے جاتے ہین فی زماننا کمیاب تر ہین چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل مین
راقم کے مذکور ہوئے ازانجملہ یہ جامعیت اس طریقے کی ظاہر ہے کہ طریقۂ محمدیۂ
مروجہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ باعتبار اون کے عصر کے خاتم الطرق
اور جامع کمالات قدما و متاخرین بلطف تمام ہے اوس کے فیوض و برکات
بجز ہمارے حضرات کے فی زماننا معلوم نہین ازانجملہ یہ اقربیت و سہولت اس
طریقہ کی مفید عام ہے کہ مراقبات دور و دراز و معمولات طول و طویل ایسے نہین
جس سے حوصلہ و ہمت اہل طلب کی پست ہو جائے بحکم بشروا ولا تنفروا و یسروا
ولا تعسروا عجب لطف سے وصول و حصول ہوتا ہے اور بسبب اتباع سنت
قرب خدا و رسول سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہین ازانجملہ یہ خصوصیت اکثر تحریر
سے ہویدا ہے کہ معارف و فوائد اس طریقۂ جامع کے اکثر موافق عقل و نقل
و عرف کے خاص فہم و عام پسند اور باعث مزید اعتقاد و تصدیق کمالات

اولیای سابق و متاخرین اور بااین ہمہ بجائے خود ایک جدت بھی رکھتے ہین آزانجملہ یہ لطف خاص ہے کہ اکثر مصطلحات کتاب و سنت کا بیان اس طریقے مین اصل اصول قرار دیا گیا ہے اور بضرورت افہام وغیرہ اور اصطلاحات کو بھی صرف تحریر کیا ہے ❊ چہ رامی زند این مطرب مقام شناس ❊ کہ درمیان غزل قول آشنا آورد ❊ آزانجملہ یہ قرب جو اس طریقہ کو اپنی اصل سے بحکم اول با آخر نسبتے دارد ثابت ہے لہذا ہمارے حضرات اون رسوم سے جو موجب خردہ گیری خلق ہوتے ہین بالکل برکنار رہین اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم و عادت کو داخل کفر و شرک بھی نہین جانتے آزانجملہ فروغ اس طریقہ کا اس سے روشن ہے کہ بسبب اتباع سنت و حسن اخلاق حضرات کے اون کی عقیدت اور محبت کو عام نظرون مین قبول تمام ہے کہ علاوہ اہل کمال کے ہر فن کے لوگ اکثر اون کے نیازمند اور بیان اوصاف مین تر زبان ہین للراقم ❊ مرید ہوتے ہین سب رند و پارسا اوس کے ❊ بھری ہوئی ہے شراب طہور آنکھون مین ❊ بالجملہ اس بیان مجمل سے بہت امور مفصل ہو سکتے ہین والسلام والاکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شرح صدر** ہے **لطیفہ** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ سیادت بنی فاطمہ کے بنظر نطفۂ پاک آنحضرت صلعم کے ایسا شرف ہے جو کسی کی اولاد مین نہین **نقل** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مین نے تیس لوگ صحابۂ کبار سے پائے کہ اون کو اپنے اوپر خوف نفاق کا تھا تذکرہ اس عرصہ مین جو اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا بحسب شمار گیارہوین بار زیارت حاصل ہوئی بعض ملفوظات جو فرمائے تحریر ہوتے ہین فرمایا ایک بار مجھکو تشنگی غالب تھی اوس وقت ایک فیض آیا جس سے تمام سینہ خنک ہو گیا مانند برف کے فرمایا اولیا زیر قدم انبیا کے ہوتے ہین اور بعض اولیاء اللہ کے قلب مین

سب انبیاء اولو العزم کا فیض ہوتا ہے ایک صاحب نے عرض کیا وجود و
شہود مین کیا فرماتے ہین فرمایا ہمارے حضرت کے ملن ان باتون کا ذکر تھا
مسئلہ مسائل کا ذکر رہتے فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا بتانہین کرتے
ایک بزرگ کسی کو اولیاء اللہ سنکر اون کی زیارت کو گئے دیکھا کہ اونہون نے
اول پائے چپ مسجد مین رکھا وہ پھر کر چلے آئے فرمایا کہ لوگ بعض شخص کو برا
جانتے ہین اور اوسی شخص پر انوار الٰہی برستے ہوتے ہین فرمایا راقم سے کہ تمسے
اور حضرت مخدوم جہانیان رح سے بھی ملاقات ہوتی ہے عرض کیا ایک بار
دیکھا تھا آپ نے اون کی مدح فرمائی فرمایا شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد
خلیفہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے **نقل** مین کے لوگ
قرآن شریف کو سن کر گریہ کرتے تھے حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ ہم بھی ایسا
کرتے تھے پھر سخت ہو گئے دل **ف** تہذیب اخلاق باعث حسن معاش
وتصحیح اعمال موجب حسن معاد ہے کونوا بقبول العمل اشد اہتماما من العمل قول حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کا ہے **نقل** فرمایا آنحضرت صلعم نے تین شخص
مرفوع القلم ہین مجنون اور طفل نابالغ اور نائم حتے کہ عذر ساقط ہو **وارد** توارد
عرفان جائز ہے الصوفیۃ کنفس واحد **سر** فضیلت بعض کی بعض پر ثابت
ہے اور فضیلت کلی خصائص جزئیہ پر حاوی ہوتی ہے **عرفان** اگرچہ احاطہ
اوس کا عام ہے لیکن مقام خاص بھی ثابت ہین چنانچہ عرش اور کعبہ اور
دل مومن اور جنات عدن وغیرہ ~ ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم ✝
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم ✝ من وجہہ شمس الضحی من خدہ بدر الدجی ✝
من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم ✝ **مثال** مثل واسطے اللہ تعالے کے
ممتنع ہے اور مثال جائز ہے کہ وللہ المثل الاعلی تو وہ مثل اعلی سارے کائنات
مین یہی انسان کامل ہے جو اشرف مخلوقات الٰہی ہے اور سر اصل کل و افضل
رسل ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو گویا اللہ تعالے ان الفاظ کے پردہ مین

آنحضرت صلعم سے فرماتا ہے کہ میری مثال تم سے ہے ولہ در من قال
سے گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین ✤ ذات حق را آشکارا اندرو
خندان ببین ✤ ف قرب صلاح وشہادت وصدیقیت تمام اولیاء اللہ
مین دائر ہے علی تفاوۃ الاقدام تاریخ دوازدہم ذی الحجہ ۱۲۴۹ھ یک ہزار
و دو صد و چہل و نہم مین اعلی حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے اجازت نامہ
حضرت کو بھیجا تھا چنانچہ لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہے رسائل ہذا مین
اگر کوئی شک وشبہہ ناظرین کو ہووے تو کسی عبارت سے انہین رسائل
کی حل ہو سکتا ہے اور اگر کوئی مافی الضمیر اپنا دکھیا چاہے تو جواب شافی
حاصل کر سکتا ہے واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ بزم نشاط ہے للراقم سے کیجے ہی جسم وروح کو
بیان ارتباط ہے ✤ عالم ترے ظہور سے بزم نشاط ہے ✤ حضرت نے فرمایا
کہ چار گھڑی مسئلہ مسائل کا ذکر کرنا افضل ہے رات بھر کے عبادت کرنے
سے الخ چہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند کہ علم الیقین اولیا
مشکل می شود تناقض بقول مجمع علیہ صوفیہ کہ علمائے ظاہر نیز بآن قائل اند
ندارد و نفی مشاہدہ بطورے نباید دانست کہ خلاف سلف وخلف لازم آید والحمد
للہ کہ فقیر راقم ہر چند علم رسمے بقدر ضرور دارد و کتب تصوف وسلوک را از
ہیچ استادے نخواندہ محض تصرف باطن حضرات ست کہ دقائق انوار را
بر من منکشف ساختہ و بعجائب اسرار نواختہ لہذا سطرے چند در معانی قول مذکور
می نگارد امید کہ منظور نظر ارباب ذوق افتد منہا ہر گاہ علم الیقین صورت پذیر
آمد مقصود حاصل ست زیرا کہ گرفتاری ایقان است نہ از باب وہم وگمان
منہا مفہوم کلام حضرت شیخ ورائیت اوست تعالی شانہ لیس این ہم مستلزم
نفی مشاہدہ باطن نیست زیرا کہ اہل نظر قائل تقید او در صورت وشکل وشبیہ میشوند

بلکہ ظہورے از ظہورات الٰہی در منظر دل می شناسند منہا کلام حضرت شیخ کہ
برین نہج واقع شدہ بمقتضائے نسبت آنجناب ست و ارباب نسبت
مع اللہ بحسب معاملۂ ایشان بارب خود کلام می فرمایند چون نسبت انبیا
کہ جہت نزول دران لازم است برایشان غلبہ داشت ازینجا ست کہ
مشاہدہ باطن را بآن رتبہ نمی سنجند منہا مشکل گفتن دلالت بر تجلی دارد کہ ظہور
شے در مرتبۂ ثانیست منہا بحسب اختلاف اوقات کہ تجلی کل یوم ہو فی شان
ازان مشعر است سخنہای مختلف از دہن عارف کامل کہ ترجمان الٰہی ست
می برآید ے این طائفہ گویا بہ زبان دگر اند منہا مراد ازین مشاہدہ تجلی صورے
کفر طریقت کہ در صور این عالم جلوہ می نماید گرفتہ باشند و آن معاملہ دیگر است
کہ رایت ربی فی احسن صورۃ منہا مقتضائے کلام حضرت شیخ غیرت محب بمحبوب
خود است کما قیل ؎ غیرت از عشق بر مرروی تو دیدن ندہم + گوش را نیز
حدیث تو شنیدن ندہم + منہا منظور ازین بیان نگہداشت مصلحت کلی است
و سنت انبیاست کہ دعوت ایشان باموری باشد کہ دران خواص حکم
عوام دارند منہا تجلی ہر سالک بحسب علم اوست بآن سبحانہ و تعالی نہ مناسب
رتبۂ الوہیت پس صحیح آمد کہ علم الیقین مشکل مے شود واللہ اعلم **رباعیات**
حضرت درد علیہ الرحمۃ کی علم الکتاب سے نقل ہوتی ہین واسطے تفریح خاطر احباب کے

رباعی

ہستی و عدم خراب میخانۂ اوست
چشم دل تو اگر حقیقت بین است
گر باد نسیم مست بوے تو گذشت
یارب چہ قدر بخلق نزدیک تری
آن دل کہ ہمہ وقت بحق آگاہ است
در دیدۂ مردمان اہل تحقیق

امکان و وجوب مست پیمانۂ اوست
ہر ذرۂ خلق روزن خانۂ اوست
در فصل بہار محو روے تو گذشت
ہر کس کہ ز خود گذشت سوی تو گذشت
خالی ز خیالات گدا و شاہ است
مصراع دگر ز بہر بیت اللہ ست

از هر بد و نیک چون خوش و شاد شدیم / وارسته ز خار و گل چو شمشاد شدیم
یعنی دل را که باعث تفرقه بود / بستیم بزلف یار و آزاد شدیم
در عجز بسا ز کبریائیم همه / در کسوت فقر با غنائیم همه
ما درویشان بسان اکسیر ای درد / خاکیم اگرچه کیمیائیم همه
یک عمر قدم براه افسانه زدیم / یک چند در کعبه و بتخانه زدیم
المنة لله که آخر ای درد / در میکده آمدیم و پیمانه زدیم
کیفیت چشم تو به خاطر جا کرد / مستغنیم از کشمکش صهبا کرد
بر دل چو نظر فتاد از خود رفتم / این شیشه مگر نشئه مے پیدا کرد
آن جلوه که از طاق شعورم افگند / بر خرمن هوش برق طورم افگند
تا پردهٔ راز اقربیت نه درد / نزدیک شد آن قدر که دورم افگند
آن جلوه به دیده یار خواهد گردید / رازش همه آشکار خواهد گردید
ما آئینه ایم و خود پرست ست نگار / ناچار به ما دوچار خواهد گردید
تا بندهٔ آن حسن و جمالیم همه / وارسته ز هر فکر و خیالیم همه
مستقبل و ماضی علما می دانند / ما درویشیم مست حالیم همه
بے لشکر و فوج بادشاہی کردیم / بر مسند فقر کبریائی کردیم
ای درد بدولت فقیری این جا / در کسوت بندگی خدائی کردیم

نسبت ہمارے حضرات کی عجب مجموعہ ہے کہ سالکان طریقہ کو بحسب استعداد اون کے اس طریقہ مین نسبت پیدا ہوتی ہے اور بعض کی نسبت بہ نسبت بعض کے جامع تر ہوتی ہے اور اصل رتبہ ہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ چونکہ صوفیہ کبار عقائد مین تمام اہل سنت و جماعت سے اور اعمال مین صلحا و علماء سے اور اخلاق مین اکثر حکما و عقلا سے متفق ہین اور جامع ان تمام مقاصد کی حدیث شریف ہے لہذا راقم نے مناسب جانا

کہ مشارق الانوار سے احادیث متفق علیہ کہ اصح بالاتفاق ہین اقتباس کری
تا کہ ہر نہج کے لوگ اوس سے بہرہ ور ہو سکین لہذا نام اس خلاصہ کا
انوار المشارق رکہا اور احکام مندرجۂ احادیث کو کتب فقہ سے دریافت
کرنا چاہیے **الباب الاول ابن عباس** من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتے
یستوفیہ **ابن عمر** من ابتاع نخلا بعد ان توبر فثمرہا للذی باعہا الا ان یشترطہا
المبتاع ومن ابتاع عبدا فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع **عائشۃ** من
ابتلی من ہذہ البنات بشیٔ فاحسن الیہن کن لہ ستراً من النار **انس** من احب
ان یسال عن شیٔ فلیسأل فلا تسالونی عن شیٔ الا اخبرتکم ما دمت فی مقامی
ہذا **عائشۃ** من احدث فی امرنا ہذا مالیس فیہ فہو رد **ابن مسعود** من احسن
فی الاسلام فلا یواخذ بما عمل فی الجاہلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول
والآخر **سعید بن زید** من اخذ شبراً من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین **ابوہریرۃ**
من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ **ابوہریرۃ** من ادرک مالہ بعینہ
عند رجل افلس او انسان قد افلس فہو احق بہ من غیرہ **سعد بن ابی وقاص**
من ادعی الی غیر ابیہ وہو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام **ابوہریرۃ** من
اراد اہل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء **عدی بن حاتم** من
استطاع منکم ان یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل **ابن عباس** من اسلم
فی تمر فلیسلم فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم **ابن مسعود** من اشتری
محفلۃ فردہا فلیرد معہا صاعا **ابوہریرۃ** من اعتق رقبۃ مومنۃ اعتق اللہ بکل ارب
منہا اربا منہ من النار **ابوہریرۃ** من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ
فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل ثم استسعی غیر مشقوق علیہ **ابن عمر**
من اعتق عبدا بینہ وبین آخر قوم علیہ فی مالہ قیمۃ عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق
علیہ ان کان موسرا **جابر** من اعمر رجلا عمری لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیہا
وہی لمن اعمر لہ ولعقبہ **ابوہریرۃ** من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما

قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة
الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما قرب دجاجة
ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائکة
یستمعون الذکر **سفیان بن ابی زہیر** من اقتنی کلبا لا یغنی عنہ زرعا ولا ضرعا
نقص من عملہ کل یوم قیراط **جابر** من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا
ولیقعد فی بیتہ **انس وابو ہریرة** من اکل من ہذہ الشجرة فلا یقرب مسجدنا
ابو ہریرة من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث
او ماشیة **ابو ہریرة** من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنة الجنة کل
خزنة باب تقول ای فل ہلم فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک
الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منہم
عثمان من بنی للہ مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنة **ابو ہریرة**
من تردی من جبل فقتل نفسہ فہو فی نار جہنم یتردی فیہا خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن
تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ
بحدیدة فحدیدتہ فی یدہ یتوجأ بہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا **بریدة**
بن الحصیب من ترک صلوة العصر فقد حبط عملہ **سعد بن ابی وقاص**
من تصبح بسبع تمرات عجوة لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر **عثمان** من توضأ نحو
وضوئی ہذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال حین
توضأ ثلثا **ابن عمر** من جاء منکم الجمعة فلیغتسل **زید بن خالد الجہنی** من جہز غازیا
فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ بخیر فقد غزا **ثابت بن الضحاک**
من حلف بملة غیر الاسلام کاذبا فہو کما قال **ابن مسعود** من حلف علی مال امرء
مسلم بغیر حقہ لقی اللہ وہو علیہ غضبان ثم قرأ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصداقہ من کتاب اللہ ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا اولئک
لا خلاق لہم فی الآخرة ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامة ولا یزکیہم ولہم

عذاب الیم **ابو ہریرۃ** من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ
ثم لیفعل الذی ہو خیر **ابو ہریرۃ** من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزے
فلیقل لا الہ الا اللہ **ابن عمرو ابو ہریرۃ** من حمل علینا السلاح فلیس منا **ابو ہریرۃ**
من دخل دار ابی سفیان فہو آمن ومن القے السلاح فہو آمن ومن اغلق بابہ
فہو آمن قالہ یوم فتح مکۃ **ابن عباس** من رای من امیرہ شیئا یکرہہ فلیصبر
علیہ فانہ من فارق الجماعۃ فمات فمیتۃ جاہلیۃ **ابن عباس** من رای منکم رؤیا
فلیقصہا اعبرہا لہ کان یقول لاصحابہ **ابو ہریرۃ** من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ
او لکانما رانی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی **ابو ہریرۃ** من رانی فی المنام
فقد رانی فان الشیطان لا یتخیل بی **ابو ہریرۃ** من سرہ ان ینظر الی رجل من
اہل الجنۃ فلینظر الی ہذا **قالہ** لرجل قال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال
تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتودی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم
رمضان فقال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ہذا شیئا ابدا ولا انقص منہ **ابو ہریرۃ**
من شہد الجنازۃ حتے یصلی علیہا فلہ قیراط ومن شہدہا حتے تدفن فلہ قیراطان
قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین **عبادۃ بن الصامت**
من شہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی
عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ
اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل **ابو سعید** من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجہہ
عن النار سبعین خریفا **ابو موسی** من صلی البردین دخل الجنۃ **سعید بن زید**
من ظلم قید شبر من الارض طوقہ اللہ من سبع ارضین **ابو ہریرۃ** من غدا
الی المسجد او راح اعد اللہ لہ فی الجنۃ نزلا کلما غدا او راح **ابو موسی الاشعری**
من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہے العلیا فہو فے سبیل اللہ **ابو ہریرۃ** من قال حین
یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء
بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ **ابو ایوب الانصاری** من قال

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير
عشر مرار كان كمن اعتق اربعة انفس من ولد اسمعيل **ابو هريرة** من قال لا
اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير
فى يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة
سيئة وكانت له حرزا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسى ولم يات احد
بافضل مما جاء به الا رجل عمل اكثر منه ومن قال سبحان الله وبحمده فى يوم مائة
مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر **ابو قتادة** من قتل قتيلا له عليه بينة
فله سلبه **ابو هريرة** من قذف مملوكه وهو برئ مما قال جلد يوم القيامة الا ان
يكون كما قال **ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصارى** من قرا بالآيتين من
آخر سورة البقرة فى ليلة كفتاه **الربيع بنت معوذ بن عفراء** من كان اصبح
صائما فليتم صومه ومن كان اصبح مفطرا فليتم بقية يومه **ابو سعيد** من كان
اعتكف فليرجع الى معتكفه فانى رايت هذه الليلة ورايتنى اسجد فى ماء وطين
ابو هريرة من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك ارضه
انس من كان ذبح قبل الصلوة فليعد **عبد الرحمن بن ابى بكر** من كان
عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام اربعة فليذهب
بخامس بسادس او كما قال **جابر** من كان له شريك فى ربعة او نخل فليس له
ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان رضى اخذ وان كره ترك **ابو هريرة** من كان
منكم مادحا اخاه لا محالة فليقل احسب فلانا والله حسيبه ولا ازكى على الله احدا
احسب كذا وكذا ان كان يعلم ذلك **ابو هريرة** من كان يؤمن بالله واليوم
الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان
يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت **ابو هريرة** من لا يرحم لا يرحم
عمر من لبس الحرير فى الدنيا لم يلبسه فى الآخرة **عائشة** من مات وعليه
صيام صام عنه وليه **ابن مسعود** من مات وهو يدعو من دون الله ندا دخل النار

ابو هريرة من نسي وهو صائم فاكل او شرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه
عائشة من نوقش الحساب عذب ابو هريرة من يرد الله به خيرا يفقهه
في الدين جابر من رجل يتقدمنا فيمدر الحوض فيشرب ويسقينا قاله حين دنا
من ماء من مياه العرب جابر من لكعب بن الاشرف فانه قد آذى الله
ورسوله انس من ينظر لنا ما صنع ابو جهل قاله يوم بدر فانطلق اليه ابن مسعود

الباب الثاني في ان — عائشة ان ابغض الرجال الى الله الالد الخصم
ابو موسى الاشعري ان ابواب الجنة تحت ظلال السيوف ابو هريرة ان احدكم
اذا قام يصلي جاء الشيطان فلبس عليه حتى لا يدري كم صلى فان وجد احدكم
ذلك فليسجد سجدتين وهو جالس ابن مسعود ان احدكم يجمع خلقه في بطن امه
اربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يرسل الله اليه
الملك فينفخ فيه الروح ويؤمر باربع كلمات يكتب رزقه واجله وعمله وشقي او
سعيد فو الذي لا اله غيره ان احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها
الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها وان احدكم ليعمل
بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل
اهل الجنة فيدخلها انس ان اخوانكم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم بلغ عنا نبينا
انا قد لقيناك فرضيت عنا ورضينا عنك جابر ان اخوف ما اخاف على
امتي عمل قوم لوط ابن مسعود ان اشد الناس عذابا يوم القيمة عند الله المصورون
عائشة ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيمة ويقال لهم احيوا ما خلقتم
سعد بن ابي وقاص ان اعظم المسلمين في المسلمين جرما من سأل عن شئ لم يحرم على
الناس فحرم من اجل مسألته ابو موسى ان الاشعريين اذا ارملوا في الغزو او قل
طعام عيالهم بالمدينة جمعوا ما كان عندهم في ثوب واحد ثم اقتسموا بينهم
في اناء واحد بالسوية فهم مني وانا منهم جابر وعائشة ان البيت الذي فيه
الصور لا تدخله الملائكة ابن عمر وعائشة ان التلبينة تجم فؤاد المريض وتذهب

بعض الحزن النعمان بن بشير ان الحلال بيّن وان الحرام بين وبينهما
مشتبهات لایعلمهن کثیر من الناس فمن اتقے الشبهات استبرا لدینه وعرضه
ومن وقع فے الشبهات وقع فے الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان
یرتع فیه الا وان لکل ملک حمی الا وان حمے الله محارمه الا وان فے الجسد
مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وہے القلب عائشة
ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ابوہریرة ان الرحم شجنة
من الرحمن فقال الله من وصلک وصلته ومن قطعک قطعته ابوبکرة ان
الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا
منها اربعة حرم ثلثة متوالیات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذی بین
جمادی وشعبان المغیرة بن شعبة ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا
ینکسفان لموت احد ولا لحیوته فاذا رایتموها فادعوا الله وصلوا حتے تنجلی انس
ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ابن مسعود ان الصدق یهدی
الی البر وان البر یهدی الی الجنة وان الرجل لیصدق حتے یکتب صدیقا وان
الکذب لیهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب حتے
یکتب عند الله کذابا ابوہریرة وابن عباس ان العین حق ابی بن کعب
ان الغلام الذی قتله الخضر طبع کافرا ولو عاش لارهق ابویه طغیانا وکفرا
ابن عمر ان الفتنة ہہنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصغانی مؤلف
ہذا الکتاب ہذا حدیث سمعته من النبی صلے الله علیه وسلم فے المنام قاله وہو
یشیر الی المشرق انس ان الله امرنی ان اقرء علیک لم یکن الذین کفروا
قال لابی بن کعب فقال ابی وسمانی قال نعم فبکی ابوہریرة ان الله تجاوز لامتی
عما حدثت به انفسها ما لم تتکلم به او تعمل به ابوہریرة ان الله حبس عن مکة الفیل و
سلط علیها رسوله والمؤمنین وانها لم تحل لاحد کان قبلی وانها احلت لی ساعة
من نهار وانها لاتحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدها ولا یختلی شوکها ولا تحل ساقطتها

لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس
الا الاذخر يا رسول الله فانا نجعله في قبورنا وبيوتنا فقال الا الاذخر فقام ابو شاة
رجل من اهل اليمن فقال اكتبوا لي يا رسول الله فقال اكتبوا لابي شاة
ابو هريرة ان الله خلق الخلق حتى اذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا
مقام العائذ من القطيعة قال نعم اما ترضين ان اصل من وصلك واقطع من
قطعك قالت بلى ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا ان شئتم ان
توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم و
اعمى ابصارهم ابو سعيد ان الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك
العبد ما عند الله انس ان الله عن تعذيب هذا نفسه لغني زيد بن ارقم ان الله
قد صدقك قاله حين نزلت سورة المنافقين وقد كان اخبر رسول الله صلى الله
عليه وسلم بقول عبد الله بن ابي لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا
وقوله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ابو هريرة ان الله كتب
على ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العينين النظر وزنا اللسان
النطق والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك او يكذبه عبد الله بن عمرو
ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء
حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا
عائشة ان الله لم يامرنا ان نستر الحجارة والطين ابو هريرة ان الله ليضحك
من رجلين وفي رواية يضحك الله الى رجلين يقتل احدهما صاحبه ثم يدخلان
الجنة ابو موسى ان الله ليملي للظالم فاذا اخذه لم يفلته ثم قرا وكذلك اخذ ربك
اذا اخذ القرى وهي ظالمة ان اخذه اليم شديد جابر ان الله ورسوله حرما
بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام قاله عام الفتح وهو بمكة ابو هريرة ان الله ورسوله
يصدقانكم ويعذرانكم قاله للانصار عائشة ان الله يحب الرفق في الامر كله
ابن عمر ان الله يدني المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره ويقول اتعرف ذنب كذا اتعرف

ذنب كذا فيقول نعم اي رب حتى قرره بذنوبه ورأى في نفسه انه هلك قال
سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى كتاب حسناته واما الكافرون
والمنافقون فيقول الاشهاد هؤلاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين
ابو سعيد ان الله يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك
والخير في يديك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب وقد اعطيتنا ما
لم تعط احدا من خلقك فيقول الا اعطيكم افضل من ذلك فيقولون يا رب واي
شيء افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعده ابدا **ام سلمة**
ان الذي يشرب في اناء الفضة فانما يجرجر في بطنه نار جهنم **انس** ان المومن اذا
كان في الصلوة فانما يناجي ربه فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره
تحت قدمه **ابو هريرة** ان المومن لا ينجس **ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري**
ان المسلم اذا انفق على اهله نفقة وهو يحتسبها كانت له صدقة **مجاشع بن مسعود**
ان الهجرة قد مضت لاهلها ولكن على الاسلام والجهاد والخير **ابن عمر** ان امامكم حوضا
كما بين جربا واذرح **انس** ان امثل ما تداويتم به الحجامة والقسط البحري
ابو هريرة ان امرأة بغيا رأت كلبا في يوم حار يطيف ببير قد ادلع لسانه من العطش
فنزعت له بموقها فغفر لها وقال البخاري فنزعت خفها فاوثقته بخمارها فنزعت
له من الماء فغفر لها بذلك **فاطمة بنت قيس** ان ام شريك يأتيها المهاجرون
الاولون فانطلقي الى ابن ام مكتوم الاعمى فانك اذا وضعت خمارك لم يرك
قاله لها حين ارادت ان تعتد وقد طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة **ابو سعيد**
ان امة من بني اسرائيل مسخت فلا ادري اي الدواب مسخت **عائشة** ان
اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور
اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة يعني كنيسة بالحبشة كان يقال لها مارية
ابو سعيد ان اهل الجنة ليتراءون اهل الغرف من فوقهم كما تتراءون الكوكب الدري الغابر
في الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء

لا يبلغها غيرهم قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين
النعمان بن بشير ان اهون اهل النار عذابا من له نعلان وشراكان من نار
يغلي منهما دماغه كما يغلي المرجل ما يرى ان احدا اشد منه عذابا وانه لاهونهم عذابا
عائشة ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم **ابن مسعود**
ان بين يدي الساعة اياما ينزل فيها الجهل ويرفع فيها العلم ويكثر فيها الهرج و
الهرج القتل **ابو هريرة** ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص واقرع واعمى فاراد الله
ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شئ احب اليك قال
لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب
عنه قذره واعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال
الابل او قال البقر شك اسحق ابن عبد الله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص
او الاقرع قال احدهما الابل وقال الآخر البقر فاعطي ناقة عشراء فقال بارك الله
لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شئ احب اليك فقال شعر حسن ويذهب عني
هذا الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه واعطي شعرا حسنا قال فاي المال
احب اليك قال البقر فاعطي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى
الاعمى فقال اي شئ احب اليك قال ان يرد الله الي بصري فابصر به الناس
قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاي المال احب اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا
فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم
قال ثم انه اتى الابرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين قد انقطعت بي الحبال
في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذي اعطاك اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال انه كاني
اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت
هذا المال كابرا عن كابر فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى
الاقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا قال

ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى فى صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ لى اليوم الا بالله ثم بك اسالك بالذى رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها فى سفرى فقال قد كنت اعمى فرد الله الى بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجدك اليوم شيئا اخذته لله ويروى لا احمدك اليوم بشيئ اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضى عنك وسخط على صاحبيك **عائشة** ان روح القدس لا يزال يويدك ما نافحت عن الله ورسوله قاله لحسان بن ثابت **ابو ذر** ان شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة **عائشة** ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة عبد اذهب آخرته بدنيا غيره **عائشة** ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة من فرقه الناس اتقاء فحشه ويروى من تركه **ابن عمر** ان عاشوراء يوم من ايام الله فمن شاء صامه **ابو هريرة** ان عفريتا من الجن تفلت على البارحة ليقطع على صلوتى فامكننى الله منه فاخذته فاردت ان اربطه على سارية من سوارى المسجد حتى تنظروا اليه كلكم فذكرت دعوة اخى سليمان رب اغفر لى وهب لى ملكا لا ينبغى لاحد من بعدى فرددته خاسئا **المسور بن مخرمة** ان فاطمة منى وانى اتخوف ان تفتن فى دينها وانى لست احرم حلالا ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مكانا واحدا ابدا **سهل بن سعد** ان فى الجنة بابا يقال له الريان يدخل منه الصائمون يوم القيامة لا يدخل منه احد غيرهم يقال اين الصائمون فيقومون لا يدخل منه احد غيرهم فاذا دخلوا اغلق فلم يدخل منه احد **ابو سعيد** ان فى الجنة شجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها **ابن مسعود** ان فى الصلوة لشغلا **انس** ان فى حوضى من الاباريق بعدد نجوم السماء **ابو سعيد** ان فيك لخصلتين يحبهما الله الحلم والاناة قاله لاشج عبد القيس **انس** ان قريشا حديث عهد بجاهلية ومصيبة وانى اردت ان اجبرهم واتألفهم اما ترضون ان يرجع الناس

بالدنيا وترجعوا برسول الله الى بيوتكم لو سلك الناس واديا وسلكت الانصار شعبا
لسلكت شعب الانصار **المغيرة بن شعبة** ان كذبا علي ليس ككذب على احد من
كذب علي متعمدا فليتبوء مقعده من النار **عائشة** ان لصاحب الحق مقالا
انس ان لكل امة امينا وان امينا ايتها الامة ابو عبيدة بن الجراح
جابر ان لكل نبي حواريا وحواريي الزبير **انس** ان لكل نبي دعوة واني
اختبأت دعوتي شفاعة لامتي يوم القيامة **اسامة بن زيد** ان لله ما
اخذ وله ما اعطى وكل شئ عنده باجل مسمى **ابو هريرة** ان لله ملائكة يطوفون
في الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا هلموا الى
حاجتكم قال فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا فاذا تفرقوا عرجوا الى السماء قال فيسألهم
ربهم وهو اعلم بهم منهم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عبادك في الارض
قال فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا يسبحونك ويكبرونك
ويحمدونك ويهللونك ويمجدونك قال فيقول هل راوني قال فيقولون لا والله
ما راوك قال فيقول كيف لو راوني قال فيقولون لو راوك كانوا اشد لك عبادة
واشد لك تمجيدا واكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألوني قالوا يسألونك
الجنة قال فيقول وهل راوها قال يقولون لا والله يا رب ما راوها قال فيقول
فكيف لو راوها قال يقولون لو انهم راوها كانوا اشد عليها حرصا واشد لها طلبا
واعظم فيها رغبة قال فمما يتعوذون قال يقولون من النار قال يقول وهل
راوها قال يقولون لا والله يا رب ما راوها قال يقول فكيف لو راوها قال
يقولون لو انهم راوها كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة قالوا ويستغفرونك
قال فيقول فاشهدكم اني قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملائكة رب فيهم
فلان ليس منهم انما جاء لحاجة قال هم القوم لا يشقى جليسهم **ابو موسى** ان للمؤمن
في الجنة لخيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها في السماء وبروي عرضها ستون
ميلا للمؤمن فيها اهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرى بعضهم بعضا **ابن عباس** ان لي

دسما قاله حين شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض رافع بن خديج ان لهذه البهائم
اوابد كاوابد الوحش ابو موسى ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل
غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلاء
والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله به الناس فشربوا
منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء
ولا تنبت كلاء فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه الله بما بعثني به فعلم
وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت به ابو هريرة
ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع
لبنة من زاوية من زوايا فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا
وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين ابو موسى ان مثلي ومثل ما
بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم اني رايت الجيش بعيني واني انا
النذير العريان فالنجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا على مهلهم و
كذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل
من اطاعني واتبع ما جئت به ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق
حذيفة ان معه ماء ونارا فناره ماء وماءه نار ابو شريح الخزاعي ان مكة حرمها الله
ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد
بها شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله فقولوا ان الله قد اذن لرسوله ولم
ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس
وليبلغ الشاهد الغائب انس ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل
ويفشوا الزنى وتشرب الخمر وتذهب الرجال وتبقى النساء حتى يكون لخمسين امراة
قيم واحد ابو سعيد ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابا بكر ولو كنت
متخذا خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام ومودته لا يبقين في
المسجد باب الا سد الا باب ابي بكر ابو سعيد ان من ضئضئ هذا قوما يقرؤن القرآن

لا یجاوز حناجرہم یقتلون اہل الاسلام ویدعون اہل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم
من الرمیۃ لئن ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد قال الذی الخویصرۃ حین قال اتق اللہ یا محمد حین قسم
ذہیبۃ فی تربتہا کان بعث بہا علیؓ من الیمن بین الاقرع وعیینۃ وعلقمۃ وزید الخیل **ابی بن کعب**
ان موسی قام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم
الیہ فاوحی اللہ الیہ ان لی عبدا بمجمع البحرین ہو اعلم منک فقال موسی یا رب وکیف لی بہ قال
تاخذ معک حوتا فتجعلہ فی مکتل فحیثما فقدت الحوت فہو ثم فاخذ حوتا فجعلہ فی مکتل ثم انطلق وانطلق
معہ بفتاہ یوشع بن نون حتے اذا اتیا الصخرۃ وضعا رؤسہما فناما واضطرب الحوت فی المکتل
فخرج منہ فسقط فے البحر واتخذ سبیلہ فے البحر سربا وامسک اللہ عن الحوت جریۃ الماء
فصار علیہ مثل الطاق فلما استیقظ نسیے صاحبہ ان یخبرہ بالحوت فانطلقا بقیۃ
یومہما ولیلتہما حتے اذا کان من الغد قال موسے لفتاہ آتنا غداءنا لقد لقینا من
سفرنا ہذا نصبا قال ولم یجد موسے النصب حتے جاوز المکان الذی امرہ اللہ بہ قال
لہ فتاہ ارأیت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان
ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فے البحر عجبا قال وکان للحوت سربا ولموسے ولفتاہ
عجبا فقال موسے ذلک ما کنا نبغی فارتدا علی آثارہما قصصا قال فرجعا یقصان
آثارہما حتی انتہیا الی الصخرۃ فاذا رجل مسجی ثوبا فسلم علیہ موسے فقال الخضر وانی
بارضک السلام قال انا موسے قال موسے بنی اسرائیل قال نعم اتیتک لتعلمنی
مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معے صبرا یا موسے انی علی علم من علم اللہ
علمنیہ لا تعلمہ وانت علی علم من علم اللہ علمک اللہ لا اعلمہ فقال موسے ستجدنی
ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا فقال لہ الخضر فان اتبعتنی فلا تسئلنی عن شئے
حتے احدث لک منہ ذکرا فانطلقا یمشیان علی ساحل البحر فمرت سفینۃ فکلموہم
ان یحملوہم فعرفوا الخضر فحملوا بغیر نول فلما رکبا فے السفینۃ ولم یفجأ الا والخضر قد
قلع لوحا من الواح السفینۃ بالقدوم فقال لہ موسے قوم حملونا بغیر نول عمدت
الی سفینتہم فخرقتہا لتغرق اہلہا لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا

قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترہقنے من امری عسرا قال وقال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانت الاولی من موسے نسیانا قال وجاء عصفور
فوقع علی حرف السفینۃ فنقر فے البحر نقرۃ فقال لہ الخضر ما علمی وعلمک من علم اللہ
الا مثل ما نقص ہذا العصفور من ہذا البحر ثم خرجا من السفینۃ فبینما ہما یمشیان علی
الساحل اذا ابصر الخضر غلاما یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسہ بیدہ فاقتلعہ
بیدہ فقتلہ فقال لہ موسی اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا قال
الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا قال وہذہ اشد من الاولی قال ان
سألتک عن شیٔ بعدہا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا فانطلقا حتے اذا اتیا
اہل قریۃ استطعما اہلہا فابوا ان یضیفوہما فوجدا فیہا جدارا یرید ان ینقض قال
مائل فقال الخضر بیدہ فاقامہ فقال موسے قوم اتیناہم فلم یطعمونا ولم یضیفونا
لو شئت لاتخذت علیہ اجرا قال ہذا فراق بینی وبینک سانبئک بتاویل ما لم
تستطع علیہ صبرا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وددنا ان موسے
کان صبر حتے یقص علینا من خبرہما ابن عمر ان ناسا منکم قد اروا لیلۃ القدر
فی السبع الاول واری ناس منکم انہا فے السبع الغوابر فالتمسوہا فی العشر الغوابر
عدی بن حاتم ان وسادک لعریض انما ہو سواد اللیل وبیاض النہار قالہ
ابن مسعود ان ہاتین الصلوتین حولتا عن وقتہما فی ہذا المکان یعنی صلوۃ المغرب
وصلوۃ الفجر بمزدلفۃ ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری ان ہذا اتبعنا فان
شئت ان تاذن لہ وان شئت رجع قال بل آذن لہ یا رسول اللہ قالہ
لابی شعیب الانصاری لما دعاہ خامس خمسۃ فاتبعہ رجل جابر ان ہذا اخترط
علی سیفے وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا فقال من یمنعک منی فقلت
اللہ ثلثا عمر ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ عائشۃ
ان ہذا شئ کتبہ اللہ علی بنات آدم فاقضے ما یقضے الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت
حتے تغتسلی قالہ لہا حین حاضت بسرف عام حجۃ الوداع ابو موسی ان ھذا

قدر والبشري فاقبلا انتما قاله لابي موسى بلال حين قال الاعرابي اكثرت علي من ابشر انس ان
هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول والقذر انما هي لذكر الله والصلوة وقراءة القرآن **ابو موسى** ان
هذه النار انما هي عدو لكم فاذا نمتم فاطفئوها عنكم **فصل ابو سعيد** اني اعتكفت العشر الاول التمس
هذه الليلة ثم اعتكفت العشر الاوسط ثم اوتيت فقيل لي انها في العشر الاواخر
فمن احب منكم ان يعتكف فليعتكف **عائشة** اني ذاكرة لك امرا فلا عليك ان تستعجلي
حتى تستامري ابويك قاله لها **عقبة بن عامر** اني فرط لكم وانا شهيد عليكم واني
والله لانظر الى حوضي الآن واني اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض
واني والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدي ولكن اخاف عليكم ان تنافسوا فيها
ابن عمر اني قد خيرت فاخترت ولو اعلم اني ان زدت على السبعين يغفر له
زدت عليها **عمرو بن ابي سلمة وعائشة** اني لاتقاكم لله واخشاكم له وفي رواية
واعلمكم لحدوده **انس** اني لادخل في الصلوة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي
فاتجوز في صلوتي مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه **ابو موسى** اني لاعرف
اصوات رفقة الاشعريين بالقرآن حين يدخلون بالليل واعرف منازلهم من
اصواتهم بالقرآن بالليل وان كنت لم ار منازلهم حين نزلوا بالنهار ومنهم حكيم
اذا لقي الخيل او قال العدو قال لهم ان اصحابي يامرونكم ان تنظروهم **سعد بن**
ابي وقاص اني لاعطي الرجل وغيره احب الي منه خشية ان يكب في النار
على وجهه **سليمان بن صرد** اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد لو قال اعوذ
بالله من الشيطان الرجيم لذهب عنه ما يجد **ابن مسعود** اني لاعلم آخر اهل النار
خروجا منها وآخر اهل الجنة دخولا الجنة رجلا يخرج من النار حبوا فيقول الله له
اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملأى فيرجع فيقول يا رب وجدتها
ملأى فيقول الله له اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملأى فيرجع فيقول
يا رب وجدتها ملأى فيقول الله له اذهب فادخل الجنة فان لك مثل الدنيا و
عشرة امثالها او ان لك مثل عشرة امثال الدنيا فيقول اتسخر بي او تضحك بي

وانت الملك قال ابن مسعود فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ضحك حتى بدت نواجذه فكان يقال ذاك ادنى اهل الجنة منزلة **عائشة** انى
لاعلم اذا كنت عنى راضية واذا كنت على غضبى قالت فقلت ومن اين تعرف
ذلك فقال اما اذا كنت عنى راضية فانك تقولين لا ورب محمد واذا كنت غضبى
قلت لا ورب ابراهيم قلت اجل والله ما اهجر الا اسمك **ابوهريرة** انى لانقلب
الى اهلى فاجد التمرة ساقطة على فراشى او فى بيتى فارفعها لاكلها ثم اخشى ان تكون صدقة
فالقيها **حفصة** انى لبدت راسى وقلدت هديى فلا احل حتى انحر **ابن عمر** انى
لست كهيئتكم انى اظل اطعم واسقى **ابوسعيد** انى لم اومر ان انقب عن قلوب الناس
ولا اشق بطونهم **انس** انى لم ابعثها اليك لتلبسها وانما بعثت بها اليك لتنتفع بثمنها
ابوحميد الساعدى انى مسرع فمن شاء منكم فليسرع معى ومن شاء فليمكث قاله
منصرفه من تبوك **فصل المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم** انا لا ندرى من
اذن منكم فى ذلك ممن لم ياذن فارجعوا حتى يرفع الينا عرفاؤكم امركم **المسور بن
مخرمة ومروان بن الحكم** انا لم نجئ لقتال احد ولكنا جئنا معتمرين وان قريشا قد
نهكتهم الحرب واضرت بهم فان شاؤا ماددتهم مدة ويخلوا بينى وبين البيت
فان اظهر فان شاؤا ان يدخلوا فيما دخل فيه الناس فعلوا والا فقد جموا وان هم
ابوا فوالذى نفسى بيده لاقاتلنهم على امرى هذا حتى تنفرد سالفتى او لينفذن الله امره
الصعب بن جثامة انا لم نرده عليك الا انا حرم قاله **فصل عائشة** انه قد
اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن **عبد الله بن مغفل** انه لا يصاد به الصيد ولا ينكى
به العدو ولكنه يكسر السن ويفقا العين يعنى الخذف **عائشة** انه لم يقبض نبى قط
حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير **عبد الله بن عمرو** انه لم يكن نبى قبلى الا كان حقا
عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل
عافيتها فى اولها وسيصيب آخرها بلاء وامور تنكرونها وتجيئ الفتنة فيرقق بعضها
بعضا وتجيئ الفتنة فيقول المؤمن هذه مهلكتى ثم تنكشف وتجيئ الفتنة فيقول المؤمن

هذه هذه فمن احب ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتاته منيته وهو يؤمن
بالله واليوم الآخر وليأت الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع
اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع فان جاء آخر ينازعه
فاضربوا عنق الآخر **ابو هريرة** انه لن يبسط احد ثوبه حتى اقضي مقالتي ثم يجمع اليه
ثوبه الا وعى ما اقول **ابو هريرة** انه ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة لا يزن
عند الله جناح بعوضة اقرؤا فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا **عائشة** انه ليبكى عليها
وانها لتعذب في قبرها يعني يهودية **فصل عائشة** انها ابنة ابي بكر قاله عند
انتصار عائشة من زينب بنت جحش **ابن مسعود** انها ستكون بعدي اثرة و
امور تنكرونها قالوا يا رسول الله فما تامرنا قال تؤدون الحق الذي عليكم و
تسئلون الله الذي لكم **زيد بن ثابت** انها طيبة وانها تنفي الخبث كما تنفي النار
خبث الفضة **ام عطية** واسمها نسيبة انها قد بلغت محلها قاله حين بعث رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم بشاة اليها من الصدقة فبعثت الى عائشة منها بشيء
فجاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى عائشة فقال هل عندكم من شيء قالت
لا الا ان نسيبة بعثت الينا من الشاة التي بعثت بها اليها **فصل ابو ذر**
انك امرؤ فيك جاهلية هم اخوانكم خولكم جعلهم الله تحت ايديكم فمن كان اخوه
تحت يديه فليطعمه مما ياكل وليلبسه مما يلبس ولا تكلفوهم ما يغلبهم فان كلفتموهم فاعينوهم
عليه قاله حين عير غلامه بامه **سعد بن ابي وقاص** انك ان تذر ورثتك اغنياء خير
من ان تذرهم عالة يتكففون الناس وانك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله الا
اجرت بها حتى ما تجعل في في امرأتك قال فقلت يا رسول الله اخلف بعد اصحابي
قال انك لن تخلف فتعمل عملا تبتغي به وجه الله الا ازددت درجة ورفعة ولعلك ان
تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضربك آخرون اللهم امض لاصحابي هجرتهم ولا تردهم
على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة قاله لما عاده **ابن عباس** انك ستاتي
قوما اهل كتاب فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله

فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبرهم ان الله فرض عليهم خمس صلوات في كل يوم
وليلة فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبرهم ان الله فرض عليهم صدقة توخذ من
اغنيائهم فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لك بذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق
دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب **فصل ام سلمة** انكم تختصمون الي و
لعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضي له بنحو ما اسمع منه فمن قطعت له
من حق اخيه شيئا فلا ياخذه فانما اقطع له قطعة من النار **جرير** انكم سترون
ربكم كما ترون هذا لا تضامون في رويته فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلوة
قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرء وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس و
قبل الغروب **حذيفة** انكم لا تدرون لعلكم ان تبتلوا **انس** انكم لستم مثلي اما والله
لو تمادى لي الشهر لواصلت وصالا يدع المتعمقون تعمقهم **فصل عائشة** انكن
لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس قاله في مرضه الذي توفي
فيه **فصل ابن عمر** انما اجلكم في اجل من خلا من الامم كما بين صلوة العصر الى
مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من
يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط
قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت
النصارى من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من
صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين تعملون من
صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين الا لكم الاجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى
فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى وهل ظلمتكم قالوا لا قال فانه فضلي
اعطيه من شئت **سهل بن سعد** انما الاعمال بالخواتيم **البراء بن عازب** انما الخالة
ام **اسامة بن زيد** انما الربوا في النسيئة **جابر** انما المدينة كالكير تنفي خبثها وتنصع
طيبها **ابن مسعود** انما انا بشر انسى كما تنسون فاذا نسيت فذكروني **ام سلمة**
انما انا بشر وانه ياتيني الخصم فلعل بعضهم ان يكون ابلغ من بعض فاحسب انه صادق

فاقضی له فمن قضيت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فليحملها او يذرها **عائشة**
انما اهلك الذين قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف
اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها **سهل بن سعد**
انما جعل الاذن من قبل البصر **ابوهريرة** انما جعل الامام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه **ابن عباس**
انما حرم من الميتة اكلها **عمار بن ياسر** انما كان يكفيك ان تقول بيديك هكذا ثم
ضرب بيديه الارض ضربة واحدة ثم مسح الشمال على اليمين وظاهر كفيه ووجهه و
يروى ثم ضرب بيديه الى الارض فنفض بيديه فمسح وجهه وكفيه قاله **ابوهريرة** انما هذا
من اخوان الكهان قاله لحمل بن مالك بن النابغة **زينب بنت جحش** انما هی اربعة اشهر
وعشر وقد كانت احداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على راس الحول **الباب الثالث**
ابوموسى لا احد اصبر على اذى سمعه من الله انه يشرك به ويجعل له الولد ثم هو يعافيهم
ويرزقهم **ابن مسعود** لا احد اغير من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن
ولا احد احب اليه المدح من الله ولذلك مدح نفسه وفي رواية اسماء بنت ابی
بكر لا شيء اغير من الله **ابن مسعود** لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها كانه ينظر اليها
ابوبشير الانصاری لا تبقين فی رقبة بعير قلادة من وتر او قلادة الا قطعت
ابوسعيد لا تبيعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض ولا تبيعوا
الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها على بعض ولا تبيعوا منها غائبا بناجز **ابن عمر**
لا تتركوا النار فی بيوتكم حين تنامون **ابوهريرة** لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا
ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا **ابوهريرة** لا تخيروا بين الانبياء **ابوسعيد** لا تخيرونی
من بين الانبياء فان الناس يصعقون يوم القيامة فاكون اول من يفيق فاذا
انا بموسى آخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جزی بصعقة الطور
ابن عمر لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم ان يصيبكم ما اصابهم الا ان تكونوا باكين
ابوبكرة وجرير وابن عمر لا ترجعوا بعدی كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض **انس**
لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة قدمه فتقول قط قط وعزتك

ویروی بعضها الی بعض **انس** لا تذرموه دعوه یعنی الاعرابی الذی بال فی المسجد
عبدالرحمن بن سمرة لا تسأل الامارة فانک ان اعطیتها عن غیر مسألة اعنت علیها
وان اعطیتها عن مسألة وکلت الیها **عائشة** لا تسألنی امرأة منهن الا اخبرتها یعنی
باختیار عائشة ایاه **عمر** لا تشتره ولا تعد فی صدقتک وان اعطاک هو بدرهم
فان العائد فی صدقته کالعائد فی قیئه قاله حین حمل علی فرس فی سبیل الله فاضاعه
الذی کان عنده فاراد ان یشتریه **ابوهریرة** لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد المسجد
الحرام ومسجد الرسول والمسجد الاقصی **عمر** لا تطرونی کما اطری عیسی بن مریم وقولوا عبدالله
ورسوله **عائشة** لا تعجل فان ابابکر اعلم قریش بانسابها وان لی فیهم نسبا حتی
یلخص لک نسبی قاله لحسان بن ثابت **ابوسعید وابوهریرة** لا تفعل بع الجمع بالدراهم
ثم ابتع بالدراهم جنیبا قاله لاخی بنی عدی الانصاری وکان قد استعمله علی خیبر
ابوهریرة لا تقبل صلوة من احدث حتی یتوضأ **ابوهریرة** لا تقتسم ورثتی دینارا
ما ترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فهو صدقة **المقداد بن الاسود** لا تقتله فان قتلته
فانه بمنزلتک قبل ان تقتله وانک بمنزلته قبل ان یقول کلمته التی قال قاله حین سأله
المقداد عن قتل من اسلم من الکفار بعد ان قطع یده فی الحرب **عائشة** لا
تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی تخرج
نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق الابل ببصری **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی
تضطرب الیات نساء دوس علی ذی الخلصة **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس
من مغربها فاذا رآها الناس آمن من علیها فذاک حین لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن
آمنت من قبل **عائشة** لا تقوم الساعة حتی تعبد اللات والعزی **ابوهریرة** لا
تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما کان وجوههم المجان المطرقة **ابوهریرة** لا تقوم الساعة
حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی تقتتل فئتان دعواهما
واحدة **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یهم رب المال من
من یقبل منه صدقة **ابوهریرة** لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یالیتنی

مکانہ ابو سعید لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا
علیّ ہذا حدیث منسوخ صدرہ علیؓ لا تکذبوا علیّ فانہ من یکذب علیّ یلج النار
عمرؓ لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ حذیفۃ بن الیمان
لا تلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافہا
فانہا لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ابو ہریرۃ
لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء انس لا تنتبذوا فی الدباء ولا فی المزفت
جابر لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتے اجی قالہ بہ ابو ہریرۃ لا تنکح الایم حتے تستامر
ولا تنکح البکر حتے تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنہا قال ان تسکت
ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر اسماء بنت ابی بکر
لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت لا توکی فیوکے اللہ علیک لا تحصے
فیحصے اللہ علیک ابو سعید لا صاعین تمر بصاع ولا صاعین حنطۃ بصاع ولا
درہم بدرہمین عبادۃ بن الصامت لا صلوۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب علیؓ لا
طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف جابر لا عدوی ولا طیرۃ ولا غول
ابو ہریرۃ لا فرع ولا عتیرۃ ابن عباس لا مال لک ان کنت صدقت علیہا فہو
بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فہو ابعد لک منہا قالہ لرجل من الانصار
لاعن امراتہ فقال یا رسول اللہ مالی ابو بکر وعمر وعلی وعائشۃ لا نورث
ما ترکناہ صدقۃ ابن عباس لا ہجرۃ بعد الفتح انس لا یؤمن احدکم حتے
اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین انس لا یؤمن عبد حتے یحب
لاخیہ ما یحب لنفسہ ابو ہریرۃ لا یبع بعضکم علی بیع بعض ابن عمر لا یتحری احدکم
فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبہا ابو ہریرۃ لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم
او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوماً فلیصمہ انس لا یتمنین احدکم الموت
لضر نزل بہ عثمان لا یتوضأ رجل فیحسن الوضوء فیصلے صلوۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ
وبین الصلوۃ التی تلیہا ابو بردۃ بن نیار لا یجلد احد فوق عشر جلدات الا فی حد من

حدود الله **ابو هريرة** لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها **البراء بن عازب**
لا يحبهم الا مؤمن ولا يبغضهم الا منافق من احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله يعني
الانصار **ابو بكر** لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان **ابو بكرة** لا يحكم
احد بين اثنين وهو غضبان **ابن مسعود** لا يحل دم امرء مسلم يشهد ان لا اله الا الله
واني رسول الله الا باحدى ثلث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه
المفارق للجماعة **ابو هريرة** لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر مسيرة
يوم وليلة وليس معها حرمة ويروى الا مع ذي محرم عليها **ام سلمة** لا يحل لامرأة
مسلمة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد فوق ثلثة ايام الا على زوجها اربعة اشهر و
عشرا **سعد بن ابي وقاص** لا يحل لامرء ان يهجر اخاه فوق ثلث **ابو هريرة**
لا يخطب احدكم على خطبة اخيه **جبير بن مطعم** لا يدخل الجنة قاطع **ام سلمة**
لا يدخلن هؤلاء عليكم يعني المخنثين **اسامة بن زيد** لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر
المسلم **ابو هريرة** لا يزال احدكم في صلوته ما دامت الصلوة تحبسه لا يمنعه ان ينقلب
الى اهله الا الصلوة **المغيرة بن شعبة** لا يزال ناس من امتي ظاهرين حتى
يأتيهم امر الله وهم ظاهرون **ابو هريرة** لا يسم المسلم على سوم اخيه المسلم
ابو هريرة لا يشير احدكم الى اخيه بالسلاح فانه لا يدري احدكم لعل الشيطان
ينزع من يده فيقع في حفرة من النار **ابو هريرة** لا يصل احدكم في الثوب الواحد
ليس على عاتقه منه شيء **ابن عمر** لا يصلين احد الظهر ويروى العصر الا في
بني قريظة قاله منصرفه من الاحزاب **عائشة** لا يقولن احدكم خبثت نفسي ولكن ليقل
لقست نفسي **ابن عمر** لا يقيمن احدكم الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه **سعد بن
ابي وقاص** لا يكيد اهل المدينة احد الا انماع كما ينماع الملح في الماء
ابن عمر لا يلبس المحرم القميص ولا العمامة ولا البرنس ولا السراويل ولا ثوبا
مسه ورس ولا زعفران ولا الخفين الا ان لا يجد نعلين فليقطعهما حتى يكونا اسفل
من الكعبين **ابن عمر** لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين **ابن عمر** لا يمكن احدكم

ذکره بیمینه وهو یبول ولا یتمسح فی الخلاء بیمینه ولا یتنفس فی الاناء ابن مسعود
لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحوره فانه یؤذن او قال ینادی بلیل لیرجع
قائمکم ویوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول هکذا وجمع بعض الرواة کفیه حتی یقول
هکذا ومد اصبعیه السبابتین **ابو هریرة** لا یموت لاحد من المسلمین ثلثة من الولد
فتمسه النار الا تحلة القسم **عقبة بن عامر** لا ینبغی هذا للمتقین قاله عند نزعه فروج
حریر لبسه **ابو هریرة** لا یورد ممرض علی مصح **الباب الرابع** **ابن عمر** اذا اتی
احدکم الجمعة فلیغتسل **ابو ایوب** اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها
ببول ولا بغائط ولکن شرقوا او غربوا **ابو هریرة** اذا احسن احدکم اسلامه
فکل حسنة یعملها تکتب بعشر امثالها الی سبع مائة ضعف وکل سیئة یعملها تکتب
بمثلها حتی یلقی الله **عدی بن حاتم** اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت
اسم الله علیه فکل قال عدی بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکها
کلب لیس معها قال قلت فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب قال اذا رمیت
بالمعراض فخزق فکله وان اصابه بعرضه فلا تاکله **ابو موسی** اذا استاذن احدکم
ثلثا فلم یؤذن له فلیرجع **ابو هریرة** اذا استیقظ احدکم من منامه فلیستنثر ثلث
مرات فان الشیطان یبیت عند خیاشیمه **ابو هریرة** اذا اصبح احدکم یوما صائما
فلا یرفث ولا یجهل فان امرؤ شاتمه او قاتله فلیقل انی صائم انی صائم **جابر** اذا
اطال احدکم الغیبة فلا یطرق اهله لیلا **عمر** اذا اعطیت شیئا من غیر مسئلة فکل
وتصدق **عمر** اذا اقبل اللیل وادبر النهار وغابت الشمس فقد افطر الصائم
ابو هریرة اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب **ابو قتادة الحارث
بن ربعی** اذا اقیمت الصلوة فلا تقوموا حتی ترونی **ابن عباس** اذا اکل
احدکم طعاما فلا یمسح یده حتی یلعقها او یلعقها **ابو بکرة** اذا التقی المسلمان بسیفیهما
فالقاتل والمقتول فی النار **ابو هریرة** اذا امن الامام فامنوا فان من وافق تامینه
تامین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه **ابن عمر** اذا انزل الله بقوم عذابا

اصاب من كان فيهم ثم بعثوا على اعمالهم عائشة اذا انفقت المرأة من طعام
بيتها غير مفسدة فلها اجرها بما انفقت وللزوج بما اكتسب وللخازن مثل ذلك
لا ينقص بعضهم من اجر بعض ابو هريرة اذا انقطع شسع نعل احدكم فلا يمش في الاخرى
حتى يصلحها ابو هريرة اذا اوى احدكم الى فراشه فلينفض فراشه بداخلة ازاره فانه
لا يدري ما خلفه عليه ثم يقول باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت
نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحين ابو هريرة اذا باتت
المرأة هاجرة فراش زوجها لعنتها الملائكة حتى تصبح ابن عمر اذا بايعت فقل لا
خلابة ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تبرز واذا غاب حاجب
الشمس فاخروا الصلوة حتى تغيب ابو هريرة وابو سعيد اذا تنخم احدكم
فلا يتنخمن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره او تحت قدمه اليسرى
جابر اذا جاء احدكم يوم الجمعة وقد خرج الامام فليركع ركعتين ابو هريرة اذا
جاء رمضان فتحت ابواب الجنة واغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين
مالك بن الحويرث اذا حضرت الصلوة فاذنا ثم اقيما وليؤمكما اكبركما
قاله له ولصاحب له عمرو بن العاص اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم اصاب فله اجران
واذا حكم واجتهد فاخطأ فله اجر انس اذا دعا احدكم فليعزم المسئلة ولا يقولن
اللهم ان شئت فاعطني فانه لا مستكره له ابو هريرة اذا دعا الرجل امرأته الى
فراشه فابت ان تجيء فبات غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح ابو هريرة اذا دعي
احدكم الى الوليمة فليأتها ابو هريرة اذا رأى احدكم ما يكره فليقم فليصل ولا يحدث
به الناس عائشة اذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سمى الله
فاحذروهم عامر بن ربيعة بن شامة اذا رأيتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم هذا
حديث منسوخ ابو هريرة اذا زنت امة احدكم فتبين زناها فليجلدها الحد ولا يثرب
عليها ثم ان زنت فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت الثالثة فتبين زناها
فليبعها ولو بحبل من شعر ويروى ثم ليبعها في الرابعة انس اذا سلم عليكم اهل الكتاب

فقولوا علیکم ابو ہریرۃ اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوۃ وعلیکم السکینۃ والوقار
ولا تسرعوا فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا اسامۃ بن زید اذا سمعتم الطاعون
بارض فلا تدخلوہا واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا منہا ابو سعید اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن ابو ہریرۃ اذا سمعتم نہاق الحمیر فتعوذوا باللہ من الشیطان
فانہا رأت شیطانا واذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت
ملکا ابو قتادۃ الحارث بن ربعی اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء
واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ ابن مسعود اذا شک احدکم
فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیبن علیہ ثم لیسجد سجدتین ابو ہریرۃ اذا قال الامام
سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ابن مسعود اذا قعد احدکم فی الصلوۃ فلیقل
التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ ابو ہریرۃ اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد
لغوت ابن عمر اذا کان احدکم علی الطعام فلا یعجل حتی یقضی حاجتہ منہ
وان اقیمت الصلوۃ ابن عمر اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجہہ
فان اللہ قبل وجہہ ابن مسعود اذا کانوا ثلثۃ فلا یتناج اثنان دون واحد
جابر اذا کان واسعا فخالف بین طرفیہ واذا کان ضیقا فاشدد علی حقویک
قالہ لہ ابو ہریرۃ اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد
ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا یستمعون الذکر
ابو موسی اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا
فکاکک من النار ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی
ان کان من اہل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اہل النار فالنار ثم یقال ہذا
مقعدک الذی تبعث الیہ یوم القیامۃ ابو موسی اذا مر احدکم فی مسجد او سوق

وبيده نبل فليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها **ابن عمر** اذا نصح العبد لسيده واحسن
عبادة ربه كان له الاجر مرتين **عائشة** اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد
حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يذهب
يستغفر فيسب نفسه **عائشة** اذا وضع العشاء واقيمت الصلوة فابدأوا بالعشاء
ابوهريرة وجابر بن سمرة اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر
فلا قيصر بعده والذي نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما في سبيل الله **عبد الله بن زمعة**
اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عزيز عارم منيع في رهطه مثل ابي زمعة

الباب الخامس

انس ما احب لكم الا ان تلحقوا بالذود قاله لرهط من عكل ثمانية
اجتووا المدينة فقالوا يا رسول الله ابغنا رسلا **ابوهريرة** ما اذن الله لشيء كاذنه لنبي يتغنى بالقرآن يجهر
ابوهريرة ما انزل الله علي فيها شيئا الا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا
يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره قاله حين سئل عن الحمر **اسامة بن زيد**
ما تركت بعدي فتنة اضر على الرجال من النساء **ابن عمر** ما تزال المسئلة بالعبد
حتى يلقى الله وما في وجهه مزعة **ابن عمر** ما حق امرء مسلم تمر عليه ثلث ليال
الا وعنده وصيته **المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم** ما خلأت القصوى
وما ذاك لها بخلق ولكن حبسها حابس الفيل والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة
يعظمون فيها حرمات الله الا اعطيتهم اياها **انس** ما رأينا من شيء وان وجدناه لبحرا
يعني فرس ابي طلحة الذي كان يقال له مندوب **ابوسعيد** ما رزق العبد رزقا
اوسع عليه من الصبر **زيد بن ثابت** ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت انه سيكتب
عليكم فعليكم بالصلوة في بيوتكم فان خير صلوة المرء في بيته الا الصلوة المكتوبة **عائشة**
ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه **ابوسعيد** ما عليكم ان لا تفعلوا
يعني العزل **انس** ما كان الله ليسلطك على ذلك او قال علي قاله لصاحبة الشاة
المسمومة **كعب بن عجرة** ما كنت ارى ان الجهد بلغ بك هذا او يروى بك ما ارى
اما تجد شاة قلت لا قال صم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع

من طعام ز احلق رأسک قال له **انس** ما من احد یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده ورسوله صدقا من قلبه الا حرمه الله علی النار **ابو هریرة** ما من الانبیاء نبی الا
اعطی من الآیات ما مثله آمن علیه البشر وانما کان الذی اوتیته وحیا اوحاه الله
الی فارجو ان اکون اکثرهم تابعا یوم القیمة **معقل بن یسار** ما من عبد یسترعیه الله
رعیة یموت یوم یموت غاشا لرعیته الا حرم الله علیه الجنة **عمرو بن عبسة**
ما منکم رجل یقرب وضوءه فیمضمض ویستنشق و ینتثر الا خرت خطایا وجهه وفیه
وخیاشیمه ثم اذا غسل وجهه کما امره الله الا خرت خطایا وجهه من اطراف لحیته مع الماء
ثم یغسل یدیه الی المرفقین الا خرت خطایا یدیه من انامله مع الماء ثم یمسح راسه الا
خرت خطایا راسه من اطراف شعره مع الماء ثم یغسل قدمیه الی الکعبین الا خرت
خطایا رجلیه من انامله مع الماء فان هو قام فصلی فحمد الله واثنی الیه ومجده بالذی
هو له اهل وفرغ قلبه لله الا انصرف من خطیئته کهیئته یوم ولدته امه **علی** ما منکم من
احد الا قد کتب مقعده من الجنة ومقعده من النار فقالوا یا رسول الله افلا نتکل علی
کتابنا فقال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادة فیصیر لعمل السعادة
واما من کان من اهل الشقاوة فیصیر لعمل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطی واتقی
وصدق بالحسنی الی قوله للعسری **ابن مسعود** ما من مسلم یصیبه اذی من مرض فما سواه
الا حط الله به سیئاته کما تحط الشجرة ورقها **عائشة** ما من مصیبة تصیب المسلم الا
کفر الله بها عنه حتی الشوکة یشاکها **ابو هریرة** ما من مکلوم یکلم فی سبیل الله الا جاء
یوم القیمة وکلمه یدمی اللون لون دم والریح ریح مسک **ابو هریرة** ما من مولود یولد
الا والشیطان یمسه حین یولد فیستهل صارخا من مس الشیطان ایاه الا مریم وابنها
انس ما من نبی الا وقد انذر امته الاعور الکذاب الا وانه اعور وان ربکم
عزوجل لیس باعور مکتوب بین عینیه ک ف ر **عائشة** ما من نبی یموت حتی یخیر
انس ما من نفس تموت لها عند الله خیر یسرها انها ترجع الی الدنیا وان لها الدنیا
وما فیها الا الشهید فانه یتمنی ان یرجع فیقتل فی الدنیا لما یری من فضل الشهادة

عائشة ما ينتظرها من اهل الارض احد غيركم يعني صلوة العشاء ابوهريرة ما ينقم
ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله واما خالد فانكم تظلمون خالدا قد
احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس بن عبد المطلب عم رسول الله
فهي عليه ومثلها معها انس ما بال اقوام قالوا كذا وكذا لكني اصلي وانام واصوم
وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني قاله حين سمع ان نفرا من الصحابة
قال بعضهم لا اتزوج النساء وقال بعضهم لا آكل اللحم وقال بعضهم لا انام على فراش
عائشة ما بال اقوام يتنزهون عن الشيء اصنعه فوالله اني لاعلمهم بالله واشدهم
له خشية سهل بن سعد ما تصنع بازارك ان لبسته لم يكن عليها منه شيء وان
لبسته لم يكن عليك شيء قاله لرجل خطب امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه
وآله وسلم فلم يردها النبي صلى الله عليه وسلم كعب بن مالك ما خلفك الم تكن
قد ابتعت ظهرك قاله له مقدمه من تبوك ابوهريرة ما عندك يا ثمامة قاله لثمامة
بن اثال قبل اسلامه زيد بن خالد ما لك ولها دعها فان معها حذاءها و
سقاءها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يجدها ربها يعني ضالة الابل سهل بن سعد
ما لي رأيتكم اكثرتم التصفيق من نابه شيء في صلوته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه و
انما التصفيق للنساء ابن عباس وخ جابر ما منعك من ان تحج وفي رواية
ابن عباس ما منعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان تعني زوجها حج على احدهما
تعني البعيرين والآخر يسقي ارضا قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة معي
قاله لام سنان رافع بن خديج ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن
والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة عمر ما جاءك
من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك يعلى بن امية
ما كنت صانعا في حجك فاصنعه في عمرتك يعني من الاحرام واجتناب الطيب
ابو سعيد ما يكن عندي من خير فلن ادخره عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن
يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما اعطي احد عطاء خيرا واوسع من الصبر ابوهريرة

ما بين النفختين اربعون عبد الله بن زيد الانصاري ما بين بيتي و منبري
روضة من رياض الجنة ابو هريرة ما بين لابتيها حرام ابو هريرة ما بين منكبي
الكافر مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع فضل عائشة يا ابابكر ان لكل قوم عيدا و
هذا عيدنا ابو بكر يا ابابكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما سهل بن سعد يا ابابكر
ما منعك ان تصلي بالناس حين اشرت اليك ابو ذر يا ابا ذر اتدري اين تذهب
هذه الشمس قلت الله و رسوله اعلم فقال تذهب تسجد تحت العرش فتستاذن فيؤذن
لها و يوشك ان تسجد و لا يقبل منها و تستاذن و لا يؤذن لها فيقال لها ارجعي
من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله و الشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير
العزيز العليم ابو ذر يا ابا ذر اذا طبخت مرقة فاكثر ماءها و تعاهد جيرانك انس
يا ابا عمرو ما بال ثابت اشتكى يعني ثابت بن قيس بن شماس و ابو عمرو و هو سعد
بن معاذ و كان قال ثابت انه من اهل النار فلما اخبر بقوله قال بل هو من اهل الجنة
انس يا ابا عمير ما فعل النغير ابو موسى يا ابا موسى لقد اعطيت مزمارا من مزامير
آل داؤد سلمة بن الاكوع يا ابن الاكوع ملكت فاسجح ان القوم يقرون
في قومهم عمر يا ابن الخطاب الا ترضى ان تكون لنا الآخرة و لهم الدنيا و يروى
يا ابن الخطاب اولئك عجلت لهم طيباتهم في الحيوة الدنيا سهل بن حنيف
يا ابن الخطاب اني رسول الله و لن يضيعني الله ابدا انس يا انس كتاب الله
يأمر بالقصاص و يروى كتاب الله القصاص قاله لانس بن النضر ابو هريرة يا بلال
حدثني بارجى عمل عملته عندك في الاسلام منفعة فاني سمعت الليلة خشف نعليك و
يروى دف نعليك بين يدي في الجنة قال بلال ما عملت عملا في الاسلام
ارجى عندي منفعة من اني لم اتطهر طهورا تاما في ساعة من ليل او نهار الا صليت بذلك
الطهور ما كتب الله لي ان اصلي انس يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله
لا نطلب ثمنه الا الى الله ابو هريرة يا حسان اجب عن رسول الله اللهم ايده بروح القدس
الزبير بن العوام يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر علي و سعد

بن ابی وقاص یا سعد ارم فداک ابی و امی **ابو موسی** یا عبد اللہ الا اعلمک
کنزا من کنوز الجنۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ قالہ لابی موسی **عبد اللہ بن عمرو** یا عبد اللہ لا تکن
مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل قالہ لہ **عبد اللہ بن ابی
اوفی** یا فلان انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان علیک نہارا قال انزل
فاجدح لنا قال فنزل فجدح فاتاہ بہ فشرب ثم قال بیدہ اذا غابت الشمس من
ہہنا وجاء اللیل من ہہنا فقد افطر الصائم **معاذ بن جبل** یا معاذ بن جبل ہل
تدری ما حق اللہ علی العباد قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی العباد
ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا یا معاذ بن جبل ہل تدری ما حق العباد علی اللہ
اذا فعلوا ذلک قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ان لا یعذبہم **المغیرۃ بن شعبۃ** یا مغیرۃ
خذ الاداوۃ **جابر** یا اہل الخندق ان جابرا قد صنع لکم سورا فحیہلا بکم **عبد اللہ
بن زید بن عاصم** یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فہداکم اللہ بی وکنتم
متفرقین فالفکم اللہ بی وعالۃ فاغناکم اللہ بی **ابو ہریرۃ** یا معشر الانصار قلتم
اما الرجل فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ قالوا قد کان ذلک قال کلا انی عبد اللہ و
رسولہ ہاجرت الی اللہ والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم **ابن مسعود** یا معشر الشباب
من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ
بالصوم فانہ لہ وجاء **عائشۃ** یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی
اذاہ فی اہل بیتی فواللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا
خیرا وما کان یدخل علی اہلی الا معی **ابو سعید** یا معشر النساء تصدقن فانی اریتکن
اکثر اہل النار **ابو ہریرۃ** یا معشر الیہود اسلموا تسلموا **اسامۃ بن زید** ای سعد
الم تسمع الی ما قال ابو حباب قال کذا وکذا قالہ لسعد بن عبادۃ حین عادہ و
ابو حباب ہو عبد اللہ بن ابی **المسیب بن حزن** ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ احاج
لک بہا عند اللہ قالہ لابی طالب عند وفاتہ **ابو موسی** ایہا الناس اربعوا علی
انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وہو معکم قالہ فی سفر وکانوا

يكبرون التكبير ام سلمة يا ابنة ابي امية سألت عن الركعتين بعد العصر وانه
اتاني ناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان
عائشة يا ام سلمة لا تؤذيني في عائشة فانه والله ما نزل علي الوحي وانا في
لحاف امرأة منكن غيرها انس يا ام سليم ما هذا الذي تصنعين قاله حين رآها تجمع
عرقه عائشة يا بريرة هل رأيت منها شيئا يريبك يعني عائشة قاله حين
قال فيها اهل الافك ما قالوا عائشة يا بنية الا تحبين ما احب قاله لفاطمة
حين بعثها ازواج النبي صلى الله عليه وآله وسلم اليه ينشدنه العدل في عائشة عائشة
يا عائشة اشعرت ان الله افتاني فيما استفتيته فيه جاءني رجلان فقعد احدهما
عند رأسي والآخر عند رجلي فقال الذي عند رأسي للذي عند رجلي او الذي عند
رجلي للذي عند رأسي ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبيد بن الاعصم
قال في اي شيء قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فاين هو قال
في بير ذي اروان عائشة يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض
يعني يوم القيامة عائشة يا عائشة ما ازال اجد الم الطعام الذي اكلت بخيبر
فهذا اوان وجدت انقطاع ابهري من ذلك السم عائشة يا عائشة ما يؤمنني
ان يكون فيه عذاب قد عذب قوم بالريح وقد رأى قوم العذاب فقالوا هذا
عارض ممطرنا قاله لما قالت له يا رسول الله ارى الناس اذا رأوا الغيم فرحوا رجاء
ان يكون فيه المطر واراك اذا رأيته عرفت في وجهك الكراهية عائشة يا
عائشة والله لكان ماءها نقاعة الحناء ولكان نخلها رؤس الشياطين يعني بير
ذي اروان عائشة يا عائشة هذا جبرئيل يقرئك السلام ابو هريرة يا نساء المؤمنات
لا تحقرن احدكن لجارتها ولو كراع شاة محرق كذا ذكره الاقليشي والرواية يا نساء
المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة الباب السادس ابو هريرة
ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب ابو هريرة ليس الغنى
عن كثرة العرض انما الغنى غنى النفس ابو هريرة ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان

ولا اللقمة ولا اللقمتان انما المسكين الذي يتعفف اقرؤا ان شئتم لا يسئلون الناس
الحافا اسماء بنت عميس ليس باحق بي منكم وله ولاصحابه هجرة واحدة ولكم انتم
اهل السفينة هجرتان يعني عمر بن الخطاب رضي الله عنه وكان قال لاسماء حين
قدمت من الحبشة سبقناكم بالهجرة فنحن احق برسول الله منكم عثمان ليس بكذاب
من اصلح بين اثنين فقال خيرا او نمى خيرا ابو هريرة ليس على المسلم في عبده ولا
فرسه صدقة عائشة ليس كذلك ولكن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه و
جنته احب لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه
كره لقاء الله وكره الله لقاءه قاله لها حين قالت كلنا يكره الموت جابر ليس
من البر الصيام في السفر ابو موسى ليس منا من حلق ولا خرق ولا سلق انس
ليس من بلد الا سيطؤه الدجال الا مكة والمدينة ليس نقب من انقابها الا عليه
الملائكة صافين يحرسونها فينزل السبخة ثم ترجف المدينة باهلها ثلث رجفات فيخرج
اليه كل كافر ومنافق ابو ذر ليس من رجل ادعى لغير ابيه وهو يعلمه الا كفر ومن
ادعى ما ليس له فليس منا وليتبوء مقعده من النار ومن دعا رجلا بالكفر او قال
عدو الله وليس كذلك الا حار عليه كذا قال مسلم وقال البخاري لا يرمي رجل رجلا
بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك ابن مسعود
ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية وفي رواية او
ابن مسعود ليس من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من دمها
لانه سن القتل اولا ويروى لانه كان اول من سن القتل ابن مسعود ليس هو
كما تظنون انما هو كما قال لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم
قاله لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم فشق ذلك على اصحابه وقالوا
اينا لم يظلم نفسه فضل حفصة نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل ابو هريرة
بئس الطعام طعام الوليمة يدعى اليها الاغنياء ويترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد
عصى الله ورسوله ابن مسعود بئس ما لاحدهم ان يقول نسيت آية كيت وكيت

بل ہو نسي واستذكروا القرآن فانه اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم من عقلها
فضل جابر بينا انا امشي اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسي فاذا الملك
الذي جاءني بحراء جالسا على كرسي بين السماء والارض فجئثت منه فرقا فرجعت
فقلت زملوني زملوني فدثروني فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر
وثيابك فطهر والرجز فاهجر ابن عمر بينا انا نائم اتيت بقدح لبن فشربت منه
حتى اني لارى الري يخرج من اظفاري ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب
قالوا فما اولته قال العلم ابو سعيد بينا انا نائم رأيت الناس يعرضون علي و
عليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب
وعليه قميص يجره قالوا فما اولت ذلك يا رسول الله قال الدين ابو هريرة
بينا انا نائم رايتني في الجنة فاذا امرأة تتوضا الى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر
قالوا لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا مالك بن صعصعة بينما انا في الحطيم وربما قال
في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد قال وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه
فاستخرج قلبي ثم اوتيت بطست من ذهب مملوة ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد
ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت
عليه فانطلق بي جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل
قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجئ جاء
ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام
ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح
قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم
قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا
يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد
بي الى السماء الثالثة فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف

قال هذا یوسف فسلم علیه فسلمت علیه فرد علی ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی
الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل
ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح
فلما خلصت فاذا ادریس قال هذا ادریس فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسة فاستفتح قیل من
هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا
به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم علیه فسلمت علیه
فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسة
فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل
الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا موسی قال هذا موسی فسلم
علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما تجاوزت بکی
فقیل له ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنة من امته اکثر ممن
یدخلها من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة فاستفتح جبرئیل قیل من هذا قال
جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء
جاء فلما خلصت فاذا ابراهیم قال هذا ابوک ابراهیم فسلم علیه فسلمت علیه فرد السلام
علی ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرة المنتهی فاذا نبقها
مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفیلة قال هذه سدرة المنتهی واذا اربعة
انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان یا جبرئیل قال اما الباطنان
فنهران فی الجنة واما الظاهران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم
اتیت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هی الفطرة
انت علیها وامتک ثم فرضت علی الصلوة خمسین صلوة کل یوم فرجعت فمررت
علی موسی فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوة کل یوم قال ان امتک
لا تستطیع خمسین صلوة کل یوم وانی والله قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی

بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسئله التخفيف لامتك فرجعت
فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت
الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسے فقال مثله فرجعت
فامرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل
يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت فقلت امرت بخمس صلوات كل يوم قال ان امتك
لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة
فارجع الى ربك فسأله التخفيف لامتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكن ارضى واسلم قال فلما جاوزت
نادى منادٍ امضيت فريضتي وخففت عن عبادي حديث المعراج متفق عليه
لكني تتبعت فيه سياق البخاري ابن عمر بينما ثلثة نفر يتمشون اخذهم المطر فاووا الى
غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض
انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم
انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار ارعى عليهم المواشي
فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بنيے وانه نأى بي ذات
يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقے الصبية قبلهما
والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فان
كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء
ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها
كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها فابت حتے آتيها بمائة دينار
فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله
اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت استأجرت
اجيرا بفرق ارز فلما قضے عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه

فلم ازل ازرعه حتى جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي
قلت اذهب الى تلك البقر ورعاءها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت
اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر ورعاءها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم
اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله ما بقي **ابو هريرة** بينا
رجل يسوق بقرة قد حمل عليها التفتت اليه البقرة فقالت اني لم اخلق لهذا ولكني
انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وبينا راع في غنمه عدا عليها الذئب
فاخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى استنقذها منه فالتفت اليه الذئب فقال له
من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وما هما ثم
ابو هريرة بينا رجل يمشي بطريق فوجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له
فغفر له **ابو هريرة** بينما رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه مرجل جمته اذ خسف الله به فهو
يتجلجل به الى يوم القيامة **فصل جابر** لعن الله الذي وسمه قاله لما راى حمارا قد وسم
في وجهه **ابو هريرة** لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع
يده **ابن عمر** لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة **عائشة**
لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد **فصل ابو هريرة** لو آمن بي
عشرة من اليهود لآمن بي اليهود ويروى لو تابعني عشرة من اليهود لم يبق على
ظهرها يهودي الا اسلم **ابن عباس** لو ان احدهم اذا اراد ان ياتي اهله قال
بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا فانه ان يقدر بينهما
ولد في ذلك لم يضره الشيطان ابدا **ابو هريرة** لو ان رجلا اطلع اليك بغير اذن
فخذفته بحصاة ففقات عينه ما كان عليك جناح **ام حبيبة بنت ابي سفيان** لو انها
لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي انها ابنة اخي من الرضاعة ارضعتني واباها ثويبة
فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن يعني درة بنت ابي سلمة قاله لها لما عرضت

علیہ اجتہاعزۃ ابن عمر لو ترکتہ بین یعنی ام ابن صیاد جابر لو ترکتہا مازال
قائمہا قال لام مالک حین عصرت العکۃ التی کانت تہدی فیہا للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم ابوہریرۃ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا علیؓ لو خلیتموہا
لم تزالوا فیہا الی یوم القیمۃ یعنی النار التی اوقدہا عبداللہ بن حذافۃ السہمی سیم
من امرائہ جابر لو قد جاء مال البحرین قد اعطیتک ہکذا وہکذا وہکذا قالہ عمران
بن حصین لو قلتہا وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح قالہ لاسیر من
بنی عقیل اصابوا معہا العضباء فاوثقوہ فقال انی مسلم انس لو کان لابن آدم
وادیان من مال لابتغی الیہما ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ
علی من تاب ابوہریرۃ لو یعلم الکافر بکل الذی عند اللہ من الرحمۃ لم ییأس من
الجنۃ ولو یعلم المؤمن بکل الذی عند اللہ من العذاب لم یأمن من النار ابوجہیم
عبداللہ بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین
خیرالہ من ان یمر بین یدیہ ابوہریرۃ لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ
احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد ابوہریرۃ لو یعلم الناس
ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستہموا علیہ لاستہموا ولو یعلمون ما
فی التہجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا فضل ابن عباس
لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یصلوہا کذلک یعنی صلوۃ العشاء قالہ حین اخرہا
انس لولا ان معی الہدی لاحللت انس لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ
لاکلتہا ابوہریرۃ لولا ان یشق علی المسلمین ما تخلفت عن سریۃ ولکن لا اجد حمولۃ
ولا اجد ما احملہم علیہ ویشق علی ان تخلفوا عنی ابوہریرۃ لولا بنو اسرائیل لم یخنز
اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجہا فضل ابوہریرۃ وزید بن خالد الجہنی ان زنت
فاجلدوہا ثم ان زنت فاجلدوہا ثم ان زنت فاجلدوہا ثم بیعوہا ولو بضفیر
یعنی الامۃ غیر المحصنۃ ابن عباس ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت
دعوت اللہ ان یعافیک قالہ لامرأۃ کانت تصرع عائشۃ ان شئت فصم

وان شئت فافطر قاله لحمزة بن عمرو الاسلمي وسأله عن الصيام في السفر وكان يسرد
الصوم جابر ان كان عندك ماربا في شنته والا كرعنا جابر ان كان
في شئي من ادويتكم خير ففي شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار عقبة بن عامر
ان نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم
حق الضيف الذي ينبغي لهم عمر بن الخطاب ان يكن هو فلن تسلط عليه
وان لم يكن هو فلا خير في قتله يعني ابن صياد حكيم بن حزام خير الصدقة ما كان
عن ظهر غنى ابن مسعود خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء
قوم تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته انس خير دور الانصار بنو النجار
ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار
خير ابو هريرة خير نساء ركبن الابل نساء قريش احناه على ولد في صغره وارعاه على
زوج في ذات يده علي خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة ابو هريرة
وعائشة احب الاعمال الى الله ادومها وان قل عقبة بن عامر احق الشروط
ان توفوا بها ما استحللتم به الفروج ابو هريرة اخوف ويروى ان اخوف ما اخاف
عليكم ما يخرج الله لكم من زهرة الدنيا قالوا وما زهرة الدنيا يا رسول الله قال
بركات الارض قالوا يا رسول الله وهل ياتي الخير بالشر قال لا ياتي الخير الا بالخير
لا ياتي الخير الا بالخير لا ياتي الخير الا بالخير ان كل ما ينبت الربيع يقتل او يلم ويروى يقتل حبطا او يلم
الا آكلة الخضر فانها تاكل حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس ثم اجترت
وبالت وثلطت ثم عادت فاكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه
ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي ياكل ولا يشبع
عائشة اسرعكن لحاقا بي اطولكن يدا ابو هريرة اشعر كلمة تكلمت بها العرب
كلمة لبيد الا كل شئي ما خلا الله باطل ام حرام بنت ملحان اول جيش من امتي
يغزون البحر قد اوجبوا ام حرام بنت ملحان اول جيش من امتي يغزون
مدينة قيصر مغفور لهم ابو هريرة كل ابن آدم تاكله الارض الا عجب الذنب منه

خلق وفيه عيب ابو هريرة كل امتي معافى الا المجاهرون وان من الاجهار
ان يعمل العبد بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره ربه فيقول يا فلان عملت البارحة
كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه ابو هريرة كل سلامى
من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة و
تعين الرجل في دابته فتحمله عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة
وبكل خطوة تمشيها الى الصلوة صدقة وتميط الاذى عن الطريق صدقة ابو موسى
كل شراب اسكر فهو حرام ابن عمر كل شئ بقدر حتى العجز والكيس او الكيس والعجز
ابن عمر كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته ابن عمر كل مسكر خمر وكل مسكر حرام و
من شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة ابن
عباس كل مصور في النار جابر كل معروف صدقة ام هانى بنت ابى طالب
قد اجرنا من اجرت وآمنا من آمنت قاله لها يوم فتح مكة جابر قد اخذت
جملك باربعة دنانير ولك ظهره الى المدينة قاله له ابو هريرة قد عجب الله من صنيعكما
بضيفكما الليلة يعني رجلا من الانصار وامرأته ابو هريرة لقد الكتم او قطعتم ظهر الرجل
يعني المطري في المدحة المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم لقد رأى هذا ذعرا
يعني احد الرجلين اللذين رجعا بابي بصير من المدينة الباب السابع عائشة
الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف عمر بن الخطاب
الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة
وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قاله لجبرئيل حين جاءه على
صورة رجل فقال صدقت قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله و
ملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال
فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه
يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني
عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون

فی البنیان **عمر** الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ
ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ
الی ما ہاجر الیہ **ابوہریرۃ** الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان روایۃ
البخاری وستون وروایۃ مسلم سبعون او ستون علی الشک **ابن عباس** الایم احق
بنفسہا من ولیہا والبکر تستأذن فی نفسہا واذنہا صماتہا **انس** الایمنون الایمنون
الایمنون **النواس بن سمعان** البر حسن الخلق **انس** البرکۃ فی نواصی الخیل
انس البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا **حکیم بن حزام** البیعان بالخیار ما لم
یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا
محقت برکۃ بیعہما **ابوہریرۃ** التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم
ما استطاع **ابوہریرۃ** التصفیح للنساء والتسبیح للرجال **سعد بن ابی وقاص** الثلث
والثلث کثیر او کبیر قالہ لہ حین قال فی مرضہ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قال
فالشطر قال لا قال فالثلث قال الحدیث **جابر** الحرب خدعۃ **عائشۃ** الحمی من
فیح جہنم **انس وعمران بن حصین** الحیاء خیر کلہ **ابن عمر** الحیاء من الایمان
ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیامۃ **ابوہریرۃ** الخیل ثلاثۃ لرجل اجر
ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال لہا فی
مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات
ولو انہ انقطع طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ آثارہا وارواثہا حسنات
ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولم یرد ان یسقیہا کان ذلک حسنات لہ فہی لذلک
الرجل اجر ورجل ربطہا تغنیا وتعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا ظہورہا فہی
لذلک ستر ورجل ربطہا فخرا ورئاء ونواء لاہل الاسلام فہی علی ذلک وزر **عمر** الذہب
بالورق ربوا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربوا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربوا الا
ہاء وہاء ویروی الورق بالورق ربوا الا ہاء وہاء والذہب بالذہب ربوا الا ہاء وہاء **ابو
قتادۃ الحارث بن ربعی** الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان **عائشۃ** الرحم

معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله **ابوهريرة** الساعي
على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله قال ابوهريرة واحسبه قال كالقائم
لا يفتر وكالصائم لا يفطر **ابوهريرة** السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم نومه وطعامه
وشرابه فاذا قضى احدكم نهمته من وجهه فليعجل الى اهله **ابن عمر** الشوم في المرأة
والفرس والدار **ابوهريرة** الشونيز فيه دواء من كل داء الا السام **ابوهريرة**
الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله
انس الصبر عند الصدمة الاولى **اسامة بن زيد** الصلوة امامك **ابوهريرة**
الصيام جنة **ابو شريح العدوي** الضيافة ثلثة ايام وجائزته يوم وليلة ولا يحل لرجل
مسلم ان يقيم عند اخيه حتى يؤثمه زاد مسلم قالوا يارسول الله كيف يؤثمه قال يقيم عنده
ولا شيء له يقريه به **انس** الطاعون شهادة لكل مسلم **ابن عمر** الظلم ظلمات
يوم القيامة **ابن عباس** العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه **ابوهريرة** العجماء
جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفي الركاز الخمس **ابوهريرة** العمرة الى العمرة كفارة
لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة **ابوهريرة** العمرى جائزة **جابر** العمرى لمن
وهبت له **ابو سعيد** الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وان يستن وان يمس
طيبا ان وجد **ابوهريرة** الفخر والخيلاء في الفدادين من اهل الوبر والسكينة في
اهل الغنم **ابوهريرة** الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار
ونتف الآباط **ابوهريرة** الكلمة الطيبة صدقة **سعيد بن زيد** الكماة من المن و
ماؤها شفاء للعين **ابوهريرة** المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا **جابر وابن عمر**
المؤمن ياكل في معى واحد والكافر ياكل في سبعة امعاء **عائشة** الماهر بالقرآن
مع السفرة الكرام البررة والذي يقرء القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران
اسماء بنت ابي بكر المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور **علي** المدينة حرم ما بين
عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا ذمة المسلمين واحدة يسعى بها

ادناہم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ
یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ وفی روایۃ ومن ادعی
الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین
لایقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا **ابن مسعود** المرء مع من احب **ابن عمر** المسلم
اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ **البراء بن عازب** المسلم اذا سئل فی القبر یشہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت
عبداللہ بن عمرو المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **عبداللہ بن عمرو**
المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ **عمر** المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ وفی روایۃ
ما نیح علیہ **ابو ہریرۃ** الناس تبع لقریش فی ہذا الشان مسلمہم تبع لمسلمہم وکافرہم
تبع لکافرہم الناس معادن خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقہوا تجدون
من خیر الناس اشد الناس کراہیۃ لہذا الشان حتی یقع فیہ **ابن عمر** الناس کابل
مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ واحدۃ **ابن عمر** الوتر رکعۃ من آخر اللیل **عائشۃ** الولاء
لمن اعتق **ابو ہریرۃ** الولد للفراش وللعاہر الحجر **ابو ہریرۃ** الیمین الکاذبۃ منفقۃ
للسلعۃ ممحقۃ للکسب **ابو ہریرۃ** ایما امرء مسلم اعتق امرءا مسلما استنقذہ اللہ بکل عضو
منہ عضوا منہ من النار **مالک بن بحینۃ** آلصبح اربعا آلصبح اربعا **ابن مسعود**
اترضون ان تکونوا ربع اہل الجنۃ قلنا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ
قلنا نعم قال والذی نفس محمد بیدہ انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ وذلک
ان الجنۃ لا یدخلہا الا نفس مسلمۃ وما انتم فی اہل الشرک الا کالشعرۃ البیضاء فی
جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی جلد الثور الاحمر **عمر** اترون ہذہ المرأۃ
طارحۃ ولدہا فی النار قلنا لا واللہ فقال للہ ارحم بعبادہ من ہذہ المرأۃ بولدہا
قالہ حین رای امرأۃ من السبی تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالزقتہ
ببطنہا فارضعتہ **عائشۃ** اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ
ویذوق عسیلتک قالہ لامرأۃ رفاعۃ القرظی وقد طلقہا ثلثا **البراء بن عازب** آئبون

من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها وألين **ابو بكرة** أرأيت
ان كان اسلم وغفار ومزينة وجهينة خيرا من بني تميم وبني عامر واسد و
غطفان اخابوا وخسروا فقال نعم قال فوالذي نفسي بيده انهم لاخير منهم قاله
للاقرع بن حابس حين قال انما بايعك سراق الحجيج من اسلم وغفار ومزينة
وجهينة **انس** ارأيت ان منع الله الثمرة بم يستحل مال اخيه **ابن عمر** ارأيتكم
ليلتكم هذه فان رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على ظهر الارض احد **ابن عباس**
ارأيت لو كان على امك دين فقضيته اكان يؤدي عنها قالت نعم قال فصومي
عن امك **ابو هريرة** ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات
هل يبقى من درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات الخمس
يمحو الله بهن الخطايا **جابر** اركعت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما ويروى قم
فاركع ركعتين وتجوز فيهما قاله لسليك الغطفاني حين جاء يوم الجمعة وهو قاعد
على المنبر فقعد سليك قبل ان يصلي **ابو هريرة** اصدق ذو اليدين **كعب بن عجرة**
ايؤذيك هوام رأسك قلت نعم قال فاحلق وصم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين
او انسك نسيكة لا ادري بأي ذلك بدأ قاله له زمن الحديبية **ابو هريرة** الا احدثكم
حديثا عن الدجال ما حدث به نبي قومه انه اعور وانه يجيء بمثال الجنة والنار
فالتي يقول انها الجنة هي النار واني انذركم كما انذر به نوح قومه **علي** الا
اخبرك ما هو خير لك منه تسبحين الله ثلثا وثلثين وتحمدين الله ثلثا وثلثين وتكبرين الله
اربعا وثلثين قاله لفاطمة رضي الله عنها حين سألته خادما **حارثة بن وهب**
الخزاعي الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو يقسم على الله لابره الا اخبركم
باهل النار كل عتل جواظ مستكبر **ابو واقد الليثي** الا اخبركم عن النفر الثلثة اما
احدهم فاوى الى الله فآواه الله واما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه واما الآخر
فاعرض فاعرض الله عنه **عائشة** الا استحيي ممن تستحيي منه الملائكة يعني عثمان
بن عفان **عمرو بن العاص** الا ان آل ابي فلان ليسوا لي باولياء انما وليي الله

وصالح المومنین وزاد البخاری ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا **ابومسعود** عقبہ بن
عمرو الانصاری الا ان الایمان ہہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین
عند اصول اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر **المسور بن مخرمۃ**
الا ان بنی ہشام بن المغیرۃ استأذنونی ان ینکحوا ابنتہم علی بن ابی طالب فلا
آذن لہم ثم لا آذن لہم ثم لا آذن لہم الا ان یحب ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی
وینکح ابنتہم فانما ابنتی بضعۃ منی یریبنی ما رابہا ویوذینی ما آذاہا **فاطمۃ** الا ترضین
ان تکونی سیدۃ نساء العالمین او سیدۃ نساء ہذہ الامۃ قالہ لہا **ابن عمر** الا
تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بہذا او
یرحم **عبداللہ بن عمرو** الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل
فان لعینک حظا ولنفسک حظا ولاہلک حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من کل
عشرۃ ایام یوما ولک اجر تسعۃ ویروی فانک اذا فعلت ذلک ہجمت عیناک
ونفہت نفسک **عائشۃ** الم تری ان قومک حین بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد
ابراہیم فقلت یا رسول اللہ الا تردہا علی قواعد ابراہیم قال لولا حدثان
قومک بالکفر لفعلت **ابوبکر** الم یأن للرحیل قالہ لہ بعد خروجہ الی المدینۃ **ابوہریرۃ**
افلا اعلمکم شیئا تدرکون بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم
الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر
کل صلوۃ ثلثا وثلثین مرۃ **عائشۃ** افلا اکون عبدا شکورا قالہ حین قیل لہ اتکلف ہذا
وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر **انس** افلا تخرجون مع راعینا فی ابلہ
فتصیبون من ابوالہا والبانہا قالہ لنفر من عکل او عرینۃ **انس** الیس الذی
امشاہ علی رجلیہ فی الدنیا قادرا علی ان یمشیہ علی وجہہ یوم القیامۃ **انس**
الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ یعنی مالک ابن الدخشم قالوا انہ یقول
ذلک وما ہو فی قلبہ قال لا یشہد احد انہ لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فیدخل النار
او تطعمہ **ابوہریرۃ** اوکلکم ثوبان قالہ لسائل سالہ عن الصلوۃ فی ثوب واحد

عائشة ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی معی حتی اشتریه ثم احل
کما حلوا جابر اما انک قادم فاذا قدمت فالکیس الکیس قاله لہ میمونة بنت
الحارث اما انک لو اعطیتها اخوالک کان اعظم لاجرک قاله لها لما اعتقت ولیدة
ابن عباس اما انهما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان یمشی بالنمیمة
واما الآخر فکان لا یستتر من بوله ویروی لا یستنزه سعد بن ابی وقاص
اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی قاله لعلی
رضی الله عنه عند خروجه الی غزوة تبوک ابو هریرة اما وابیک لتنبأنه ان تصدق
وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتأمل الغنی زاد مسلم وتأمل البقاء ثم اتفقا ولا تمهل حتی
اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان تفرد مسلم بقوله
اما وابیک المسیب بن حزن اما والله لاستغفرن لک ما لم انه عنک فانزل الله
ما کان للنبی والذین آمنوا الی قوله اصحاب الجحیم قاله لابی طالب عند وفاته
ابو هریرة اما یخشی احدکم اذا رفع رأسه قبل الامام ان یحول الله رأسه رأس حمار
او یجعل الله صورته صورة حمار ابو هریرة مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیهما
جبتان او جنتان من حدید اذا هم المتصدق بصدقة اتسعت علیه حتی تعفی اثره
واذا هم البخیل بصدقة تقلصت علیه وانضمت یداه الی تراقیه وانقبضت کل حلقة
الی صاحبتها فیجتهد ان یوسعها فلا یستطیع ویروی فلا تتسع ابن عمر مثل القرآن
مثل الابل المعلقة ان عقلها صاحبها امسکها وان ترکها ذهبت ابو موسی مثل
المومن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المومن الذی
لا یقرأ القرآن مثل التمرة لا ریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن
مثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة
لیس لها ریح وطعمها مر جابر مثل المومن مثل السنبلة تحرکها الریح فتقوم مرة وتقع
اخری ومثل الکافر مثل الارزة لا تزال قائمة حتی تنقعر جابر مثلی ومثل الانبیاء
کرجل بنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویعجبون

ويقولون لولا موضع اللبنة زاد مسلم فانا موضع اللبنة جئت ختمت الانبياء ابو سعيد
اياكم والجلوس في الطرقات فقالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه
قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام
والامر بالمعروف والنهي عن المنكر **عقبة بن عامر** اياكم والدخول على النساء فقال
رجل من الانصار يا رسول الله افرأيت الحمو فقال الحمو الموت **انس** اياكم و
دعوة المظلوم وان كان كافرا **ابو هريرة** اياكم والوصال **البراء بن عازب** انا النبي
لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قاله يوم حنين **ابو هريرة** انا
اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني وبينه نبي **ابو هريرة**
انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه ومن
ترك مالا فلورثته **جرير** انا فرطكم على الحوض **عائشة** دونكم يا بني ارفدة قاله يوم
عيد للسودان وكانوا يلعبون بالدرق والحراب **عائشة** على رسلك فاني ارجو
ان يؤذن لي قاله لابي بكر قبل الهجرة **صفية بنت حيي** على رسلكما انها صفية
بنت حيي **ابو موسى** على رسلكم اعلمكم وابشروا ان من نعمة الله عليكم انه ليس احد
من الناس يصلي هذه الساعة غيركم او قال ما صلى هذه الساعة احد غيركم قاله حين
اعتم بالصلوة **جابر** عليكم بالاسود منه فانه اطيب قال جابر فقلت اكنت ترعى
الغنم قال نعم وهل من نبي الا رعاها **جابر** لك الثمن ولك الجمل لك الثمن ولك الجمل
قاله **ابن مسعود وانس** لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته **ابو هريرة** لكل
نبي دعوة يدعو بها فاريد ان شاء الله ان اختبئ دعوتي شفاعة لامتي يوم القيامة
ابو هريرة للعبد المملوك المصلح اجران **جبير بن مطعم** لي خمسة اسماء انا محمد واحمد
وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي و
انا العاقب . **ابو هريرة** لم يتكلم في المهد الا ثلثة عيسى بن مريم وصاحب جريج و
بينا صبي يرضع **ابو هريرة** لم يكذب ابراهيم النبي قط الا ثلث كذبات ثنتين في

ذات الله قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا وواحدة فی شان سارة
ابو هریرة لن یدخل احدا منکم عمله الجنة قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا
انا الا ان یتغمدنی الله منه بفضل ورحمة **جابر** لما کذبنی قریش قمت فی الحجر
فجلی الله لی بیت المقدس فطفقت اخبرهم عن آیاته وانا انظر الیه **فاطمة بنت**
قیس اما ابو جهم فلا یضع عصاه عن عاتقه واما معاویة فصعلوک لا مال له انکحی
اسامة قاله لها لما طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة فخطبها ابو جهم ومعاویة بن
ابی سفیان **المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم** اما الاسلام فاقبل واما المال
فلست منه فی شیء قاله للمغیرة بن شعبة حین اسلم **عبد الله بن سلام** اما الطرق التی رایت عن یسارک
فهی طرق اصحاب الشمال واما الطرق التی رایت عن یمینک فهی طرق اصحاب الیمین
واما الجبل فهو منزل الشهداء ولن تناله واما العمود فهو عمود الاسلام واما العروة فهو
عروة الاسلام ولن تزال مستمسکا بها حتی تموت **یعلی بن امیة** اما الطیب الذی
بک فاغسله ثلث مرات واما الجبة فانزعها ثم اصنع فی عمرتک ما تصنع فی حجک
قاله لرجل جاءه بالجعرانة قد اهل بالعمرة وهو مصفر لحیته ورأسه وعلیه جبة فقال
انی احرمت بعمرة وانا کما ترے **جبیر بن مطعم** اما انا فافیض علی رأسی ثلث
اکف وقال البخاری ثلثا واشار بیدیه کلتیهما قاله حین تماروا فی الغسل عنده فقال
بعض القوم اما انا فانی اغسل رأسی بکذا وکذا **عائشة** اما انا فقد عافانی الله و
کرهت ان اثیر علی الناس شرا **عبد الله بن سلام** اما اول اشراط الساعة فنار
تحشر الناس من المشرق الی المغرب واما اول طعام یاکله اهل الجنة فزیادة کبد حوت
واذا سبق ماء الرجل ماء المراة نزع الولد واذا سبق ماء المراة نزعت اجابه بها
حین ساله عنها قبل اسلامه **المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم** اما بعد فان اخوانکم
قد جاءونا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیهم سبیهم فمن احب منکم ان یطیب ذلک
فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظه حتے نعطیه ایاه من اول ما یفیء الله علینا
فلیفعل یعنی وفد هوازن **عائشة** اما بعد یا عائشة فانه بلغنی عنک کذا وکذا فان

كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفري الله وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله عليه **كعب بن مالك** اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك قال له **الباب الثاني من ابو موسى** جنتان من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن **ابو هريرة** كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم **ابو هريرة** ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل على فضل ماء بالفلاة يمنعه من ابن السبيل ورجل بايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له بالله لاخذها بكذا وكذا فصدقه وهو على غير ذلك ورجل بايع اماما لا يبايعه الا لدنيا فان اعطاه منها وفى وان لم يعط منها لم يف **ابو موسى** ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد والعبد المملوك اذا ادى حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده امة يطؤها فادبها فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران **انس** ثلث من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يقذف في النار **عبد الله بن عمرو** اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا ائتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر **طلحة بن عبيد الله** خمس صلوات في اليوم والليلة قاله لرجل ساله عن الاسلام فقال هل على غيرهن فقال لا الا ان تطوع قال وصيام شهر رمضان فقال هل على غيره فقال لا الا ان تطوع وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل على غيرها فقال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق ويروى افلح وابيه ان صدق او دخل الجنة وابيه ان صدق

عائشة خمس من الدواب كلهن فاسق تقتلن فی الحرم الغراب والحداة والعقرب
والفارة والكلب العقور **ابوهريرة** سبعة يظلهم الله فی ظله يوم لا ظل الا ظله امام
عادل وشاب نشا فی عبادة الله ورجل قلبه معلق فی المساجد ورجلان تحابا
فی الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال
انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتے لا تعلم شماله ما تنفق يمينه
ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه **انس** والذی نفسی بيده انكم لاحب
الناس الی مرتين يعنے الانصار **ابوهريرة** والذی نفسی بيده لاذودن
رجالا عن حوضی كما تذاد الغريبة من الابل عن الحوض **ابوهريرة** والذی نفسی
بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير
ويضع الجزية ويفيض المال حتی لا يقبله احد **سعد بن ابی وقاص وابوهريرة** والذی
نفسی بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك هذه رواية سعد
وفی رواية ابوهريرة قط سالكا فجا قاله لعمر بن الخطاب رضے الله عنه **ابوهريرة**
والذی نفسی بيده ما من رجل يدعوا امرأته الی فراشه فتابی عليه الا كان الذے
فے السماء ساخطا عليها حتے يرضے عنها **المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم**
والله انی لرسول الله وان كذبتمونی اكتب محمد بن عبد الله قاله زمن الحديبية
ابوهريرة والله لان يلج احدكم بيمينه فے اهله آثم له عند الله من ان يعطی كفارته
التی فرض الله عليه **ابوهريرة وابوشريح الخزاعی** والله لا يؤمن والله لا يؤمن
والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذی لا يامن جاره بوائقه **البراء بن
عازب** والله لولا الله ما اهتدينا + ولا تصدقنا ولا صلينا + فانزلن سكينة علينا
وثبت الاقدام ان لاقينا + والمشركون قد بغوا علينا + اذا ارادوا فتنة ابينا +
ابوهريرة ستكون فتنة القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشے
والماشی خير من الساعی من تشرف لها تستشرفه ومن وجد ملجا او معاذا فليعذ به
ابوحميد الساعدی ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقم فيها احد ومن كان له بعير فليشد

عقال قاله بتبوک علی سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام
یقولون من خیر قول البریۃ یقرءون القرآن لایجاوز ایمانهم حناجرهم یمرقون
من الدین کما یمرق السهم من الرمیۃ فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا
لمن قتلهم عند الله یوم القیمۃ ابن عباس آمرکم باربع وانهاکم عن اربع الایمان
بالله شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وایتاء الزکوة
وان تودوا خمس ما غنمتم وانهاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قاله لوفد عبد القیس
ابن عمر اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریها فلیتحرها
فی السبع الاواخر جابر تبکیه او لا تبکیه ما زالت الملائکۃ تظله باجنحتها حتی رفعتموه
یعنی عبد الله ابا جابر ابو هریرة تجدون من شر الناس ذا الوجهین الذی
یاتی هولاء بوجه وهولاء بوجه فاطمۃ بنت قیس تدرون لم جمعتکم قالوا الله ورسوله
اعلم قال انی والله ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرهبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا
نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح
الدجال حدثنی انه رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بهم
الموج شهرا فی البحر ثم ارفئوا الی جزیرة فی البحر حتی مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب
السفینۃ فدخلوا الجزیرة فلقیتهم دابۃ اهلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبله من دبره من
کثرة الشعر فقالوا ویلک ما انت قالت انا الجباسۃ قالوا وما الجباسۃ قالت
ایها القوم انطلقوا الی هذا الرجل فی الدیر فانه الی خبرکم بالاشواق قالوا لما سمت لنا
رجلا فرقنا منها ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیه
اعظم انسان رایناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعۃ یداه الی عنقه ما بین رکبتیه الی کعبیه
بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن
اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا الموج شهرا
ثم ارفانا الی جزیرتک هذه فجلسنا فی اقربها فدخلنا الجزیرة فلقیتنا دابۃ اهلب کثیر الشعر
لاندری ما قبله من دبره من کثرة الشعر فقلنا ویلک ما انت فقالت انا الجباسۃ

تحلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق
فاقبلنا الیک سراعا وفزعنا منہا ولم نأمن ان تکون شیطانة فقال اخبرونی
عن نخل بیسان قلنا عن ای شانہا تستخبر قال اسألکم عن نخلہا ہل یثمر قلنا لہ نعم
قال اما انہا توشک الا تثمر قال اخبرونی عن بحیرة طبریة قلنا عن ای شانہا
تستخبر قال ہل فیہا ماء قالوا ہی کثیرة الماء قال ان ماءہا یوشک ان یذہب
قال اخبرونی عن عین زغر قالوا عن ای شانہا تستخبر قال ہل فی العین ماء و
ہل یزرع اہلہا بماء العین قلنا لہ نعم ہی کثیرة الماء واہلہا یزرعون من مائہا قال
اخبرونی عن نبی الامیین ما فعل قالوا قد خرج من مکة ونزل یثرب قال اقاتلہ
العرب قلنا نعم قال کیف صنع بہم فاخبرناہ انہ قد ظہر علی من یلیہ من العرب
فاطاعوہ قال لہم قد کان ذاک قلنا نعم قال اما ان ذاک خیر لہم ان یطیعوہ وانی
مخبرکم عنی انی انا المسیح وانی اوشک ان یؤذن لی فی الخروج فاخرج فاسیر
فی الارض فلا ادع قریة الا ہبطتہا فی اربعین لیلة غیر مکة وطیبة ہما محرمتان
علی کلتاہما کلما اردت ان ادخل واحدة منہما استقبلنی ملک بیدہ السیف صلتا
یصدنی عنہا وان علی کل نقب منہا ملائکة یحرسونہا فطعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بمخصرتہ فی المنبر ہذہ طیبة ہذہ طیبة الا ہل کنت حدثتکم ذلک فقال الناس
نعم فانہ اعجبنی حدیث تمیم انہ وافق الذی کنت احدثکم عنہ وعن المدینة ومکة الا انہ
فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ہو من قبل المشرق ما ہو من قبل المشرق
ما ہو واوما بیدہ الی المشرق **ابن عمر** تطعم الطعام وتقرأ السلام علی من عرفت ومن
لم تعرف قالہ رجل قال ای الاسلام خیر **ابو سعید** تکون الارض یوم القیمة خبزة واحدة
یتکفؤہا الجبار بیدہ کما یکفؤ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاہل الجنة **ابو ہریرة** منزلنا غدا
ان شاء اللہ بخیف بنی کنانة حیث تقاسموا علی الکفر یعنی المحصب **ابو ہریرة**
یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک
فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ **ابو سعید** یاتی علی الناس زمان یغزو فئام من الناس

فيقال لهم هل فيكم من رأى رسول الله فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يغزو فئام من الناس
فيقال لهم هل فيكم من رأى من صحب رسول الله فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يغزو فئام
من الناس فيقال هل فيكم من رأى من صحب من صحب رسول الله فيقولون نعم
فيفتح لهم **انس** يتبع الميت ثلثة اهله وماله وعمله فيرجع اثنان ويبقے واحد
يرجع اهله وماله ويبقے عمله **ابو هريرة** يتركون المدينة على خير ما كانت لا يغشاها الا العوافي
وآخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينعقان بغنمهما فيجدانها وحوشا
حتے اذا بلغا ثنية الوداع خرا على وجوههما **ابو هريرة** يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل و
ملائكة بالنهار ويجتمعون فے صلوة العصر وصلوة الفجر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم
وهو اعلم بكم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون واتيناهم وهم يصلون
ابو هريرة يتقارب الزمان وينقص العلم ويلقے الشح وتظهر الفتن ويكثر الهرج
قالوا يا رسول الله ايما هو قال القتل القتل **انس** يجمع الله الناس يوم القيمة
فيهتمون لذلك فيقولون لو استشفعنا على ربنا حتى يريحنا من مكاننا هذا فيأتون
آدم فيقولون انت آدم ابو الخلق خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر
الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا فيقول لست هناكم
فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله فيأتون
نوحا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا ابراهيم
الذي اتخذه الله خليلا فيأتون ابراهيم فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي
اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا موسى الذي كلمه الله واعطاه التوراة فيأتون
موسى فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا عيسى
روح الله وكلمته فيأتون عيسے روح الله وكلمته فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا
عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر فيأتوني فاستأذن على ربي فيؤذن لي
فاذا انا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقال يا محمد ارفع
رأسك قل يسمع سل تعطه اشفع تشفع فارفع رأسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع

فيحد لي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا فيدعني ما شاء الله
ان يدعني ثم يقال لي ارفع راسك يا محمد وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع
فارفع راسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم من النار
وادخلهم الجنة قال فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال فاقول يا رب ما
بقي في النار الا من حبسه القرآن وفي رواية ثم آتيه الرابعة او اعود الرابعة وذكر
موسى الذي تقدم هو في بعض روايات البخاري **ابن عباس** يحرم من الرضاع
ما يحرم من النسب **ابو هريرة** يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة **انس**
يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم يخرج
من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار
من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن ذرة زاد البخاري في رواية
قتادة عن انس من ايمان مكان خير **ابو هريرة** يدخل الجنة من امتي زمرة هم سبعون
الفا تضيئ وجوههم اضاءة القمر ليلة البدر **ابن عمر** يدخل الله اهل الجنة الجنة
واهل النار النار ثم يقوم مؤذن بينهم فيقول يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار
لا موت كل خالد فيما هو فيه **ابن مسعود** رحم الله موسى لقد اوذي باكثر من هذا
فصبر قاله حين سمع رجلا قال يوم حنين والله ان هذه لقسمة ما عدل فيها ولا اريد
بها وجه الله **عائشة** يرحمه الله لقد اذكرني كذا وكذا آية كنت انسيتها ويروى
اسقطتها من سورة كذا وكذا قاله حين سمع عبد الله بن يزيد الخطمي الانصاري يقرأ
من الليل **ابو هريرة** يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير
ابن عمر يطوي الله السموات يوم القيمة ثم يأخذهن بيده اليمنى ثم يقول انا الملك
اين الجبارون اين المتكبرون ثم يطوي الارضين بشماله ثم يقول انا الملك اين الجبارون
اين المتكبرون **ابو هريرة** يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الارض
سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم **عمران بن حصين** يعض احدكم يده
كما يعض الفحل لا دية لك **ابو هريرة** يعمد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها في يده

قاله حين رأى خاتما من ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه فقيل للرجل بعد ما ذهب
رسول الله صلعم خذ خاتمك انتفع به فقال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله
صلى الله عليه وسلم **عائشة** يغزو جيش الكعبة فاذا كانوا ببيداء من الارض يخسف
باولهم وآخرهم ويبعثون على نياتهم **ابو سعيد** يقول الله يا آدم فيقول لبيك وسعديك
والخير في يديك فيقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل الف
تسع مائة وتسعة وتسعين قال فذلك حين يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها
وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قال فاشتد
ذلك عليهم فقالوا يا رسول الله اينا ذلك الرجل فقال ابشروا فان من ياجوج وماجوج
الفا ومنكم رجل ثم قال والذي نفسي بيده اني لارجو ان تكونوا ربع اهل الجنة قال
فحمدنا الله وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده اني لارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة
قال فحمدنا الله وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده اني لارجو ان تكونوا شطر اهل الجنة
ان مثلكم في الامم كمثل الشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود او كالرقمة في ذراع الحمار
ابن عمر يقوم الناس لرب العالمين حتى يغيب احدهم في رشحه الى انصاف اذنيه
جابر بن سمرة يكون بعدي اثنا عشر اميرا قال جابر فقال كلمة لم اسمعها فقال ابي
انه قال كلهم من قريش **عبد الله بن سلام** يموت عبد الله بن سلام وهو آخذ
بالعروة الوثقى **حذيفة** ينام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل
الوكت ثم ينام النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل المجل كجمر دحرجته على
رجلك فنفط فتراه منتبرا وليس فيه شيء فيصبح الناس يتبايعون لا يكاد احد يؤدي الامانة
حتى يقال ان في بني فلان رجلا امينا حتى يقال للرجل ما اجلده ما اظرفه ما اعقله
وما في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان **ابو هريرة** ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا
حين يبقى ثلث الليل الآخر يقول من يدعوني فاستجيب له من يسألني فاعطيه
من يستغفرني فاغفر له **ابو هريرة** يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن
حضره فلا ياخذ منه شيئا **انس** يهرم ابن آدم وتشب منه اثنتان الحرص

على المال واحرص على العمر ابو هريرة يهلك الناس هذا الحي من قريش قالوا
فما تأمرنا قال لو ان الناس اعتزلوهم قال ابو هريرة لو شئت ان اسميهم بني
فلان وبني فلان ابن عمر يهل اهل المدينة من ذي الحليفة ويهل اهل الشام
من الجحفة ويهل اهل نجد من قرن ابن عمر اراني في المنام اتسوك بسواك
فجاءني رجلان احدهما اكبر من الآخر فناولته الاصغر منهما فقيل لي كبر فدفعته
الى الاكبر منهما ابن عمر اراني ليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كاحسن ما انت راء
من ادم الرجال له لمة كاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا
على رجلين او على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقيل هذا المسيح
بن مريم ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العين اليمنى كانها عنبة طافية فسألت
من هذا فقيل هذا المسيح الدجال سفيان بن ابي زهير الازدي تفتح اليمن
فيأتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
وتفتح الشام فيأتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون وتفتح العراق فيأتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون ابو هريرة تنكح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها
فاظفر بذات الدين تربت يداك اسامة بن زيد يؤتى بالرجل يوم القيامة
فيلقى في النار فتندلق اقتاب بطنه فيدور بها كما يدور الحمار بالرحى فيجتمع اليه
اهل النار فيقولون يا فلان مالك الم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول
بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتيه وانهى عن المنكر وآتيه انس يجاء بالكافر
يوم القيمة فيقال له ارأيت لو كان لك ملء الارض ذهبا اكنت تفتدي به فيقول
نعم فيقال له انك كنت سئلت ما هو ايسر من ذلك ابو هريرة يحشر الناس
على ثلث طرائق راغبين وراهبين واثنان على بعير وثلثة على بعير واربعة
على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث
باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا سهل بن سعد يحشر الناس

يوم القيامة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لاحد وقيل ليس فيها
علم من حديث سهل اوغيره **ابوهريرة** يستجاب لاحدكم مالم يعجل يقول قد دعوت
ربي فلم يستجب لي **الباب التاسع ابوذر** اتاني جبرئيل فبشرني انه من مات من امتك
لايشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى
وان سرق **ابوهريرة** احتج آدم وموسے فقال موسے يا آدم انت ابونا خيبتنا
واخرجتنا من الجنة فقال له آدم انت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك التوراة
بيده اتلومني على امر قدره الله على قبل ان يخلقني باربعين سنة فحج آدم موسى
ابوهريرة اختتن ابراهيم النبي صلى الله عليه وسلم بالقدوم **ابوهريرة** اذنب عبد
ذنبا فقال اللهم اغفرلي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا علم ان
له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفرلي ذنبي
فقال تبارك وتعالى عبدي اذنب ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ
بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفرلي ذنبي فقال تبارك وتعالى
اذنب عبدي ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب اعمل ماشئت
فقد غفرت لك قال عبدالاعلى احد رواة هذا الحديث لا ادري اقال في الثالثة
اوالرابعة اعمل ماشئت **حكيم بن حزام** اسلمت على ما سلف لك من خير
قاله **البراء بن عازب** اشبهت خلقي وخلقي قاله لجعفر بن ابي طالب **ابوهريرة**
اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنبيه يشير الى رباعيته اشتد غضب الله على
رجل تقتله رسول الله في سبيل الله **ابوهريرة** اشترى رجل من رجل عقارا
له فوجد الرجل الذي اشترى العقار في عقاره جرة فيها ذهب فقال له الذي
اشترى العقار خذ ذهبك مني انما اشتريت منك الارض ولم ابتع منك
الذهب فقال للذي اشترى الارض انما بعتك الارض وما فيها فتحاكما الى
رجل فقال الذي تحاكما اليه الكما ولد فقال احدهما لي غلام وقال الآخر لي
جارية فقال انكحا الغلام الجارية وانفقا على انفسكما منه وتصدقا **ابن عباس**

اصبت بعضا واخطأت بعضا قاله لابی بکر رضی الله عنه جابر اهتز عرش الرحمن
لموت سعد بن معاذ انس بارک الله فی لیلتکما دعا به لابی طلحة و ام سلیم
ابو ہریرة تحاجت و یروی احتجت النار والجنة فقالت ہذه یدخلنی الجبارون
والمتکبرون وقالت ہذه یدخلنی الضعفاء والمساکین فقال الله لہذه انت
عذابی اعذب بک من اشاء وقال لہذه انت رحمتی ارحم بک من اشاء
ولکل واحدة منکما ملؤہا ابو ہریرة جاء ملک الموت الی موسے فقال له اجب
ربک فلطم موسے عین ملک الموت ففقاءہا فرجع الملک الی الله فقال انک
ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت وقد فقأ عینی فرد الله الیه عینه وقال ارجع
الی عبدی فقل الحیوة ترید فان کنت ترید الحیاة فضع یدک علی متن ثور فما وارت
یدک من شعرة فانک تعیش بہا سنة قال ثم مه قال ثم الموت قال فالآن من
قریب رب ادننی من الارض المقدسة رمیة بحجر قال النبی صلی الله علیه وسلم
والله لو انی عنده لاریتکم قبره الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر ابو ہریرة
جعل الله الرحمة مائة جزء فامسک عنده تسعة وتسعین وانزل فے الارض جزءا
واحدا فمن ذلک الجزء تتراحم الخلائق حتے ترفع الدابة حافرہا عن ولدہا خشیة
ان تصیبه ابو ہریرة خلق الله آدم وطوله ستون ذراعا ثم قال اذہب فسلم علی
اولئک من الملائکة فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیة ذریتک فقال السلام علیکم
فقالوا السلام علیک ورحمة الله فزادوه ورحمة الله فکل من یدخل الجنة
علی صورة آدم قال فلم یزل الخلق ینقص حتے الآن ابو ہریرة رای عیسی بن
مریم رجلا یسرق فقال له اسرقت فقال کلا والذی لا اله الا ہو فقال عیسی آمنت
بالله وکذبت عینی علیؓ شغلونا عن الصلوة الوسطی صلوة العصر ملأ الله قبورہم و
بیوتہم نارا قاله یوم الخندق ابو سعید صدق الله وکذب بطن اخیک عائشة
صدقتا انہم یعذبون عذابا تسمعه البہائم کلہا یعنی عجوزین من عجز یہود المدینة
دخلتا علی عائشة فقالتا ان اہل القبور یعذبون فے قبورہم البراء بن عازب

عمل ہذا یسیرًا ویری قلیلا واجرکثیرًا قالہ فی رجل من بنی النبیت قال اشہد
ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ ثم تقدم فقاتل حتے قتل **ابوہریرۃ**
غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک بضع امرأۃ وہو یرید ان
یبنی بہا ولما یبن بہا ولا آخر قد بنے بنیانا ولما یرفع سقفہا ولا آخر قد اشتری
غنما او خلفات وینتظر ولادہا فغزا فدنا فی القریۃ حین صلوۃ العصر او قریبا من ذلک
فقال للشمس انت مامورۃ وانا مامور اللہم احبسہا علی شیئا فحبست علیہ حتی فتح اللہ
علیہ قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکلہ فابت ان تطعمہ فقال فیکم غلول فلیبایعنی
من کل قبیلۃ رجل فبایعوہ فلصقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلتبایعنی
قبیلتک فبایعتہ فلصقت یدہ بید رجلین او ثلثۃ فقال فیکم الغلول انتم غللتم فاخرجوا
لہ مثل راس بقرۃ من ذہب فوضعوہ فے المال وہو بالصعید فاقبلت النار فاکلتہ
فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک بان اللہ رأی ضعفنا وعجزنا فطیبہا لنا **ابوہریرۃ**
قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا
یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن
بصدقتہ فخرج بصدقتہ فوضعہا فے ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق
فقال اللہم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فے ید
سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ و
علی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا تستعف
بہا عن زناہا ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بہا عن
سرقتہ **ابوہریرۃ** قال رجل لم یعمل حسنۃ قط لاہلہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ
فے البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العالمین
فلما مات الرجل فعلوا ما امرہم فامر اللہ البر فجمع ما فیہ وامر البحر فجمع ما فیہ ثم قال
لم فعلت ہذا قال من خشیتک یارب وانت اعلم فغفر اللہ لہ **ابوہریرۃ** قال سلیمان
بن داود لاطوفن اللیلۃ بمائۃ امرأۃ تلد کل امرأۃ منہن غلاما یقاتل فے سبیل اللہ فقال لہ

الملك قل ان شاء الله فلم يقل ونسي فطاف بهن ولم تلد منهن الا امرأة نصف
انسان لو قال ان شاء الله لم يحنث وكان ارجى لحاجته ويروى ستين و
يروى سبعين **ابو هريرة** قتل سبعة ثم قتلوه هذا مني وانا منه هذا مني وانا منه
يعني جليبيبا **ابو هريرة** قرصت نملة نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت
فاوحى الله اليه ان قرصتك نملة احرقت امة من الامم تسبح **ابو هريرة** كانت
امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احداهما فقالت لصاحبتها انما
ذهب بابنك وقالت الاخرى انما ذهب بابنك فتحاكما الى داود فقضى
به للكبرى فخرجتا على سليمان ابن داود فاخبرتاه فقال ائتوني بالسكين اشقه بينهما
فقالت الصغرى لا تفعل رحمك الله هو ابنها فقضى به للصغرى **ابو هريرة** كانت
بنو اسرائيل يغتسلون عراة ينظر بعضهم الى سوأة بعض وكان موسى يغتسل وحده
فقالوا والله ما يمنع موسى ان يغتسل معنا الا انه آدر قال فذهب مرة يغتسل فوضع
ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسى عليه السلام باثره يقول ثوبي حجر ثوبي
حجر حتى نظرت بنو اسرائيل الى سوأة موسى فقالوا والله ما بموسى من باس
فقام الحجر حتى نظر اليه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا **ابو هريرة** كان جريج رجلا
عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فاتته امه وهو يصلي فقالت يا جريج فقال
يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فانصرفت فلما كان من الغد اتته وهو يصلي
فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فانصرفت فلما
كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته
فقالت اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته
وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم
يلتفت اليها فاتت راعيا كان ياوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها
فحملت فلما ولدت قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته و
جعلوا يضربونه فقال ما شانكم فقالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال

اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن
في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج فجعلوا
يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من
طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة
وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه
فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه
فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي
تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع
ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقي مر
رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت
اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله و
ان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني
مثلها **سلمة بن الاكوع** كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة
قاله منصرفه من ذي قرد **ابو هريرة** كان رجل يداين الناس وكان يقول
لفتاه اذا اتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله يتجاوز عنا قال فلقي الله فتجاوز عنه
عائشة كان عذابا يبعثه الله على من يشاء من عباده فجعله الله رحمة للمؤمنين
ما من عبد يكون في بلدة يكون فيه ويمكث فيه لا يخرج من البلدة صابرا
محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد قاله لعائشة حين سالته عن الطاعون **جندب بن
عبد الله** كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح فجزع فاخذ سكينا فحز بها يده فما
رقا الدم حتى مات قال الله تعالى بادرني عبدي بنفسه فحرمت عليه الجنة
ابو سعيد كان فيمن كان قبلكم رجل قتل تسعة وتسعين نفسا فسال عن اعلم اهل الارض

فدل على راهب فأتاه فقال انه قتل تسعة وتسعين نفسا فهل له من توبة فقال
لا فقتله فكمل به مائة ثم سأل عن أعلم اهل الارض فدل على رجل عالم فقال انه
قتل مائة نفس فهل له من توبة فقال نعم ومن يحول بينه وبين التوبة انطلق الى
ارض كذا وكذا فان بها اناسا يعبدون الله فاعبد الله معهم ولا ترجع الى
ارضك فانها ارض سوء فانطلق حتى اذا نصف الطريق اتاه الموت فاختصمت
فيه ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء تائبا مقبلا بقلبه
الى الله وقالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط فاتاهم ملك في صورة آدمي
فجعلوه بينهم فقال قيسوا ما بين الارضين فالى ايتهما كان ادنى فهو له فقاسوا فوجدوه
ادنى الى الارض التي اراد فقبضته ملائكة الرحمة وفي رواية فاوحى الله الى هذه
ان تباعدي والى هذه ان تقربي وقال البخاري فنأى بصدره نحوها **سلمة
بن الاكوع** كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد
قل عربي مشى بها مثله يعني عامر بن الاكوع اخا سلمة وقد اصاب ركبته ذباب
سيفه فمات منه **ابو موسى** كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء غير مريم
بنت عمران وآسية امرأة فرعون **ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري**
نزل جبرئيل فامني فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه
ثم صليت معه **ابن مسعود** وقاها الله شركم كما وقاكم شرها يعني حية خرجت عليهم
يعني **عائشة** اريتك في المنام ثلث ليال جاءني بك الملك في سرقة من حرير
فيقول هذه امرأتك فاكشف عن وجهك فاذا انت هي فاقول ان يك من
عند الله يمضه **جابر** اعطيت خمسا لم يعطهن احد من الانبياء قبلي نصرت بالرعب
مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا فايما رجل من امتي ادركته الصلوة
فليصل واحلت لي الغنائم ولم تحل لاحد قبلي واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث
الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة **ابن عباس** امرت ان اسجد على
سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين ولا اكفت الثياب

ولا الشعر ابو بكر وعمر وجابر امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن
قال لا اله الا الله عصم مني ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله ابو هريرة امرت بقرية
تاكل القرى يقولون يثرب وهي المدينة تنفي الناس كما ينفي الكير خبث الحديد
انس وسهل بن سعد الساعدي بعثت انا والساعة كهاتين يعني اصبعيه
السبابة والوسطى ابو هريرة بعثت من خير قرون بني آدم قرنا فقرنا حتى
كنت من القرن الذي كنت منه ابن عمر بني الاسلام على خمس على ان يوحد الله
واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصيام رمضان والحج فقال رجل لابن عمر الحج
وصيام رمضان قال لا صيام رمضان والحج هكذا سمعت من رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم ويروى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة
وايتاء الزكوة وحج البيت وصوم رمضان ابو هريرة حجبت الجنة بالمكاره وحجبت
النار بالشهوات وروايه القضاعي حفت عائشة حرمت التجارة في الخمر
ابن عباس عرضت على الامم فاخذ النبي يمر معه الامة والنبي يمر معه النفر
والنبي يمر معه العشرة والنبي يمر معه الخمسة والنبي يمر وحده فنظرت فاذا سواد كثير
فقلت يا جبرئيل هؤلاء امتي قال لا ولكن انظر الى الافق فنظرت فاذا سواد كثير
قال هؤلاء امتك وهؤلاء سبعون الفا قدامهم لا حساب عليهم ولا عذاب قلت
ولم قال كانوا لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون الحديث
متفق عليه والسياق للبخاري ابو هريرة فقدت امة من بني اسرائيل لا يدرى
ما فعلت واني لا اراها الا الفار اذا وضع لها البان الابل لم تشرب واذا وضع لها
البان الشاء شربت ابو هريرة قيل لبني اسرائيل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر
لكم فبدلوا فدخلوا الباب يزحفون على استاههم وقالوا حبة في شعرة ابن عباس
نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور انس اتيت على نهر حافتاه قباب اللؤلؤ
المجوف فقلت ما هذا يا جبرئيل قال الكوثر ابن عباس اطلعت في الجنة فرايت
اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار فرايت اكثر اهلها النساء جابر جاورت بحراء شهرا

فلما قضيت جواري نزلت فاستبطنت بطن الوادي فنوديت فنظرت امامي
وخلفي وعن يميني وعن شمالي فلم ار احدًا ثم نوديت فنظرت فلم ار احدا ثم نوديت
فرفعت راسي فاذا هو على العرش في الهواء يعني جبرئيل فاخذتني رجفة شديدة
فاتيت خديجة فقلت دثروني فدثروني فصبوا علي ماء فانزل الله يا ايها المدثر
قم فانذر **المسور بن مخرمة** خبأت هذا لك قاله لابيه مخرمة يعني
قباء من ديباج مزررا بالذهب **ابو هريرة** رأيت عمرو بن عامر الخزاعي يجر
قصبه في النار كان اول من سيب السوائب **ابو موسى** رايت في المنام
اني اهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلي الى انها اليمامة او هجر فاذا هي
المدينة يثرب ورايت في رؤياي هذه اني هززت سيفا فانقطع صدره فاذا هو
ما اصيب من المؤمنين يوم احد ثم هززته اخرى فعاد احسن ما كان فاذا هو
ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنين اسنده مسلم وعلقه البخاري **جابر**
رايتني دخلت الجنة فاذا بالرميصاء امرأة ابي طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا
فقال هذا بلال ورايت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب
فاردت ان ادخله فانظر اليه فذكرت غيرتك فوليت مدبرا فبكى عمر وقال
اعليك اغار يا رسول الله **سعد بن ابي وقاص** عجبت من هؤلاء اللاتي كن
عندي فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب قاله لعمر بن الخطاب رضي الله عنه
اسامة بن زيد قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين واصحاب الجد
محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار وقمت على باب النار فاذا
عامة من دخلها النساء **عائشة** كنت لك كابي زرع لام زرع **قاله** لها وخبر
ابي زرع ما حكت عائشة رضي الله عنها فقالت جلس احدى عشرة امرأة فتعاهدن
وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل
غث على راس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي
لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره قالت الثالثة

زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل
تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان
خرج اسد ولا يسئل عما عهد قالت السادسة زوجي ان اكل لف وان
شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت السابعة
زوجي عيايا ار او غيايا ارطبا قا كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك قالت
الثامنة زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي
رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة
زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي
ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الى
نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده
اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى اتقمح ام ابي زرع فما
ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه
كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها و
طوع امها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث
حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب
تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني
ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني
من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت فلو جمعت كل
شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع ابو موسى لست انا حملتكم ولكن الله حملكم قاله لنفر من الاشعريين
ابن عمر لست باكله ولا محرمه يعني الضب جرير هل انت مريحي من ذي الخلصة
اي الكعبة اليمانية الشامية اسامة بن زيد هل ترك لنا عقيل منزلا اسامة بن زيد
هل ترون ما ارى قالوا لا قال فاني لارى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر

قاله لما اشرف على اطم من آطام المدينة ابو هريرة و ابو سعيد هل تضارون في القمر ليلة البدر
قالوا لا يا رسول الله قال فهل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب قالوا
لا قال فانكم ترونه كذلك يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول من كان يعبد
شيئا فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس الشمس ويتبع من كان يعبد القمر القمر ويتبع من كان يعبد الطواغيت
الطواغيت وتبقى هذه الامة فيها منافقوها فياتيهم الله في صورة غير صورته التي
يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتى ياتينا ربنا فاذا
جاءنا ربنا عرفناه فياتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون
انت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا وامتي اول من
يجيز ولا يتكلم يومئذ الا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم
كلاليب مثل شوك السعدان هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال
فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم
فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتى ينجى حتى اذا فرغ الله من القضاء بين العباد
واراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار
من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله
فيعرفونهم في النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود حرم الله
على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة
فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد
ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اي
رب اصرف وجهي عن النار فانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله
ان يدعو ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسأل غيره فيقول
لا اسألك غيره فيعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار
فاذا اقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول يا رب قدمني
الى باب الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت عهودك ومواثيقك لا تسألني

غير الذي أعطيتك ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب يدعو الله حتى
يقول له فهل عسيت إن أعطيتك ذلك أن تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي
ربه ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه إلى باب الجنة فإذا قام على باب الجنة
انفهقت له الجنة فرأى ما فيها من الحبرة والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت
ثم يقول أي رب أدخلني الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك
ألا تسأل غير ما أعطيت ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب لا أكونن
أشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله منه فإذا ضحك الله منه قال
ادخل الجنة فإذا دخلها قال الله تمنه فسأل ربه وتمنى حتى إن الله ليذكره فيقول
من كذا وكذا حتى إذا انقطعت به الأماني قال الله لك ذلك ومثله معه **ابو برزة**
هل تفقدون من أحد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال وهل
تفقدون من أحد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال وهل تفقدون
من أحد قالوا لا قال لكني أفقد جليبيبا فاطلبوه **سمرة بن جندب** هل رأى منكم أحد
رؤيا قلنا لا قال لكني رأيت الليلة رجلين أتياني فأخذا بيدي فأخرجاني إلى
أرض مقدسة فإذا رجل جالس ورجل قائم بيده كلوب من حديد يدخله في شدقه
حتى يبلغ قفاه ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه فيعود فيصنع مثله فقلت
ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل قائم على
رأسه بفهر أو بصخرة فيشدخ به رأسه فإذا ضربه تدهده الحجر فانطلق إليه ليأخذه
فلا يرجع إلى هذا حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما هو فعاد إليه فضربه فقلت ما هذا
قالا انطلق فانطلقنا إلى نقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع يتوقد تحته نار
فإذا أوقدت ارتفعوا حتى كادوا يخرجون فإذا أخمدت رجعوا فيها وفيها رجال
ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل
قائم وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد
أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر

فیرجع کما کان فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتے انتہینا الی روضۃ خضراء فیہا
شجرۃ عظیمۃ وفی اصلہا شیخ وصبیان واذا رجل قریب من الشجرۃ بین یدیہ نار
یوقدہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا لم ارقط احسن وافضل منہا فیہا رجال شیوخ
وشباب ونساء وصبیان ثم اخرجانی منہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا ہے احسن
وافضل لم ارقط احسن وافضل منہا فیہا شیوخ وشباب فقلت لہما انکما قد طوفتمانی
اللیلۃ فاخبرانی عما رایت قالا نعم اما الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث
بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ الی یوم القیامۃ والذی رایتہ یشدخ
راسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل فیہ بالنہار یفعل بہ الی یوم القیامۃ
والذی رایتہ فی النقب فہم الزناۃ والذی رایتہ فے النہر آکل الربوا والشیخ الذی
رایت فی اصل الشجرۃ ابراہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس والذی یوقد النار
مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامۃ المومنین واما ہذہ الدار
فدار الشہداء وانا جبرئیل وہذا میکائیل فارفع راسک فرفعت راسی فاذا فوقی
مثل السحاب ویروی مثل الربابۃ البیضاء قالا ذاک منزلک فقلت دعانی ادخل
منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فلو استکملتہ اتیت منزلک **سہل بن سعد** ہل
معک شئی من القرآن قالہ لرجل اراد ان یتزوج المرأۃ التے عرضت نفسہا علی النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ابن عمر** ہل وجدتم ما وعد ربکم حقا ثم قال انہم الآن
یسمعون ما اقول قالہ لما وقف علی قلیب بدر **علی** ائتوا روضۃ خاخ فان بہا
ظعینۃ معہا کتاب فخذوہ منہا قالہ لعلی والزبیر والمقداد ویروی انطلقوا حتے تاتوا
روضۃ خاخ قالہ لعلی وابی مرثد الغنوی والزبیر **ابن عباس** ائتونی بکتاب
اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ابدًا قالہ فی مرضہ **عائشۃ** ائذنوا لہ فلبئس ابن العشیرۃ
اوبئس رجل العشیرۃ ویروی بئس اخ القوم وابن العشیرۃ یعنے رجلا استاذن علیہ
عائشۃ ائذنی لہ فانہ عمک تربت یمینک یعنی افلح اخا ابی القعیس **ابو ہریرۃ**
ابدأن بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا قالہ للنساء اللاتی غسلن ابدأن بمیامنہن تعول **ام عطیۃ**

ابنته وهي زينب زوجة ابي العاص بن الربيع وكانت اكبر بناته **ابو ذر**
ابرد ابرد او قال انتظر انتظر قال له للمؤذن بالظهر **كعب بن مالك** ابشر بخير
يوم مر عليك منذ ولدتك امك قال له **عمرو بن عوف** ابشروا واملوا ما يسركم
فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان
قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم ويروى وتلهيكم كما الهتهم **عائشة**
ابشري يا عائشة اما الله فقد برأك **عائشة** اتقوا النار ولو بشق تمرة **ابو هريرة**
اجب عني اللهم ايده بروح القدس قال له لحسان بن ثابت **ابو هريرة** اجتنبوا السبع
الموبقات قالوا يا رسول الله وما هن قال الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي
حرم الله الا بالحق واكل الربوا واكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات
المؤمنات الغافلات **ابن عمر** اجعلوا آخر صلوتكم بالليل وترا **ابن عمر** اجيبوا
هذه الدعوة اذا دعيتم لها **عائشة** ادعي لي ابا بكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا
فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل انا اولى ويأبى الله والمؤمنون الا
ابا بكر **عائشة** اذكروا انتم اسم الله وكلوا **انس** اذكروا اسم الله وليأكل كل
رجل مما يليه **عائشة** اذهب فاحث في افواههن من التراب يعني لنساء
جعفر بن ابي طالب حين اكثرن البكاء عليه قال له لرجل قال لقد غلبننا يا رسول الله
ابو هريرة اذهب فاطعمه اهلك يعني عرقا فيه تمر قال له للذي اصاب اهله في
رمضان **سهل بن سعد** اذهب فقد ملكتكها بما معك من القرآن **عائشة**
اذهبوا بخميصتي هذه الى ابي جهم وائتوني بانبجانية ابي جهم فانها الهتني آنفا عن صلوتي
عمران بن حصين اذهبي فاطعمي هذا عيالك واعلمي انا لم نرزأ من مالك
زاد البخاري شيئا ولكن الله اسقانا قال له لصحابه ليلة التعريس لذات المزادتين
ابن عباس ارجع فحج مع امرأتك قال لرجل قال اني اكتتبت ويروى اكتتبت
في غزوة كذا وكذا وامرأتي حاجة **ابو هريرة** ارجع فصل فانك لم تصل **عائشة**
ارضعيه تحرمي عليه ويذهب الذي في نفس ابي حذيفة قال له لسهلة بنت سهيل بن عمرو

حین قالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم فقال ارضعیہ
قالت وکیف ارضعہ وہو رجل کبیر فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وقال قد علمت انہ رجل کبیر **ام سلمۃ** استرقوا لہا فان بہا النظرۃ قالہ حین رای
جاریۃ فی بیت ام سلمۃ فی وجہہا سفعۃ **ابو ہریرۃ** استوصوا بالنساء فان المرأۃ
خلقت من ضلع وان اعوج ما فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان
ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء **ابو ہریرۃ** اسرعوا بالجنازۃ فان کانت
صالحۃ قربتموہا الی الخیر وان کانت غیر ذلک کان شرا تضعونہ عن رقابکم **الزبیر**
راسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک **ام الحصین** اسمعوا واطیعوا وان استعمل
علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ **عائشۃ** اشتریہا فاعتقیہا فانما الولاء لمن
اعتق **ابو موسی** اشربا منہ وافرغا علی وجوہکما ونحورکما وابشرا یعنی مما اجتمع من
وضوءہ بعد ما مج فیہ قالہ لابی موسی وبلال **ابن عمر وابن مسعود** اشہدوا اشہدوا
ویروی اللہم اشہد قالہ عند انشقاق القمر **انس** اعتدلوا فی سجودکم ولا یبسطن احدکم
ذراعیہ انبساط الکلب **ابو ہریرۃ** اعتقیہا فانہا من ولد اسمعیل قالہ لعائشۃ فی
سبیۃ من بنی تمیم **النعمان بن بشیر** اعدلوا فی اولادکم وروایۃ الا کلیتنی بین ابنائکم
زید بن خالد اعرف عفاصہا ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فان لم تعرف فاستنفقہا
ولتکن ودیعۃ عندک فان جاء طالبہا یوما من الدہر فادہا الیہ یعنی لقطۃ الذہب
والفضۃ **ابو ہریرۃ** اعلموا ان الارض للہ ولرسولہ وانی ارید ان اجلیکم من
وجد منکم بمالہ شیئا فلیبعہ والا فاعلموا انما الارض للہ ولرسولہ قالہ للیہود **جابر** اغتسلی
واستثفری بثوب واحرمی قالہ لاسماء بنت عمیس حین ولدت محمد بن ابی بکر فی
حجۃ الوداع بذی الحلیفۃ **ام عطیۃ** واسمہا **نسیبۃ بنت کعب** اغسلنہا ثلثا او
خمسا او اکثر من ذلک ان رایتن ذلک واجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من
کافور فاذا فرغتن فآذننی **ابن عباس** اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین
ولا تخنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا **ابن مسعود** اقرء علی القرآن

قال له قال قلت يا رسول الله اقرأ عليك وعليك انزل قال انى احب ان
اسمعه من غيرى فقرأت النساء حتى اذا بلغت فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد
وجئنا بك على هؤلاء شهيدا رفعت راسى او غمزنى رجل الى جنبى فرفعت راسى
فرأيت دموعه تسيل **جندب بن عبد الله** اقرؤا القرآن ما ائتلفت قلوبكم فاذا
اختلفتم فقوموا عنه **انس** التمس لنا غلاما من غلمانكم يخدمنى قال لابى طلحة
ابن عباس الحقوا الفرائض باهلها فما بقى فهو لاولى رجل ذكر **كعب بن مالك**
امسك عليك بعض مالك فهو خير لك قاله **ابو هريرة** انظروا الى من هو اسفل
منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فانه اجدر ان لا تزدروا نعمة الله عليكم **سهل بن سعد**
انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه **عمر** اوف بنذرك قاله
حين قال يا رسول الله انى كنت نذرت فى الجاهلية ان اعتكف ليلة وفى رواية فى المسجد الحرام **انس** اولم ولو بشاة
البراء بن عازب اهجهم او هاجهم وجبرئيل معك قاله لحسان بن ثابت **ابو ذر**
بشر الكانزين برضف يحمى عليه فى نار جهنم فيوضع على حلمة ثدى احدهم حتى يخرج
من نغض كتفه ويوضع على نغض كتفه حتى يخرج من حلمة ثدييه يتزلزل **ابن مسعود**
تسحروا فان فى السحور بركة **حارثة بن وهب الخزاعى** تصدقوا فيوشك الرجل
يمشى بصدقته فيقول الذى اعطيها لو جئتنا بها بالامس قبلتها فاما الآن فلا حاجة لى
بها فلا يجد من يقبلها **ابو موسى** تعاهدوا هذا القرآن فوالذى نفس محمد بيده لهو اشد
تفلتا من الابل فى عقلها **ابو هريرة** تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرك الشقاء
وسوء القضاء وشماتة الاعداء **ابن عمر** توضأ واغسل ذكرك ثم نم **عائشة** حجى واشترطى وقولى اللهم محلى
حيث حبستنى قاله لضباعة بنت الزبير لما ارادت ان تحج وكانت وجعة **عبد الله بن عمرو** خذوا القرآن
من اربعة من عبد الله وسالم ومعاذ وابى بن كعب سالم هو مولى ابى حذيفة
عائشة خذوا من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا **زيد بن خالد**
خذها فانما هى لك او لاخيك او للذئب يعنى ضالة الغنم **جابر** خذ يا جابر فصب
علىّ وقل بسم الله يعنى ماء كان فى عزلاء الانصارى **عائشة** خذى فرصة من مسك

ويروى ممسكة فتطهري بها **عائشة** خذي من ماله بالمعروف ما يكفيك و
يكفي ولدك ويروى خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف قاله لهند بنت عتبة
امرأة ابي سفيان **ابن عباس** دعوني فالذي انا فيه خير واوصيكم بثلث
اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم قال وسكت
عن الثالثة او قالها فانسيتها هذا من قول سليمان بن ابي مسلم **جابر** دعوها فانها
منتنة يعني دعوى الجاهلية اي قول الانصاري حين كسعه المهاجري يا للانصار
ابن عمر دعه فان الحياء من الايمان قاله لرجل كان يعظ اخاه في الحياء
ابو سعيد دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلوته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم
يقرؤن القرآن لا يجوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية
ينظر الى نصله فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى رصافه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى
نضيه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى قذذه فلا يوجد فيه شيء سبق الفرث والدم
آيتهم رجل اسود احدى عضديه مثل ثدي المرأة او مثل البضعة تدردر يخرجون على
خير فرقة من الناس ويروى على حين فرقة **جابر** دعه لا يتحدث الناس ان محمدا
يقتل اصحابه قاله لعمر حين قال دعني اضرب عنق هذا المنافق يعني عبد الله بن ابيّ
المغيرة بن شعبة دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين يعني الخفين قاله **جابر**
سم ابنك عبد الرحمن قاله **عمر بن ابي سلمة** سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك
انس سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي **انس** سووا صفوفكم فان تسوية الصفوف
من تمام الصلوة **عبد الله بن مغفل** صلوا قبل صلوة المغرب صلوا قبل صلوة المغرب
قال في الثالثة لمن شاء كراهية ان يتخذها الناس سنة **خباب بن الارتّ**
ضعوا مما يلي رأسه واجعلوا على رجليه من الاذخر يعني مصعب بن عمير حين استشهد
باحد **ام سلمة** طوفي من وراء الناس وانت راكبة قاله لها لما قالت اني اشتكي
جابر غطوا الاناء واوكوا الاسقية واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشيطان
لا يحل سقاء ولا يفتح بابا ولا يكشف اناء فان لم يجد احدكم الا ان يعرض على انائه عودا

ویذکر اسم الله علیه فلیفعل فان الذبیحة تضرم علی اهل البیت بیتهم ابوحمید الساعدی
قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه وذریته کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی
محمد وعلی ازواجه وذریته کما بارکت علی ابراهیم انک حمید مجید ابوسعید
قوموا الی سیدکم او الی خیرکم یعنی سعد بن معاذ فقعد عند النبی صلی الله علیه وآله وسلم
فقال ان هؤلاء نزلوا علی حکمک ابن عباس قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع
ویروی عند نبی تنازع ابوهریرة کخ کخ ارم بها اما علمت انا لا ناکل الصدقة
ویروی لا تحل لنا الصدقة قاله للحسن بن علی رضی الله عنهما حین اخذ تمرة من
تمر الصدقة فجعلها فی فیه جابر کل فانی اناجی من لا تناجی یعنی الثوم المطبوخ
قاله لرجل من اصحابه ابن عمر کلوا فانه حلال ولکنه لیس من طعامی یعنی الضب
ابن عمر کلوا من الاضاحی ثلثا هذا حدیث منسوخ بما ذکرنا من قبل ابن عمر
کن فی الدنیا کانک غریب او کانک عابر سبیل وعد نفسک فی اصحاب القبور
عائشة لیصل احدکم نشاطه فاذا کسل او فتر فقعد ویروی فلیقعد عائشة
مروا ابا بکر یصلی بالناس سهل بن سعد مری غلامک النجار یعمل لی اعوادا اکلم
الناس علیها انس یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا الباب العاشر سهل بن سعد
لاعطین الرایة غدا رجلا یفتح الله علی یدیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله
یعنی علیا رضی الله عنه قاله یوم خیبر ابن عباس لان یمنح الرجل اخاه ارضه
خیر له من ان یاخذ علیها خرجا معلوما ابوسعید لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر
وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموه قلنا یا رسول الله الیهود والنصاری
قال فمن النعمان بن بشیر لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین قلوبکم ابن مسعود
لله افرح بتوبة عبده المومن من رجل نزل فی ارض دویة مهلکة معه راحلته علیها
طعامه وشرابه فوضع راسه فنام نومة واستیقظ وقد ذهبت راحلته فطلبها حتی
اذا اشتد علیه الحر والعطش او ما شاء الله قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیه فانام
حتی اموت فوضع راسه علی ساعده لیموت فاستیقظ فاذا راحلته عنده علیها زاده

وشرابه فلمد اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده **سهل بن سعد**
ليدخلن الجنة من امتي سبعون الفا او سبعمائة الف الشك من ابي حازم
متماسكون آخذ بعضهم بعضا لا يدخل اولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر
ليلة البدر **ابن مسعود** ليرفعن الي رجال منكم حتى اذا اهويت اليهم لاناولهم اختلجوا
دوني فاقول اي رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك **ابو هريرة**
آية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان **انس**
ابن اخت القوم منهم **ابن مسعود** اجل اني اوعك كما يوعك رجلان منكم قاله في
مرضه حين قال ابن مسعود يا رسول الله انك لتوعك وعكا شديدا **ابو هريرة** احد
جبل يحبنا ونحبه **عائشة** احيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس وهو اشد علي فيفصم عني
وقد وعيت ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قاله حين
ساله الحارث بن هشام كيف يأتيك الوحي **ابو ايوب** تعبد الله ولا تشرك به شيئا
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصل الرحم دع الناقة قاله لاعرابي اخذ بخطام ناقته
فقال يا رسول الله دلني على عمل يدنيني من الجنة ويباعدني من النار **ابو هريرة**
امتي الغر المحجلون يوم القيمة من آثار الوضوء **البراء بن عازب** انت اخونا ومولانا
قاله لزيد بن حارثة **جابر** انتم اليوم خير اهل الارض قاله يوم الحديبية وكانوا
الفا واربع مائة **انس** انت مع من احببت **البراء بن عازب** انت مني وانا
منك قاله لعلي رضي الله عنه **ابو سعيد** اوه عين الربوا لا تفعل ولكن اذا اردت
ان تشتري التمر فبعه ببيع آخر ثم اشتره قاله لبلال حين جاءه بتمر برني وقال كان
عندنا تمر ردي فبعت منه صاعين بصاع لمطعم النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفي
رواية البخاري اوه اوه مرتين **عائشة** اين انا غدا اين انا غدا قاله في
مرضه الذي توفي فيه **انس** بخ ذلك مال رابح بخ ذلك مال رابح وقد سمعت
ما قلت واني ارى ان تجعلها في الاقربين قاله لابي طلحة **عبد الله بن سلام**
تلك الروضة روضة الاسلام وذلك العمود عمود الاسلام وتلك العروة عروة الوثقى

وانت على الاسلام حتى تموت قاله له حين قص رؤياه عليه **البراء بن عازب**
تلك الملائكة كانت تستمع لك ولو قرأت لاصبحت يراها الناس ما تستتر منهم قاله
لاسيد بن حضير حين قرأ سورة الكهف بالليل وعنده فرس مربوط بشطنين فتغشته سحابة
فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ينفر منها **ابن عمر** حسابكما على الله احدكما كاذب
لا سبيل لك عليها قاله للمتلاعنين **ابو هريرة** حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة
المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس **عبد الله بن عمرو** حوضي
مسيرة شهر ماؤه ابيض من اللبن وريحه اطيب من المسك وكيزانه كنجوم السماء من
شرب منه فلا يظمأ ابدا **ابو هريرة** رأس الكفر نحو المشرق والفخر والخيلاء في اهل الخيل
والابل والفدادين اهل الوبر والسكينة في اهل الغنم **ابن مسعود** سباب المسلم
فسوق وقتاله كفر **ابو هريرة** سيحان وجيحان والفرات والنيل كل من انهار الجنة
ابو بكرة شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة **ابو هريرة** صلوة الرجل في
جماعة تزيد على صلوته في بيته وصلوته في سوقه بضعا وعشرين درجة وذلك ان
احدهم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى المسجد لا ينهزه الا الصلوة لم يخط خطوة الا رفعه الله
بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد فاذا دخل المسجد كان في الصلوة
ما كانت الصلوة تحبسه والملائكة يصلون على احدكم ما دام في مجلسه الذي صلى
فيه يقولون اللهم ارحمه اللهم اغفر له اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه ما لم يحدث
فيه **ابن عمر** صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدة **ام قيس**
بنت محصن علام تدغرن اولادكن بهذا العلاق عليكن بهذا العود الهندي
فان فيه سبعة اشفية منها ذات الجنب يسعط من العذرة ويلد من ذات الجنب
ابن عمر على المرء المسلم السمع والطاعة فيما احب وكره الا ان يؤمر بمعصية فاذا امر
بمعصية فلا سمع ولا طاعة **ابو هريرة** على انقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون
ولا الدجال **حذيفة** فتنة الرجل في اهله وماله ونفسه وولده وجاره يكفرها الصيام
والصلوة والصدقة والامر بالمعروف والنهي عن المنكر **ابو هريرة** في الحبة السوداء

شفاء من كل داء الا السام **ابوهريرة** فى كل كبد حرى اجر **انس** قدر حوضى
كما بين ايلة وصنعاء من اليمن وان فيه من الاباريق كعدد نجوم السماء **ابوهريرة**
قريش والانصار وجهينة ومزينة واسلم واشجع وغفار موالى ليس لهم مولى دون الله
ورسوله **عبدالرحمن بن عوف** كلاكما قتله يعنى اباجهل قاله لمعاذ بن عمرو بن الجموح
ومعاذ بن عفراء **ابوهريرة** كلا والذى نفس محمد بيده ان الشملة لتلتهب عليه نارا
اخذها من الغنائم يوم خيبر لم تصبها المقاسم قاله لعبد له اسمه رفاعة ويقال له مدعم
قتل بوادى القرى مقفله من خيبر **انس** كيف يفلح قوم شجوا نبيهم وكسروا رباعيته
وهو يدعوهم قاله يوم احد علقه البخارى واسنده مسلم **ابن مسعود وانس** لكل غادر
لواء يوم القيمة بقدر غدرته **ابن عباس** لم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم
لدعا لهم فيه يعنى لاهل مكة حين دعا لهم ابراهيم عليه السلام **عائشة** ليت رجلا
صالحا من اصحابى يحرسنى الليلة **ابن عباس** مرحبا بالقوم او بالوفد غير خزايا ولا ندامى
قاله لوفد عبد القيس حين قال لهم من القوم او من الوفد فقالوا ربيعة **ابوقتادة**
الحارث بن ربعى مستريح ومستراح منه قالوا يا رسول الله ما المستريح
والمستراح منه فقال العبد المؤمن يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح
منه العباد والبلاد والشجر والدواب **ابوهريرة** مطل الغنى ظلم واذا اتبع احدكم
على ملى فليتبع **عبدالله بن عمرو** من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله
وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه
ابن عباس من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى
اما بعد فانى ادعوك بدعاية الاسلام وبداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله
اجرك مرتين وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى
كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا الى قوله فقولوا اشهدوا بانا
مسلمون كتبه الى قيصر **ابوهريرة** ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قالوا والله
يا رسول الله ان كانت لكافية قال فانها فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلها

مثل حر ہا زاد النجاری نارکم ہذہ التی یوقد ابن آدم **ام حرام بنت ملحان**
ناس من امتی عرضوا علیّ غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ
او مثل الملوک علی الاسرۃ **ابوہریرۃ** نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال رب ارنی
کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ویرحم اللہ لوطا لقد کان
یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول لبث یوسف لاجبت الداعی
ابوسعید ویحک ان الہجرۃ شانہا شدید فہل لک من ابل قال نعم قال
فتعطی صدقتہا قال نعم قال فہل تمنح منہا قال نعم قال فتحلبہا یوم وردہا
قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا قالہ
لاعرابی سالہ عن الہجرۃ **ابوبکرۃ** ویحک قطعت عنق صاحبک ویحک قطعت
عنق صاحبک قالہ مرارا **المسور بن مخرمۃ و مروان بن الحکم**
ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد یعنی ابا بصیر **عبداللہ بن عمرو** ویل للاعقاب
من النار **ابوہریرۃ** ویل للعراقیب من النار **زینب بنت جحش** ویل للعرب
من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وحلق باصبعیہ
الابہام والتی تلیہا فقالت زینب بنت جحش قلت یارسول اللہ انہلک وفینا
الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث **عائشۃ** ہذا الحمال لا حمال خیبر ہذا ابر ربنا
واطہر کان تمثل بہ عند نقلہ اللبن فی بنیان مسجدہ **المسور بن مخرمۃ و مروان بن الحکم**
ہذا فلان وہو من قوم یعظمون البدن فابعثوہا لہ یعنی رجلا من کنانۃ قال یوم الحدیبیۃ
لکفار قریش دعونی آتہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما اشرف علیہ قال فلما
اشرف مکرز بن حفص قال ہذا مکرز بن حفص وہو رجل فاجر وکان قال ایضا لہم
دعونی آتہ **معاویۃ بن ابی سفیان** ہذا یوم عاشوراء ولم یکتب اللہ علیکم صیامہ
وانا صائم فمن احب منکم ان یصوم فلیصم ومن احب منکم ان یفطر فلیفطر **ابوہریرۃ**
ہذہ صدقات قومی یعنی بنی تمیم **ابن عباس** ہلا اخذتم اہابہا فدبغتموہ فانتفعتم
بہ یعنی شاۃ لمیمونۃ میتۃ **ابوہریرۃ** ہم اشد امتی علی الدجال یعنی بنی تمیم **ابوذر**

هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت يا رسول الله فداك ابي وامي من هم قال
هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن
يمينه وعن شماله وقليل ما هم من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا يودي زكوتها الا جاءت
يوم القيمة اعظم ما كانت واسمنه تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما نفذت اخريها عادت
عليه اولها حتى يقضى بين الناس **العباس بن عبد المطلب** هو في ضحضاح
من النار ولولا انا لكان في الدرك الاسفل من النار يعني ابا طالب **انس**
هو لها صدقة ولنا هدية يعني لحما تصدق به على بريرة **الباب الحادي عشر** **ابو هريرة**
اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر
ابو هريرة انا عند ظن عبدي بي وانا مع عبدي اذا ذكرني **ابو هريرة** ان الصوم
لي وانا اجزي به **ابو هريرة** يا محمد اني اذا قضيت قضاء فانه لا يرد واني اعطيتك
لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة ولا اسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم يستبيح بيضتهم ولو
اجتمع عليهم من باقطارها او قال من بين اقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا و
بعضهم يسبي بعضا **الباب الثاني عشر في جوامع الادعية** **عائشة** اذهب
الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما
كان اذا اشتكى انسان مسحه بيمينه ثم قال **ابن عمر** واذا رجع قالهن وزاد فيهن
آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده
وهزم الاحزاب وحده **انس** اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا
عذاب النار كان هذا اكثر دعائه **انس** اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة
ابو هريرة اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا **البراء بن عازب** اللهم اسلمت نفسي اليك
ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة
اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك اللهم آمنت بكتابك الذي انزلت ونبيك
الذي ارسلت **ابن مسعود** اللهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف **انس** اللهم اغثنا
اللهم اغثنا اللهم اغثنا قاله في الاستسقاء **ابو موسى** اللهم اغفر لعبيد ابي عامر اللهم اجعله

يوم القيمة فوق كثير من خلقك او من الناس قال ابو موسى فقلت ولي يا رسول الله
فقال اللهم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه وادخله يوم القيامة مدخلا كريما
زيد بن ارقم اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار ابو هريرة
اللهم اغفر للمحلقين قالوا يا رسول الله وللمقصرين قال اللهم اغفر للمحلقين قالوا يا
رسول الله وللمقصرين قال اللهم اغفر للمحلقين قالوا يا رسول الله وللمقصرين قال و
للمقصرين ابو موسى اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي واسرافي في امري وما انت اعلم
مني اللهم اغفر لي هزلي وجدي وخطيئتي وعمدي وكل ذلك عندي عائشة
اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق الاعلى دعا به عند وفاته ام سليم بنت
ملحان اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته دعا به لانس بن مالك عائشة
اللهم الرفيق الاعلى ابو هريرة اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش
بن ابي ربيعة والمستضعفين بمكة اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها
عليهم سنين كسني يوسف ابو هريرة اللهم اني احبه فاحبه واحبب من يحبه يعني
الحسن بن علي رضي الله عنهما انس اللهم اني اعوذ بك من الخبث والخبائث
كان يقوله اذا دخل الخلاء ابو سعيد وانس اللهم اني اعوذ بك من الهم والحزن
والعجز والكسل والبخل والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال ابو بكر اللهم اني ظلمت نفسي
ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك انت
الغفور الرحيم ابو هريرة اللهم اهد دوسا وأت بهم ابو هريرة اللهم باعد بيني وبين
خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب
الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد جرير اللهم ثبته واجعله
هاديا مهديا دعا به له حين شكى اليه انه لا يثبت على الخيل عائشة اللهم حبب الينا
المدينة كحبنا مكة او اشد اللهم صححها وبارك لنا في مدها وصاعها وانقل حماها فاجعلها
بالجحفة انس اللهم حوالينا ولا علينا ابن عباس اللهم ربنا لك الحمد انت
قيم السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت نور السموات والارض ومن فيهن

ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق و
وعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق
ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک
انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت ویروی بعد ذلک وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر
لا الہ الا انت او لا الہ غیرک کان یقولہ اذا قام من اللیل تہجد **عبد اللہ بن ابی**
اوفی اللہم صل علی آل ابی اوفی **انس** اللہم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ
ومنابت الشجر دعا بہ حین استسقی فقیل لہ ہلکت الاموال وانقطعت السبل
فادع اللہ یمسکہا عنا **ابن مسعود** اللہم علیک بقریش قالہ ثلث مرات ثم قال
اللہم علیک بابی جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید
بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ قال ابن مسعود
فوالذی بعث محمدا بالحق لقد رأیت الذین سمی صرعی ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر
قال الصغانی مؤلف ہذا الکتاب السابع ہو عمارۃ بن الولید **ابن عباس** اللہم فقہہ
فی الدین زاد ابو مسعود وعلمہ التاویل دعا بہ لما وضع لہ وضوءہ **انس** اللہم
لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ **عبد اللہ بن ابی اوفی** اللہم
منزل الکتاب سریع الحساب اہزم الاحزاب اللہم اہزمہم وزلزلہم دعا بہ علی الاحزاب
عائشۃ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی
الانسان الشئ منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال باصبعہ بالارض ثم رفعہا **ابن**
عباس لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ
رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقولہ عند الکرب **المغیرۃ بن شعبۃ** لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر اللہم لا مانع لما
اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقولہ فی دبر کل صلوۃ
جابر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر لا الہ الا اللہ

وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ قالہ علی الصفا عبداللہ
بن الزبیر بن العوام لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وہو علی کل شئی قدیر لاحول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ
ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون کان
یہلل بہن فی دبر کل صلوۃ ابن عمر لبیک اللہم لبیک لاشریک لک لبیک
ان الحمد والنعمۃ والملک لک لاشریک لک کان یلبی بہذہ التلبیۃ فی حجہ وعمرتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد
تاریخ الخلفا امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی حاوی فضائل وتذکرہ خلفای راشدین
وغیرہم جو ان کے بعد ہیں نظر سے گذرے چونکہ بعد انبیاء علیہم السلام کے
صحابہ کبار و اہلبیت نبوی وسائل قرب خدا و رسول باتفاق اہل ظاہر و باطن
ہیں لہذا مذکور پر نور خلفاء راشدین رضے اللہ عنہم کا پیشکش اہل نظر ہے
کہ اس سے اصل و سند تمام احوال و مقامات مشائخ کی معلوم ہو سکتی ہے
علاوہ اس کے حاوی منافع کثیر ہے اور نام اس منتخب کا مناقب الخلفا رکھا
ابوبکر الصدیق ابوبکر الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ عبداللہ
بن ابی قحافۃ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب
ابن لوی بن غالب القرشی التیمی یلتقی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرۃ
قال النووی فی تہذیبہ وما ذکرناہ من ان اسم ابی بکر عبداللہ ہو الصحیح المشہور
وقیل اسمہ عتیق والصواب الذی علیہ کافۃ العلماء ان عتیقا لقب لہ لا اسم و
لقب عتیقا لعتقہ من النار کما ورد فی حدیث رواہ الترمذی وقیل لعتاقۃ وجہہ
ای حسنہ وجمالہ (قالہ مصعب بن الزبیر واللیث بن سعد وجماعۃ) وقیل لانہ لم
یکن فی نسبہ شئی یعاب بہ قال مصعب بن الزبیر وغیرہ واجمعت الامۃ علی تسمیتہ
بالصدیق لانہ بادر الی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولازم الصدق فلم

فلم تقع منه هناة ما ولا وقفة فی حال من الاحوال وكانت له فی الاسلام المواقف الرفيعة منها قصته ليلة الاسراء وثباته وجوابه للكفار فی ذلك وهجرته مع رسول الله صلی الله عليه وسلم وتركه عياله واطفاله وملازمته فی الغار وسائر الطريق ثم كلامه يوم بدر ويوم الحديبية حين اشتبه علی غيره الامر فی تاخر دخول مكة ثم بكاؤه حين قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان عبدا خيره الله بين الدنيا والآخرة ثم ثباته يوم وفاة رسول الله صلی الله عليه وسلم وخطبته الناس وتسكينهم ثم قيامه فی قضية البيعة لمصلحة المسلمين ثم اهتمامه فی بعث جيش اسامة بن زيد الی الشام وتصميمه فی ذلك ثم قيامه فی قتال اهل الردة ومناظرته للصحابة حتی حجهم بالدلائل وشرح الله صدورهم لما شرح له صدره من الحق وهو قتال اهل الردة ثم تجهيزه الجيوش الی الشام لفتوحه وامدادهم ثم ختم ذلك بمهم من احسن مناقبه واجل فضائله وهو استخلافه علی المسلمين عمر رضی الله عنه وكم للصديق من مناقب ومواقف وفضائل لا تحصی هذا كلام النووی واقول قد اردت ان ابسط ترجمة الصديق بعض البسط ذاكرا فيه جملة كثيرة مما وقفت عليه من حاله وارتب ذلك فصولا **فصل فی اسمه ولقبه تقدمت الاشارة الی ذلك** قال ابن كثير اتفقوا علی ان اسمه عبدالله بن عثمان الا ما روی ابن سعد عن ابن سيرين ان اسمه عتيق والصحيح انه لقبه ثم اختلف فی وقت تلقيبه به وفی سببه فقيل لعتاقة وجهه ای لجماله (قاله الليث بن سعد واحمد بن حنبل وابن معين وغيرهم وقال ابو نعيم الفضل بن دكين لقدمه فی الخير وقيل لعتاقة نسبه ای طهارته اذ لم يكن فی نسبه شیء يعاب به وقيل سمی به اولا ثم سمی بعبدالله وروی الطبرانی عن القاسم بن محمد انه سأل عائشة رضی الله عنها عن اسم ابی بكر فقالت عبدالله فقال ان الناس يقولون عتيق قالت ان ابا قحافة كان له ثلثة اولاد سماهم عتيقا ومعتقا ومعيتقا واخرج ابن منده وابن عساكر عن موسی بن طلحة قال قلت لابی طلحة

لم سمي ابو بكر عتيقا قال كانت امه لا يعيش لها ولد فلما ولدته استقبلت به البيت
ثم قالت اللهم ان هذا عتيق من الموت فهبه لي واخرج الطبراني عن ابن عباس
قال انما سمي عتيقا لحسن وجهه واخرج ابن عساكر عن عائشة رضي الله عنها
قالت اسم ابي بكر الذي سماه به اهله عبد الله ولكن غلب عليه اسم عتيق وفي لفظ
ولكن النبي صلى الله عليه وسلم سماه عتيقا واخرج ابو يعلى في مسنده وابن سعد
والحاكم وصححه عن عائشة رضي الله عنها قالت والله اني لفي بيتي ذات يوم
ورسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه في الفناء والستر بيني وبينهم اذ اقبل
ابو بكر فقال النبي صلى الله عليه وسلم من سره ان ينظر الى عتيق من النار فلينظر الى
ابي بكر وان اسمه الذي سماه اهله عبد الله فغلب عليه اسم عتيق واخرج الترمذي
والحاكم عن عائشة رضه ان ابا بكر دخل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال
يا ابا بكر انت عتيق الله من النار فمن يومئذ سمي عتيقا واخرج البزار والطبراني
بسند جيد عن عبد الله بن الزبير قال كان اسم ابي بكر عبد الله فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم انت عتيق الله من النار فسمي عتيقا واما الصديق فقيل كان
يلقب به في الجاهلية لما عرف منه من الصدق ذكره ابن مسدي وقيل لمبادرته
الى تصديق رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما كان يخبر به قال ابن اسحاق
عن الحسن البصري وقتادة واول ما اشتهر به صبيحة الاسراء واخرج الحاكم في المستدرك
عن عائشة رض قالت جاء المشركون الى ابي بكر فقالوا هل لك الى صاحبك يزعم
انه اسري به الليلة الى بيت المقدس قال وقال ذلك قالوا نعم فقال لقد صدق
اني لاصدقه بابعد من ذلك بخبر السماء غدوة وروحة فلذلك سمي الصديق
(اسناده جيد) وقد ورد ذلك من حديث انس وابي هريرة اسندهما ابن عساكر
وام هاني (اخرجه الطبراني) قال سعيد بن منصور في سننه حدثنا ابو معشر عن ابي
وهب مولى ابي هريرة قال لما رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة اسري به
فكان بذي طوى قال يا جبريل ان قومي لا يصدقوني قال يصدقك ابو بكر وهو

الصدیق واخرجہ الطبرانی فی الاوسط موصولاً عن ابی وہب عن ابی ہریرۃ واخرج الحاکم فی المستدرک عن النزال ابن سبرۃ قال قلنا لعلیؓ یا امیر المومنین اخبرنا عن ابی بکر قال ذاک امرء سماہ اللہ الصدیق علی لسان جبرئیل وعلی لسان محمدؐ کان خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصلوٰۃ رضیہ لدیننا فرضیناہ لدنیانا اسنادہ جید واخرج الدارقطنی والحاکم عن ابی یحیی قال لااحصی کم سمعت علیاً یقول علی المنبر ان اللہ سمی ابابکر علی لسان نبیہ صدیقا واخرجہ الطبرانی بسند جید صحیح عن حکیم بن سعد قال سمعت علیا یقول ویحلف لانزل اللہ اسم ابی بکر من السماء الصدیق وفی حدیث احد اسکن فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان وام ابی بکر بنت عم ابیہ اسمہا سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب وتکنی ام الخیر قالہ الزہری اخرجہ ابن عساکر

فصل فی مولدہ ومنشاءہ

ولد بعد مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسنتین واشہر فانہ مات ولہ ثلاث وستون سنۃ قال ابن کثیر واما ما اخرجہ خلیفۃ بن الخیاط عن یزید بن الاصم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انا اکبر او انت قال انت اکبر وانا اسن منک فہو مرسل غریب جداً والمشہور خلافہ وانما صح ذلک عن العباس وکان منشاءہ بمکۃ لایخرج منہا الا لتجارۃ وکان ذا مال جزیل فی قومہ ومروۃ تامۃ واحسان وتفضل فیہم کما قال ابن الدغنۃ انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتکسب المعدوم وتعین علی نوائب الدہر وتقری الضیف قال النووی وکان من رؤساء قریش فی الجاہلیۃ واہل مشاورتہم ومحببا فیہم واعلم لمعالمہم فلما جاء الاسلام آثرہ علی ماسواہ ودخل فیہ اکمل دخول واخرج الزبیر بن بکار وابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال ان ابابکر الصدیقؓ احد عشرۃ من قریش اتصل بہم شرف الجاہلیۃ والاسلام فکان الیہ امر الدیات والغرم وذلک ان قریشا لم یکن لہم ملک ترجع الامور کلہا الیہ بل کان فی کل قبیلۃ ولایۃ عامۃ تکون لرئیسہا فکانت فی بنی ہاشم السقایۃ والرفادۃ ومعنی ذلک انہ لایاکل ولایشرب احد الا من طعامہم واشرابہم

وكانت في بني عبد الدار الحجابة واللواء والندوة اي لا يدخل البيت احد الا باذنهم واذا عقدت قريش راية حرب عقدها لهم بنو عبد الدار واذا اجتمعوا الامر اتما وانقضا لا يكون اجتماعهم الا بدار الندوة ولا ينفذ الا بها وكانت لبني عبد الدار **فصل**

كان ابو بكر رض اعف الناس في الجاهلية اخرج ابن عساكر بسند صحيح عن عائشة رض قالت والله ما قال ابو بكر شعرا قط في جاهلية ولا اسلام ولقد ترك هو وعثمان شرب الخمر في الجاهلية واخرج ابو نعيم بسند جيد عنها قالت لقد كان حرم ابو بكر الخمر على نفسه في الجاهلية واخرج ابن عساكر عن عبد الله بن الزبير قال ما قال ابو بكر شعرا قط واخرج ابن عساكر عن ابي العالية الرياحي قال قيل لابي بكر الصديق في مجمع من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم هل شربت الخمر في الجاهلية فقال اعوذ بالله فقيل ولم قال كنت اصون عرضي واحفظ مروتي فان من شرب الخمر كان ضيعا في عرضه ومروته قال فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صدق ابو بكر صدق ابو بكر مرتين مرسل غريب سندا ومتنا **فصل في صفته** رض اخرج ابن سعد عن عائشة رض ان رجلا قال لها صفي لنا ابا بكر فقالت رجل ابيض نحيف خفيف العارضين احنأ لا يستمسك ازاره يسترخي عن حقويه معروق الوجه غائر العينين ناتي الجبهة عاري الاشاجع هذه صفته واخرج عن عائشة رض ان ابا بكر كان يخضب بالحناء والكتم واخرج عن انس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وليس في اصحابه اشمط غير ابي بكر فغلفها بالحناء والكتم **فصل في اسلامه** رض اخرج الترمذي وابن حبان في صحيحه عن ابي سعيد الخدري قال قال ابو بكر رض الست احق الناس بها اي الخلافة الست اول من اسلم الست صاحب كذا الست صاحب كذا واخرج ابن عساكر من طريق الحارث عن علي رض قال اول من اسلم من الرجال ابو بكر واخرج خيثمة بسند صحيح عن زيد بن ارقم قال اول من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق واخرج ابن سعد عن ابي اروى الدوسي الصحابي رض قال اول من اسلم ابو بكر الصديق

واخرج الطبرانی فی الکبیر وعبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن الشعبی قال سالت
ابن عباس ای الناس کان اول اسلاما قال ابو بکر الصدیق الم تسمع قول حسان
حیث یقول **شعرا** اذا تذکرت شجوا من اخی ثقة * فاذکر اخاک ابا بکر بما فعلا *
خیر البریة اتقاها واعدلها * الا النبی واوفاها بما حملا * والثانی التالی المحمود مشهده *
واول الناس منهم صدق الرسلا * واخرج ابو نعیم عن فرات بن السائب قال
سالت میمون ابن مہران قلت علی افضل عندک ام ابو بکر وعمر قال فارتعد
حتی سقطت عصاه من یده ثم قال ما کنت اظن ان ابقی الی زمان یعدل بہما
لله درہما کانا راس الاسلام قلت فابو بکر کان اول اسلاما ام علی قال
واللہ لقد آمن ابو بکر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن بحیری الراہب حین مر بہ
واختلف فیما بینہ وبین خدیجة حین انکحہا ایاه وذلک کلہ قبل ان یولد علی
وقد قال انہ اول من اسلم خلائق من الصحابة والتابعین وغیرہم بل ادعی
بعضہم الاجماع علیہ وقیل اول من اسلم علی وقیل خدیجة وجمع بین الاقوال
بان ابا بکر اول من اسلم من الرجال وعلی اول من اسلم من الصبیان وخدیجة
اول من اسلمت من النساء واول من ذکر ہذا الجمع الامام ابو حنیفة رح اخرجہ عنہ
واخرج ابن ابی شیبة وابن عساکر عن سالم بن ابی الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفیة
ہل کان ابو بکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبما علا ابو بکر وسبق حتی لا یذکر احد
غیر ابی بکر قال لانہ کان افضلہم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ واخرج ابن عساکر
بسند جید عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انہ قال لابیہ سعد اکان ابو بکر الصدیق
اولکم اسلاما قال لا ولکنہ اسلم قبلہ اکثر من خمسة ولکن کان خیرنا اسلاما قال ابن کثیر
الظاہر ان اہل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم آمنوا قبل کل احد زوجتہ خدیجة ومولاه
زید وزوجة زید ام ایمن وعلی وورقة انتہی واخرج ابن عساکر عن عیسی بن یزید
قال قال ابو بکر الصدیق کنت جالسا بفناء الکعبة وکان زید بن عمرو بن نفیل
قاعدا فمر بہ امیة بن ابی الصلت فقال کیف اصبحت یا باغی الخیر قال بخیر قال

هل وجدت قال لا فقال شعر كل دين يوم القيامة الا ماقضى الله فى الحقيقة بور ۔ اما ان هذا النبى الذى ينتظر منا او منكم قال ولم اكن سمعت قبل ذلك نبى ينتظر ويبعث قال فخرجت الى ورقة بن نوفل وكان كثير النظر الى السماء كثير همهمة الصدر فاستوقفته ثم قصصت عليه الحديث فقال نعم يا ابن اخى انا اهل الكتب والعلوم الا ان هذا النبى الذى ينتظر من اوسط العرب نسبا ولى علم بالنسب وقومك اوسط العرب نسبا قلت يا عم وما يقول النبى قال يقول ما قيل له الا انه لا يظلم ولا يظلم ولا يظالم فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت به وصدقته ۔ وقال ابن اسحق حدثنى محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن الحصين التميمى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما دعوت احدا الى الاسلام الا كانت له عنه كبوة وتردد ونظر الا ابا بكر ما عتم عنه حين ذكرته وما تردد فيه عتم اى تلبث قال البيهقى وهذا لانه كان يرى دلائل نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ويسمع آثاره قبل دعوته فحين دعاه كان قد سبق له فيه تفكر ونظر فاسلم فى الحال ثم اخرج عن ابى ميسرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا برز سمع من يناديه يا محمد فاذا سمع الصوت ولى هاربا فاسر ذلك الى ابى بكر وكان صديقا له فى الجاهلية ۔ واخرج ابو نعيم وابن عساكر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كلمت فى الاسلام احدا الا ابى على وراجعنى الكلام الا ابن ابى قحافة فانى لم اكلمه فى شئ الا قبله واستقام عليه ۔ واخرج البخارى عن ابى الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل انتم تاركون لى صاحبى انى قلت ايها الناس انى رسول الله اليكم جميعا فقلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت ۔

فصل فى صحبته ومشاهده ۔ قال العلماء صحب ابو بكر النبى صلى الله عليه وسلم من حين اسلم الى حين توفى لم يفارقه سفرا ولا حضرا الا فيما اذن له صلى الله عليه وسلم فى الخروج فيه من حج وغزو وشهد معه المشاهد كلها وهاجر معه وترك عياله واولاده رغبة فى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم وهو رفيقه فى الغار

قال تعالی ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا و
قام بنصر رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غیر موضع وله الآثار الجمیلة فی المشاهد
وثبت یوم احد ویوم حنین وقد فر الناس کما سیاتی فی فصل شجاعته اخرج
ابن عساکر عن ابی هریرة قال تباشرت الملائکة یوم بدر فقالوا اما ترون الصدیق
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی العریش واخرج ابو یعلی والحاکم واحمد عن
علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم بدر ولابی بکر مع احدکما جبرئیل و
مع الآخر میکائیل واخرج ابن عساکر عن ابن سیرین ان عبد الرحمن بن ابی بکر
کان یوم بدر مع المشرکین فلما اسلم قال لابیه لقد اهدفت لی یوم بدر فانصرفت
عنک ولم اقتلک فقال ابو بکر لکنک لو اهدفت لی لم انصرف عنک قال ابن قتیبة
معنی اهدفت اشرفت ومنه قیل للبناء المرتفع هدف **فصل فی شجاعته** وانه
اشجع الناس اخرج البزار فی مسنده عن علی انه قال اخبرونی من اشجع الناس
فقالوا انت قال اما انی ما بارزت احدا الا انتصفت منه ولکن اخبرونی باشجع الناس
قالوا لا نعلم فمن قال ابو بکر انه لما کان یوم بدر فجعلنا لرسول الله صلی الله علیه وسلم
عریشا فقلنا من یکون مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لئلا یهوی الیه احد
من المشرکین فوالله ما دنا منا احد الا ابو بکر شاهرا بالسیف علی راس رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا یهوی الیه احد الا اهوی الیه فهو اشجع الناس قال علی رض ولقد
رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم واخذته قریش فهذا یجباه وهذا یتلتله وهم
یقولون انت الذی جعلت الآلهة الها واحدا قال فوالله ما دنا منا احد الا ابو بکر
یضرب هذا ویجبا هذا ویتلتل هذا وهو یقول ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله
ثم رفع علی بردة کانت علیه فبکی حتی اخضلت لحیته ثم قال انشدکم الله امؤمن
آل فرعون خیر ام ابو بکر فسکت القوم فقال الا تجیبونی فوالله لساعة من ابی بکر
خیر من الف ساعة مثل مؤمن آل فرعون ذاک رجل یکتم ایمانه وهذا رجل اعلن ایمانه
واخرج البخاری عن عروة بن الزبیر قال سالت عبد الله بن عمرو بن العاص

عن اشد ما صنع المشركون برسول الله صلى الله عليه وسلم قال رأيت عقبة بن ابي معيط
جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فوضع رداءه في عنقه فخنقه به خنقا شديدا
فجاء ابو بكر حتى دفعه عنه فقال اتقتلون رجلا ان يقول ربي الله وقد جاءكم بالبينات
من ربكم واخرج الهيثم بن كليب في مسنده عن ابي بكر قال لما كان يوم احد انصرف
الناس كلهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فكنت اول من فاء وسياتي تتمة الحديث
في مسند ما رواه واخرج ابن عساكر عن عائشة رض قال لما اجتمع اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم وكانوا ثمانية وثلثين رجلا الح ابو بكر على رسول الله صلى الله عليه
وسلم في الظهور فقال يا ابا بكر انا قليل فلم يزل ابو بكر يلح على رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وتفرق المسلمون في نواحي المسجد
كل رجل في عشيرته وقام ابو بكر في الناس خطيبا وكان اول خطيب دعا الى الله و
الى رسوله وثار المشركون على ابي بكر وعلى المسلمين وضربوا في نواحي المسجد ضربا شديدا
وسياتي تتمة الحديث في ترجمة عمر رض واخرج ابن عساكر عن علي رض قال لما اسلم
ابو بكر اظهر اسلامه ودعا الى الله والى رسوله **فصل في انفاقه ماله على رسول الله
صلى الله عليه وسلم** وانه اجود الصحابة قال الله تعالى وسيجنبها الاتقى الذي
يؤتي ماله يتزكى الى آخر السورة قال ابن الجوزي اجمعوا على انها نزلت في ابي بكر
واخرج احمد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نفعني
مال قط ما نفعني مال ابي بكر فبكى ابو بكر وقال هل انا ومالي الا لك يا رسول الله
واخرج ابو يعلى من حديث عائشة رض مرفوعا مثله قال ابن كثير وروي ايضا
من حديث علي وابن عباس وانس وجابر بن عبد الله وابي سعيد الخدري رض
واخرجه الخطيب عن سعيد بن المسيب مرسلا وزاد وكان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقضي في مال ابي بكر كما يقضي في مال نفسه واخرج ابن عساكر من طرق عن
عائشة رض وعروة بن الزبير ان ابا بكر رض اسلم يوم اسلم وله اربعون الف دينار
وفي لفظ اربعون الف درهم فانفقها على رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرج

ابوسعید ابن الاعرابی عن ابن عمرؓ قال اسلم ابوبکرؓ یوم اسلم و فی منزلہ اربعون
الف درہم فخرج الی المدینۃ فی الھجرۃ و مالہ غیر خمسۃ آلاف کل ذلک ینفقہ
فی الرقاب والعون علی الاسلام و اخرج ابن عساکر عن عائشۃؓ ان ابابکر
اعتق سبعۃ کلھم یعذب فی اللہ و اخرج ابن شاھین فی السنۃ والبغوی فی
تفسیرہ وابن عساکر عن ابن عمر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ
ابوبکر الصدیق وعلیہ عباءۃ قد خللھا فی صدرہ بخلال فنزل علیہ جبریل علیہ السلام
فقال یا محمد مالی اری ابابکر علیہ عباءۃ قد خللھا فی صدرہ بخلال فقال یا جبریل
انفق مالہ علی قبل الفتح قال فان اللہ تعالی یقرء علیہ السلام ویقول قل لہ
اراض انت عنی فی فقرک ھذا ام ساخط فقال ابوبکر اسخط علی ربی انا عن ربی
راض انا عن ربی راض انا عن ربی راض (غریب وسندہ ضعیف جدا) و اخرج
ابونعیم عن ابی ھریرۃ وابن مسعود مثلہ وسندھا ضعیف ایضا و اخرج ابن عساکر
نحوہ من حدیث ابن عباس و اخرج الخطیب بسند واہ ایضا عن ابن عباسؓ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھبط علی جبریل علیہ السلام وعلیہ طنفسۃ وھو متخلل
بھا فقلت لہ یا جبریل ما ھذا قال ان اللہ تعالی امر الملائکۃ ان تتخلل فی السماء کتخلل
ابی بکر فی الارض قال ابن کثیر وھذا منکر جدا وقال ولولا ان ھذا والذی قبلہ
یتداولہ کثیر من الناس لکان الاعراض عنھا اولی و اخرج ابوداود والترمذی
عن عمر بن الخطاب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق فوافق
ذلک مالا عندی فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقتہ یوما فجئت بنصف مالی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلک قلت مثلہ واتی ابوبکر بکل
ما عندہ فقال یا ابابکر ما ابقیت لاھلک قال ابقیت لھم اللہ ورسولہ فقلت لا اسبقہ
فی شیء ابدا (قال الترمذی حسن صحیح) و اخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن الحسن البصری
ان ابابکر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ فاخفاھا فقال یا رسول اللہ ھذہ
صدقتی و للہ عندی معاد وجاء عمر بصدقتہ فاظھرھا فقال یا رسول اللہ ھذہ صدقتی

ولی عند اللہ معاذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بین صدقیتکما کما بین کلمتیکما
(اسنادہ جید لکنہ مرسل) واخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ الا ابی بکر فان لہ عندنا
یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر واخرج
البزار عن ابی بکر الصدیق رض قال جئت بابی قحافۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ہلا ترکت الشیخ حتی آتیہ قال بل ہو احق ان یاتیک قال انا نحفظہ لایادی
ابنہ عندنا واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما احد عندی اعظم یدا من ابی بکر واسانی بنفسہ ومالہ وانکحنی ابنتہ

فصل فی علمہ وانہ اعلم الصحابۃ واذکاہم قال النووی فی تہذیبہ ومن خطہ
نقلت استدل اصحابنا علی عظم علمہ بقولہ فی الحدیث الثابت فی الصحیحین واللہ
لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ واستدل الشیخ ابو اسحٰق بہذا وغیرہ
فی طبقاتہ علی ان ابا بکر اعلم الصحابۃ لانہم کلہم وقفوا عن فہم الحکم فی المسئلۃ الا
ہو ثم ظہر لہم بمباحثتہ لہم ان قولہ ہو الصواب فرجعوا الیہ وروینا عن ابن عمر انہ
سئل من کان یفتی الناس فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ابوبکر وعمر رض ما اعلم غیرہما واخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال خطب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس وقال ان اللہ تبارک وتعالی خیر عبدا
بین الدنیا وبین ما عندہ فاختار ذلک العبد ما عند اللہ تعالی فبکی ابوبکر وقال
نفدیک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لبکائہ ان یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
عبد خیر فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابوبکر اعلمنا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابا بکر ولو
کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر ولکن اخوۃ الاسلام ومودتہ لا یبقین باب
الا سد الا باب ابی بکر (ہذا کلام النووی) وقال ابن کثیر کان الصدیق رض اقرأ الصحابۃ

انه اعلمهم بالقرآن لانه صلی الله علیه وسلم قدمه اماماً للصلوة بالصحابة رض مع قوله
یؤم القوم اقرأهم لکتاب الله اخرج الترمذی عن عائشة رض قالت قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینبغی لقوم فیهم ابوبکر ان یؤمهم غیره وکان مع ذلک
اعلمهم بالسنة کما رجع الیه الصحابة فی غیر موضع یبرز علیهم بنقل سنن عن النبی صلی الله
علیه وسلم یحفظها هو ویستحضرها عند الحاجة الیها لیست عندهم وکیف لا یکون کذلک
وقد واظب صحبة الرسول صلی الله علیه وسلم من اول البعثة الی الوفاة
وهو مع ذلک من اذکی عباد الله واعقلهم وانما لم یرو عنه من الاحادیث المسندة
الا القلیل لقصر مدته وسرعة وفاته بعد النبی صلی الله علیه وسلم ولو طالت
مدته لکثر ذلک عنه جدا ولم یترک الناقلون عنه حدیثا الا نقلوه ولکن کان
الذین فی زمانه من الصحابة لا یحتاج احد منهم ان ینقل عنه ما قد شارکه هو فی
روایته فکانوا ینقلون عنه ما لیس عندهم واخرج ابو القاسم البغوی عن میمون
بن مهران قال کان ابو بکر اذا ورد علیه الخصم نظر فی کتاب الله فان وجد فیه
ما یقضی بینهم قضی به وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی ذلک الامر سنة قضی به فان اعیاه خرج فسأل المسلمین وقال اتانی کذا و
کذا فهل علمتم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی فی ذلک بقضاء فربما اجتمع
علیه النفر کلهم یذکر من رسول الله صلی الله علیه وسلم فیه قضاء فیقول ابو بکر الحمد لله
الذی جعل فینا من یحفظ عن نبینا فان اعیاه ان یجد فیه سنة من رسول الله
صلی الله علیه وسلم جمع رؤس الناس وخیارهم فاستشارهم فان اجمع امرهم
علی رأی قضی به وکان عمر رض یفعل ذلک فان اعیاه ان یجد فی القرآن والسنة
نظر هل کان لابی بکر فیه قضاء فان وجد ابا بکر قد قضی فیه بقضاء قضی به والا دعا
رؤس المسلمین فاذا اجتمعوا علی امر قضی به وکان الصدیق رض مع ذلک اعلم الناس
بانساب العرب لا سیما قریش اخرج ابن اسحق عن یعقوب بن عتبة عن شیخ
من الانصار قال کان جبیر بن مطعم من انسب قریش لقریش والعرب قاطبة

وکان یقول انما اخذت النسب من ابی بکر الصدیق وکان ابو بکر الصدیق من
النسب العرب وکان الصدیق مع ذلک غایۃ فی علم تعبیر الرؤیا وقد کان یعبر
الرؤیا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال محمد بن سیرین وہو المقدم
فی ہذا العلم بالاتفاق کان ابو بکر اعبر ہذہ الامۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
داخرجہ ابن سعد) واخرج الدیلمی فی مسند الفردوس وابن عساکر عن سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اؤول الرؤیا ابا بکر قال ابن کثیر
وکان من افصح الناس واخطبہم قال الزبیر بن بکار سمعت بعض اہل العلم یقول
افصح خطباء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق وعلی بن ابی
طالب رض وسیاتی فی حدیث السقیفۃ قول عمر رض وکان من اعلم الناس باللہ واخوفہم
لہ وسیاتی من کلامہ فی ذلک وفی تعبیر الرؤیا ومن خطبہ جملۃ فی فصل مستقل و
من الدال علی انہ اعلم الصحابۃ حدیث صلح الحدیبیۃ حیث سأل عمر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وقال علام نعطی الدنیۃ فی دیننا فاجابہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذہب الی ابی بکر فسألہ عما سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عنہ فاجابہ الصدیق بمثل جواب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سواء بسواء اخرجہ
البخاری وغیرہ وکان مع ذلک اسد الصحابۃ رأیا واکملہم عقلا واخرج تمام الرازی
فی فوائدہ وابن عساکر عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتانی جبریل فقال ان اللہ یامرک ان تستشیر ابا بکر واخرج
الطبرانی وابو نعیم وغیرہما عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد
ان یسرح معاذا الی الیمن استشار ناسا من اصحابہ فیہم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی
وطلحۃ والزبیر واسید بن حضیر فتکلم القوم کل انسان برأیہ فقال ما تری یا معاذ
فقلت اری ما قال ابو بکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یکرہ فوق سمائہ ان
یخطئ ابو بکر ورواہ ابن اسامۃ فی مسندہ ان اللہ یکرہ فی السماء ان یخطأ ابو بکر الصدیق
فی الارض واخرج الطبرانی فی الاوسط عن سہل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یکرہ ان یخطأ ابو بکر (رجاله ثقات) **فصل** قال النووی
فی تہذیبہ الصدیق احد الصحابة الذین حفظوا القرآن کله وذکر ہذا ایضا جماعة
منہم ابن کثیر فی تفسیرہ واما حدیث انس جمع القرآن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اربعة فمرادہ من الانصار کما اوضحته فی کتاب الاتقان واما ما اخرجه
ابن ابی داود عن الشعبی قال مات ابو بکر الصدیق رض ولم یجمع القرآن کله فہو مدفوع
او مأول علی ان المراد جمعه فی المصحف علی الترتیب الذی صنعه عثمان رض **فصل
فی انه افضل الصحابة وخیرہم** اجمع اہل السنة ان افضل الناس بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم سائر العشرة ثم
باقی اہل بدر ثم باقی اہل احد ثم باقی اہل البیعة ثم باقی الصحابة ہکذا حکی
الاجماع علیه ابو منصور البغدادی روی البخاری عن ابن عمر قال کنا نخیر بین الناس
فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنخیر ابا بکر ثم عمر ثم عثمان وزاد الطبرانی
فی الکبیر فیعلم بذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا ینکرہ واخرج ابن عساکر عن
ابن عمر قال کنا وفینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفضل ابا بکر وعمر وعثمان
وعلیا واخرج ابن عساکر عن ابی ہریرة قال کنا معاشر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ونحن متوافرون نقول افضل ہذہ الامة بعد نبیہا ابو بکر ثم عمر ثم عثمان
ثم نسکت واخرج الترمذی عن جابر بن عبد اللہ قال قال عمر لابی بکر یا
خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت
ذاک فلقد سمعته یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر واخرج البخاری عن
محمد بن علی بن ابی طالب قال قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت
ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین واخرج احمد وغیرہ عن علی قال خیر
ہذہ الامة بعد نبیہا ابو بکر وعمر قال الذہبی ہذا متواتر عن علی فلعن اللہ الرافضة
ما اجہلہم واخرج الترمذی والحاکم عن عمر بن الخطاب قال ابو بکر سیدنا وخیرنا واحبنا

الى رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرج ابن عساكر عن عبد الرحمن بن ابى ليلى
ان عمر صعد المنبر ثم قال الا ان افضل هذه الامة بعد نبيها ابو بكر فمن قال غير هذا
فهو مفتر عليه ما على المفترى واخرج ايضا عن ابن ابى ليلى قال قال على لا يفضلنى
احد على ابى بكر وعمر والا جلدته حد المفترى واخرج عبد الرحمن بن حميد فى مسنده
وابو نعيم وغيرهما من طرق عن ابى الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ما طلعت الشمس ولا غربت على احد افضل من ابى بكر الا ان يكون نبى وفى
لفظ على احد من المسلمين بعد النبيين والمرسلين افضل من ابى بكر وقد ورد ايضا
من حديث جابر ولفظه ما طلعت الشمس على احد منكم افضل منه اخرجه الطبرانى وغيره
وله شواهد من وجوه اخر تقتضى له بالصحة او الحسن وقد اشار ابن كثير الى الحكم
بصحته واخرج الطبرانى عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابو بكر الصديق خير الناس الا ان يكون نبى وفى الاوسط عن سعد بن زرارة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان روح القدس جبرئيل اخبرنى ان خير
امتك بعدك ابو بكر واخرج الشيخان عن عمرو بن العاص قال قلت يا رسول الله
صلى الله عليه وسلم اى الناس احب اليك قال عائشة قلت من الرجال قال
ابوها قلت ثم من قال ثم عمر بن الخطاب وقد ورد هذا الحديث بدون ثم عمر
فى رواية انس وابن عمر وابن عباس واخرج الترمذى والنسائى والحاكم
عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة اى اصحاب رسول الله صلى الله عليه و
سلم كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ابو بكر قلت ثم من
قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ابو عبيدة بن الجراح واخرج
الترمذى وغيره عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابى بكر وعمر
هذان سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين الا النبيين والمرسلين
واخرج مثله عن على وفى الباب عن ابن عباس وابن عمر وابى سعيد الخدرى وجابر
بن عبد الله واخرج الطبرانى فى الاوسط عن عمار بن ياسر قال من فضل على

ابی بکر وعمر احداً من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد ازری علی
المہاجرین والانصار واخرج ابن سعید عن الزہری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لحسان بن ثابت ہل قلت فی ابی بکر شیئا قال نعم فقال
قل وانا اسمع فقال **شعر** ثانی اثنین فی الغار المنیف وقد طاف العدو بہ
اذ صعد الجبلا * وکان حب رسول اللہ قد علموا * من البریۃ لم یعدل بہ رجلا *
فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال صدقت
یا حسان ہو کما قلت **فصل** روی احمد والترمذی عن انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدہم فی
امر اللہ عمر واصدقہم حیاء عثمان واعلمہم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضہم
زید بن ثابت واقرأہم ابی بن کعب ولکل امۃ امین وامین ہذہ الامۃ ابو عبیدۃ
بن الجراح واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابن عمر وزاد فیہ واقضاہم علی واخرجہ
الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث شداد بن اوس وزاد وابو ذر ازہد امتی
واصدقہا وابو الدرداء اعبد امتی واتقاہا ومعویۃ بن ابی سفیان احلم امتی واجودہا
وقد سئل شیخنا العلامۃ الکافیجی عن ہذہ التفضیلات ہل تنافی التفضیل السابق
فاجاب بانہ لا منافاۃ **فصل فی ما انزل من الآیات فی مدحہ او
تصدیقہ او امر من شانہ** اعلم انی رایت لبعضہم کتابا فی اسماء من
نزل فیہم القرآن غیر محرر ولا مستوعب وقد الفت فی ذلک کتابا حافلا مستوعبا
محررا وانا الخص ہنا ما یتعلق منہ بالصدیق رض قال تعالی ثانی اثنین اذ ہما
فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ
اجمع المسلمون علی ان الصاحب المذکور ابو بکر وسیاتی فیہ اثر عنہ واخرج ابن ابی
حاتم عن ابن عباس فی قولہ تعالی فانزل اللہ سکینتہ علیہ قال علی ابی بکر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لم تزل السکینۃ علیہ واخرج ابن ابی حاتم عن ابن مسعود ان ابا بکر
اشتری بلالا من امیۃ بن خلف وابی بن خلف ببردۃ وعشر اواق فاعتقہ اللہ

فانزل الله و اللیل اذا یغشی الی قوله ان سعیکم لشتی سعی ابی بکر و امیة و ابی
و اخرج ابن جریر عن عامر بن عبد الله بن الزبیر قال کان ابو بکر یعتق علی الاسلام
بمکة فکان یعتق عجائز و نساء اذا اسلمن فقال ابوه ای بنی اراک تعتق اناسا ضعفاء
فلو انک تعتق رجالا جلدا یقومون معک و یمنعونک و یدفعون عنک قال ای
ابت انا ارید ما عند الله قال فحدثنی بعض اهل بیتی ان هذه الآیة نزلت
فیہ فاما من اعطی و اتقی الی آخرها و اخرج ابن ابی حاتم و الطبرانی عن عروة
ان ابا بکر الصدیق رض اعتق سبعة کلهم یعذب فی الله و فیه نزلت و سیجنبها الاتقی
الی آخر السورة و اخرج البزار عن عبد الله بن الزبیر قال نزلت هذه الآیة و ما لاحد
عنده من نعمة تجزی الی آخر السورة فی ابی بکر الصدیق رض و اخرج البخاری عن عائشة رض
ان ابا بکر لم یکن یحنث فی یمین حتی انزل الله کفارة الیمین و اخرج البزار و
ابن عساکر عن اسید بن صفوان و کانت له صحبة قال قال علی و الذی جاء
بالحق محمد و صدق به ابو بکر الصدیق قال ابن عساکر کذا الروایة بالحق و لعلها
قراءة لعلی و اخرج الحاکم عن ابن عباس فی قوله تعالی و شاورهم فی الامر
قال نزلت فی ابی بکر و عمر و اخرج ابن ابی حاتم عن ابن شوذب قال نزلت
و لمن خاف مقام ربه جنتان فی ابی بکر رض و له طرق اخری ذکرتها فی اسباب النزول
و اخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر و ابن عباس فی قوله تعالی و
صالح المومنین قال نزلت فی ابی بکر و عمر رض و اخرج عبد الله بن ابی حمید فی تفسیره
عن مجاهد قال لما نزلت ان الله و ملائکته یصلون علی النبی قال ابو بکر یا
رسول الله ما انزل الله علیک خیرا الا اشرکنا فیه فنزلت هذه الآیة هو الذی
یصلی علیکم و ملائکته و اخرج ابن عساکر عن علی بن الحسین ان هذه الآیة نزلت فی
ابی بکر و عمر و علی و نزعنا ما فی صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین و اخرج
ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت فی ابی بکر الصدیق رض و وصینا الانسان
بوالدیه احسانا الی قوله وعد الصدق الذی کانوا یوعدون و اخرج ابن عساکر

عن ابن عيينة قال عاتب الله المسلمين كلهم في رسول الله صلى الله عليه وسلم
الا ابا بكر وحده فانه خرج من المعاتبة ثم قرأ الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه
الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما في الغار **فصل في الاحاديث الواردة في
فضله مقرونا بعمر سوى ما تقدم** اخرج الشيخان عن ابي هريرة رض قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا راع في غنمه عدا عليه الذئب
فاخذ منها شاة فطلبه الراعي فالتفت اليه الذئب فقال من لها يوم السبع يوم
لا راعي لها غيري وبينا رجل يسوق بقرة قد حمل عليها فالتفت اليه فكلمته فقالت
اني لم اخلق لهذا ولكني خلقت للحرث قال الناس سبحان الله بقرة تتكلم قال
النبي صلى الله عليه وسلم فاني اؤمن بذلك وابو بكر وعمر وما ثم ابو بكر وعمر اي
لم يكونا في المجلس شهد لهما بالايمان بذلك لعلمه بكمال ايمانهما واخرج الترمذي
عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا وله
وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض فاما وزيراي من اهل السماء
فجبريل وميكائيل عم واما وزيراي من اهل الارض فابو بكر وعمر واخرج اصحاب السنن
وغيرهم عن سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ابو بكر في الجنة
وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وذكر تمام العشرة واخرج
الترمذي عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الدرجات
العلى ليراهم من تحتهم كما ترون النجم الطالع في افق السماء وان ابا بكر وعمر منهم
واخرجه الطبراني من حديث جابر بن سمرة وابي هريرة) واخرج الترمذي عن
انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج على اصحابه من المهاجرين
والانصار وهم جلوس فيهم ابو بكر وعمر فلا يرفع اليه احد منهم بصره الا ابو بكر وعمر
فانهما كانا ينظران اليه وينظر اليهما ويتبسمان اليه ويتبسم اليهما واخرج الترمذي
والحاكم عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم فدخل المسجد
وابو بكر وعمر احدهما عن يمينه والآخر عن شماله وهو آخذ بايديهما وقال هكذا نبعث

یوم القیٰمۃ واخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ) واخرج الترمذی والحاکم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من تنشق عنہ الارض ثم ابوبکر ثم عمر واخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن عبد اللہ بن حنظلۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی ابابکر وعمر فقال ہذان السمع والبصر (واخرجہ الطبرانی من حدیث ابن عمر وابن عمرو) واخرج البزار والحاکم عن ابی اروی الدوسی قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل ابوبکر وعمر فقال الحمد للہ الذی ایدنی بکما وورد ہذا ایضا من حدیث البراء بن عازب (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) واخرج ابو یعلی عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فقلت یا جبریل حدثنی بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتک بفضائل عمر منذ مالبث نوح فی قومہ ما نفدت فضائل عمر وان عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر واخرج احمد عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر وعمر لو اجتمعتما فی مشورۃ ما خالفتکما واخرج الطبرانی من حدیث البراء بن عازب واخرج ابن سعد عن ابن عمر انہ سئل من کان یفتی فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر وعمر ولا اعلم غیرہما واخرج عن ابی القاسم بن محمد قال کان ابوبکر وعمر وعثمان وعلی یفتون فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج الطبرانی عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لکل نبی خاصۃ من امتہ وان خاصتی من اصحابی ابوبکر وعمر واخرج ابن عساکر عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ ابابکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الہجرۃ واعتق بلالا رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ الحق وما لہ من صدیق رحم اللہ عثمان تستحییہ الملائکۃ رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث دار واخرج الطبرانی عن سہل رض قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایہا الناس ان ابابکر لم یسؤنی قط فاعرفوا لہ ذلک ایہا الناس انی راض عنہ وعن عمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد وعبد الرحمن

بن عوف والمهاجرين الاولين فاعرف ذلك لهم واخرج عبد الله بن احمد فی
زوائد الزهد عن ابن ابی حازم قال جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ما كان
منزلة ابی بكر وعمر من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال كمنزلتهما منه الساعة واخرج
ابن سعد عن بسطام بن مسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بكر وعمر
لا یتأمر علیكما احد من بعدی واخرج ابن عساكر عن انس مرفوعا حب ابی بكر وعمر
ایمان وبغضهما كفر واخرج عن ابن مسعود قال حب ابی بكر وعمر ومعرفتهما من السنة و
اخرج عن انس مرفوعا انی لارجو لامتی فی حبهم لابی بكر وعمر ما ارجو لهم فی قول
لا اله الا الله **فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله وحده سوی ما
تقدم** اخرج الشیخان عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل الله دعی من ابواب الجنة
یا عبد الله هذا خیر فمن كان من اهل الصلوة دعی من باب الصلوة ومن كان
من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعی من
باب الصدقة ومن كان من اهل الصیام دعی من باب الصیام من باب الریان
فقال ابو بكر ما علی من یدعی من تلك الابواب من ضرورة فهل یدعی منها كلها
احد قال نعم وارجو ان تكون منهم یا ابا بكر واخرج ابو داود والحاكم وصححه عن
ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انك یا ابا بكر اول
من یدخل الجنة من امتی واخرج الشیخان عن ابی سعید رض قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابا بكر ولو كنت متخذا
خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بكر خلیلا ولكن اخوة الاسلام وقد ورد هذا الحدیث
من روایة ابن عباس وابن الزبیر وابن مسعود وجندب بن عبد الله والبراء
وكعب بن مالك وجابر بن عبد الله وانس وابی واقد اللیثی وابی المعلی و
عائشة وابی هریرة وابن عمر رض وقد سردت طرقهم فی الاحادیث المتواترة
واخرج البخاری عن ابی الدرداء قال كنت جالسا عند النبی صلی الله علیه وسلم

اذ اقبل ابو بكر فسلم وقال اني كان بيني وبين عمر بن الخطاب شيء فاسرعت
اليه ثم ندمت فسألته ان يغفر لي فابى علي فاقبلت اليك فقال يغفر لك يا ابا
ابا بكر ثلاثا ثم ان عمر ندم فاتى منزل ابي بكر فلم يجده فاتى النبي صلى الله عليه وسلم
فجعل وجه النبي صلى الله عليه وسلم يتمعر حتى اشفق ابو بكر فجثا على ركبتيه فقال
يا رسول الله انا كنت اظلم منه مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله
بعثني اليكم فقلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت وواساني بنفسه وماله فهل انتم تاركوا
لي صاحبي مرتين فما اوذي بعدها واخرج ابن عدي من حديث ابن عمر رض
نحوه وفيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤذوني في صاحبي فان الله
بعثني بالهدى ودين الحق فقلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت ولولا ان الله سماه
صاحبا لاتخذته خليلا ولكن اخوة الاسلام واخرج ابن عساكر عن المقدام قال
استب عقيل بن ابي طالب وابو بكر قال وكان ابو بكر سبابا او نسابا غير انه
تحرج من قرابته من النبي صلى الله عليه وسلم فاعرض النبي صلى الله عليه وسلم
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فقال الا تدعون لي صاحبي
ما شانكم وشانه فوالله ما منكم رجل الا على باب بيته ظلمة الا باب ابي بكر فان
على بابه النور فوالله لقد قلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت وامسكتم الاموال و
جاد لي بماله وخذلتموني وواساني واتبعني واخرج البخاري عن ابن عمر رض قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة
فقال ابو بكر ان احد شقي ثوبي يسترخي الا ان اتعاهد ذلك فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انك لست تصنع ذلك خيلاء واخرج مسلم عن ابي هريرة رض
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابو بكر
انا قال فمن تبع منكم اليوم جنازة قال ابو بكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا قال
ابو بكر انا قال فمن عاد اليوم منكم مريضا قال ابو بكر انا فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما اجتمعن في امرئ الا دخل الجنة وقد ورد هذا الحديث من رواية انس

بن مالک وعبد الرحمن بن ابی بکر فحدیث انس اخرجه (البیاض فی الاصل)
وفی آخره وجبت لک الجنة وحدیث عبد الرحمن اخرجه البزار ولفظه صلی
رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الصبح ثم اقبل علی اصحابه بوجهه فقال من اصبح
منکم الیوم صائما فقال عمر یا رسول الله لم احدث نفسی بالصوم البارحة فاصبحت مفطرا فقال ابو بکر ولکن حدثت نفسی بالصوم البارحة
فاصبحت صائما فقال ہل احد منکم الیوم عاد مریضا فقال عمر یا رسول الله لم نبرح
فلکیف نعود المریض فقال ابو بکر بلغنی ان اخی عبد الرحمن بن عوف شاک فجعلت
طریقی علیه لانظر کیف اصبح فقال ہل منکم احد اطعم الیوم مسکینا فقال عمر صلینا یا
رسول الله ثم لم نبرح فقال ابو بکر دخلت المسجد فاذا بسائل فوجدت کسرة من
خبز الشعیر فی ید عبد الرحمن فاخذتها ودفعتها الیه فقال انت فابشر بالجنة
ثم قال کلمة ارضی بها عمر وعمر زعم انه لم یرد خیرا قط الا سبقه الیه ابو بکر واخرج
ابو یعلی عن ابن مسعود رضی قال کنت فی المسجد اصلی فدخل رسول الله صلی الله
علیه وسلم ومعه ابو بکر وعمر فوجدنی ادعو فقال سل تعطه ثم قال من احب ان
یقرء القرآن غضا طریا فلیقرء بقراءة ابن ام عبد فرجعت الی منزلی فاتانی
ابو بکر فبشرنی ثم اتی عمر فوجد ابا بکر خارجا قد سبقه فقال انک لسباق بالخیر و
اخرج احمد بسند حسن عن ربیعة الاسلمی رض قال جری بینی وبین ابی بکر کلام
فقال لی کلمة کرہتها وندم فقال لی یا ربیعة رد علی مثلها حتی یکون قصاصا
فقلت لا افعل قال لتقولن او لاستعدین علیک رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بکر وجاء اناس من اسلم فقالوا لی رحم الله
ابا بکر فی ای شئی یستعدی علیک وہو الذی قال لک ما قال فقلت
اتدرون من ہذا ابو بکر الصدیق ہذا ثانی اثنین وہذا ذو شیبة المسلمین ایاکم
لا یلتفت فیراکم تنصرونی علیه فیغضب فیاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیغضب
لغضبه فیغضب الله لغضبهما فیهلک ربیعة وانطلق ابو بکر وتبعته وحدی حتی
اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فحدثه الحدیث کما کان فرفع الی راسه فقال

یا ربیعۃ مالک والصدیق فقلت یا رسول اللہ کان کذا وکذا فقال لی کلمۃ
کرہتہا فقال لی قل کما قلت حتے یکون قصاصا فابیت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجل لا ترد علیہ ولکن قل قد غفر اللہ لک یا ابا بکر فقلت
غفر اللہ لک یا ابا بکر واخرج الترمذی وحسنہ عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی علی الحوض وصاحبی فی الغار
واخرج عبد اللہ بن احمدؒ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر
صاحبی ومؤنسی فی الغار واسنادہ حسن) واخرج البیہقی عن حذیفۃؓ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ طیرا کامثال البخاتی قال ابو بکر
انہا لناعمۃ یا رسول اللہ قال انعم منہا من یاکلہا وانت ممن یاکلہا وقد ورد
ہذا الحدیث من روایۃ انس واخرج ابو یعلی عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیہا اسمی محمد
رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی اسنادہ ضعیف لکنہ ورد ایضا من حدیث
ابن عباس وابن عمر وانس وابی سعید وابی الدرداءؓ باسانید ضعیفۃ یشد بعضہا
بعضا واخرج ابن ابی حاتم وابو نعیم عن سعید بن جبیرؓ قال قرات عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ایتہا النفس المطمئنۃ فقال ابو بکر یا رسول اللہ ان ہذا
لحسن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان الملک سیقولہا لک عند الموت
واخرج ابن ابی حاتم عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیرؓ قال لما نزلت ولو انا
کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم الآیۃ قال ابو بکر یا رسول اللہ لو امرتنی ان اقتل
نفسی لفعلت فقال صدقت واخرج ابو القاسم البغوی حدثنا داؤد بن عمر حدثنا
عبد الجبار بن الورد عن ابن ابی ملیکۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واصحابہ غدیرا فقال لیسبح کل رجل الی صاحبہ قال فسبح کل رجل حتے بقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر فسبح رسول اللہ صلعم الی ابی بکر حتے اعتنقہ
وقال لو کنت متخذا خلیلا حتے القی اللہ لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی تابعہ

وکیع بن عبد الجبار بن الورد (اخرجہ ابن عساکر) وعبد الجبار ثقۃ وشیخہ ابن ابی ملیکۃ امام الا انہ مرسل وہو غریب جدا قلت اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن شاہین فی السنۃ من وجہ آخر موصولا عن ابن عباس و اخرج ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریق صدقۃ بن میمون القرشی عن سلیمان ابن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلثمائۃ وستون خصلۃ اذا اراد اللہ بعبد خیرا جعل فیہ خصلۃ منہا یدخل بہا الجنۃ قال ابو بکر یا رسول اللہ افیّ شئی منہا قال نعم جمیعا من کل و اخرج ابن عساکر من طریق اخری عن صدقۃ القرشی عن رجل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلثمائۃ وستون فقال ابو بکر یا رسول اللہ لی منہا شئی قال کلہا فیک فہنیئا لک یا ابا بکر و اخرج ابن عساکر من طریق مجمع بن یعقوب الانصاری عن ابیہ قال ان کانت حلقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتشتبک حتی تصیر کالاسوار وان مجلس ابی بکر منہا لفارغ ما یطمع فیہ احد من الناس فاذا جاء ابو بکر جلس ذلک المجلس واقبل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوجہہ والقی الیہ حدیثہ وسمع الناس و اخرج ابن عساکر عن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب ابی بکر وشکرہ واجب علی کل امتی و اخرج مثلہ من حدیث سہل بن سعد و اخرج عن عائشۃ رض مرفوعا الناس کلہم یحاسبون الا ابا بکر

فصل فیما ورد من کلام الصحابۃ والسلف الصالح فی فضلہ

اخرج البخاری عن جابر رض قال قال عمر رض بن الخطاب ابو بکر سیدنا و اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن عمر رض قال لو وزن ایمان ابی بکر بایمان اہل الارض لرجح بہم و اخرج ابن ابی خیثمۃ وعبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن عمر رض قال ان ابا بکر کان سابقا مبرزا وقال عمر لوددت انی شعرۃ فی صدر ابی بکر (اخرجہ مسدد فی مسندہ) وقال وددت انی من الجنۃ حیث اری ابا بکر (اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر) وقال لقد کان ریح ابی بکر اطیب من ریح المسک (اخرجہ ابو نعیم) و اخرج ابن عساکر

حدیث غریب مرسل

خصال الخیر

حلقۃ کالاسوار

عن علی انہ دخل علی ابی بکر وھو مسجی فقال ما احد لقی اللہ بصحیفتہ احب الی من
ہذا المسجی و اخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی عمر بن الخطاب انہ ما سبق ابا بکر الی خیر
قط الا سبقہ بہ و اخرج الطبرانی فی الاوسط عن علی قال والذی نفسی بیدہ
ما استبقنا الی خیر قط الا استبقنا الیہ ابو بکر و اخرج فی الاوسط ایضا عن جحیفۃ
قال قال علی خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر لا یجتمع
حبی و بغض ابی بکر و عمر فی قلب المومن و اخرج فی الکبیر عن ابی عمرو قال ثلثۃ
من قریش اصبح قریش وجوھا و احسنہا اخلاقا و اثبتہا جنانا ان حدثوک لم یکذبوک
وان حدثتھم لم یکذبوک ابو بکر الصدیق و ابو عبیدۃ بن الجراح و عثمان بن عفان
و اخرج ابن سعد عن ابراہیم النخعی قال کان ابو بکر یسمی الاواہ لرأفتہ و رحمتہ
و اخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال مکتوب فی الکتاب الاول مثل ابی بکر الصدیق
مثل القطر اینما وقع نفع و اخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال نظرنا فی صحابۃ الانبیاء فما وجدنا نبیا کان لہ صاحب مثل
ابی بکر الصدیق و اخرج عن الزہری قال من فضل ابی بکر انہ لم یشک فی اللہ ساعۃ قط و اخرج عن الزبیر بن بکار قال سمعت بعض
اہل العلم یقول خطباء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق و علی
ابن ابی طالب رض و اخرج عن ابی حصین قال ما ولد لآدم فی ذریتہ بعد النبیین
والمرسلین افضل من ابی بکر و لقد قام ابو بکر یوم الردۃ مقام نبی من الانبیاء
فصل اخرج الدینوری فی المجالسۃ و ابن عساکر عن الشعبی قال خص اللہ تبارک
و تعالی ابا بکر باربع خصال لم یخص بہذا احدا من الناس سماہ الصدیق ولم یسم
احدا الصدیق غیرہ و ہو صاحب الغار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رفیقہ
فی الہجرۃ و امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ والمسلمون شہود و اخرج
ابن ابی داؤد فی کتاب المصاحف عن ابی جعفر قال کان ابو بکر یسمع مناجاۃ
جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یراہ و اخرج الحاکم عن ابن المسیب قال
کان ابو بکر من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان الوزیر فکان یشاورہ فی جمیع امورہ

وکان ثانیه فی الاسلام وثانیه فی الغار وثانیه فی العریش یوم بدر و
ثانیه فی القبر ولم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم یقدم علیه احدا فضل
فی الاحادیث والآیات المشیرة الی خلافته وکلام الائمة فی ذلک اخرج
الترمذی وحسنه والحاکم وصححه عن حذیفة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر واخرجه الطبرانی من حدیث
ابی الدرداء والحاکم من حدیث ابن مسعود رض واخرج ابو القاسم البغوی بسند حسن
عن عبد الله بن عمر رض قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یکون
خلفی اثنا عشر خلیفة ابو بکر لا یلبث الا قلیلا صدر هذا الحدیث مجمع علی صحته وارد
من طرق عدة وقد تقدم شرحه فی اول هذا الکتاب وفی الصحیحین فی الحدیث
السابق انه صلی الله علیه وسلم لما خطب قرب وفاته وقال ان عبدا خیره الله
الحدیث وفی آخره لا یبقین باب الا سد الا باب ابی بکر وفی لفظ لها لا یبقین فی المسجد
خوخة الا خوخة ابی بکر قال العلماء هذا اشارة الی الخلافة لانه یخرج منها الی الصلوة
بالمسلمین رض قد ورد هذا اللفظ من حدیث انس رض ولفظه سدوا هذه الابواب
الشارعة فی المسجد الا باب ابی بکر (اخرجه ابن عدی) ومن حدیث عائشة رض
اخرجه الترمذی وغیره ومن حدیث ابن عباس فی زوائد المسند ومن حدیث
معاویة ابن ابی سفیان اخرجه الطبرانی ومن حدیث انس اخرجه البزار) واخرج
الشیخان عن جبیر بن مطعم رض قال اتت امرأة الی النبی صلی الله علیه وسلم فامرها
ان ترجع الیه قالت ارأیت ان جئت ولم اجدک کانها تقول الموت قال
ان لم تجدینی فاتی ابا بکر واخرج الحاکم وصححه عن انس رض قال بعثنی بنو المصطلق الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان سله الی من ندفع صدقاتنا بعدک فاتیته
فسألته فقال الی ابی بکر واخرج ابن عساکر عن ابن عباس رض قال جاءت امرأة
الی النبی صلی الله علیه وسلم تسأله شیئا فقال لها تعودین فقالت یا رسول الله ان
عدت فلم اجدک تعرض بالموت فقال ان جئت فلم تجدینی فاتی ابا بکر فانه

الخليفة من بعدي و اخرج مسلم عن عائشة رضـ قالت قال لي رسول الله صلی الله
علیه وسلم في مرضه ادعي لي اباک واخاک حتی اکتب کتابا فاني اخاف ان
یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویأبی الله والمؤمنون الا ابا بکر و اخرجه
احمد وغیره من طرق عنها وفي بعضها قالت قال لي رسول الله صلی الله علیه وسلم
في مرضه الذي فیه مات ادعي لي عبد الرحمن ابن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا
لا یختلف علیه احد من بعدي ثم قال دعیه معاذ الله ان یختلف المؤمنون في
ابی بکر و اخرج مسلم عن عائشة رضـ انها سئلت من کان رسول الله صلی الله علیه و
سلم مستخلفا لو استخلف قالت ابو بکر فقیل لها ثم من بعد ابی بکر قالت عمر فقیل
لها من بعد عمر قالت ابو عبیدة بن الجراح و اخرج الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضـ
قال مرض النبي صلی الله علیه وسلم فاشتد مرضه فقال مُروا ابا بکر فلیصل بالناس
قالت عائشة یا رسول الله انه رجل رقیق القلب اذا قام مقامک لم یستطع
ان یصلي بالناس فقال مري ابا بکر فلیصل بالناس فعادت فقال مري ابا بکر فلیصل
بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاه الرسول فصلی بالناس في حیاة رسول الله
صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث متواتر ورد ایضا من حدیث عائشة وابن مسعود
وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن زمعة وابن سعید وعلي بن ابی طالب رضـ و
حفصة رضـ وقد سقطت طرقهم في الاحادیث المتواترة وفي بعضها عن عائشة رضـ
لقد راجعت رسول الله صلی الله علیه وسلم في ذلک وما حملني علی کثرة مراجعته
الا انه لم یقع في قلبي ان یحب الناس بعده رجلا قام مقامه ابدا والا کنت اری
انه لن یقوم احد مقامه الا تشاءم الناس به فاردت ان یعدل ذلک رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن ابی بکر وفي حدیث ابن زمعة رضـ ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم امرهم بالصلوة وکان ابو بکر غائبا فتقدم عمر فصلی فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا لا یابی الله والمسلمون الا ابا بکر یصلي بالناس ابو بکر وفي حدیث ابن عمر
کبر عمر فسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم تکبیره فاطلع رأسه مغضبا فقال این ابن ابی قحافة

قال العلماء فی ہذا الحدیث اوضح دلالۃ علی ان الصدیق افضل الصحابۃ
علی الاطلاق واحقہم بالخلافۃ واولاہم بالامامۃ قال الاشعری قد علم بالضرورۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الصدیق ان یصلی بالناس مع حضور المہاجرین
والانصار مع قولہ یؤم القوم اقرءہم لکتاب اللہ فدل علی انہ کان اقرءہم ای
اعلمہم بالقرآن انتہی وقد استدل الصحابۃ انفسہم بہذا علی انہ احق بالخلافۃ منہم عمر و
سیأتی قولہ فی فصل المبایعۃ ومنہم علی واخرج ابن عساکر عنہ قال لقد امر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر ان یصلی بالناس وانی لشاہد وما انا بغائب وما بی
مرض فرضینا لدنیانا ما رضی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لدیننا قال العلماء وقد
کان معروفا باہلیۃ الامامۃ فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرج احمد و
ابوداود وغیرہما عن سہل بن سعد قال کان قتال بین بنی عمرو بن عوف
فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہم بعد الظہر لیصلح بینہم وقال یا بلال ان حضرت
الصلوۃ ولم آت فمر ابا بکر فلیصل بالناس فلما حضرت صلوۃ العصر اقام بلال
الصلوۃ ثم امر ابا بکر فصلی واخرج ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات وابن عساکر
عن حفصۃ رض انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انت مرضت قدمت
ابا بکر قال لست انا اقدمہ ولکن اللہ یقدمہ واخرج الدارقطنی فی الافراد
والخطیب وابن عساکر عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت
اللہ ان یقدمک ثلثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر واخرج ابن سعد عن الحسن قال
قال ابوبکر یا رسول اللہ ما ازال ارانی اطأ فی عذرات الناس قال لتکونن
من الناس بسبیل قال ورأیت فی صدری کالرقمتین قال سنتین واخرج ابن
عساکر عن ابی بکرۃ قال اتیت عمر وبین یدیہ قوم یأکلون فرمی ببصرہ فی
مؤخر القوم الی رجل فقال ما تجد فیما تقرأ قبلک من الکتب قال خلیفۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم صدیقہ واخرج ابن عساکر عن محمد بن الزبیر قال ارسلنی
عمر بن عبد العزیز الی الحسن البصری اسألہ عن اشیاء مجتمعۃ فقلت لہ اشفنی فیما

اختلف الناس فیہ بل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابابکر فاستوی الحسن قاعدا وقال او فی شک ہو لا ابالک ای واللہ الذی لا الہ الا ہو لقد استخلفہ ولہو کان اعلم باللہ واتقی لہ واشد لہ مخافۃ من ان یموت علیہا ولم یأمرہ واخرج ابن عدی عن ابی بکر بن عیاش قال قال لی الرشید یا ابابکر کیف استخلف الناس ابابکر الصدیق قلت یا امیر المومنین سکت اللہ وسکت رسولہ وسکت المومنون قال واللہ مازدتنی الا غما قال یا امیر المومنین مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ ایام فدخل علیہ بلال فقال یا رسول اللہ من یصلی بالناس قال مر ابابکر یصلی بالناس فصلی ابوبکر بالناس ثمانیۃ ایام والوحی ینزل فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسکوت اللہ وسکت المومنون لسکوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعجبہ فقال بارک اللہ فیک وقد استنبط جماعۃ من العلماء خلافۃ الصدیق من آیات القرآن فاخرج البیہقی عن الحسن البصری فی قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ قال ہو واللہ ابوبکر واصحابہ لما ارتدت العرب جاہدہم ابوبکر واصحابہ حتی ردہم الی الاسلام واخرج یونس بن بکیر عن قتادۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب فذکر قتال ابی بکر لہم الی ان قال فکنا نتحدث ان ہذہ الآیۃ نزلت فی ابی بکر واصحابہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ واخرج ابن ابی حاتم عن جویبر فی قولہ تعالی قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید قال ہم بنو حنیفۃ قال ابن ابی حاتم وابن قتیبۃ ہذہ الآیۃ حجۃ علی خلافۃ الصدیق لانہ الذی دعا الی قتالہم وقال الشیخ ابو الحسن الاشعری سمعت ابا العباس بن شریح یقول خلافۃ الصدیق فی القرآن فی ہذہ الآیۃ قال لان اہل العلم اجمعوا علی انہ لم یکن بعد نزولہا قتال دعوا الیہ الا دعاء ابی بکر لہم وللناس الی قتال اہل الردۃ ومن منع الزکوۃ قال فدل ذلک علی وجوب خلافۃ ابی بکر وافتراض طاعتہ اذا اخبر اللہ ان المتولی عن

ذلك يعذب عذابا اليما قال ابن كثير ومن فسر القوم بانهم فارس والروم
فالصديق هو الذي جهز الجيوش اليهم وتمام امرهم كان على يد عمر وعثمان وهما
فرعا الصديق وقال تعالى وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم
في الارض الآية قال ابن كثير هذه الآية منطبقة على خلافة الصديق
واخرج ابن ابي حاتم في تفسيره عن عبد الرحمن بن عبد الحميد المهدي قال ان
ولاية ابي بكر وعمر في كتاب الله يقول الله وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات
ليستخلفنهم في الارض الآية واخرج الخطيب عن ابي بكر بن عياش قال ابو بكر
الصديق خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم في القرآن لان الله تعالى يقول
للفقراء المهاجرين الى قوله اولئك هم الصادقون فمن سماه الله صادقا فليس
يكذب وهم قالوا يا خليفة رسول الله قال ابن كثير استنباط حسن واخرج البيهقي
عن الزعفراني قال سمعت الشافعي يقول اجمع الناس على خلافة ابي بكر الصديق
وذلك انه اضطر الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يجدوا تحت
اديم السماء خيرا من ابي بكر فولوه رقابهم واخرج اسد السنة في فضائله عن معاوية
بن قرة قال ما كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يشكون ان ابا بكر
خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وما كانوا يسمونه الا خليفة رسول الله صلى الله
عليه وسلم وما كانوا يجتمعون على خطأ ولا ضلال واخرج الحاكم وصححه عن ابن مسعود رض
قال ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن وما رآه المسلمون سيئا فهو عند الله سيئ
وقد رأى الصحابة جميعا ان يستخلف ابا بكر واخرج الحاكم وصححه الذهبي عن مرة الطيب
قال جاء ابو سفيان بن حرب الى علي فقال ما بال هذا الامر في اقل قريش قلة
واذلها ذلا يعني ابا بكر والله لئن شئت لاملأنها عليه خيلا ورجالا قال فقال علي
لطال ما عاديت الاسلام واهله يا ابا سفيان فلم يضره ذلك شيئا انا وجدنا
ابا بكر لها اهلا **فصل في مبايعته** روى الشيخان ان عمر رض بن الخطاب خطب
الناس مرجعه من الحج فقال في خطبته قد بلغني ان فلانا منكم يقول لو مات عمر

بايعت فلانا فلا يغترن امرؤ ان يقول ان بيعة ابي بكر كانت فلتة الا وانها
كانت كذلك الا ان الله وقى شرها وليس فيكم اليوم من تقطع اليه الاعناق مثل
ابي بكر وانه كان من خيرنا حين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عليا
والزبير ومن معهما تخلفوا في بيت فاطمة وتخلفت الانصار عنا باجمعها في سقيفة
بني ساعدة واجتمع المهاجرون الى ابي بكر فقلت له يا ابا بكر انطلق بنا الى اخواننا
من الانصار فانطلقنا نومهم حتى لقينا رجلان صالحان فذكرا لنا الذي صنع القوم
فقالا اين تريدون يا معاشر المهاجرين قلت نريد اخواننا من الانصار فقالا عليكم
ان لا تقربوهم واقضوا امركم يا معشر المهاجرين فقلت والله لناتينهم فانطلقنا حتى
جئناهم في سقيفة بني ساعدة فاذا هم مجتمعون واذا بين ظهرانيهم رجل مزمل
فقلت من هذا قالوا ابن عبادة فقلت ما له قالوا وجع فلما جلسنا قام خطيبهم فاثنى
على الله بما هو اهله وقال اما بعد فنحن انصار الله وكتيبة الاسلام وانتم يا معشر
المهاجرين رهط منا وقد دفت دافة منكم تريدون ان تختزلونا من اصلنا و
تحضنونا من الامر فلما سكت اردت ان اتكلم وقد كنت زورت مقالة اعجبتني
اردت ان اقولها بين يدي ابي بكر وقد كنت اداري منه بعض الحد وهو
كان احلم مني واوقر فقال ابو بكر على رسلك فكرهت ان اغضبه وكان اعلم
مني والله ما ترك من كلمة اعجبتني في تزويري الا قالها في بداهته وافضل حتى
سكت فقال اما بعد فما ذكرتم من خير فانتم اهله ولم تعرف العرب هذا الامر الا
لهذا الحي من قريش هم اوسط العرب نسبا ودارا وقد رضيت لكم احد هذين الرجلين
ايهما شئتم فاخذ بيدي وبيد ابي عبيدة بن الجراح فلم اكره مما قال غيرها و
كان والله ان اقدم فتضرب عنقي لا يقربني ذلك من اثم احب الي من ان اتامر
على قوم فيهم ابو بكر فقال قائل من الانصار انا جذيلها المحكك وعذيقها المرجب
منا امير ومنكم امير يا معشر قريش وكثر اللغط وارتفعت الاصوات حتى خشيت
الاختلاف فقلت ابسط يدك يا ابا بكر فبسط يده فبايعته وبايعه المهاجرون ثم بايعه

الا انصار اما واللہ ما وجدنا فیما حضرنا امرا ہو اوفق من مبایعۃ ابی بکر خشینا ان
فارقنا القوم ولم تکن بیعۃ ان یحدثوا بعدنا بیعۃ فاما ان نتابعہم علی ما لا نرضی
واما ان نخالفہم فیکون فیہ فساد واخرج النسائی وابو یعلی والحاکم وصححہ عن
ابن مسعود قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الانصار منا امیر
ومنکم امیر فاتاہم عمر بن الخطاب فقال یا معشر الانصار الستم تعلمون ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد امر ابابکر ان یؤم الناس فایکم تطیب نفسہ ان یتقدم ابابکر
فقالت الانصار نعوذ باللہ ان نتقدم ابابکر واخرج ابن سعد والحاکم والبیہقی
عن ابی سعید الخدری قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتمع الناس
فی دار سعد بن عبادۃ وفیہم ابو بکر وعمر فقام خطباء الانصار فجعل الرجل منہم یقول
یا معاشر المہاجرین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استعمل رجلا منکم
قرن معہ رجلا منا فنری ان یلی ہذا الامر رجلان منا ومنکم فتتابعت خطباء الانصار
علی ذلک فقام زید بن ثابت فقال اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان من المہاجرین وخلیفتہ من المہاجرین ونحن کنا انصار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فنحن انصار خلیفتہ کما کنا انصارہ ثم اخذ بید ابی بکر فقال ہذا صاحبکم
فبایعہ عمر ثم بایعہ المہاجرون والانصار وصعد ابو بکر المنبر فنظر فی وجوہ القوم
فلم یر الزبیر فدعا بالزبیر فجاء فقال قلت ابن عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وحواریہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقام فبایعہ ثم نظر فی وجوہ القوم فلم یر علیا فدعا بہ فجاء فقال قلت ابن عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وختنہ علی ابنتہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فبایعہ قال ابن اسحق فی السیرۃ حدثنی الزہری قال حدثنی انس بن مالک
قال لما بویع ابو بکر فی السقیفۃ وکان الغد جلس ابو بکر علی المنبر فقام عمر فتکلم قبل ابی بکر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ قد جمع امرکم علی خیرکم صاحب رسول اللہ صلعم وثانی اثنین
اذ ہما فی الغار فقوموا فبایعوہ فبایع الناس ابابکر بیعۃ العامۃ بعد بیعۃ السقیفۃ ثم تکلم ابو بکر

فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فانى قد وليت عليكم ولست بخيركم
فان احسنت فاعينونى وان اسات فقومونى الصدق امانة والكذب خيانة
والضعيف فيكم قوى عندى حتے اريح عليه حقه ان شاء الله والقوى فيكم ضعيف
حتے آخذ الحق منه ان شاء الله لا يدع قوم الجهاد فے سبيل الله الا ضربهم الله
بالذل ولا تشيع الفاحشة فى قوم قط الا عمهم الله بالبلاء اطيعونى ما اطعت الله و
رسوله فاذا عصيت الله ورسوله فلا طاعة لى عليكم قوموا الى صلوتكم يرحمكم الله واخرج
موسى بن عقبة فى مغازيه والحاكم وصححه عن عبد الرحمن بن عوف قال خطب ابوبكر
فقال والله ما كنت حريصا على الامارة يوما ولا ليلة قط ولا كنت راغبا فيها ولا
سألتها الله فى سر ولا علانية ولكنى اشفقت من الفتنة ومالى فے الامارة من
راحة لقد قلدت امرا عظيما مالى به من طاقة ولا يد الا بتقوية الله فقال على والزبير
ما غضبنا الا لانا اخرنا عن المشورة وانا نرى ابابكر احق الناس بها انه لصاحب الغار
وانا لنعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلوة بالناس
وهو حى واخرج ابن سعد عن ابراهيم التيمى قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم اتى عمر ابا عبيدة بن الجراح فقال ابسط يدك فلابايعك انك امين هذه
الامة على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو عبيدة لعمر ما رايت لك
فهة قبلها منذ اسلمت اتبايعنى وفيكم الصديق وثانى اثنين آلفهة ضعف الراى
واخرج ابن سعد ايضا عن محمد ان ابا بكر قال لعمر ابسط يدك لابايعك فقال
له عمر انت افضل منى فقال له ابوبكر انت اقوى منى ثم كرر ذلك فقال
عمر فان قوتى لك مع فضلك فبايعه واخرج احمد عن حميد بن عبد الرحمن بن
عوف قال توفى رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوبكر فے طائفة من المدينة
فجاء فكشف عن وجهه فقبله وقال فداك ابى وامى ما اطيبك حيا وميتا مات
محمد ورب الكعبة فذكر الحديث قال وانطلق ابوبكر وعمر يتقاودان حتى اتوهم
فتكلم ابوبكر فلم يترك شيئا انزل فى الانصار ولا ما ذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم

فی شانہم الا ذکرہ و قال لقد علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو
سلک الناس وادیا و سلکت الانصار وادیا لسلکت وادی الانصار ولقد
علمت یا سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وانت قاعد قریش ولاۃ
ہذا الامر فبر الناس تبع لبرہم و فاجرہم تبع لفاجرہم فقال لہ سعد صدقت نحن الوزراء
وانتم الامراء و اخرج ابن عساکر عن ابی سعید الخدری قال لما بویع ابو بکر رای
من الناس بعض الانقباض فقال ایہا الناس ما یمنعکم الست احقکم بہذا الامر
الست اول من اسلم الست الست فذکر خصالا و اخرج احمد عن رافع الطائی
قال حدثنی ابو بکر عن بیعتہ و ما قالتہ الانصار و ما قالہ عمر قال فبایعونی و
قبلتہا منہم و تخوفت ان تکون فتنۃ یکون بعدہا ردۃ و اخرج ابن اسحق وابن
عابد فی مغازیہ عنہ انہ قال لابی بکر ما حملک علی ان تلی امر الناس وقد نہیتنی
ان اتامر علی اثنین قال لم اجد من ذلک بدا خشیت علی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
الفرقۃ و اخرج احمد عن قیس بن ابی حازم قال انی لجالس عند ابی بکر الصدیق
بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشہر فذکر قصتہ فنودی فی الناس
الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس فصعد المنبر ثم قال ایہا الناس لوددت ان ہذا
کفانیہ غیری ولئن اخذتمونی بسنۃ نبیکم ما اطیقہا ان کان لمعصوما من الشیطان
وان کان لینزل علیہ الوحی من السماء و اخرج ابن سعد عن الحسن البصری قال لما
بویع ابو بکر قام خطیبا فقال اما بعد فانی ولیت ہذا الامر وانا لہ کارہ وواللہ لوددت
ان بعضکم کفانیہ الا وانکم ان کلفتمونی ان اعمل فیکم بمثل عمل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لم اقم بہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا اکرمہ اللہ بالوحی و
عصمہ بہ الا وانما انا بشر ولست بخیر من احد کم فراعونی فاذا رایتمونی استقمت
فاتبعونی واذا رایتمونی زغت فقومونی واعلموا ان لی شیطانا یعترینی فاذا
رایتمونی غضبت فاجتنبونی لا اوثر فی اشعارکم وابشارکم و اخرج ابن سعد
والخطیب فی رواتہ مالک عن عروۃ قال لما ولی ابو بکر خطب الناس فحمد اللہ واثنی

عليه ثم قال اما بعد فانی قد وليت امركم ولست بخيركم ولكنه نزل القرآن وسن
النبی صلی الله عليه وسلم السنن وعلمنا فعلمنا فاعلموا ايها الناس ان اكيس الكيس
التقى وان اعجز العجز الفجور وان اقواكم عندی الضعيف حتى آخذ له بحقه وان اضعفكم
عندی القوی حتى آخذ منه الحق ايها الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فاذا
احسنت فاعينونی وان انا زغت فقومونی اقول قولی هذا واستغفر الله
لی ولكم قال مالک لا يكون احد اماما ابدا الا على هذا الشرط واخرج الحاكم فی مستدركه
عن ابی هريرة رض قال لما قبض رسول الله صلی الله عليه وسلم ارتجت مكة فسمع ابو
قحافة ذلک فقال ما هذا قالوا قبض رسول الله صلی الله عليه وسلم قال امر جلل فمن
قام بالامر بعده قالوا ابنک قال فهل رضيت بذلک بنو عبد مناف وبنو المغيرة
قالوا نعم قال لا واضع لما رفعت ولا رافع لما وضعت واخرج الواقدی من طرق
عن عائشة وابن عمر وسعيد بن المسيب وغيرهم رض ان ابا بكر بويع يوم قبض رسول الله
صلی الله عليه وسلم يوم الاثنين لاثنتی عشرة ليلة خلت من ربيع الاول سنة
احدی عشرة من الهجرة واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر قال لم يجلس
ابو بكر الصديق فی مجلس رسول الله صلی الله عليه وسلم على المنبر حتى لقی الله ولم يجلس
عمر فی مجلس ابی بكر حتى لقی الله ولم يجلس عثمان فی مجلس عمر حتى لقی الله

فصل فی ما وقع فی خلافته والذی وقع فی ايامه من الامور
الكبار تنفيذ جيش اسامة وقتال اهل الردة ومانعی الزكوة ومسيلمة الكذاب و
جمع القرآن اخرج الاسماعيلی عن عمر رض قال لما قبض رسول الله صلی الله عليه و
سلم ارتد من ارتد من العرب وقالوا نصلی ولا نزكی فاتيت ابا بكر فقلت
يا خليفة رسول الله تالف الناس وارفق بهم فانهم بمنزلة الوحش فقال رجوت
نصرتک وجئتنی بخذلانک جبارا فی الجاهلية خوارا فی الاسلام بماذا عسيت
ان اتالفهم بشعر مفتعل او بسحر مفترى هيهات هيهات مضى النبی صلی الله عليه وسلم
وانقطع الوحی والله لاجاهدنهم ما استمسک السيف فی يدی وان منعونی عقالا

قال عمر فوجدته في ذلك امضي مني واصرم وادب الناس على امور لانت
على كثيرة من مؤنتهم حين وليتهم واخرج ابو القاسم البغوي وابو بكر الشافعي
في فوائده وابن عساكر عن عائشة قالت لما توفي رسول الله صلى الله عليه و
سلم اشرأب النفاق وارتدت العرب وانحازت الانصار فلو نزل بالجبال
الراسيات ما نزل بابي لهاضها فما اختلفوا في نقطة الا طار ابي بعنائها وفصلها
قالوا اين يدفن النبي صلى الله عليه وسلم فما وجدنا عند احد من ذلك علما
فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من نبي يقبض الا دفن
تحت مضجعه الذي مات فيه قالت واختلفوا في ميراثه فما وجدوا عند احد من
ذلك علما فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا معشر الانبياء
لا نورث ما تركناه صدقة قال الاصمعي الهيض الكسر للعظم والاشرئباب رفع الراس
قال بعض العلماء وهذا اول اختلاف وقع بين الصحابة رض فقال بعضهم ندفنه بمكة
بلده الذي ولد بها وقال آخرون بل بمسجده وقال آخرون بل بالبقيع وقال
آخرون بل ببيت المقدس مدفن الانبياء حتى اخبرهم ابو بكر بما عنده من العلم
قال ابن زنجويه وهذه سنة تفرد بها الصديق من بين المهاجرين والانصار
ورجعوا اليه فيها واخرج البيهقي وابن عساكر عن ابي هريرة قال والذي لا اله الا هو
لولا ان ابا بكر استخلف ما عبد الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة فقيل له مه
ابا هريرة فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجه اسامة بن زيد في سبع
مائة الى الشام فلما نزل بذي خشب قبض النبي صلى الله عليه وسلم وارتدت
العرب حول المدينة واجتمع اليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا
رد هؤلاء توجه هؤلاء الى الروم وقد ارتدت العرب حول المدينة فقال
والذي لا اله الا هو لو جرت الكلاب بارجل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ما
رددت جيشا وجهه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا حللت لواء عقده فوجه اسامة
فجعل لا يمر بقبيل يريدون الارتداد الا قالوا لولا ان لهؤلاء قوة ما خرج مثل هؤلاء

قوله خشب بضمتين واد على ليلة من المدينة ويقال ذو خشب ١٢ مجمع البحار

من عندهم ولكن ندعهم حتى يلقوا الروم فلقوهم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا سالمين
فثبتوا على الاسلام واخرج عن عروة قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول في مرضه انفذوا جيش اسامة فسار حتى بلغ الجرف فارسلت اليه امرأته
فاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان رسول الله صلى الله عليه وسلم ثقل فلم يبرح
حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قبض رجع الى ابي بكر فقال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعثني وانا على غير حالكم هذه وانا اتخوف ان تكفر العرب وان
كفرت كانوا اول من يقاتل وان لم تكفر مضيت فان معي سروات الناس و
خيارهم فخطب ابو بكر الناس ثم قال والله لئن تخطفني الطير احب الي من ان ابدأ
بشيء قبل امر رسول الله صلعم فبعثه قال الذهبي لما اشتهرت وفاة النبي صلى الله عليه
وسلم بالنواحي ارتدت طوائف كثيرة من العرب عن الاسلام ومنعوا الزكوة
فنهض ابو بكر الصديق لقتالهم فاشار عليه عمر وغيره ان يفتر عن قتالهم فقال
والله لو منعوني عقالا او عناقا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقاتلتهم على منعها فقال عمر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فمن
قالها عصم مني ماله ودمه الا بحقها وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لاقاتلن من
فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال وقد قال الا بحقها قال عمر
فوالله ما هو الا ان رايت الله شرح صدر ابي بكر للقتال فعرفت انه الحق اخرجه
(البياض في الاصل) وعن عروة قال خرج ابو بكر في المهاجرين والانصار حتى
بلغ نقعا حذاء نجد وهربت الاعراب بذراريهم فكلم الناس ابا بكر وقالوا ارجع الى المدينة
والى الذرية والنساء وامر رجلا على الجيش ولم يزل به حتى رجع وامر خالد بن الوليد
وقال له اذا اسلموا واعطوا الصدقة فمن شاء منكم فليرجع ورجع ابو بكر الى المدينة
واخرج الدارقطني عن ابن عمر قال لما برز ابو بكر واستوى على راحلته اخذ علي
بن ابي طالب بزمامها وقال الى اين يا خليفة رسول الله اقول لك ما قال

لک رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم اُحد ثم سیفک و لاتفجعنا بنفسک وارجع الی المدینة فوالله لئن فجعنا بک لایکون للاسلام نظام ابدا وعن حنظلة ابن علی اللیثی ان ابا بکر بعث خالدا وامره ان یقاتل الناس علی خمس من ترک واحدة منهن قاتله کما تقاتل من ترک الخمس جمیعا علی شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة وصوم رمضان وسار خالد ومن معه فی جمادی الآخرة فقاتل بنی اسد وغطفان وقتل من قتل واسر من اسر ورجع الباقون الی الاسلام واستشهد بهذه الوقعة من الصحابة عکاشة بن محصن وثابت بن اقرم وفی رمضان من هذه السنة ماتت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم سیدة نساء العالمین وعمرها اربع وعشرون سنة قال الذهبی ولیس لرسول الله صلے الله علیه وسلم نسب الا منها فان عقب ابنته زینب انقرضوا قاله الزبیر بن بکار وماتت قبلها بشهر ام ایمن وفی شوال مات عبدالله بن ابی بکر الصدیق ثم سار خالد بجموعه الی الیمامة لقتال مسیلمة الکذاب فی اواخر العام والتقی الجمعان ودام الحصار ایاما ثم قتل الکذاب لعنه الله قتله وحشی قاتل حمزة واستشهد فیها خلق من الصحابة ابو حذیفة بن عتبة وسالم مولی ابی حذیفة وشجاع بن وهب وزید بن الخطاب وعبدالله بن سهل و مالک ابن عمرو والطفیل بن عمرو الدوسی ویزید بن قیس وعامر بن البکیر وعبدالله بن مخرمة والسائب بن عثمان بن مظعون وعباد بن بشر ومعن بن عدی و ثابت بن قیس بن شماس وابو دجانة سماک بن حرب وجماعة آخرون تتمة سبعین وکان لمسیلمة یوم قتل مائة وخمسون سنة ومولده قبل مولد عبدالله والد النبی صلی الله علیه وسلم وفی سنة اثنتی عشرة بعث الصدیق العلاء بن الحضرمی الی البحرین وکانوا قد ارتدوا فالتقوا بجواثی فنصر المسلمون وبعث عکرمة بن ابی جهل الی عمان وکانوا ارتدوا وبعث المهاجر بن ابی امیة الی اهل النجیر وکانوا ارتدوا وبعث زیاد بن لبید الانصاری الی طائفة من المرتدة وفیها

مات ابو العاص بن الربيع زوج زينب بنت رسول الله صلى الله عليه
وسلم والصعب بن جثامة الليثي وابو مرثد الغنوي وفيها بعد فراغ قتال
اهل الردة بعث الصديق رض خالد بن الوليد الى ارض البصرة فغزا الابلة فافتتحها
وافتتح مدائن كسرى التي بالعراق صلحا وحربا وفيها اقام الحج ابو بكر الصديق
ثم رجع فبعث عمرو بن العاص والجنود الى الشام فكانت وقعة اجنادين في
جمادى الاولى سنة ثلث عشرة ونصر المسلمون وبشر بها ابو بكر وهو بآخر رمق
واستشهد بها عكرمة بن ابي جهل وهشام بن العاص في طائفة وفيها كانت
وقعة مرج الصفر وهزم المشركون واستشهد بها الفضل بن عباس في طائفة
ذكر جمع القرآن اخرج البخاري عن زيد ابن ثابت قال ارسل الي ابو بكر
مقتل اهل اليمامة وعنده عمر فقال ابو بكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استحر
يوم اليمامة بالناس واني لاخشى ان يستحر القتل بالقراء في المواطن فيذهب
كثير من القرآن الا ان يجمعوه واني لارى ان يجمع القرآن قال ابو بكر فقلت
لعمر كيف افعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر هو والله
خير فلم يزل عمر يراجعني فيه حتى شرح الله لذلك صدري فرايت الذي راى
عمر قال زيد وعمر عنده جالس لا يتكلم فقال ابو بكر انك شاب عاقل ولا نتهمك
وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن فاجمعه فوالله
لو كلفني نقل جبل من الجبال ما كان اثقل علي مما امرني به من جمع القرآن فقلت
كيف تفعلان شيئا لم يفعله النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر هو والله خير فلم
ازل اراجعه حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر فتتبعت
القرآن اجمعه من الرقاع والاكتاف والعسب وصدور الرجال حتى وجدت
من سورة التوبة آيتين مع خزيمة بن ثابت لم اجدهما مع غيره لقد جاءكم رسول
من انفسكم الى آخرها فكانت الصحف التي جمع فيها القرآن عند ابي بكر حتى توفاه الله
ثم عند عمر حتى توفاه الله ثم عند حفصة بنت عمر رض واخرج ابو يعلى عن علي قال

اعظم الناس اجرا فی المصاحف ابو بکر ان ابا بکر کان اول من جمع القرآن
بین اللوحین فصل فی اولیاته منها انه اول من اسلم واول من جمع
القرآن واول من سماه مصحفا و تقدم دلیل ذلک واول من سمی خلیفة
اخرج احمد عن ابی بکر بن ابی ملیکة قال قیل لابی بکر یا خلیفة الله قال انا
خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا راض به ومنها انه اول من ولی الخلافة
وابوه حی واول خلیفة فرض له رعیته العطا اخرج البخاری عن عائشة رضی قالت
لما استخلف ابو بکر قال لقد علم قومی ان حرفتی لم تکن تعجز عن مؤنة اهلی وشغلت
بامر المسلمین فسیاکل آل ابی بکر من هذا المال ویحترف للمسلمین واخرج ابن سعد
عن عطاء بن السائب قال لما بویع ابو بکر اصبح وعلی ساعده ابراد وهو ذاهب
الی السوق فقال عمر این ترید قال الی السوق قال تصنع ماذا وقد ولیت
امر المسلمین قال فمن این اطعم عیالی فقال انطلق یفرض لک ابو عبیدة فانطلقا
الی ابی عبیدة فقال افرض لک قوت رجل من المهاجرین لیس بافضلهم ولا
اوکسهم وکسوة الشتاء والصیف اذا اخلقت شیئا رددته واخذت غیره ففرضا
له کل یوم نصف شاة وما کساه فی الراس والبطن واخرج ابن سعد عن میمون
قال لما استخلف ابو بکر جعلوا له الفین فقال زیدونی فان لی عیالا وقد شغلتمونی
عن التجارة فزادوه خمس مائة واخرج الطبرانی فی مسنده عن الحسن بن علی بن
ابی طالب قال لما احتضر ابو بکر قال یا عائشة انظری اللقحة التی کنا نشرب
من لبنها والجفنة التی کنا نصطبغ فیها والقطیفة التی کنا نلبسها فانا کنا ننتفع بذلک
حین کنا نلی امر المسلمین فاذا مت فاردیه الی عمر فلما مات ابو بکر ارسلت به الی
عمر فقال عمر رحمک الله یا ابا بکر لقد اتعبت من جاء بعدک واخرج ابن ابی الدنیا
عن ابی بکر بن حفص قال قال ابو بکر لما احتضر لعائشة رض یا بنیة انا ولینا امر المسلمین
فلم ناخذ لنا دینارا ولا درهما ولکنا اکلنا من جریش طعامهم فی بطوننا ولبسنا
من خشن ثیابهم علی ظهورنا وانه لم یبق عندنا من فیء المسلمین قلیل ولا کثیر الا هذا العبد

الحبشی وہذا البعیر الناضح وجرد ہذہ القطیفۃ فاذامت فابعثی بہن الی عمر ومنہا انہ اول من اتخذ بیت المال واخرج ابن سعد عن سہل بن ابی حثیمۃ وغیرہ ان ابا بکر کان لہ بیت مال بالسنح لیس یحرسہ احد فقیل لہ الا تجعل علیہ من یحرسہ قال علیہ قفل وکان یعطی ما فیہ حتی یفرغ فلما انتقل الی المدینۃ حولہ فجعلہ فی دارہ فقدم علیہ مال فکان یقسمہ علی فقراء الناس فیسوی بین الناس فی القسم وکان یشتری الابل والخیل والسلاح فیجعلہ فی سبیل اللہ واشتری قطائف اتی بہا من البادیۃ ففرقہا فی ارامل المدینۃ فلما توفی ابو بکر ودفن دعا عمر الامناء ودخل بہم فی بیت مال ابی بکر منہم عبد الرحمن بن عوف وعثمان بن عفان ففتحوا بیت المال فلم یجدوا فیہ شیئا لا دینارا ولا درہما قلت وبہذا الاثر یرد قول العسکری فی الاوائل ان اول من اتخذ بیت المال عمر وانہ لم یکن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت مال ولا لابی بکر رض وقد رددتہ علیہ فی کتابی الذی صنفتہ فی الاوائل ثم رایت العسکری تنبہ لہ فی موضع آخر من کتابہ فقال ان اول من ولی بیت المال ابو عبیدۃ بن الجراح لابی بکر ومنہا قال الحاکم اول لقب فی الاسلام لقب ابی بکر رض عتیق **فصل** اخرج الشیخان عن جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو جاء مال البحرین اعطیتک ہکذا ہکذا فلما جاء مال البحرین بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر من کان لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین او عدۃ فلیاتنا فجئت واخبرتہ فقال خذ فاخذت فوجدتہا خمسمائۃ فاعطانی الفا وخمس مائۃ **فصل فی نبذ من حلمہ وتواضعہ** اخرج ابن عساکر عن انیسۃ قالت نزل فینا ابو بکر ثلث سنین قبل ان یستخلف وسنۃ بعد ما استخلف فکان جواری الحی یاتینہ بغنمہن فیحلبہن لہن واخرج احمد فی الزہد عن میمون بن مہران قال جاء رجل الی ابی بکر فقال السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ قال من بین ہؤلاء اجمعین واخرج ابن عساکر عن ابی صالح الغفاری ان عمر بن الخطاب کان یتعہد

عجوزا كبيرة عمياء في بعض حواشي المدينة من الليل فيستقي لها ويقوم بامرها فكان اذا جاءها وجد غيره قد سبقه اليها فاصلح ما ارادت فجاءها غير مرة كلا يسبق اليها فرصده عمر فاذا هو بابي بكر الذي ياتيها وهو يومئذ خليفة فقال عمر انت هو لعمري واخرج ابونعيم وغيره عن عبد الرحمن الاصبهاني قال جاء الحسن ابن علي الى ابي بكر وهو على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انزل عن مجلس ابي فقال صدقت انه مجلس ابيك واجلسه في حجره وبكى فقال علي والله ما هذا عن امري فقال صدقت والله ما اتهمك **فصل** اخرج ابن سعد عن ابن عمر قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابابكر على الحج في اول حجة كانت في الاسلام ثم حج رسول الله صلى الله عليه وسلم في السنة المقبلة فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر استعمل عمر بن الخطاب على الحج ثم حج ابو بكر من قابل فلما قبض ابو بكر واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن بن عوف على الحج ثم لم يزل عمر يحج سنينه كلها حتى قبض فاستخلف عثمان واستعمل عبد الرحمن بن عوف على الحج **فصل في مرضه ووفاته ووصيته واستخلافه عمر** اخرج سيف والحاكم عن ابن عمر قال كان سبب موت ابي بكر وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كمدا فما زال جسمه يجري حتى مات يجري اي ينقص واخرج ابن سعد والحاكم بسند صحيح عن ابن شهاب ان ابابكر والحارث بن كلدة كانا ياكلان خزيرة اهديت لابي بكر فقال الحارث لابي بكر ارفع يدك يا خليفة رسول الله والله ان فيها لسم سنة وانا وانت نموت في يوم واحد فرفع يده فلم يزالا عليلين حتى ماتا في يوم واحد عند انقضاء السنة واخرج الحاكم عن الشعبي قال ماذا نتوقع من هذه الدنيا الدنية وقد سم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسم ابو بكر واخرج الواقدي والحاكم عن عائشة رض قالت كان اول بدء مرض ابي بكر انه اغتسل يوم الاثنين لسبع خلون من جمادى الآخر وكان يوما باردا فحم خمسة عشر يوما لا يخرج الى صلوة وتوفي

ليلة الثلثاء لثمان بقين من جمادی الآخر سنة ثلث عشرة وله ثلاث وستون سنة واخرج ابن سعد و ابن ابی الدنیا عن ابی السفر قال دخلوا على ابی بکر فی مرضه فقالوا یا خلیفة رسول الله الا تدعو لک طبیبا ینظر الیک قال قد نظر الی فقالوا ما قال لک قال انی فعال لما ارید واخرج الواقدی من طرق ان ابا بکر لما ثقل دعا عبد الرحمن بن عوف فقال اخبرنی عن عمر بن الخطاب فقال ما تسألنی عن امر الا وانت اعلم به منی فقال ابو بکر وان فقال عبد الرحمن هو والله افضل من رأیک فیه ثم دعا عثمان بن عفان فقال اخبرنی عن عمر فقال انت اخبرنا به فقال علی ذلک فقال اللهم علمی به ان سریرته خیر من علانیته وانه لیس فینا مثله وشاور معهما سعید بن زید واسید بن الحضیر وغیرهما من المهاجرین والانصار فقال اسید اللهم اعلمه الخیر بعدک یرضی للرضی ویسخط للسخط الذی یسر خیر من الذی یعلن ولن یلی هذا الامر احد اقوی علیه منه ودخل علیه بعض الصحابة فقال له قائل منهم ما انت قائل لربک اذا سألک عن استخلافک عمر علینا وقد تری غلظته فقال ابو بکر بالله تخوفنی اقول اللهم انی استخلفت علیهم خیر اهلک ابلغ عنی ما قلت من ورائک ثم دعا عثمان فقال اکتب بسم الله الرحمن الرحیم هذا ما عهد ابو بکر بن ابی قحافة فی آخر عهده بالدنیا خارجا منها وعند اول عهده بالآخرة داخلا فیها حیث یؤمن الکافر ویوقن الفاجر ویصدق الکاذب انی استخلفت علیکم بعدی عمر بن الخطاب فاسمعوا له واطیعوا وانی لم آل الله ورسوله ودینه ونفسی وایاکم خیرا فان عدل فذلک ظنی به وعلمی فیه وان بدل فلکل امرئ ما اکتسب والخیر اردت ولا اعلم الغیب وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ثم امر بالکتاب فختمه ثم امر عثمان فخرج بالکتاب مختوما فبایع الناس ورضوا به ثم دعا ابو بکر عمر خالیا فاوصاه بما اوصاه ثم خرج من عنده فرفع ابو بکر یدیه وقال اللهم انی لم ارد بذلک الا صلاحهم وخفت علیهم الفتنة فعملت فیهم بما انت اعلم به واجتهدت لهم رایا

فوليت عليهم خيرهم واقواهم عليهم واحرصهم على ما ارشدهم وقد حضرني من امرك
ما حضر فاخلفني فيهم فهم عبادك ونواصيهم بيدك اصلح اللهم ولاتهم واجعله من
خلفائك الراشدين واصلح له رعيته واخرج ابن سعد والحاكم عن ابن مسعود
قال افرس الناس ثلاثة ابو بكر حين استخلف عمر وصاحبة موسى حين قالت
استاجره والعزيز حين تفرس في يوسف فقال لامرأته اكرمي مثواه واخرج
ابن عساكر عن يسار بن حمزة قال لما ثقل ابو بكر اشرف على الناس من كوة
فقال ايها الناس اني قد عهدت عهدا افترضون به فقال الناس رضينا يا خليفة
رسول الله فقام علي فقال لا نرضى الا ان يكون عمر قال فانه عمر واخرج احمد
عن عائشة رض قالت ان ابا بكر لما حضرته الوفاة قال اي يوم هذا قالوا
يوم الاثنين قال فان مت من ليلتي فلا تنتظروا بي الغد فان احب الايام والليالي
الي اقربها من رسول الله صلى الله عليه وسلم واخرج مالك عن عائشة رض ان
ابا بكر نحلها جداد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال يا بنية والله
ما من الناس احد احب الي غنى منك ولا اعز علي فقرا بعدا منك واني كنت
نحلتك جداد عشرين وسقا فلو كنت جددته واحترزته كان لك وانما هو اليوم
مال وارث وانما هو اخواك واختاك فاقتسموه على كتاب الله فقالت يا ابت
والله لو كان كذا وكذا لتركته انما هي اسماء فمن الاخرى قال ذو بطن ابنة
خارجة اراها جارية واخرجه ابن سعد وقال في آخره قال ذات بطن ابنة خارجة
قد القي في روعي انها جارية فاستوصي بها خيرا فولدت ام كلثوم واخرج ابن سعد
عن عروة ان ابا بكر اوصى بخمس ماله وقال آخذ من مالي ما اخذ الله من فيئ المسلمين
واخرج من وجه آخر عنه قال لان اوصي بالخمس احب الي من ان اوصي
بالربع وان اوصي بالربع احب الي من ان اوصي بالثلث ومن اوصى
بالثلث لم يترك شيئا واخرج سعيد بن منصور في سننه عن الضحاك ان ابا بكر وعليا اوصيا
بالخمس من اموالهما لمن لا يرث من ذوي قرابتهما واخرج عبد الله بن احمد في زوائد الزهد

عن عائشۃ رضؓ قالت واللہ ما ترک ابو بکر دینارا ولا درہما ضرب اللہ سکتہ و
اخرج ابن سعد وغیرہ عن عائشۃ رضؓ قالت لما ثقل ابو بکر تمثلت بہذا البیت شعر
لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی ؛ اذا حشرجت یوما وضاق بہا الصدر ؛ فکشف
عن وجہہ وقال لیس کذلک ولکن قولی وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ
تحید انظروا ثوبی ہذین فاغسلوہما وکفنونی فیہما فان الحی احوج الی الجدید من المیت
واخرج ابو یعلی عن عائشۃ رضؓ قالت دخلت علی ابی بکر وہو فی الموت فقلت شعر
من لا یزال دمعہ مقنعا ؛ فانہ فی مرۃ مدفوق ؛ فقال لا تقولی ہذا ولکن قولی
وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید ثم قال فی ایّ یوم توفی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یوم الاثنین قال ارجو فیما بینی وبین اللیل
فتوفی لیلۃ الثلثاء ودفن قبل ان یصبح واخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد
عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال لما احتضر ابو بکر قعدت عائشۃ رضؓ عند راسہ
فقالت شعر کل ذی ابل موردہا ؛ وکل ذی سلب مسلوب ؛ ففہمہا ابو بکر فقال
لیس کذلک یا ابنتاہ ولکنہ کما قال اللہ وجاءت سکرۃ الموت الآیۃ واخرج احمد
عن عائشۃ رضؓ انہا تمثلت بہذا البیت وابو بکر یقضی شعر وابیض یستسقی الغمام بوجہہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل ؛ فقال ابو بکر ذاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن عبادۃ بن قیس قال لما حضرت ابا بکر
الوفاۃ قال لعائشۃ اغسلی ثوبیّ ہذین وکفنینی بہما فانما ابوک احد رجلین اما مکسوا
حسن الکسوۃ او مسلوب اسوء السلب واخرج ابن ابی الدنیا عن ابن ابی ملیکۃ ان
ابا بکر اوصی ان تغسلہ امرأتہ اسماء بنت عمیس ویعینہا عبد الرحمن بن ابی بکر واخرج
ابن سعد عن سعید بن المسیب ان عمر رضؓ صلی علی ابی بکر بین القبر والمنبر وکبر علیہ
اربعا واخرج عن عروۃ والقاسم بن محمد ان ابا بکر اوصی عائشۃ ان یدفن
الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما توفی حفر لہ وجعل راسہ عند کتف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصق اللحد بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واخرج عن ابن عمر قال نزل فی حفرۃ ابی بکر عمر وطلحۃ وعثمان وعبد الرحمن بن ابی بکر واخرج من طرق عدۃ انہ دفن لیلا واخرج عن ابن المسیب ان ابا بکر لما مات ارتجت مکۃ فقال ابو قحافۃ ما ہذا قالوا مات ابنک قال رزء جلیل من قام بالامر بعدہ قالوا عمر قال صاحبہ واخرج عن مجاہد ان ابا قحافۃ رد میراثہ من ابی بکر علی ولد ابی بکر ولم یعش ابو قحافۃ بعد ابی بکر الا ستۃ اشہر وایاما و مات فی المحرم سنۃ اربع عشرۃ وہو ابن سبع وتسعین سنۃ قال العلماء لم یل الخلافۃ احد فی حیاۃ ابیہ الا ابو بکر ولم یرث خلیفۃ ابوہ الا ابا بکر واخرج الحاکم عن ابن عمر قال ولی ابو بکر سنتین وسبعۃ اشہر وفی تاریخ ابن عساکر بسندہ عن الاصمعی قال قال خفاف بن ندبۃ السلمی یبکی ابا بکر شعر لیس لحی فاعلمنہ بقا ✤ وکل دنیا امرہا للفنا ✤ والملک فی الاقوام مستودع ✤ عاریۃ فالشرط فیہا الادا ✤ والمرء یسعی ولہ راصد ✤ تندبہ العین ونار الصدا ✤ یہرم او یقتل او یقہرہ ✤ تشکوہ سقم لیس فیہ شفا ✤ ان ابا بکر ہو الغیث اذا ✤ لم ترزع الجوزاء بقلا بما ✤ تاللہ لا یدرک ایامہ ✤ ذو مئزر ناش ولا ذو رداء ✤ من یسع کے یدرک ایامہ ✤ مجتہدا اشتد بارض فضاء ✤

فصل فیما روی عنہ من الحدیث المسند

قال النووی فی تہذیبہ روی الصدیق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ حدیث واثنین و اربعین حدیثا وسبب قلۃ روایتہ انہ تقدمت وفاتہ قبل انتشار الاحادیث واعتنار التابعین بسماعہا وتحصیلہا وحفظہا قلت وقد ذکر عمر رضی اللہ عنہ فی حدیث البیعۃ السابق ان ابا بکر لم یترک شیئا انزل فی الانصار ولا ذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شانہم الا ذکرہ وہذا اول دلیل علی کثرۃ محفوظہ من السنۃ وسعۃ علمہ بالقرآن وروی عنہ عمر وعثمان وعلی وابن عوف وابن مسعود وحذیفہ وابن عمر وابن الزبیر وابن عمرو وابن عباس وانس وزید بن ثابت والبراء بن عازب وابو ہریرۃ وعقبۃ بن الحارث وعبد الرحمن ابنہ وزید بن ارقم و عبد اللہ بن مغفل وعقبۃ بن عامر الجہنی وعمران بن حصین وابو برزۃ الاسلمی و

وأبو سعيد الخدري وأبو موسى الاشعري وأبو الطفيل الليثي وجابر بن عبد الله
وبلال وعائشة ابنته وأسماء ابنته ومن التابعين أسلم مولى عمر وأسط البجلي
وخلائق وقد رأيت ان اسرد احاديثه هنا على وجه وجيز مبينا عقب كل
حديث من خرجه وسافروها بطرقها في مسندان شاء الله تعالى (۱) حديث الهجرة
الشيخان وغيرهما (۲) حديث البحر هو الطهور ماءه والحل ميتته الدارقطني (۳)
حديث السواك مطهرة للفم مرضاة للرب احمد (۴) حديث ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اكل كتفا ثم صلى لم يتوضأ۔ البزار وابو يعلى (۵) حديث
لا يتوضأ احدكم من طعام اكله حل له اكله۔ البزار (۶) حديث نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن ضرب المصلين۔ ابو يعلى والبزار (۷) حديث ان آخر
صلوة صلاها النبي صلى الله عليه وسلم خلفي في ثوب واحد۔ ابو يعلى (۸) حديث
من سره ان يقرأ القرآن غضا كما انزل فليقرأه على قراءة ابن ام عبد۔ احمد
(۹) حديث انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمني دعاء ادعو به في
صلوتي قال قل اللهم اني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لي
مغفرة من عندك وارحمني انك انت الغفور الرحيم البخاري ومسلم (۱۰) حديث
من صلى الصبح فهو في ذمة الله فلا تخفروا الله في عهده فمن قتله طلبه الله حتى
يكبه في النار على وجهه۔ ابن ماجة (۱۱) حديث ما قبض نبي قط حتى يؤمه رجل
من امته۔ البزار (۱۲) حديث ما من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء
ثم يصلي ركعتين فيستغفر الله الا غفر له۔ احمد واصحاب السنن الاربعة وابن حبان
(۱۳) حديث ما قبض الله نبيا الا في الموضع الذي يحب ان يدفن فيه۔ الترمذي
(۱۴) حديث لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد۔ ابو يعلى
(۱۵) حديث ان الميت ينضح عليه الحميم ببكاء الحي۔ ابو يعلى (۱۶) حديث اتقوا النار
ولو بشق تمرة فانها تقيم العوج وتدفع ميتة السوء وتقع من الجائع موقعها من الشبعان
ابو يعلى (۱۷) حديث فرائض الصدقات بطوله۔ البخاري وغيره (۱۸) حديث

عن ابن ابی ملیکة قال کان ربما سقط الخطام من ید ابی بکر الصدیق فیضرب بذراع ناقته فینیخها فقالوا له افلا امرتنا نناولکه فقال ان حبیبی رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنی ان لا اسال الناس شیئا - احمد (19) حدیث امر رسول الله صلی الله علیه وسلم اسماء بنت عمیس حین نفست بمحمد بن ابی بکر ان تغتسل وتهل - البزار والطبرانی (20) حدیث سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الحج افضل فقال العج والثج - الترمذی وابن ماجة (21) حدیث انه قبل الحجر وقال لولا انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبلک ما قبلتک - الدارقطنی (22) حدیث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث ببراءة الی اهل مکة لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان الحدیث احمد (23) حدیث ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی ترعة من ترع الجنة ابو یعلی (24) حدیث انطلاقه صلی الله علیه وسلم الی دار ابی الهیثم بن التیهان بطوله - ابو یعلی (25) حدیث الذهب بالذهب مثلا بمثل والفضة بالفضة مثلا بمثل والزائد والمستزید فی النار - ابو یعلی والبزار (26) حدیث ملعون من ضار مومنا او مکر به - الترمذی (27) حدیث لا یدخل الجنة بخیل ولا خب ولا خائن ولا سیئ الملکة واول من یدخل الجنة المملوک اذا اطاع الله واطاع سیده - احمد (28) حدیث الولاء لمن اعتق - الضیاء المقدسی فی المختارة (29) حدیث لا نورث ما ترکناه صدقة البخاری (30) حدیث ان الله اذا اطعم نبیا طعمة ثم قبضه جعله للذی یقوم من بعده - ابو داود (31) حدیث کفر بالله تبرا من نسب وان دق - البزار (32) حدیث انت ومالک لابیک قال ابو بکر وانما یعنی بذلک النفقة - البیهقی (33) حدیث من اغبرت قدماه فی سبیل الله حرمها الله علی النار - البزار (34) حدیث امرت ان اقاتل الناس الحدیث - الشیخان وغیرهما (35) حدیث نعم عبد الله واخو العشیرة خالد بن الولید وسیف من سیوف الله سله الله علی الکفار والمنافقین - احمد (36) حدیث

ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر۔ الترمذی (۳۷) حدیث من ولی من امر المسلمین
شیئًا فامر علیہم احدا محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا حتی یدخلہ
جہنم ومن اعطی احدا حمی اللہ فقد انتہک من حمی اللہ شیئًا بغیر حقہ فعلیہ لعنۃ اللہ۔
احمد (۳۸) حدیث قصۃ ماعز ورجمہ۔ احمد (۳۹) حدیث ما اصر من استغفر
ان عاد فی الیوم سبعین مرۃ۔ الترمذی (۴۰) حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم
شاور فی امر الحرب۔ الطبرانی (۴۱) حدیث لما نزلت من یعمل سوءًا یجز بہ
الحدیث۔ الترمذی وابن حبان وغیرہما (۴۲) حدیث انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ
یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الحدیث۔ احمد والاربعۃ وابن حبان (۴۳)
حدیث ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما۔ الشیخان (۴۴) حدیث اللہم طغنا وطاعونا
ابو یعلی (۴۵) حدیث شیبتنی ہود الحدیث۔ الدارقطنی فی العلل (۴۶)
حدیث الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل الحدیث۔ ابو یعلی وغیرہ (۴۷)
حدیث قلت یا رسول اللہ علمنی شیئًا اقولہ اذا اصبحت واذا امسیت الحدیث
الہیثم بن کلیب فی مسندہ وہو عند الترمذی وغیرہ من مسند ابی ہریرۃ (۴۸)
حدیث علیکم بلا الہ الا اللہ والاستغفار فان ابلیس قال اہلکت الناس بالذنوب
واہلکونی بلا الہ الا اللہ والاستغفار فلما رایت ذلک اہلکتہم بالاہواء فہم یحسبون
انہم مہتدون۔ ابو یعلی (۴۹) حدیث لما نزلت لا ترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی قلت یا رسول اللہ واللہ لا اکلمک الا کاخی السرار۔ البزار
(۵۰) حدیث کل میسر لما خلق لہ۔ احمد (۵۱) حدیث من کذب علی متعمدًا
اورد علی شیئًا امرت بہ فلیتبوا بیتا فی جہنم۔ ابو یعلی (۵۲) حدیث ما نجاۃ
ہذا الامر الحدیث فی لا الہ الا اللہ۔ احمد وغیرہ (۵۳) حدیث اخرج فناد
فی الناس من شہد ان لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ فخرجت فلقینی عمر الحدیث
ابو یعلی وہو محفوظ من حدیث ابی ہریرۃ غریب جدا من حدیث ابی بکر (۵۴)
حدیث صنفان من امتی لا یدخلان الجنۃ المرجئۃ والقدریۃ۔ الدارقطنی فی العلل

(۵۵) حدیث سلوا اللہ العافیۃ - احمد والنسائی وابن ماجۃ ولہ طرق کثیرۃ عنہ
(۵۶) حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد امرا قال اللہم
خرلی واخترلی - الترمذی (۵۷) حدیث دعاء الدین اللہم فارج الہم الحدیث
البزار والحاکم (۵۸) حدیث کل جسد نبت من سحت فالنار اولی بہ وفی لفظ
لا یدخل الجنۃ جسد غذی بحرام - ابو یعلی (۵۹) حدیث لیس شیء من الجسد
الا وھو یشکو ذرب اللسان - ابو یعلی (۶۰) حدیث ینزل اللہ لیلۃ النصف
من شعبان فیغفر فیہا لکل بشر ما خلا کافرا او رجلا فی قلبہ شحناء - الدارقطنی (۶۱)
حدیث ان الدجال یخرج بالمشرق من ارض یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام
کان وجوہہم المجان المطرقۃ - الترمذی وابن ماجۃ (۶۲) حدیث اعطیت
سبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب الحدیث - احمد (۶۳) حدیث الشفاعۃ
بطولہ فی تردد الخلائق الی نبی بعد نبی - احمد (۶۴) حدیث لو سلک الناس
وادیا وسلکت الانصار وادیا لسلکت وادی الانصار - احمد (۶۵) حدیث
قریش ولاۃ ہذا الامر برہم تبع لبرہم وفاجرہم تبع لفاجرہم - احمد (۶۶) حدیث
انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصی بالانصار عند موتہ وقال اقبلوا من محسنہم وتجاوزوا
عن مسیئہم - البزار والطبرانی (۶۷) حدیث انی لاعلم ارضا یقال لہا عمان
ینضح بناحیتہا البحر بہا حی من العرب لو اتاہم رسولی ما رموہ بسہم ولا حجر - احمد
وابو یعلی (۶۸) حدیث ان ابا بکر مر بالحسن وہو یلعب مع الغلمان فاحتملہ
علی رقبتہ وقال بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلی - البخاری قال ابن کثیر وہو
فی حکم المرفوع لانہ فی قوۃ قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یشبہ الحسن
(۶۹) حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام ایمن - مسلم (۷۰)
حدیث قتل السارق فی الخامسۃ - ابو یعلی والدیلمی (۷۱) حدیث قصۃ احد
الطیالسی والطبرانی (۷۲) حدیث بینا انا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذ رایتہ یدفع عن نفسہ شیئا ولا اری شیئا قلت یا رسول اللہ ما الذی تدفع قال

الدنیا تطولت لی فقلت الیک عنی فقال لی اما انک لست بمدرکی - البزار
ہذا ما اورده ابن کثیر فی مسند الصدیق من الاحادیث المرفوعة وقد فاتہ
احادیث اخری نتبعها لتکملة العدة التی ذکرہا النووی (۷۳) حدیث قتلوا القرد
کائنا ما کان من الناس - الطبرانی فے الاوسط (۷۴) حدیث انظروا دور
من تعمرون وارض من تسکنون وفے طریق من تمشون - الدیلمی (۷۵) حدیث
اکثروا الصلوة علی فان الله وکل بقبری ملکا فاذا صلی رجل من امتی قال
لی ذلک الملک ان فلان بن فلان صلی علیک الساعة - الدیلمی (۷۶)
حدیث الجمعة الی الجمعة کفارة لما بینهما والغسل یوم الجمعة کفارة الحدیث العقیلی
فی الضعفاء (۷۷) حدیث انما حر جهنم علی امتی کمثل الحمام - الطبرانی (۷۸)
حدیث ایاکم والکذب فان الکذب مجانب للایمان ابن لال فی مکارم الاخلاق
(۷۹) حدیث بشر من شهد بدرا بالجنة - الدارقطنی فے الافراد (۸۰) حدیث الدین
رایة الله الثقیلة من ہذا الذی یطیق حملها - الدیلمی (۸۱) حدیث سورة یٰسین
تدعی العمة (المطعمة) الحدیث - الدیلمی والبیهقی فی الشعب (۸۲) حدیث السلطان
العادل المتواضع ظل الله ورمحه فی الارض ویرفع له فی کل یوم ولیلة عمل ستین
صدیقا - ابو الشیخ العقیلی فے الضعفاء وابن حبان فے کتاب الثواب (۸۳)
حدیث قال موسی لربه ما جزاء من عزی الثکلی قال اظله فی ظلی - ابن شاہین
فی الترغیب والدیلمی (۸۴) حدیث اللهم اشدد الاسلام بعمر بن الخطاب
الطبرانی فی الاوسط (۸۵) حدیث ما صید صید ولا عضدت عضاة ولا قطعت
وشیجة الا بقلة التسبیح - ابن راہویه فی مسنده (۸۶) حدیث لو لم ابعث فیکم
لبعث عمر الحدیث - دیلمی (۸۷) حدیث لو اتجر اہل الجنة لاتجروا بالبز -
ابو یعلی (۸۸) حدیث من خرج یدعوا الی نفسه او الی غیره وعلی الناس امام
فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین فاقتلوه - الدیلمی فے التاریخ (۸۹)
حدیث من کتب عنی علما او حدیثا لم یزل یکتب له الاجر ما بقی ذلک العلم والحدیث

الحاکم فی التاریخ (۹۰) حدیث من مشی حافیا فی طاعة الله لم یسأله الله یوم القیمة عما افترض علیہ۔ الطبرانی فی الاوسط (۹۱) حدیث من سرہ ان نظلہ الله من فور جهنم ویجعلہ فی ظلہ فلا یکن علی المؤمنین غلیظا ولیکن بهم رحیما۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق وابو الشیخ وابن حبان فی الثواب (۹۲) حدیث من اصبح ینوی لہ طاعة کتب الله لہ اجر نویہ وان عصاہ۔ الدیلمی (۹۳) حدیث ما ترک قوم الجهاد الا عمهم الله بالعذاب۔ الطبرانی فی الاوسط (۹۴) حدیث لا یدخل الجنة مفتر۔ الدیلمی ولم یسندہ (۹۵) حدیث لا تحقرن احدا من المسلمین فان صغیر المسلمین عند الله کبیر۔ الدیلمی (۹۶) حدیث یقول الله ان کنتم تریدون رحمتی فارحموا خلقی۔ ابو الشیخ ابن حبان والدیلمی (۹۷) حدیث سألت رسول الله صلی الله علیہ وسلم عن الازار فاخذ بعضلة الساق فقلت یا رسول الله زدنی فاخذ بمقدم العضلة فقلت زدنی قال لا خیر فیما ہو اسفل من ذلک قلت ہلکنا یا رسول الله قال یا ابا بکر سدد وقارب تنج۔ ابو نعیم فی الحلیة (۹۸) حدیث کفی وکف علی فی العدل سواء۔ الدیلمی وابن عساکر (۹۹) حدیث لا تغفلوا التعوذ من الشیطان فانکم ان لم تکونوا تروہ فانہ لیس عنکم بغافل۔ الدیلمی ولم یسندہ (۱۰۰) حدیث من بنی لله مسجدا بنی الله لہ بیتا فی الجنة۔ الطبرانی فی الاوسط (۱۰۱) حدیث من اکل من ہذہ البقلة الخبیثة فلا یقربن مسجدنا۔ الطبرانی فی الاوسط (۱۰۲) حدیث رفع الیدین فی الافتتاح والرکوع والسجود (والرفع)۔ البیهقی فی السنن (۱۰۳) حدیث انہ صلی الله علیہ وسلم اہدی جملا لابی جهل۔ الاسماعیلی فی معجمہ (۱۰۴) حدیث النظر الی علی عبادة۔ ابن عساکر

فصل فیما ورد عن الصدیق من تفسیر القرآن

اخرج ابو القاسم البغوی عن ابن ابی ملیکة قال سئل ابو بکر عن آیة فقال ای ارض تسعنی او ای سماء تظلنی اذا قلت فی کتاب الله ما لم یرد الله واخرج ابو عبیدة عن ابراہیم التیمی قال سئل ابو بکر عن قولہ تعالی وفاکهة وابا فقال ای سماء تظلنی

او ای ارض تقلنی ان قلت فی کتاب اللہ ما لا اعلم و اخرج البیہقی وغیرہ عن
ابی بکر انہ سئل عن الکلالۃ فقال انی ساقول فیہا برای فان یکن صوابا فمن اللہ
وان یکن خطا فمنی ومن الشیطان اراہ ما خلا الولد والوالد فلما استخلف عمر
قال انی لاستحیی ان ارد شیئا قالہ ابو بکر و اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن الاسود
بن ہلال قال قال ابو بکر لاصحابہ ما تقولون فی ہاتین الآیتین ان الذین
قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم قالوا ثم استقاموا
فلم یذنبوا ولم یلبسوا ایمانہم بخطیئۃ قال لقد حملتموہا علی غیر المحمل ثم قال قالوا
ربنا اللہ ثم استقاموا فلم یمیلوا الی الٰہ غیرہ ولم یلبسوا ایمانہم بشرک و اخرج ابن
جریر عن عامر بن سعد البجلی عن ابی بکر الصدیق فی قولہ تعالی للذین احسنوا
الحسنی وزیادۃ قال النظر الی وجہ اللہ تعالی و اخرج ابن جریر عن ابی بکر فی
قولہ تعالی ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا قال قد قالہا الناس فمن
مات علیہا فہو ممن استقام **فصل فیما روی عن الصدیق رض من الآثار**
الموقوفۃ قولا او قضاء او خطبۃ او دعاء اخرج اللالکائی فی السنۃ
عن ابن عمر قال جاء رجل الی ابی بکر فقال ارایت الزنا بقدر قال نعم قال
فان اللہ قدرہ علی ثم یعذبنی قال نعم یا ابن اللخناء اما واللہ لو کان عندی
انسان امرت ان یجاء انفک و اخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن الزبیر ان
ابا بکر قال وہو یخطب الناس یا معشر الناس استحیوا من اللہ فواللذی نفسی بیدہ
انی لاظل حین اذہب الی الغائط فی الفضاء متقنعا راسی استحیاء من اللہ و
اخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن عمرو بن دینار قال قال ابو بکر استحیوا من اللہ
فواللہ انی لادخل الکنیف فاسند ظہری الی الحائط حیاء من اللہ و اخرج ابو داؤد
فی سننہ عن ابی عبد اللہ الصنابحی انہ صلی وراء ابی بکر الصدیق المغرب فقرا فی
رکعتین الاولیین بام القران وسورۃ من قصار المفصل وقرا فی الثالثۃ ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا الآیۃ و اخرج ابن ابی خیثمۃ و ابن عساکر عن ابن عیینۃ

قال كان ابو بكر اذا عزّى رجلا قال ليس مع العزاء مصيبة وليس مع الجزع
فائدة الموت اهون مما قبله واشد مما بعده اذكروا فقد رسول الله صلى الله
عليه وسلم تصغر مصيبتكم واعظم الله اجركم واخرج ابن ابي شيبة والدارقطني
عن سالم بن عبيد وهو صحابي قال كان ابو بكر الصديق يقول لي قم بيني و
بين الفجر حتى اتسحر واخرج عن ابي قلابة وابي السفر قال كان ابو بكر الصديق
يقول اجيفوا الباب حتى نتسحر واخرج البيهقي وابو بكر بن زياد النيسابوري في
كتاب الزيادات عن حذيفة بن اسيد قال لقد ادركت ابا بكر وعمر وما يضحيان
ارادة ان يستن بهما واخرج ابو داود عن ابن عباس قال شهدت على ابي بكر الصديق
انه قال كلوا الطافي من السمك واخرج الشافعي في الام عن ابي بكر الصديق انه
كره بيع اللحم بالحيوان واخرج البخاري عنه انه جعل الجد بمنزلة الاب يعني في الميراث واخرج ابن ابي شيبة
في مصنفه عن عطاء عن ابي بكر قال الجد بمنزلة الاب ما لم يكن اب دونه وابن الابن بمنزلة الابن ما لم يكن
دونه واخرج عن القاسم ان ابا بكر اتى برجل انتفى من ابيه فقال ابو بكر اضرب الراس فان الشيطان في الراس
واخرج عن ابن داب (ابي) مالك قال كان ابو بكر اذا صلى على الميت قال اللهم
عبدك اسلمه الاهل والمال والعشيرة والذنب عظيم وانت غفور رحيم واخرج
سعيد بن منصور في سننه عن عمر ان ابا بكر قضى لعاصم بن عمر بن الخطاب لام عاصم
وقال ريحها وشمها ولطفها خير لك منك واخرج البيهقي عن قيس بن ابي حازم
قال جاء رجل الى ابي بكر فقال ان ابي يريد ان ياخذ مالي كله يجتاحه فقال لابيه
انما لك من ماله ما يكفيك فقال يا خليفة رسول الله اليس قد قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انت ومالك لابيك فقال نعم وانما يعني بذلك النفقة واخرج
احمد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان ابا بكر وعمر كانا لا يقتلان الحر بالعبد
واخرج البخاري عن ابن ابي مليكة عن جده ان رجلا عض يد رجل فاندر ثنيته
فاندرها ابو بكر واخرج ابن ابي شيبة والبيهقي عن عكرمة ان ابا بكر قضى في الاذن
بخمس عشرة من الابل وقال يواري شينها الشعر والعمامة واخرج البيهقي وغيره

عن ابی عمران الجونی ان ابابکر بعث جیوشا الی الشام وامر علیہم یزید بن
ابی سفیان فقال انی موصیک بعشر خلال لا تقتلوا امرأۃ ولا صبیا ولا کبیرا ہرما
ولا تقطع شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاۃ ولا بعیرا الا لماکلۃ ولا تغرقن
نخلا ولا تحرقنہ ولا تغلل ولا تجبن ۔ واخرج احمد وابو داود والنسائی عن ابی برزۃ
الاسلمی قال غضب ابو بکر من رجل فاشتد غضبہ جدا فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ
اضرب عنقہ قال ویلک ما ہی لاحد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ واخرج
سیف فی کتاب الفتوح عن شیوخہ ان المہاجر بن امیۃ وکان امیرا علی الیمامۃ
رفع الیہ امرأتان مغنیتان غنت احدہما بشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطع یدہا
ونزع ثنیتہا وغنت الاخری بہجاء المسلمین فقطع یدہا ونزع ثنیتہا فکتب الیہ ابو بکر
بلغنی الذی فعلت فی المرأۃ التی تغنت بشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلولا ما سبقتنی
فیہا لامرتک بقتلہا لان حد الانبیاء لیس یشبہ الحدود فمن تعاطی ذلک من مسلم
فہو مرتد او معاہد فہو محارب غادر ۔ واما التی تغنت بہجاء المسلمین فان کانت ممن
یدعی الاسلام فادب وتعدمۃ دون المثلۃ وان کانت ذمیۃ فلعمری لما صفحت
عنہ من الشرک اعظم ولو کنت تقدمت الیک فی مثل ہذا لبلغت مکروہا فاقبل الدعۃ
وایاک والمثلۃ فی الناس فانہا ماثم ومنفرۃ الا فی قصاص ۔ واخرج مالک و
الدارقطنی عن صفیۃ بنت ابی عبید ان رجلا وقع علی جاریۃ بکر واعترف
فامر بہ فجلد ثم نفاہ الی فدک ۔ واخرج ابو یعلی عن محمد بن حاطب قال جیٔ الی
ابی بکر برجل قد سرق وقد قطعت قوائمہ فقال ابو بکر ما اجد لک شیئا الا ما
قضی فیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم امر بقتلک فانہ کان اعلم بک
فامر بقتلہ ۔ اخرج مالک عن القاسم بن محمد ان رجلا من اہل الیمن اقطع الید
والرجل قدم فنزل علی ابی بکر فشکی الیہ ان عامل الیمن ظلمہ فکان یصلی من اللیل
فیقول ابو بکر وابیک ما لیلک بلیل سارق ثم انہم افتقدوا حلیا لاسماء بنت
عمیس امرأۃ ابی بکر فجعل یطوف معہم ویقول اللہم علیک بمن بیت اہل ہذا البیت

الصالح فوجدوا الحلي عند صائغ زعم ان الاقطع جاء به فاعترف الاقطع او شهد
عليه فامر به ابو بكر فقطعت يده اليسرى وقال ابو بكر والله لدعاؤه على نفسه اشد
عندي عليه من سرقته واخرج الدارقطني عن انس ان ابا بكر قطع في مجن قيمته
خمسة دراهم واخرج ابو نعيم في الحلية عن ابي صالح قال لما قدم اهل اليمن زمان
ابي بكر وسمعوا القرآن جعلوا يبكون فقال ابو بكر هكذا كنا ثم قست القلوب قال
ابو نعيم اي قويت واطمانت بمعرفة الله تعالى واخرج البخاري عن ابن عمر قال
قال ابو بكر ارقبوا محمدا صلى الله عليه وآله وسلم في اهل بيته واخرج ابو عبيد في الغريب
عن ابي بكر قال طوبى لمن مات في النأناة اي في اول الاسلام قبل تحرك الفتن
واخرج الاربعة ومالك عن قبيصة قال جاءت الجدة الى ابي بكر الصديق تسأله
ميراثها فقال ما لك في كتاب الله وما علمت لك في سنة نبي الله صلى الله عليه و
سلم شيئا فارجعي حتى اسأل الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبة
حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس فقال ابو بكر هل معك
غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة فانفذه لها ابو بكر واخرج
مالك والدارقطني عن القاسم بن محمد ان جدتين اتتا ابا بكر تطلبان ميراثهما ام
ام وام اب فاعطى الميراث ام الام فقال له عبد الرحمن بن سهل الانصاري
وكان ممن شهد بدرا وهو اخو بني حارثة فقال يا خليفة رسول الله اعطيت التي
لو انها ماتت لم يرثها فقسمه بينهما واخرج عبد الرزاق في مصنفه عن عائشة حديث
امرأة رفاعة التي طلقت منه وتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير فلم تستطع
ان يغشاها واردت العود الى رفاعة فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك وهذا القدر في الصحيح وزاد عبد الرزاق
فقعدت ثم جاءته فاخبرته انه قد مسها فمنعها ان ترجع الى زوجها الاول وقال
اللهم ان كان انما بها ان ترجع الى رفاعة فلا يتم لها نكاحه مرة اخرى ثم اتت
ابا بكر وعمر في خلافتهما فمنعاها واخرج البيهقي عن عقبة بن عامر ان عمرو بن العاص

وشرجبیل بن حسنۃ بشاہ بریدا الی ابی بکر براس بنان بطریق الشام فلما قدم علی ابی بکر انکر ذلک فقال لہ عقبۃ یا خلیفۃ رسول اللہ فانہم یصنعون ذلک بنا قال افیستنان بفارس والروم لا یحمل الی راس انما یکفی الکتاب والخبر واخرج البخاری عن قیس بن ابی حازم قال دخل ابو بکر علی امرأۃ من احمس یقال لہا زینب فرآہا لا تتکلم فقال ما لہا لا تتکلم فقالوا حجت مصمتۃ قال لہا تکلمی فان ہذا لا یحل ہذا من عمل الجاہلیۃ فتکلمت فقالت من انت قال امرء من المہاجرین قالت ای المہاجرین قال من قریش قالت من ای قریش قال انک لسؤل انا ابو بکر قالت ما بقاؤنا علی ہذا الامر الصالح الذی جاء اللہ بہ بعد الجاہلیۃ قال بقاءکم علیہ ما استقامت ایئتکم قالت وما الائمۃ قال اما کان لقومک رؤس واشراف یأمرونہم قالت بلی قال فہم اولئک الناس واخرج البخاری عن عائشۃ رض قالت لابی بکر غلام یخرج لہ الخراج وکان ابو بکر یاکل من خراجہ فجاء یوما بشیء فاکل منہ ابو بکر فقال لہ الغلام تدری ما ہذا قال ابو بکر ما ہو قال کنت تکہنت لانسان فی الجاہلیۃ وما احسن الکہانۃ الا انی خدعتہ فلقینی فاعطانی ہذا الذی اکلت منہ فادخل ابو بکر یدہ فقاء کل شیء فی بطنہ واخرج احمد فی الزہد عن ابن سیرین قال لم اعلم احدا استقاء من طعام اکلہ غیر ابی بکر وذکر القصۃ واخرج النسائی عن اسلم ان عمر اطلع علی ابی بکر وہو آخذ بلسانہ فقال ہذا الذی اوردنی الموارد واخرج ابو عبید فی الغریب عن ابی بکر انہ مر بعبد الرحمن بن عوف وہو یماظ جارا لہ فقال لہ لا تماظ جارک فانہ یبقی ویذہب عنک الناس الماظۃ المنازعۃ والمخاصمۃ واخرج ابن عساکر عن موسی بن عقبۃ ان ابا بکر الصدیق کان یخطب فیقول الحمد للہ رب العالمین احمدہ واستعینہ ونسالہ الکرامۃ فیما بعد الموت فانہ قد دنا اجلی واجلکم واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا وسراجا منیرا لینذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین ومن یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد ضل ضلالا مبینا اوصیکم بتقوی اللہ والاعتصام بامر اللہ الذی شرع لکم

وبدالكم به فان جوامع هدى الاسلام بعد كلمة الاخلاص السمع والطاعة لمن ولاه الله
امركم فانه من يطع الله واولى الامر بالمعروف والنهي عن المنكر فقد افلح وادى الذي
عليه من الحق واياكم واتباع الهوى فقد افلح من حفظ من الهوى والطمع والغضب
واياكم والفخر وما فخر من خلق من تراب ثم الى التراب يعود ثم ياكله الدود ثم هو اليوم
حي وغدا ميت فاعملوا يوما بيوم وساعة بساعة وتوقوا دعاء المظلوم وعدوا انفسكم
في الموتى واصبروا فان العمل كله بالصبر واحذروا والحذر ينفع واعملوا والعمل يقبل
واحذروا ما حذركم الله من عذابه وسارعوا فيما وعدكم الله من رحمته وافهموا
تفهموا واتقوا وتوقوا فان الله قد بين لكم ما اهلك به من كان قبلكم وما نجى به من
نجى قبلكم قد بين لكم في كتابه حلاله وحرامه وما يحب من الاعمال وما يكره فاني لا آلوكم
ونفسي والله المستعان ولا حول ولا قوة الا بالله واعلموا انكم ما اخلصتم لله من اعمالكم
فربكم اطعتم وحظكم حفظتم واغتبطتم وما تطوعتم به لدينكم فاجعلوه نوافل بين ايديكم تستوفوا
بسلفكم وتعطوا اجراتكم حين فقركم وحاجتكم اليها ثم تفكروا عباد الله في اخوانكم و
صحابتكم الذين مضوا قد وردوا على ما قدموا فاقاموا عليه وحلوا في الشقاء والسعادة
فيما بعد الموت ان الله ليس له شريك وليس بينه وبين احد من خلقه نسب يعطيه
به خيرا ولا يصرف عنه سوءا الا بطاعته واتباع امره فانه لا خير في خير بعده النار
ولا شر في شر بعده الجنة اقول قولي هذا واستغفر الله لي ولكم وصلوا على نبيكم صلى الله
عليه وسلم والسلام عليه ورحمة الله وبركاته واخرج الحاكم والبيهقي عن عبد الله بن
عكيم قال خطبنا ابو بكر الصديق فحمد الله واثنى عليه بما هو له اهل ثم قال اوصيكم
بتقوى الله وان تثنوا عليه بما هو له اهل وان تخلطوا الرغبة بالرهبة فان الله
تعالى اثنى على زكريا واهل بيته فقال انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا
رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين ثم اعلموا عباد الله ان الله قد ارتهن بحقه انفسكم
واخذ على ذلك مواثيقكم واشترى منكم القليل الفاني بالكثير الباقي وهذا
كتاب الله فيكم لا يطفأ نوره ولا تنقضي عجائبه فاستضيئوا بنوره وانتصحوا كتابه

واستضيئوا منه ليوم الظلمة فانه انما خلقكم لعبادته ووكل بكم كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون ثم اعلموا عباد الله انكم تغدون وتروحون في اجل قد غيب عنكم علمه فان استطعتم ان تنقضي الآجال وانتم في عمل الله فافعلوا ولن تستطيعوا ذلك الا باذن الله سابقوا في آجالكم قبل ان تنقضي آجالكم فتردكم الى سوء اعمالكم فان قوما جعلوا آجالهم لغيرهم ونسوا انفسهم فانهاكم ان تكونوا امثالهم فالوحا الوحا ثم النجا النجا فان وراءكم طالبا حثيثا امره سريع واخرج ابن ابي الدنيا واحمد في الزهد وابو نعيم في الحلية عن يحيى بن ابي كثير ان ابا بكر كان يقول في خطبته اين الوضاة الحسنة وجوههم المعجبون بشبابهم اين الملوك الذين بنوا المدائن وحصنوها اين الذين كانوا يعطون الغلبة في مواطن الحرب قد تضعضع اركانهم حين اخنى بهم الدهر واصبحوا في ظلمات القبور الوحا الوحا ثم النجا النجا واخرج احمد في الزهد عن سلمان قال اتيت ابا بكر فقلت اعهد الي فقال يا سلمان اتق الله واعلم انه سيكون فتوح فلا اعرفن ما كان حظك منها ما جعلته في بطنك او القيته على ظهرك واعلم انه من صلى الصلوات الخمس فانه يصبح في ذمة الله ويمسي في ذمة الله تعالى فلا تقتلن احدا من اهل ذمة الله فتخفر الله في ذمته فيكبك الله في النار على وجهك واخرج عن ابي بكر رض قال تقبض الصالحون الاول فالاول حتى يبقى من الناس حثالة كحثالة التمر او الشعير لا يبالي الله بهم واخرج سعيد بن منصور في سننه عن معاوية بن قرة ان ابا بكر الصديق رض كان يقول في دعائه اللهم اجعل خير عمري آخره وخير عملي خواتمه وخير ايامي يوم لقاءك واخرج احمد في الزهد عن الحسن قال بلغني ان ابا بكر كان يقول في دعائه اللهم اني اسالك الذي هو خير لي في عاقبة الامر اللهم اجعل آخر ما تعطيني الخير رضوانك والدرجات العلى من جنات النعيم واخرج عن عرفجة قال قال ابو بكر من استطاع ان يبكي فليبك والا فليتباك واخرج عن عزرة عن ابي بكر قال اهلكهن الاحمران الذهب والزعفران واخرج عن مسلم بن يسار عن ابي بكر قال قال ان المسلم ليوجر في كل شئ حتى في النكبة وانقطاع شسعه

والبضاعة تكون في كمه فيفقدها فيفزع لها فيجدها في ضبنه[له] وأخرج عن ميمون بن مهران
قال أتي أبو بكر بغراب وافر الجناحين فقلبه ثم قال ما صيد من صيد ولا عضدت
من شجرة إلا ضيعت من التسبيح وأخرج البخاري في الأدب وعبد الله بن أحمد
في زوائد الزهد عن الصنابحي أنه سمع أبا بكر يقول إن دعاء الأخ لأخيه في الله يستجاب
وأخرج عبد الله في زوائد الزهد عن عبيد بن عمير عن لبيد الشاعر أنه قدم على أبي بكر
فقال ع ألا كل شيء ما خلا الله باطل + فقال صدقت فقال ع وكل نعيم
لا محالة زائل + فقال كذبت عند الله نعيم لا يزول فلما ولى قال أبو بكر ربما
قال الشاعر الكلمة من الحكمة **فصل في كلماته الدالة على شدة خوفه من ربه**
أخرج أبو أحمد الحاكم عن معاذ بن جبل قال دخل أبو بكر حائطا وإذا بدبسي
في ظل شجرة فتنفس الصعداء ثم قال طوبى لك يا طير تأكل من الشجر وتستظل بالشجر
وتصير إلى غير حساب يا ليت أبا بكر مثلك وأخرج ابن عساكر عن الأصمعي قال
كان أبو بكر إذا مدح قال اللهم أنت أعلم مني بنفسي وأنا أعلم بنفسي منهم اللهم اجعلني
خيرا مما يظنون واغفر لي ما لا يعلمون ولا تؤاخذني بما يقولون وأخرج أحمد في الزهد
عن أبي عمران الجوني قال قال أبو بكر الصديق لوددت أني شعرة في جنب عبد
مؤمن وأخرج أحمد في الزهد عن مجاهد قال كان ابن الزبير إذا قام في الصلوة
كأنه عود من الخشوع قال وحدثت أن أبا بكر كان كذلك وأخرج عن الحسن
قال قال أبو بكر والله لوددت أني كنت هذه الشجرة تؤكل وتعضد وأخرج
عن قتادة قال بلغني أن أبا بكر قال وددت أني خضرة تأكلني الدواب وأخرج
عن ضمرة بن حبيب قال حضرت الوفاة ابنا لأبي بكر الصديق فجعل الفتى يلحظ إلى
وسادة فلما توفي قالوا لأبي بكر رأينا ابنك يلحظ إلى وسادة فدفعوه عن الوسادة
فوجدوا تحتها خمسة دنانير أو ستة فضرب أبو بكر بيده على الأخرى يرجع ويقول
إنا لله وإنا إليه راجعون يا فلان ما أحسب عدرك يتسع لها وأخرج عن ثابت البناني
أن أبا بكر كان يتمثل شعر لا تزال تنعى حبيبا حتى تكونه + وقد يرجو الفتى الرجاء يموت دونه

[له] الضبن ما بين الكشح والابط مجمع البحار

واخرج ابن سعد عن ابن سیرین قال لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اہیب لما لا یعلم من ابی بکر ولم یکن احد بعد ابی بکر اہیب لما لا یعلم من
عمر وان ابا بکر نزلت فیہ قضیۃ فلم یجد لہا فی کتاب اللہ اصلا ولا فی السنۃ
اثرا فقال اجتہد رایی فان یکن صوابا فمن اللہ وان یکن خطا فمنی واستغفر اللہ

فصل فیما ورد عنہ من تعبیر الرؤیا اخرج سعید بن منصور عن سعید بن المسیب
قال رأت عائشۃ رض کانہ وقع فی بیتہا ثلاثۃ اقمار فقصتہا علی ابی بکر وکان من
اعبر الناس فقال ان صدقت رؤیاک لیدفنن فی بیتک خیر اہل الارض ثلثا.
فلما قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ہذا خیر اقمارک واخرج ایضا
عن عمر بن شرحبیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی اردفت
غنم سود ثم اردفتہا غنم بیض حتی ما تری السود فیہا قال ابو بکر یا رسول اللہ
اما السود فانہا العرب یسلمون ویکثرون والغنم البیض الاعاجم یسلمون حتی
لا یری العرب فیہم من کثرتہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک عبرہا
الملک سحرا ولہ عن ابن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی
علی بیر انزع فیہا فوردتنی غنم سود ثم ردفہا غنم عفر فقال ابو بکر دعنی اعبرہا
فذکر نحوہ واخرج ابن سعد عن محمد بن سیرین قال کان اعبر ہذہ الامۃ
بعد نبیہا ابو بکر واخرج ابن سعد عن ابن شہاب قال رأی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رؤیا فقصہا علی ابی بکر فقال رأیت کانی استبقت انا وانت درجۃ
فسبقتک بمرقاتین ونصف قال یا رسول اللہ یقبضک اللہ الی مغفرۃ ورحمۃ
واعیش بعدک سنتین ونصفا واخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن ابی قلابۃ
ان رجلا قال لابی بکر الصدیق رأیت فی النوم انی ابول دما قال انت
رجل تاتی امرأتک وہی حائض فاستغفر اللہ ولا تعد **فائدۃ** اخرج البیہقی
فی الدلائل عن عبد اللہ بن بریدۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عمرو بن العاص فی سریۃ فیہم ابو بکر وعمر فلما انتہوا الی مکان الحرب

امرهم عمر وان لا ينوروا نارا فغضب عمر فهم ان ياتيهم فنهاه ابو بكر واخبر انه لم يستعمله رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك الا لعلمه بالحرب فهدا عنه واخرج البيهقي من طريق ابي معشر عن بعض مشيختهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني لاؤمر الرجل على القوم فيهم من هو خير منه لانه ايقظ عينا وابصر بالحرب

فصل اخرج خليفة بن خياط واحمد بن حنبل وابن عساكر عن يزيد بن الاصم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر انا اكبر او انت قال انت اكبر واكرم وانا اسن منك مرسل غريب جدا فان صح عد هذا الجواب من فرط ذكائه وادبه والمشهور ان هذا الجواب للعباس وقد وقع ايضا لسعيد بن يربوع (اخرجه الطبراني) ولفظه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له اينا اكبر قال انت اكبر واخير مني وانا اقدم واخرج ابو نعيم ان ابا بكر قيل له يا خليفة رسول الله الا تستعمل اهل بدر قال اني ارى مكانهم ولكني اكره ان ادنسهم بالدنيا واخرج احمد في الزهد عن اسمعيل بن محمد ان ابا بكر قسم قسما فسوى فيه بين الناس فقال له عمر تسوي بين اصحاب بدر وسواهم من الناس فقال ابو بكر انما الدنيا بلاغ وخير البلاغ اوسعه وانما فضلهم في اجورهم

فصل اخرج احمد في الزهد عن ابي بكر بن حفص قال بلغني ان ابا بكر كان يصوم الصيف ويفطر الشتاء واخرج ابن سعد عن حيان الصائغ قال كان نقش خاتم ابي بكر نعم القادر الله

كان نقش خاتم ابي بكر نعم القادر الله

فائدة اخرج الطبراني عن موسى بن عقبة قال لا نعلم اربعة ادركوا النبي صلى الله عليه وسلم وابناءهم الا هؤلاء الاربعة ابو قحافة وابنه ابو بكر الصديق وابنه عبد الرحمن وابو عتيق بن عبد الرحمن واسمه محمد واخرج ابن منده وابن عساكر عن عائشة رضـ قالت ما اسلم ابو احد من المهاجرين الا ابو ابي بكر

فائدة اخرج ابن سعد والبزار بسند حسن عن انس قال كان اسن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق وسهيل بن عمرو بن بيضاء

فائدة اخرج البيهقي في الدلائل عن اسماء بنت ابي بكر قالت لما كان عام الفتح خرجت

ابنة لابي قحافة فلقيتها الخيل وفي عنقها طوق من ورق فاقتطعه انسان من عنقها فلما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد قام ابو بكر وقال انشد بالله والاسلام طوق اختي فوالله ما اجابه احد ثم قال الثانية فما اجابه احد ثم قال يا اخت احتسبي طوقك فوالله ان الامانة اليوم في الناس لقليل

عمر بن الخطاب هو عمر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزى بن رياح بن قرط بن رزاح بن عدي بن كعب بن لؤي امير المومنين ابو حفص القرشي العدوي الفاروق اسلم في السنة السادسة من النبوة وله سبع وعشرون سنة قاله الذهبي وقال النووي ولد عمر بعد الفيل بثلث عشرة سنة وكان من اشراف قريش واليه كانت السفارة في الجاهلية وكانت قريش اذا وقعت الحرب بينهم او بينهم وبين غيرهم بعثوه سفيرا اي رسولا واذا نافرهم منافر او فاخرهم مفاخر بعثوه منافرا ومفاخرا واسلم قديما بعد اربعين رجلا واحدى عشرة امرأة وقيل بعد تسعة وثلاثين رجلا وثلث وعشرين امرأة وقيل بعد خمسة واربعين رجلا واحدى عشرة امرأة فما هو الا ان اسلم فظهر الاسلام بمكة وفرح به المسلمون قال وهو احد السابقين الاولين واحد العشرة المشهود لهم بالجنة واحد الخلفاء الراشدين واحد اصهار رسول الله صلى الله عليه وسلم واحد كبار علماء الصحابة وزهادهم روي له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسمائة حديث وتسعة وثلثون حديثا روى عنه عثمان ابن عفان وعلي وطلحة وسعد وابن عوف وابن مسعود وابو ذر وعمرو بن عبسة وابنه عبد الله وابن عباس وابن الزبير وانس وابو هريرة وعمرو بن العاص وابو موسى الاشعري والبراء بن عازب وابو سعيد الخدري وخلائق آخرون من الصحابة وغيرهم رض اقول وانا الخص هنا فصولا فيها جملة من الفوائد تتعلق بترجمته

فصل في الاخبار الواردة في اسلامه اخرج الترمذي عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بعمر بن الخطاب او بابي جهل

بن ہشام وآخرجہ الطبرانی من حدیث ابن مسعود وانس رض وآخرج الحاکم عن ابن
عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب
خاصۃ وآخرج الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی بکر الصدیق وفی الکبیر
من حدیث ثوبان وآخرج احمد عن عمر قال خرجت اتعرض رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فوجدتہ قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفہ فاستفتح سورۃ الحاقۃ فجعلت
اتعجب من تالیف القرآن فقلت واللہ ہذا شاعر کما قالت قریش فقرأ انہ لقول
رسول کریم وما ہو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون الآیات فوقع فی قلبی الاسلام
کل موقع وآخرج ابن ابی شیبۃ عن جابر قال کان اول اسلام عمر ان عمر
قال ضرب اختی المخاض لیلا فخرجت من البیت فدخلت فی استار الکعبۃ
فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل الحجر وعلیہ تبان وصلی اللہ ماشاء اللہ ثم انصرف
فسمعت شیئا لم اسمع مثلہ فخرج فاتبعتہ فقال من ہذا فقلت عمر فقال یا عمر ما تدعنی
لا لیلا ولا نہارا فخشیت ان یدعو علی فقلت اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فقال یا عمر اسرہ قلت لا والذی بعثک بالحق لاعلنہ کما اعلنت الشرک وآخرج
ابن سعد وابو یعلی والحاکم والبیہقی فی الدلائل عن انس رض قال خرج عمر متقلدا سیفہ
فلقیہ رجل من بنی زہرۃ فقال این تعمد یا عمر فقال ارید ان اقتل محمدا قال
وکیف تامن من بنی ہاشم وبنی زہرۃ وقد قتلت محمدا فقال ما اراک الا قد
صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک قد صبوا وترکا دینک
فمشی عمر فاتاہما وعندہما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فی البیت فدخل فقال
ما ہذہ الہینمۃ وکانوا یقرؤن طہ قالا ما عدا حدیثا تحدثناہ بیننا قال فلعلکما قد
صبوتما فقال لہ ختنہ یا عمر ان کان الحق فی دینک فوثب علیہ عمر فوطیہ وطیا شدیدا
فجاءت اختہ لتدفعہ عن زوجہا فنفحہا نفحۃ بیدہ فدمی وجہہا فقالت وہی غضبی
وان کان الحق فی غیر دینک انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
فقال عمر اعطونی الکتاب الذی ہو عندکم فاقرأہ وکان عمر یقرأ الکتاب فقالت

ع تبت لیلیان تخ ۱۲ منتخب من
ع وصوت المنتخب ۱۲

اختہ انک رجس وانہ لا میسہ الا المطہرون فقم فاغتسل او توضا فقام فتوضا ثم
اخذ الکتاب فقرأ طہٰ حتے انتہے الی اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ
لذکری فقال عمر دلونی علی محمد فلما سمع خباب قول عمر خرج فقال ابشر یا عمر فانی
ارجوان تکون دعوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک لیلۃ الخمیس اللہم اعز الاسلام
بعمر بن الخطاب او بعمرو بن ہشام وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فے
اصل الدار التی فے اصل الصفا فانطلق عمر حتے اتے الدار وعلی بابہا حمزۃ و
طلحۃ وناس فقال حمزۃ ہذا عمر ان یرد اللہ بہ خیرا یسلم وان یرد غیر ذلک یکن قتلہ
علینا ہینا قال والنبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل اوحی الیہ فخرج حتی اتی عمر
فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہ یا عمر حتے ینزل اللہ بک من الخزی
والنکال ما انزل بالولید بن المغیرۃ فقال عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبد اللہ
ورسولہ واخرج البزار والطبرانی وابو نعیم فے الحلیۃ والبیہقے فی الدلائل عن
اسلم قال قال لنا عمر کنت اشد الناس علے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فبینا انا فے یوم حار بالہاجرۃ فی بعض طریق مکۃ اذ لقینی رجل فقال عجبا لک
یا ابن الخطاب انک تزعم انک وانک وقد دخل علیک الامر فے بیتک قلت
وما ذاک قال اختک قد اسلمت فرجعت مغضبا حتے قرعت الباب قیل من
ہذا قلت عمر فتبادروا فاختفوا منی وقد کانوا یقرؤن صحیفۃ بین ایدیہم ترکوہا
لسوہا فقامت اختی تفتح الباب فقلت یا عدوۃ نفسہا اصبوت وضربتہا بشئ کان
فی یدی علی رأسہا فسال الدم وبکت فقالت یا ابن الخطاب ما کنت فاعلا
فافعل فقد صبوت قال ودخلت حتی جلست علی السریر فنظرت الی الصحیفۃ فقلت
ما ہذا ناولینیہا قالت لست من اہلہا انک لا تطہر من الجنابۃ وہذا کتاب لا یمسہ الا
المطہرون فما زلت بہا حتی ناولتنیہا ففتحتہا فاذا فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم فلما
مررت باسم من اسماء اللہ تعالی ذعرت منہ فالقیت الصحیفۃ ثم رجعت الے
نفسی فتناولتہا فاذا فیہا سبح للہ ما فی السموات والارض فذعرت فقرأت

الی آمنوا باللہ و رسولہ فقلت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ فخرجوا الیّ مبادرین وکبروا
وقالوا ابشر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا یوم الاثنین فقال اللہم
اعز دینک باحب الرجلین الیک اما ابوجہل بن ہشام واما عمر ودلونی علی
النبی صلعم فی بیت باسفل الصفا فخرجت حتے قرعت الباب فقالت من
قلت ابن الخطاب وقد علموا شدتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما اجترء
احد یفتح الباب حتے قال صلی اللہ علیہ وسلم افتحوا لہ ففتحوا الی فاخذ رجلان
بعضدی حتی اتیا بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلوا عنہ ثم اخذ بمجامع
قمیصی وجذبنی الیہ ثم قال اسلم یا ابن الخطاب اللہم اہدہ فتشہدت فکبر المسلمون
تکبیرۃ سمعت بفجاج مکۃ وکانوا مستخفین فلم اشاء ان اری رجلا یضرب ویضرب الا
رأیتہ ولا یصیبنی من ذلک شی فجئت الی خالی ابی جہل بن ہشام وکان شریفا
فقرعت علیہ الباب فقال من ہذا قلت ابن الخطاب وقد صبوت فقال لا تفعل
ثم دخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا الشیٔ فذہبت الی رجل من عظماء
قریش فنادیتہ فخرج الی فقلت لہ مثل مقالتی لخالی وقال لی مثل ما قال
خالی فدخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا الشیٔ ان المسلمون یضربون وانا
لا اضرب فقال لی رجل اتحب ان یعلم باسلامک قلت نعم قال فاذا جلس الناس
فی الحجر فأت فلانا الرجل لم یکن یکتم السر فقل لہ فیما بینک وبینہ انی قد صبوت
فانہ قل ما یکتم السر فجئت وقد اجتمع الناس فی الحجر فقلت فیما بینی وبینہ انی قد
صبوت قال او قد فعلت قلت نعم فنادی باعلی صوتہ ان ابن الخطاب
قد صبأ فبادروا الیّ فما زلت اضربہم ویضربونی واجتمع علیّ الناس فقال خالی
ما ہذہ الجماعۃ قیل عمر قد صبأ فقام علی الحجر فاشار بکمہ الا انی قد اجرت ابن اختی
فتکشفوا عنی لا اشاء ان اری احدا من المسلمین یضرب ویضرب الا رأیتہ فقلت
ما ہذا الشیٔ قد یصیبنی فاتیت خالی فقلت جوارک رد علیک فما زلت اضرب
واضرب حتی اعز اللہ الاسلام واخرج ابونعیم فی الدلائل وابن عساکر عن ابن عباسؓ

قال سألت عمر لأي شيء سميت الفاروق فقال اسلم حمزة قبلي بثلاثة ايام
فخرجت الى المسجد فاسرع ابو جهل الى النبي صلى الله عليه وسلم يسبه فاخبر حمزة
فاخذ قوسه وجاء الى المسجد الى حلقة قريش التي فيها ابو جهل فاتكأ على قوسه
مقابل ابي جهل فنظر اليه فعرف ابو جهل الشر في وجهه فقال مالك يا ابا عمارة
فرفع القوس فضرب بها اخدعيه فقطعه فسالت الدماء فاصلحت ذلك قريش
مخافة الشر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف في دار الارقم ابن ابي الارقم
المخزومي فانطلق حمزة فاسلم فخرجت بعد ثلاثة ايام فاذا فلان المخزومي فقلت
ارغبت عن دين آبائك واتبعت دين محمد فقال ان فعلت فقد فعله من هو
اعظم عليك حقا مني قلت ومن هو قال اختك وختنك فانطلقت فوجدت
همهمة فدخلت فقلت ما هذا فما زال الكلام بيننا حتى اخذت برأس ختني فضربته
فادميته فقامت الي اختي فاخذت برأسي وقالت قد كان ذلك على رغم
انفك فاستحييت حين رأيت الدماء فجلست وقلت اروني هذا الكتاب فقالت
انه لا يمسه الا المطهرون فقمت فاغتسلت فاخرجوا الي صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم
فقلت اسماء طيبة طاهرة طه ما انزلنا عليك القرآن لتشقى الى قوله له الاسماء الحسنى
فتعظمت في صدري وقلت من هذا فرت قريش فاسلمت وقلت اين رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت فانه في دار الارقم فاتيت فضربت الباب فاستجمع
القوم فقال لهم حمزة ما لكم قالوا عمر قال وعمر افتحوا له الباب فان اقبل قبلنا منه
وان ادبر قتلناه فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فتشهد عمر فكبر
اهل الدار تكبيرة سمعها اهل مكة قلت يا رسول الله السنا على الحق قال بلى
قلت ففيم الاخفاء فخرجنا صفين انا في احدهما وحمزة في الآخر حتى دخلنا المسجد
فنظرت قريش الي والى حمزة فاصابتهم كآبة شديدة فسماني رسول الله صلى الله
عليه وسلم الفاروق يومئذ لانه ظهر الاسلام وفرق بين الحق والباطل واخرج
ابن سعد عن ذكوان قال قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق قالت النبي

صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابن ماجۃ والحاکم عن ابن عباس رض قال لما اسلم
عمر نزل جبرئیل فقال یا محمد لقد استبشر اہل السماء باسلام عمر واخرج البزار
والحاکم وصححہ عن ابن عباس رض قال لما اسلم عمر قال المشرکون قد انتصف
القوم الیوم منا وانزل اللہ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین
واخرج البخاری عن ابن مسعود رض قال ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر واخرج ابن سعد
والطبرانی عن ابن مسعود رض قال کان اسلام عمر فتحا وکانت ہجرتہ نصرا وکانت
امامتہ رحمۃ ولقد رأینا وما نستطیع ان نصلی الی البیت حتے اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلہم حتے ترکونا فصلینا واخرج ابن سعد والحاکم عن حذیفۃ قال لما اسلم
عمر کان الاسلام کالرجل المقبل لا یزداد الا قربا فلما قتل عمر کان الاسلام کالرجل
المدبر لا یزداد الا بعدا واخرج الطبرانی عن ابن عباس رض قال اول من جہر بالاسلام
عمر بن الخطاب اسنادہ صحیح حسن واخرج ابن سعد عن صہیب قال لما اسلم عمر رض
ظہر الاسلام ودعی الیہ علانیۃ وجلسنا حول البیت حلقا وطفنا بالبیت وانتصفنا
ممن غلظ علینا ورددنا علیہ بعض ما یاتی بہ واخرج ابن سعد عن اسلم مولی عمر قال
اسلم عمر فی ذی الحجۃ السنۃ السادسۃ من النبوۃ وہو ابن ست وعشرین سنۃ

فصل فی ہجرتہ اخرج ابن عساکر عن علی قال ما علمت احدًا ہاجر الا
مختفیا الا عمر بن الخطاب فانہ لما ہم بالہجرۃ تقلد سیفہ وتنکب قوسہ وانتضے فے
یدہ اسہما واتی الکعبۃ واشراف قریش بفنائہا فطاف سبعا ثم صلے رکعتین
عند المقام ثم اتی حلقہم واحدۃ واحدۃ فقال شاہت الوجوہ من اراد ان تثکلہ
امہ ویئتم ولدہ وترمل زوجتہ فلیلقنی وراء ہذا الوادی فما تبعہ منہم احد و
اخرج عن البراء رض قال اول من قدم علینا من المہاجرین مصعب بن عمیر ثم
ابن ام مکتوم ثم عمر بن الخطاب فے عشرین راکبا فقلنا ما فعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ قال ہو علے اثری ثم قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رض
معہ قال النووی شہد عمر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشاہد کلہا وکان

ممن ثبت معہ یوم احد **فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ غیر ما تقدم فی ترجمۃ الصدیق** رضؓ اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر قلت لمن ہذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتک فولیت مدبرا فبکی (عمر) وقال علیک اغار یارسول اللہ واخرج الشیخان عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم شربت یعنی اللبن حتے انظر الری یجری فی اظفاری ثم ناولتہ عمر قالوا فما اولتہ یارسول اللہ قال العلم واخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری رضؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رایت الناس عرضوا علی وعلیہم قمص فمنہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولتہ یارسول اللہ قال الدین واخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ مالقیک الشیطان سالکا فجاً قط الا سلک فجاً غیر فجک واخرج البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم ناس محدثون فان یکن فی امتی احد فانہ عمر ای ملہمون واخرج الترمذی عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ قال ابن عمر ومانزل بالناس امر قط فقالوا وقال الانزل القرآن علی نحو ما قال عمر واخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب (و) واخرجہ الطبرانی عن ابی سعید الخدری وعصمۃ بن مالک واخرجہ ابن عساکر من حدیث ابن عمر) واخرج الترمذی عن عائشۃ رضؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر واخرج ابن ماجۃ والحاکم عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یصافحہ الحق عمر واول من یسلم علیہ واول من یاخذہ بیدہ فیدخل الجنۃ

واخرج ابن ماجتہ والحاکم عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ واخرج احمد والبزار عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ اخرجہ
الطبرانی من حدیث عمر بن الخطاب وبلال ومعاویۃ بن ابی سفیان وعائشۃ رض
واخرجہ ابن عساکر من حدیث ابن عمر واخرج ابن منیع فی مسندہ عن علی رض قال
کنا اصحاب محمد لا نشک ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر واخرج البزار عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر سراج اہل الجنۃ واخرجہ ابن عساکر
من حدیث ابی ہریرۃ والصعب بن جثامۃ واخرج البزار عن قدامۃ بن مظعون
عن عمہ عثمان بن مظعون قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا غلق الفتنۃ
واشار بیدہ الی عمر لا یزال بینکم وبین الفتنۃ باب شدید الغلق ما عاش ہذا
بین اظہرکم واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رض قال جاء جبرئیل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ عمر السلام واخبرہ ان غضبہ عز ورضاہ حکم
واخرج ابن عساکر عن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان
یفرق من عمر واخرج احمد من طریق بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان الشیطان لیفرق منک یا عمر واخرج ابن عساکر عن ابن عباس رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی السماء ملک الا وہو یوقر عمر ولا فی الارض شیطان
الا وہو یفرق من عمر واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ باہی باہل عرفۃ عامۃ وباہی بعمر خاصۃ
واخرج فی الکبیر مثلہ من حدیث ابن عباس رض واخرج الطبرانی والدیلمی عن الفضل
بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق بعدی مع عمر حیث کان
واخرج الشیخان عن ابن عمر وابی ہریرۃ رض قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا
ابو بکر فنزع ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ثم جاء عمر فاستقی فاستحالت

فی یدہ غربا فلم ار عبقریا من الناس یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن
قال النووی فی تہذیبہ قال العلماء ہذا اشارۃ الی خلافۃ ابی بکر وعمر و
کثرۃ الفتوح وظہور الاسلام فی زمن عمر وآخرج الطبرانی عن سدیسۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لم یلق عمر منذ اسلم الا خر لوجہہ (واخرجہ
الدارقطنی فی الافراد من طریق سدیسۃ عن حفصۃ) واخرج الطبرانی عن ابی بن
کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی جبریل لیبک الاسلام
علی موت عمر وآخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب عمر فقد احبنی وان اللہ
باہی بالناس عشیۃ عرفۃ عامۃ وباہی بعمر خاصۃ وانہ لم یبعث اللہ نبیا الا کان
فی امتہ محدث وان یکن فی امتی منہم احد فہو عمر قالوا یا رسول اللہ کیف محدث
قال تتکلم الملائکۃ علی لسانہ اسنادہ حسن **فصل فی اقوال الصحابۃ والسلف فیہ**
قال ابو بکر الصدیق رض ما علی ظہر الارض رجل احب الی من عمر اخرجہ ابن عساکر وقیل
لابی بکر فی مرضہ ماذا تقول لربک وقد ولیت عمر قال اقول لہ ولیت علیہم
خیرہم (اخرجہ ابن سعد) وقال علی رض اذا ذکر الصالحون فحی ہلا بعمر ما کنا نبعد
ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) وقال ابن عمر ما رایت
احدا قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حین قبض احد ولا اجود من عمر
(اخرجہ ابن سعد) وقال ابن مسعود لو ان علم عمر وضع فی کفۃ میزان ووضع علم
احیاء الارض فی کفۃ لرجح علم عمر بعلمہم ولقد کانوا یرون انہ ذہب بتسعۃ اعشار العلم
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم) وقال حذیفۃ کان علم الناس کان مدسوسا
فی حجر عمر وقال حذیفۃ واللہ ما اعرف رجلا لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم الا عمر رض وقالت
عائشۃ رض وذکرت عمر کان واللہ احوذیا نسیج وحدہ وقال معاویۃ رض اما ابو بکر
فلم یرد الدنیا ولم تردہ واما عمر فارادتہ الدنیا ولم یردہا واما نحن فتمرغنا فیہا ظہرا لبطن
(اخرجہ الزبیر بن بکار فی الموفقیات) وقال جابر رض دخل علی عمر وہو مسجی فقال

رحمة الله عليك ما من احد احب اليّ ان القى الله بما في صحيفته بعد صحيفة النبي
صلى الله عليه وسلم من هذا المسجى (اخرجه الحاكم) وقال ابن مسعود رضي اذا ذكر الصالحون
فحي هلا بعمر ان عمر كان اعلمنا بكتاب الله وافقهنا في دين الله تعالى (اخرجه
الطبراني والحاكم) وسئل ابن عباس عن ابي بكر فقال كان كالخير كله وسئل
عن عمر فقال كان كالطير الحذر الذي يرى ان له بكل طريق شركا يأخذه
وسئل عن علي فقال ملئ عزما وحزما وعلما ونجدة اخرجه في الطيوريات واخرج
الطبراني عن عمير بن ربيعة ان عمر بن الخطاب قال لكعب الاحبار كيف تجد
نعتي قال اجد نعتك قرنا من حديد قال وما قرن من حديد قال امير شديد
لا تاخذه في الله لومة لائم قال ثم مه قال ثم يكون من بعدك خليفة تقتله فئة
ظالمة قال ثم مه قال ثم يكون البلاء واخرج احمد والبزار والطبراني عن ابن مسعود رض
قال فضل عمر بن الخطاب الناس باربع بذكر الاسرى يوم بدر امر بقتلهم فانزل الله
لولا كتاب من الله سبق الآية وبذكر الحجاب امر نساء النبي صلى الله عليه وسلم ان
يحتجبن فقالت له زينب وانك علينا يا ابن الخطاب والوحي ينزل في بيوتنا
فانزل الله فاذا سألتموهن متاعا الآية وبدعوة النبي صلى الله عليه وسلم اللهم
ايد الاسلام بعمر وبرايه في ابي بكر كان اول من بايعه واخرج ابن عساكر عن مجاهد
قال كنا نحدث ان الشياطين كانت مصفدة في امارة عمر فلما اصيب بثت
واخرج عن سالم بن عبد الله قال ابطأ خبر عمر على ابي موسى فاتى امرأة في بطنها
شيطان فسألها عنه فقالت حتى يجيئني شيطاني فجاء فسألته عنه فقال تركته
موتزرا بكساء يهنأ ابل الصدقة وذاك رجل لا يراه الشيطان الا خر لمنخريه الملك
بين عينيه وروح القدس ينطق بلسانه فصل قال سفيان الثوري من زعم ان
عليا كان احق بالولاية من ابي بكر وعمر فقد خطأ ابا بكر وعمر والمهاجرين والانصار
وقال شريك ليس يقدم عليا على ابي بكر وعمر احد فيه خير وقال ابو اسامة
اتدرون من ابو بكر وعمر هما ابو الاسلام وامه وقال جعفر الصادق انا بريء ممن ذكر

له [illegible]
جلد ١٢ منتخب

ابابکر وعمر الا بخیر **فصل فی موافقات عمر** رضی الله عنه قد وصلها بعضهم الی اکثر من عشرین اخرج ابن مردویه عن مجاهد قال کان عمر یرے الرای فینزل به القرآن واخرج ابن عساکر عن علی قال ان فے القرآن لرایا من رای عمر واخرج ابن عمر مرفوعا ما قال الناس فی شئے وقال فیه عمر الا جاء القرآن بنحو ما یقول عمر واخرج الشیخان عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی وقلت یا رسول الله یدخل علی نسائک البر والفاجر فلو امرتهن یحتجبن فنزلت آیة الحجاب واجتمع نساء النبی صلی الله علیه وسلم فے الغیرة فقلت عسے ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک واخرج مسلم عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث فے الحجاب وفے اساری بدر وفی مقام ابراهیم ففی هذا الحدیث خصلة رابعة وفے التهذیب للنووی نزل القرآن بموافقته فی اسری بدر وفے الحجاب وفی مقام ابراهیم وفی تحریم الخمر فزاد خصلة خامسة وحدیثها فے السنن ومستدرک الحاکم انه قال اللهم بین لنا فے الخمر بیانا شافیا فانزل الله تحریمها واخرج ابن ابی حاتم فے تفسیره عن انس قال قال عمر وافقت ربی فی اربع نزلت هذه الآیة ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین الآیة فلما نزلت قلت انا فتبارک الله احسن الخالقین فزاد فی هذا الحدیث خصلة سادسة وللحدیث طریق آخر عن ابن عباس اوردته فے تفسیر المسند ثم رایت فی کتاب فضائل الامامین لابی عبد الله الشیبانی قال وافق عمر ربه فے احد وعشرین موضعا فذکر هذه الستة وزاد ۷ قصة عبد الله بن ابی قلت حدیثها فی الصحیح عنه قال لما توفی عبد الله بن ابی دعی رسول الله صلی الله علیه وسلم للصلوة علیه فقام الیه فقمت حتے وقفت فی صدره فقلت یا رسول الله اعلی عدو الله ابن ابی القائل یوم کذا وکذا فوالله ما کان الا یسیرا حتی نزلت ولا تصل علی احد منهم مات ابدا الآیة ۸ یسئلونک عن الخمر الآیة ۹ یا ایها الذین آمنوا لا تقربوا الصلوة

الآية قلت هما مع آية المائدة خصلة واحدة والثالثة في الحديث السابق
١٠ ١٠ لما اكثر رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاستغفار لقوم قال عمر سواء
عليهم فانزل الله سواء عليهم استغفرت لهم الآية قلت اخرجه الطبراني عن ابن
١١ عباس ١١ لما استشار صلى الله عليه وسلم الصحابة في الخروج الى بدر اشار عمر بالخروج
١٢ فنزلت كما اخرجك ربك من بيتك الآية ١٢ لما استشار الصحابة في
قصة الافك قال عمر من زوجكها يا رسول الله قال الله قال افتظن ان
١٣ ربك دلس عليك فيها سبحانك هذا بهتان عظيم فنزلت كذلك ١٣ قصته
في الصيام لما جامع زوجته بعد الانتباه وكان ذلك محرما في اول الاسلام
١٤ فنزل احل لكم ليلة الصيام الآية قلت اخرجه احمد في مسنده ١٤ قوله تعالى
من كان عدوا لجبريل الآية قلت اخرجه ابن جرير وغيره من طرق عديدة و
اقربها للموافقة ما اخرجه ابن ابي حاتم عن عبد الرحمن بن ابي ليلى ان يهوديا
لقي عمر فقال ان جبريل الذي يذكر صاحبكم عدو لنا فقال له عمر من كان عدوا لله
وملائكته ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين فنزلت على لسان
١٥ عمر ١٥ قوله تعالى فلا وربك لا يؤمنون الآية قلت اخرج قصتها ابن
ابي حاتم وابن مردويه عن ابي الاسود قال اختصم رجلان الى النبي صلى الله
عليه وسلم فقضى بينهما فقال الذي قضى عليه ردنا الى عمر بن الخطاب
فاتيا اليه فقال الرجل قضى لي رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا
فقال ردنا الى عمر فقال اكذاك قال نعم فقال عمر مكانكما حتى اخرج اليكما
فخرج اليهما مشتملا على سيفه فضرب الذي قال ردنا الى عمر فقتله وادبر الآخر
فقال يا رسول الله قتل عمر والله صاحبي فقال ما كنت اظن ان يجترئ عمر
على قتل مؤمن فانزل الله فلا وربك لا يؤمنون الآية فاهدر دم الرجل وبرئ
١٦ عمر من قتله وله شاهد موصول اوردته في التفسير المسند ١٦ الاستئذان
في الدخول وذلك انه دخل عليه غلامه وكان نائما فقال اللهم حرم الدخول

فنزلت آیة الاستیذان ١٧ قوله فی الیهود انهم قوم بهت ١٨ قوله 17-18
ثلثة من الاولین وثلثة من الآخرین قلت اخرج قصتها ابن عساکر فی تاریخه
عن جابر بن عبد الله والواحدی فی اسباب النزول ١٩ رفع تلاوة الشیخ والشیخة 19
اذا زنیا الآیة ٢٠ قوله یوم احد لما قال ابو سفیان افی القوم فلان لا تجیبوه 20
فوافقه رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت اخرج قصته احمد فی مسنده قال
ویضیم الی هذا ما اخرجه عثمان بن سعید الدارمی فی کتاب الرد علی الجهمیة
من طریق ابن شهاب عن سالم بن عبد الله ان کعب الاحبار قال ویل
لملک الارض من ملک السماء فقال عمر الا من حاسب نفسه فقال کعب والذی
نفسی بیده انها فی التوراة لتابعتها فخر عمر ساجدا ثم رایت فی الکامل
لابن عدی من طریق عبد الله بن نافع وهو ضعیف عن ابیه عن ابن عمر
ان بلالا کان یقول اذا اذن اشهد ان لا اله الا الله حی علی الصلوة
فقال له عمر قل فی اثرها اشهد ان محمدا رسول الله فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم قل کما قال عمر **فصل فی کراماته** اخرج البیهقی وابو نعیم کلاهما
فی دلائل النبوة واللالکائی فی شرح السنة والدیر عاقولی فی فوائده
وابن الاعرابی فی کرامات الاولیاء والخطیب فی رواة مالک عن نافع
عن ابن عمر قال وجه عمر جیشا وراس علیهم رجلا یدعی ساریة فبینا عمر
یخطب جعل ینادی یا ساریة الجبل ثلثا ثم قدم رسول الجیش فسأله عمر فقال
یا امیر المؤمنین هزمنا فبینا نحن کذلک اذ سمعنا صوتا ینادی یا ساریة الجبل
ثلثا فاسندنا ظهورنا الی الجبل فهزمهم الله قال قیل لعمر انک کنت تصیح بذلک
وذلک الجبل الذی کان ساریة عنده بنهاوند من ارض العجم قال ابن حجر
فی الاصابة اسناده حسن واخرج ابن مردویه من طریق میمون بن مهران
عن ابن عمر قال کان عمر یخطب یوم الجمعة فعرض فی خطبته ان قال یا
ساریة الجبل من استرعی الذئب ظلم فالتفت الناس بعضهم لبعض فقال لهم

على المنبر حين مما قال فلما فرغ سالوه فقال وقع في خلدي ان المشركين هزموا
اخواننا وانهم يمرون بجبل فان عدلوا اليه قاتلوا من وجه واحد وان
جاوزوا هلكوا فخرج مني ما تزعمون انكم سمعتموه قال فجاء البشير بعد شهر
فذكر انهم سمعوا صوت عمر في ذلك اليوم قال فعدلنا الى الجبل ففتح الله
علينا واخرج ابو نعيم في الدلائل عن عمرو بن الحارث قال بينا عمر يخطب
يوم الجمعة اذ ترك الخطبة فقال يا سارية الجبل مرتين او ثلثا ثم اقبل
على خطبته فقال بعض الحاضرين لقد جن انه لمجنون فدخل عليه عبد الرحمن
بن عوف وكان يطمئن اليه فقال انك لتجعل لهم على نفسك مقالا بينا انت
تخطب اذ انت تصيح يا ساري الجبل اي شيء هذا قال اني والله ما ملكت
ذلك رايتهم يقاتلون عند جبل يؤتون من بين ايديهم ومن خلفهم فلم املك
ان قلت يا سارية الجبل ليلحقوا بالجبل فلبثوا الى ان جاء رسول سارية بكتابه
ان القوم لقونا يوم الجمعة فقاتلناهم حتى اذا حضرت الجمعة سمعنا مناديا ينادي
يا ساري الجبل مرتين فلحقنا بالجبل فلم نزل قاهرين لعدونا حتى هزمهم الله
وقتلهم فقال اولئك الذين طعنوا عليه دعوا هذا الرجل فانه مصنوع له واخرج اثر ابن عمر
ابو القاسم بن بشران في فوائده من طريق موسى بن عقبة عن نافع عن
ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لرجل ما اسمك قال جمرة قال ابن من
قال ابن شهاب قال ممن قال من الحرقة قال اين مسكنك قال الحرة
قال بايها قال بذات لظى فقال عمر ادرك اهلك فقد احترقوا فرجع الرجل
فوجد اهله قد احترقوا واخرج مالك في الموطا عن يحيى بن سعيد نحوه واخرجه
ابن دريد في الاخبار المشهورة وابن الكلبي في الجامع وغيرهم) وقال
ابو الشيخ في كتاب العظمة حدثنا ابو الطيب حدثنا علي بن داود حدثنا عبد الله
بن صالح حدثنا ابن لهيعة عن قيس بن الحجاج عمن حدثه قال لما فتحت مصر
اتى عمرو بن العاص حين دخل يوم من اشهر العجم فقالوا يا ايها الامير ايضا اثر ابن عمر

ان لنيلنا هذا سنة لا يجري الا بها قال وما ذاك قالوا اذا كان احدى عشرة
ليلة تخلو من هذا الشهر عمدنا الى جارية بكر بين ابويها فارضينا ابويها و
جعلنا عليها من الثياب والحلي افضل ما يكون ثم القيناها في هذا النيل
فقال لهم عمرو ان هذا لا يكون ابدا في الاسلام يهدم ما كان قبله فاقاموا
والنيل لا يجري قليلا ولا كثيرا حتى هموا بالجلاء فلما رأى ذلك عمرو كتب
الى عمر بن الخطاب بذلك فكتب له ان قد اصبت بالذي فعلت
وان الاسلام يهدم ما كان قبله وبعث ببطاقة في داخل كتابه وكتب
الى عمرو اني قد بعثت اليك ببطاقة في داخل كتابي فالقها في النيل
فلما قدم كتاب عمر الى عمرو بن العاص اخذ البطاقة ففتحها فاذا فيها
من عبد الله عمر امير المؤمنين الى نيل مصر اما بعد فان كنت تجري
من قبلك فلا تجر وان كان الله يجريك فاسأل الواحد القهار ان يجريك
فالقى البطاقة في النيل قبل الصليب بيوم فاصبحوا وقد اجراه الله تعالى
ستة عشر ذراعا في ليلة واحدة فقطع الله تلك السنة عن اهل مصر
الى اليوم واخرج ابن عساكر عن طارق بن شهاب قال ان كان الرجل
ليحدث عمر بالحديث فيكذبه الكذبة فيقول احبس هذه ثم يحدثه بالحديث
فيقول احبس هذه فيقول له كل ما حدثتك حق الا ما امرتني ان احبسه واخرج
عن الحسن قال ان كان احد يعرف الكذب اذا حدث فهو عمر بن الخطاب
واخرج البيهقي في الدلائل عن ابي هدبة الحمصي قال اخبر عمر بان اهل العراق
قد حصبوا اميرهم فخرج غضبان فصلى فسها في صلوته فلما سلم قال اللهم انهم
قد لبسوا علي فالبس عليهم وعجل عليهم بالغلام الثقفي يحكم فيهم بحكم الجاهلية لا يقبل
من محسنهم ولا يتجاوز عن مسيئهم قلت اشار به الى الحجاج قال ابن لهيعة وما
ولد الحجاج يومئذ فصل في نبذ من سيرته اخرج ابن سعد عن الاحنف
بن قيس قال كنا جلوسا بباب عمر فمرت جارية فقالوا سرية امير المؤمنين

فقال ما هي لامير المؤمنين بسرية ولا تحل له انها من مال الله فقلنا فماذا
يحل له من مال الله تعالى قال انه لا يحل لعمر من مال الله الا حلتين حلة للشتاء
وحلة للصيف وما حج به واعتمر وقوتي وقوت اهلي كرجل من قريش ليس
باغناهم ولا بافقرهم ثم انا بعد رجل من المسلمين وقال خزيمة بن ثابت
كان اذا استعمل عاملا كتب له واشترط عليه ان لا يركب برذونا ولا ياكل
نقيا ولا يلبس رقيقا ولا يغلق بابه دون ذوي الحاجات فان فعل فقد
حلت عليه العقوبة وقال عكرمة بن خالد وغيره ان حفصة وعبد الله وغيرهما
كلموا عمر فقالوا لو اكلت طعاما طيبا كان اقوى لك على الحق قال اكلكم
على هذا الراي قالوا نعم قال قد علمت نصحكم ولكني تركت صاحبي على جادة
فان تركت جادتهما لم ادركهما في المنزل قال واصاب الناس سنة فما
اكل عامئذ سمنا ولا سمينا وقال ابن ابي مليكة كلم عقبة بن فرقد عمر في طعامه
فقال ويحك آكل طيباتي في حياتي الدنيا واستمتع بها وقال الحسن دخل
عمر على ابنه عاصم وهو ياكل لحما فقال ما هذا قال قرمنا اليه قال اوكلما
قرمت الى شيء اكلته كفى بالمرء سرفا ان ياكل كل ما اشتهى وقال اسلم
قال عمر لقد خطر على قلبي شهوة السمك الطري قال فرحل يرفا راحلته وسار
اربعا مقبلا واربعا مدبرا واشترى مكتلا فجاء به وعمد الى الراحلة فغسلها
فاتى عمر فقال انطلق حتى انظر الى الراحلة فنظر وقال نسيت ان تغسل هذا
العرق الذي تحت اذنها عذبت بهيمة في شهوة عمر لا والله لا يذوق عمر
مكتلك وقال قتادة كان عمر يلبس وهو خليفة جبة من صوف مرقوعة
بعضها بادم ويطوف في الاسواق على عاتقه الدرة يؤدب بها الناس
ويمر بالنكث والنوى فيلتقطه ويلقيه في منازل الناس لينتفعوا به وقال
انس رايت بين كتفي عمر اربع رقاع في قميصه وقال ابو عثمان النهدي رايت
على عمر ازارا مرقوعا بادم وقال عبد الله بن عامر بن ربيعة حججت مع عمر

ما ضرب فسطاطا ولا خباء كان يلقي الكساء والنطع على الشجرة ويستظل تحته
وقال عبد الله بن عيسى كان في وجه عمر بن الخطاب خطان اسودان من البكاء
وقال الحسن كان عمر يمر بالآية من ورده فيسقط حتى يعاد منها اياما وقال
انس دخلت حائطا فسمعت عمر يقول وبيني وبينه جدار عمر بن الخطاب
امير المؤمنين بخ والله لتتقين الله ابن الخطاب او ليعذبنك الله وقال
عبد الله بن عامر بن ربيعة رايت عمر اخذ تبنة من الارض فقال ليتني هذه
التبنة ياليتني لم اك شيئا ليت امي لم تلدني وقال عبيد الله بن عمر بن
حفص حمل عمر بن الخطاب قربة على عنقه فقيل له في ذلك فقال
ان نفسي اعجبتني فاردت ان اذلها وقال محمد بن سيرين قدم صهر لعمر
عليه فطلب ان يعطيه من بيت المال فانتهره عمر وقال اردت ان القى
الله ملكا خائنا ثم اعطاه من صلب ماله عشرة آلاف درهم وقال النخعي
كان عمر يتجر وهو خليفة وقال انس تقرقر بطن عمر من اكل الزيت عام الرمادة
وكان قد حرم على نفسه السمن فنقر بطنه باصبعه وقال انه ليس عندنا غيره
حتى يحيى الناس وقال سفيان بن عيينة قال عمر بن الخطاب احب الناس
الي من رفع الي عيوبي وقال اسلم رايت عمر بن الخطاب ياخذ باذن الفرس
وياخذ بيده الاخرى اذنه ثم ينزو على متن الفرس وقال ابن عمر
ما رايت عمر غضب قط فذكر الله عنده او خوف او قرا عنده انسان آية
من القرآن الا وقف عما كان يريد وقال بلال لاسلم كيف تجدون عمر
فقال خير الناس الا انه اذا غضب فهو امر عظيم فقال بلال لو كنت عنده
اذا غضب قرات عليه القرآن حتى يذهب غضبه وقال الاحوص بن حكيم
عن ابيه اتي عمر بلحم فيه سمن فابى ان ياكلهما وقال كل واحد منهما ادم اخرج
هذه الآثار كلها ابن سعد واخرج ابن سعد عن الحسن قال قال عمر هان شيء
اصلح به قوما ان ابدلهم اميرا مكان امير فصل في صفته رضي الله عنه

اخرج ابن سعد والحاكم عن زر قال خرجت مع اهل المدينة في يوم عيد
فرأيت عمر يمشي حافيا شيخا اصلع آدم اعسر طوالا مشرفا على الناس كانه
على دابة قال الواقدي لا يعرف عندنا ان عمر كان آدم الا ان يكون
رآه عام الرمادة فانه كان تغير لونه حين اكل الزيت واخرج ابن سعد
عن ابن عمر انه وصف عمر فقال رجل ابيض تعلوه حمرة طوال اصلع اشيب
واخرج عن عبيد بن عمير قال كان عمر يفوق الناس طولا واخرج عن
سلمة بن الاكوع قال كان عمر رجلا ايسر يعني يعمل بيديه جميعا واخرج
ابن عساكر عن ابي رجاء العطاردي قال كان عمر رجلا طويلا جسيما اصلع
شديد الصلع ابيض شديد الحمرة في عارضيه خفة سبلته كبيرة وفي اطرافها
صهبة وفي تاريخ ابن عساكر من طرق ان ام عمر بن الخطاب حنتمة بنت
هشام بن المغيرة اخت ابي جهل بن هشام فكان ابو جهل خاله

فصل في خلافته

ولي الخلافة بعهد من ابي بكر في جمادي الآخرة سنة
ثلث عشرة قال الزهري استخلف عمر يوم توفي ابو بكر وهو يوم الثلثاء ١٣
لثمان بقين من جمادي الآخرة (اخرجه الحاكم) فقام بالامر اتم قيام و
كثرت الفتوح في ايامه ففي سنة اربع عشرة فتحت دمشق ما بين صلح و ١٤
عنوة وحمص وبعلبك صلحا والبصرة والابلة كلاهما عنوة وفيها جمع عمر
الناس على صلوة التراويح (قاله العسكري في الاوائل) وفي سنة خمس
عشرة فتحت الاردن كلها عنوة الا طبرية فانها فتحت صلحا وفيها كانت ١٥
وقعة اليرموك والقادسية (قال ابن جرير) وفيها مصر سعد الكوفة وفيها
فرض عمر الفروض ودون الدواوين واعطى العطاء على السابقة وفي
سنة ست عشرة فتحت الاهواز والمدائن واقام بها سعد الجمعة في ١٦
ايوان كسرى وهي اول جمعة جمعت بالعراق وذلك في صفر وفيها
كانت وقعة جلولاء وهزم فيها يزدجرد بن كسرى وتقهقر الى الري و

وفيها جمع عمر الناس على صلوة التراويح

فيها فتحت تكريت وفيها سار عمر ففتح بيت المقدس وخطب بالجابية
خطبته المشهورة وفيها فتحت قنسرين عنوة وحلب وانطاكية ومنبج صلحا و
سروج عنوة وفيها فتحت قرقيسياء صلحا وفي ربيع الاول كتب التاريخ
من الهجرة بمشورة علي وفي سنة سبع عشرة زاد عمر في المسجد النبوي وفيها ۱۷
كان القحط بالحجاز وسمي عام الرمادة واستسقى عمر للناس بالعباس اخرج ابن سعد
عن نيار الاسلمي ان عمر لما خرج يستسقي خرج وعليه برد رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرج عن ابن عون قال اخذ عمر بيد العباس ثم رفعها وقال
اللهم انا نتوسل اليك بعم نبيك ان تذهب عنا المحل وان تسقينا الغيث
فلم يبرحوا حتى سقوا فاطبقت السماء عليهم اياما وفيها فتحت الاهواز صلحا
وفي سنة ثماني عشرة فتحت جنديسابور صلحا وحلوان عنوة وفيها كان ۱۸
طاعون عمواس وفيها فتحت الرهى وسميساط (شميساط) عنوة وحران ونصيبين
وطائفة من الجزيرة عنوة وقيل صلحا والموصل ونواحيها عنوة وفي سنة
تسع عشرة فتحت قيسارية عنوة وفي سنة عشرين فتحت مصر عنوة وقيل مصر ۱۹–۲۰
كلها صلحا الا الاسكندرية فعنوة وقال علي بن رباح المغرب كله عنوة و
فيها فتحت تستر وفيها هلك قيصر عظيم الروم وفيها اجلى عمر اليهود عن خيبر وعن
نجران وقسم خيبر ووادي القرى وفي سنة احدى وعشرين فتحت الاسكندرية ۲۱
عنوة ونهاوند ولم يكن للاعاجم بعدها جماعة وبرقة وغيرها وفي سنة اثنتين ۲۲
وعشرين فتحت آذربيجان عنوة وقيل صلحا والدينور عنوة وماسبذان عنوة
وهمدان عنوة واطرابلس المغرب والري وعسكر وقومس وفي سنة ثلث و ۲۳
عشرين كان فتح كرمان وسجستان ومكران من بلاد الجبل واصبهان و
نواحيها وفي آخرها كانت وفاة سيدنا عمر رضـ بعد صدوره من الحج شهيد
قال سعيد بن المسيب لما نفر عمر من منى اناخ بالابطح ثم استلقى ورفع يديه
الى السماء وقال اللهم كبرت سني وضعفت قوتي وانتشرت رعيتي فاقبضني اليك

غير مضيع ولا مفرط فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل (اخرجه الحاكم) وقال ابو صالح السمان قال كعب الاحبار لعمر اجدك في التوراة تقتل شهيدا قال واني لي بالشهادة وانا بجزيرة العرب وقال اسلم قال عمر اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي في بلد رسولك (اخرجه البخاري) وقال معدان بن ابي طلحة خطب عمر فقال رايت كان ديكا نقرني نقرة او نقرتين واني لا اراه الا حضور اجلي وان قوما يامروني ان استخلف وان الله لم يكن ليضيع دينه ولا خلافته فان اجل بي امر فالخلافة شورى بين هؤلاء الستة الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو راض عنهم (اخرجه الحاكم) قال الزهري كان عمر رض لا ياذن لصبي قد احتلم في دخول المدينة حتى كتب اليه المغيرة بن شعبة وهو على الكوفة يذكر غلاما عنده صنعا ويستاذنه ان يدخل المدينة ويقول ان عنده اعمالا كثيرة فيها منافع للناس انه حداد نقاش نجار فاذن له ان يرسله المدينة وضرب عليه المغيرة مائة درهم في الشهر فجاء الى عمر يشتكي شدة الخراج فقال ما خراجك بكثير فانصرف ساخطا يتذمر فلبث عمر ليالي ثم دعاه فقال الم اخبر انك تقول لو اشاء لصنعت رحى تطحن بالريح فالتفت الى عمر عابسا وقال لاصنعن لك رحى يتحدث الناس بها فلما ولى قال عمر لاصحابه اوعدني العبد آنفا ثم اشتمل ابو لؤلؤة على خنجر ذي راسين نصابه في وسطه فكمن بزاوية من زوايا المسجد في الغلس فلم يزل هناك حتى خرج عمر يوقظ الناس للصلوة فلما دنا منه طعنه ثلاث طعنات (اخرجه ابن سعد) وقال عمرو بن ميمون الانصاري ان ابا لؤلؤة عبد المغيرة طعن عمر بخنجر له راسان وطعن معه اثنى عشر رجلا مات منهم ستة فالقى عليه رجل من اهل العراق ثوبا فلما اغتم فيه قتل نفسه وقال ابو رافع كان ابو لؤلؤة عبد المغيرة يصنع الارحاء وكان المغيرة يستغله كل يوم اربعة دراهم فلقي عمر فقال يا امير المؤمنين ان المغيرة قد اثقل علي فكلمه فقال

احسن الی مولاک ومن نیتہ عمر ان یکلم المغیرۃ فیہ فغضب وقال یسع الناس
کلہم عدلہ غیری واضمر قتلہ واتخذ خنجرا وشحذہ وسمہ وکان عمر یقول اقیموا
صفوفکم قبل ان یکبر فجاء فقام حذاءہ فی الصف وضربہ فی کتفہ وفی
خاصرتہ فسقط عمر وطعن ثلثۃ عشر رجلا معہ فمات منہم ستۃ وحمل عمر الی اہلہ
وکادت الشمس تطلع فصلی عبد الرحمن بن عوف بالناس باقصر سورتین و
اتی عمر بنبیذ فشربہ فخرج من جرحہ فلم یتبین فسقوہ لبنا فخرج من جرحہ فقالوا
لا باس علیک فقال ان یکن بالقتل باس فقد قتلت فجعل الناس یثنون
علیہ ویقولون کنت وکنت فقال اما واللہ وددت انی خرجت منہا
کفافا لا علی ولا لی وان صحبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلمت لی واثنی
علیہ ابن عباس فقال لو ان لی طلاع الارض ذہبا لافتدیت بہ من
ہول المطلع وقد جعلتہا شوری فی عثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن
بن عوف وسعد وامر صہیبا ان یصلی بالناس واجل الستۃ ثلثا اخرجہ الحاکم
وقال ابن عباس کان ابولؤلؤۃ مجوسیا وقال عمرو بن میمون قال
عمر الحمد للہ الذی لم یجعل منیتی بید رجل یدعی الاسلام ثم قال لابنہ یا عبد اللہ
انظر ما علی من الدین فحسبوہ فوجدوہ ستۃ وثمانین الفا ونحوہا فقال
ان وفی مال آل عمر فادہ من اموالہم والا فاسئل فی بنی عدی فان لم تف
اموالہم فاسئل فی قریش اذہب الی ام المؤمنین عائشۃ فقل یستاذن عمر
ان یدفن مع صاحبیہ فذہب الیہا فقالت کنت اریدہ تعنی المکان
لنفسی ولاوثرنہ الیوم علی نفسی فاتی عبد اللہ فقال قد اذنت فحمد اللہ
تعالی وقیل لہ اوص یا امیر المؤمنین واستخلف قال ما اری احدا احق
بہذا الامر من ہؤلاء النفر الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو
عنہم راض فسمی الستۃ وقال یشہد عبد اللہ بن عمر معہم ولیس لہ من الامر شیء
فان اصابت الامرۃ سعدا فہو ذاک والا فلیستعن بہ ایکم ما امر فانی لم اعزلہ

من عجز ولا خيانة ثم قال اوصي الخليفة من بعدي بتقوى الله واوصيه بالمهاجرين والانصار واوصيه باهل الامصار خيرا في مثل ذلك من الوصية فلما توفي خرجنا به نمشي فسلم عبد الله بن عمر وقال عمر يستأذن فقالت عائشة ادخلوه فادخل فوضع هناك مع صاحبيه فلما فرغ من دفنه ورجعوا اجتمع هؤلاء الرهط فقال عبد الرحمن بن عوف اجعلوا امركم الى ثلثة منكم فقال الزبير قد جعلت امري الى علي وقال سعد قد جعلت امري الى عبد الرحمن وقال طلحة قد جعلت امري الى عثمان وقال فخلا هؤلاء الثلثة فقال عبد الرحمن انا لا اريدها فايكما يبرأ من هذا الامر ونجعله اليه والله عليه والاسلام لينظرن افضلهم في نفسه وليحرص على صلاح الامة فسكت الشيخان علي وعثمان فقال عبد الرحمن اجعلوا الي والله علي لا آلو عن افضلكم قالا نعم فخلا بعلي و قال لك من القدم في الاسلام والقرابة من رسول الله صلى الله عليه و سلم ما قد علمت الله عليك لئن امرتك لتعدلن ولئن امرت عليك لتسمعن ولتطيعن قال نعم ثم خلا بالآخر فقال له كذلك فلما اخذ ميثاقهما بايع عثمان و بايعه علي وفي مسند احمد عن عمر انه قال ان ادركني اجلي وابو عبيدة بن الجراح حي استخلفته فان سالني ربي قلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لكل نبي امينا واميني ابو عبيدة بن الجراح فان ادركني اجلي وقد توفي ابو عبيدة استخلفت معاذ بن جبل فان سالني ربي لم استخلفته قلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه يحشر يوم القيامة بين يدي العلماء نبذة وقد ماتا في خلافته وفي المسند ايضا عن ابي رافع انه قيل لعمر عند موته في الاستخلاف فقال قد رأيت من اصحابي حرصا سيئا ولو ادركني احد رجلين ثم جعلت هذا الامر اليه لوثقت به سالم مولى ابي حذيفة وابو عبيدة بن الجراح اصيب عمر يوم الاربعاء لاربع بقين من ذي الحجة ودفن يوم الاحد مستهل المحرم الحرام وله ثلث وستون سنة

وقیل ست وستون سنة وقیل احدی وستون وقیل ستون ورجحه
الواقدی وقیل تسع وخمسون وقیل خمس اواربع وخمسون وصلی علیه
صهیب فی المسجد وفی تهذیب المزنی کان نقش خاتم عمر کفی بالموت واعظا
واخرج الطبرانی عن طارق بن شهاب قال قالت ام ایمن یوم قتل عمر
الیوم وهی الاسلام واخرج عن عبدالرحمن بن یسار (بشار) قال شهدت
موت عمر فانکسفت الشمس یومئذ (رجاله ثقات) **فصل فی اولیات عمر**
قال العسکری هو اول من سمی امیر المؤمنین واول من کتب التاریخ
من الهجرة واول من اتخذ بیت المال واول من سن قیام شهر رمضان
واول من عس بالليل واول من عاقب علی الهجاء واول من ضرب
فی الخمر ثمانین واول من حرم المتعة واول من نهی عن بیع امهات الاولاد
واول من جمع الناس فی صلوة الجنائز علی اربع تکبیرات واول من
اتخذ الدیوان واول من فتح الفتوح ومسح السواد واول من حمل الطعام
من مصر فی بحر ایلة الی المدینة واول من احتبس صدقة فی الاسلام
واول من اعال الفرائض واول من اخذ زکوة الخیل واول من
قال اطال الله بقاءک (قاله لعلی) واول من قال ایدک الله (قاله لعلی)
هذا آخر ماذکره العسکری وقال النووی فی تهذیبه هو اول من اتخذ
الدرة وکذا ذکره ابن سعد فی الطبقات قال ولقد قیل بعده لدرة عمر
اهیب من سیفکم قال وهو اول من استقضی القضاة فی الامصار و
اول من مصر الامصار الکوفة والبصرة والجزیرة والشام ومصر وموصل
واخرج ابن عساکر عن اسمعیل بن زیاد قال مر علی بن ابی طالب علی المساجد
فی رمضان وفیها القنادیل فقال نور الله علی عمر فی قبره کما نور علینا فی
مساجدنا **فصل** قال ابن سعد اتخذ عمر دار الدقیق فجعل فیها الدقیق والسویق
والتمر والزبیب وما یحتاج الیه یعین به المنقطع ووضع فیما بین مکة والمدینة

بالطريق ما يصلح من ينقطع به وهدم المسجد النبوي وزاد فيه ووسعه وفرشه
بالحصباء وهو الذي اخرج اليهود من الحجاز الى الشام واخرج اهل نجران
الى الكوفة وهو الذي اخر مقام ابراهيم الى موضعه اليوم وكان ملصقا
بالبيت **فصل في نبذ من اخباره وقضاياه** اخرج العسكري في الاوائل
والطبراني في الكبير والحاكم من طريق ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز
سال ابا بكر بن سليمان بن ابي حثمة لاي شيء كان يكتب من خليفة
رسول الله في عهد ابي بكر ثم كان عمر كتب اولا من خليفة ابي بكر فمن
اول من كتب من امير المؤمنين فقال حدثتني الشفاء وكانت من
المهاجرات ان ابا بكر كان يكتب من خليفة رسول الله وكان عمر يكتب
من خليفة خليفة رسول الله حتى كتب عمر الى عامل العراق ان يبعث
اليه رجلين جلدين يسالهما عن العراق واهله فبعث اليه لبيد بن ربيعة
وعدي بن حاتم فقدما المدينة ودخلا المسجد فوجدا عمرو بن العاص
فقالا استاذن لنا على امير المؤمنين فقال عمرو انتما والله اصبتما اسمه فدخل
عليه عمرو فقال السلام عليك يا امير المؤمنين فقال ما بدا لك في هذا الاسم
لتخرجن مما قلت فاخبره وقال انت الامير ونحن المؤمنون فجرى الكتاب
بذلك من يومئذ وقال النووي في تهذيبه سماه بهذا الاسم عدي
بن حاتم ولبيد بن ربيعة حين وفدا عليه من العراق وقيل سماه به المغيرة
بن شعبة وقيل ان عمر قال للناس انتم المؤمنون وانا اميركم فسمي امير المؤمنين
وكان قبل ذلك يقال له خليفة خليفة رسول الله فعدلوا عن تلك العبارة
لطولها واخرج ابن عساكر عن معاوية بن قرة قال كان يكتب من ابي بكر
خليفة رسول الله فلما كان عمر بن الخطاب ارادوا ان يقولوا خليفة خليفة
رسول الله قال عمر هذا يطول قالوا لا ولكنا امرناك علينا فانت اميرنا
قال نعم انتم المؤمنون وانا اميركم فكتب امير المؤمنين واخرج البخاري

ذكر نبذ من اخباره

في تاريخه عن ابن المسيب قال اول من كتب التاريخ عمر بن الخطاب لسنتين ونصف من خلافته فكتب لست عشرة من الهجرة بمشورة علي و اخرج السلفي في الطيوريات بسند صحيح عن ابن عمر عن عمر انه اراد ان يكتب السنن فاستخار الله شهرا فاصبح وقد عزم له ثم قال اني ذكرت قوما كانوا قبلكم كتبوا كتابا فاقبلوا عليه وتركوا كتاب الله واخرج ابن سعد عن شداد قال كان اول كلام تكلم به عمر حين صعد المنبر ان قال اللهم اني شديد فليني واني ضعيف فقوني واني بخيل فسخني واخرج ابن سعد و سعيد بن منصور وغيرهما من طرق عن عمر انه قال اني انزلت نفسي من مال الله منزلة والي اليتيم من ماله ان ايسرت استعففت وان افتقرت اكلت بالمعروف فان ايسرت قضيت واخرج ابن سعد عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب كان اذا احتاج اتى صاحب بيت المال فاستقرضه فربما اعسر فياتيه صاحب بيت المال يتقاضاه فيلزمه فيحتال له عمر وربما خرج عطاؤه فقضاه واخرج ابن سعد عن ابن البراء بن معرور ان عمر خرج يوما وكان قد اشتكى شكوى فنعت له العسل وفي بيت المال عكة فقال ان اذنتم لي فيها اخذتها والا فهي علي حرام فاذنوا له واخرج عن سالم بن عبد الله ان عمر كان يدخل يده في دبرة البعير ويقول اني لخائف ان اسال عما بك واخرج عن ابن عمر قال كان عمر اذا اراد ان ينهى الناس عن شيء تقدم الى اهله فقال لا اعلمن احدا وقع في شيء مما نهيت عنه الا اضعفت عليه العقوبة ورويناه من غير وجه ان عمر بن الخطاب خرج ذات ليلة يطوف بالمدينة وكان يفعل ذلك كثيرا اذ مر بامراة من نساء العرب مغلقا عليها بابها وهي تقول شعر تطاول هذا الليل تسري كواكبه * وارقني ان لا ضجيع الاعبه * فوالله لولا الله تخشى عواقبه * لزعزع من هذا السرير جوانبه * ولكنني اخشى رقيبا موكلا * بانفسنا لا يفتر الدهر كاتبه *

مخافة مرجى والحياء لصدقى * واكرم بعلى ان تنال مراكبه * فكتب الى
عماله بالغزو ان لا يجمر احد اكثر من اربعة اشهر واخرج ابن سعد عن زاذان
عن سلمان ان عمر قال له املك انا ام خليفة فقال له سلمان ان انت
جبيت من ارض المسلمين درهما او اقل او اكثر ثم وضعته فى غير حقه
فانت ملك غير خليفة فاستعبر عمر واخرج عن سفيان بن ابى العرجاء قال
قال عمر بن الخطاب والله ما ادرى اخليفة انا ام ملك فان كنت ملكا فهذا
امر عظيم فقال قائل يا امير المؤمنين ان بينهما فرقا قال ما هو قال الخليفة
لا ياخذ الا حقا ولا يضعه الا فى حق وانت بحمد الله كذلك والملك يعسف
الناس فياخذ من هذا ويعطى هذا فسكت عمر واخرج عن ابن مسعود قال ركب
عمر فرسا فانكشف ثوبه عن فخذه فراى اهل نجران بفخذه شامة سوداء فقالوا
هذا الذى نجد فى كتابنا انه يخرجنا من ارضنا واخرج عن سعد الجارى ان
كعب الاحبار قال لعمر انا نجدك فى كتاب الله على باب من ابواب جهنم
تمنع الناس ان يقعوا فيها فاذا مت لم يزالوا يقتحمون فيها الى يوم القيامة
واخرج عن ابى معشر قال حدثنا اشياخنا ان عمر قال ان هذا الامر لا يصلح
الا بالشدة التى لا جبرية فيها وباللين الذى لا وهن فيه واخرج ابن
ابى شيبة فى المصنف عن حكيم بن عمير قال كتب عمر بن الخطاب الا لا يجلدن امير
جيش ولا سرية احدا الحد حتى يطلع الدرب لئلا تحمله حمية الشيطان ان يلحق
بالكفار واخرج ابن ابى حاتم فى تفسيره عن الشعبى قال كتب قيصر الى
عمر بن الخطاب ان رسلى اتتنى من قبلك فزعمت ان قبلكم شجرة ليست
بخليقة شىء من الشجر تخرج مثل آذان الحمير ثم تنشق عن مثل اللؤلؤ ثم تخضر فتكون
كالزمرد الاخضر ثم تحمر فتكون كالياقوت الاحمر ثم تينع فينضج فتكون كاطيب
فالوذج اكل ثم ييبس فتكون عصمة للمقيم وزادا للمسافر فان تكن رسلى
صدقتنى فلا ادرى هذه الشجرة الا من شجر الجنة فكتب اليه عمر من عبد الله عمر

فيه لا تجمروا الجيش فتفتنوهم تجمير الجيش جمعهم فى الثغور وحبسهم عن العود الى اهليهم ١٢ مجمع البحار

امیر المؤمنین الی قیصر ملک الروم ان رسلک قد صدقوک ہذہ الشجرۃ عندنا
ہی الشجرۃ التی انبتہا اللہ علی مریم حین نفست بعیسی ابنہا فاتق اللہ ولاتتخذ
عیسے الہا من دون اللہ فان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب الآیۃ
واخرج ابن سعد عن ابن عمر ان عمر امر عمالہ فکتبوا اموالہم منہم سعد بن ابی
وقاص فشاطرہم عمر فے اموالہم فاخذ نصفا واعطاہم نصفا واخرج
عن الشعبی ان عمر کان اذا استعمل عاملا کتب مالہ واخرج عن ابی امامۃ بن
سہل بن حنیف قال مکث عمر زمانا لا یاکل من مال بیت المال شیئا حتے
دخلت علیہ فی ذلک خصاصۃ فارسل الی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاستشارہم فقال قد شغلت نفسی فے ہذا الامر فما یصلح لی منہ فقال علے
غداء وعشاء فاخذ بذلک عمر واخرج عن ابن عمر ان عمر حج فانفق فی حجتہ
ستۃ عشر دینارا فقال یا عبد اللہ اسرفنا فی ہذا المال واخرج عبد الرزاق
فی مصنفہ عن قتادۃ والشعبی قال جاءت عمر امراۃ فقالت زوجی
یقوم اللیل ویصوم النہار فقال عمر لقد احسنت الثناء علی زوجک فقال
کعب بن سوار لقد شکت فقال عمر کیف قال تزعم انہ لیس لہا من زوجہا
نصیب قال فاذا قد فہمت ذلک فاقض بینہما فقال یا امیر المؤمنین
احل اللہ لہ من النساء اربعا فلہا من کل اربعۃ ایام یوم ومن کل اربع لیال
لیلۃ واخرج عن ابن جریج قال اخبرنی من اصدقہ ان عمر بینا ہو یطوف
سمع امراۃ تقول شعر تطاول ہذا اللیل واسود جانبہ ✤ وارقنی ان لا خلیل
الاعبہ ✤ فلولا حذار اللہ لا شئے مثلہ ✤ لزعزع من ہذا السریر جوانبہ ✤
فقال عمر ما لک قالت اغزیت زوجی منذ اشہر وقد اشتقت الیہ
قال اردت سوءا قالت معاذ اللہ قال فاملکے علیک نفسک فانما ہو
البرید الیہ فبعث الیہ ثم دخل علی حفصۃ فقال انی سائلک عن امر قد اہمنی
فافرجیہ عنی کم تشتاق المراۃ الی زوجہا فخفضت راسہا واستحیت قال

فان الله لا يستحيي من الحق فاشارت بيدها ثلثة اشهر والا فاربعة اشهر
فكتب عمر ان لا تحبس الجيوش فوق اربعة اشهر واخرج عن جابر بن عبد الله
انه جاء الى عمر يشكو اليه ما يلقى من النساء فقال عمر انا لنجد ذلك حتى انى
لاريد الحاجة فتقول لى ما تذهب الا الى فتيات بنى فلان تنظر اليهن
فقال له عبد الله بن مسعود اما بلغك ان ابراهيم عليه السلام شكى الى الله
خلق سارة فقيل له انها خلقت من ضلع فالبسها على ما كان فيها ما لم تر عليها
خربة فى دينها واخرج عن عكرمة بن خالد قال دخل ابن لعمر بن
الخطاب عليه وقد ترجل ولبس ثيابا حسانا فضربه عمر بالدرة حتى ابكاه
فقالت له حفصة لم ضربته قال رايته قد اعجبته نفسه فاحببت ان اصغرها اليه
واخرج عن معمر عن ليث بن ابى سليم ان عمر بن الخطاب قال لا تسموا الحكم
ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم ولا تسموا الطريق السكة واخرج البيهقى فى
شعب الايمان عن الضحاك قال قال ابو بكر والله لوددت انى
كنت شجرة الى جنب الطريق فمر على بعير فاخذنى فادخلنى فاه فلاكنى
ثم ازدردنى[١] ثم اخرجنى بعرا ولم اكن بشرا فقال عمر يا ليتنى كنت كبش اهلى
سمنونى ما بدا لهم حتى اذا كنت كاسمن ما يكون زارهم من يحبون فذبحونى
لهم فجعلوا بعضى شواء وبعضه قديدا ثم اكلونى ولم اكن بشرا واخرج
ابن عساكر عن ابى البختري قال كان عمر بن الخطاب يخطب على المنبر
فقام اليه حسين بن على فقال انزل عن منبر ابى فقال عمر منبر ابيك لا منبر
ابى من امرك بهذا فقام على فقال والله ما امره بهذا احد اما لاوجعنك
يا غدر فقال لا توجع ابن اخى فقد صدق منبر ابيه اسناده صحيح واخرج
الخطيب فى الرواة عن مالك من طريقه عن ابن شهاب عن ابى سلمة بن
عبد الرحمن وسعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان
كانا يتنازعان فى المسئلة بينهما حتى يقول الناظر انهما لا يجتمعان ابدا فما

[١] ازدراد بلعیدن فرو بردن ۱۲ منتخب

يتر فان الاعلى احسنه واجمله واخرج ابن سعد عن الحسن قال اول خطبة خطبها عمر حمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فقد ابتليت بكم وابتليتم بى وخلفت فيكم بعد صاحبي فمن كان بحضرتنا باشرناه بانفسنا ومن غاب عنا وليناه اهل القوة والامانة ومن يحسن نزده حسنا ومن يسئ نعاقبه ويغفر الله لنا ولكم واخرج عن جبير بن الحويرث ان عمر بن الخطاب رض استشار المسلمين في تدوين الديوان فقال له على تقسم كل سنة ما اجتمع اليك من مال ولا تمسك منه شيئا وقال عثمان ارى مالا كثيرا يسع الناس وان لم يحصوا حتى يعرف من اخذ ممن لم ياخذ خشيت ان يلتبس الامر فقال له الوليد بن هشام بن المغيرة يا امير المؤمنين قد جئت الشام فرايت ملوكها قد دونوا ديوانا وجندوا جنودا فدون ديوانا وجند جنودا فاخذ بقوله فدعا عقيل بن ابى طالب ومخرمة بن نوفل وجبير بن مطعم وكانوا من نساب قريش فقال اكتبوا الناس على منازلهم فكتبوا فبدؤا ببنى هاشم ثم اتبعوهم ابا بكر وقومه ثم عمر وقومه على الخلافة فلما نظر فيه عمر قال ابدؤا بقرابة النبى صلى الله عليه وسلم الاقرب فالاقرب حتى تضعوا عمر حيث وضعه الله واخرج عن سعيد بن المسيب قال دون عمر الديوان فى المحرم سنة عشرين واخرج عن الحسن قال كتب عمر الى حذيفة ان اعط الناس اعطيتهم وارزاقهم فكتب اليه انا قد فعلنا وبقى شئ كثير فكتب اليه عمر انه فيئهم الذى افاء الله عليهم ليس هو لعمر ولا لآل عمر اقسمه بينهم واخرج ابن سعد عن جبير ابن مطعم قال بينا عمر واقف على جبال عرفة سمع رجلا يصرخ ويقول يا خليفة يا خليفة فسمعه رجل آخر وهم يعتافون فقال مالك فك الله لهواتك فاقبلت على الرجل فصحت عليه فقال جبير فانى الغد واقف مع عمر على العقبة يرميها اذ جاءت حصاة عائرة (عابرة) ففقت راس عمر ففصدت فسمعت رجلا

من الجبل یقول اشعرت ورب الکعبۃ لا یقف عمر ہذا الموقف بعد العام ابدا فقال
جبیر فاذا ھوالذی صرخ فینا بالاس فاشتد ذلک علی و آخرج عن عائشۃ
رضؓ قالت لما کان آخر حجۃ حجہا عمر بامہات المؤمنین اذا صدرنا عن عرفۃ
مررت بالمحصب فسمعت رجلا علی راحلتہ یقول این کان عمر امیر المؤمنین
فسمعت رجلا آخر یقول ہہنا کان امیر المؤمنین فاناخ راحلتہ ثم
رفع عقیرتہ فقال شعر علیک سلام من امام و بارکت + ید اللہ فی
ذاک الادیم الممزق + فمن یسع او یرکب جناحی نعامۃ + لیدرک
ماقدمت بالامس یسبق + قضیت امورا ثم غادرت بعدہا + بوائق
فی اکمامہا لم تفتق + فلم یتحرک ذاک الراکب ولم یدرمن ہو فکنا نتحدث
انہ من الجن فقدم عمر من تلک الحجۃ فطعن (بالخنجر) فمات رضؓ و آخرج
عن عبدالرحمن بن ابزی عن عمر انہ قال ہذا الامر فی اہل بدر ما بقی منہم
احد ثم فی اہل احد ما بقی منہم احد وفی کذا و کذا ولیس فیہا لطلیق
ولا لولد طلیق ولا لمسلمۃ الفتح شیٔ و آخرج عن النخعی ان رجلا قال لعمر
الا تستخلف عبداللہ بن عمر فقال قاتلک اللہ واللہ ما اردت اللہ بہذا استخلف
رجلا لم یحسن ان یطلق امرأتہ و آخرج عن شداد بن اوس عن کعب
قال کان فی بنی اسرائیل ملک اذا ذکرناہ ذکرنا عمر واذا ذکرنا عمر ذکرناہ
وکان الی جنبہ نبی یوحی الیہ فاوحی اللہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یقول لہ اعہد عہدک واکتب الیّ وصیتک فانک میت الی ثلثۃ
ایام فاخبرہ النبی بذلک فلما کان الیوم الثالث وقع بین الجدر وبین السریر
ثم جاء الی ربہ فقال اللہم ان کنت تعلم انی کنت اعدل فی الحکم واذا
اختلفت الامور اتبعت ہداک وکنت کذا وکنت کذا فزد فی عمری حتی یکبر
طفلی وتربو امتی فاوحی اللہ الی النبی صلعم انہ قد قال کذا وکذا وقد صدق
وقد زدتہ فی عمری خمس عشرۃ سنۃ ففی ذلک مایکبر طفلہ وتربو امتہ فلما

طعن عمر فقال كعب لئن سال عمر ربه ليبقينه الله فاخبر بذلك عمر فقال
اللهم اقبضني اليك غير عاجز ولا ملوم واخرج عن سليمان بن يسار ان الجن
ناحت على عمر واخرج الحاكم عن مالك بن دينار قال سمع صوت بجبل
تبالة حين قتل عمر رضـ شعر ليبك على الاسلام من كان باكيا ✤ فقد
اوشكوا صرعى وما قدم العهد ✤ وادبرت الدنيا وادبر خيرها ✤ وقد ملها
من كان يوقن بالوعد ✤ واخرج ابن ابي الدنيا عن يحيى بن ابي راشد
البصري قال قال عمر لابنه اقتصد واني كفني فانه ان كان لي
عند الله خير ابدلني ما هو خير منه وان كنت على غير ذلك سلبني فاسرع سلبي
واقتصدوا في حفرتي فانه ان كان لي عند الله خير اوسع لي فيها مد بصري
وان كنت على غير ذلك ضيقها علي حتى تختلف اضلاعي ولا تخرج معي امراة
ولا تزكوني بما ليس في فان الله هو اعلم بي فاذا خرجتم فاسرعوا في المشي
فانه ان كان لي عند الله خير قدمتموني الى ما هو خير لي وان كنت
على غير ذلك القيتم عن رقابكم شرا تحملونه **فصل** اخرج ابن عساكر عن ابن
عباس ان العباس قال سالت الله حولا بعد ما مات عمر ان يرينيه
في المنام فرايته بعد حول وهو يسلت العرق عن جبينه فقلت بابي انت
وامي يا امير المؤمنين ما شانك فقال هذا اوان فرغت وان كاد عرش
عمر ليهد لولا اني لقيته رؤفا رحيما واخرج ايضا عن زيد بن اسلم ان
عبد الله بن عمرو بن العاص راى عمر في المنام فقال كيف صنعت قال
متى فارقتكم قال منذ اثنتي عشرة سنة قال انما انفلت الآن من الحساب
واخرج ابن سعد عن سالم بن عبد الله بن عمر قال سمعت رجلا من الانصار
يقول دعوت الله ان يريني عمر في المنام فرايته بعد عشر سنين وهو يمسح العرق
عن جبينه فقلت يا امير المؤمنين ما فعلت قال الآن فرغت ولولا رحمة ربي
لهلكت واخرج الحاكم عن الشعبي قال رثت عاتكة بنت زيد بن عمرو

ابن نفیل عمر فقالت شعر عین جودی بعبرة ونحیب ✤ ولا تملی علی الامام الصلیب ✤ فجعتنی المنون بالفارس المعلم ✤ یوم الهیاج والتانیب ✤ عصمة الدین والمعین علی الدهر ✤ وغیث الملهوف والمکروب ✤ قل لاہل الضراء والبؤس موتوا ✤ اذ سقتنا المنون کاس شعوب ✤ فصل مات فی ایام عمر رض من الاعلام عتبة بن غزوان والعلاء بن الحضرمی وقیس بن السکن وابو قحافة والد الصدیق وسعد بن عبادة وسہیل بن عمرو وابن ام مکتوم المؤذن وعیاش بن ابی ربیعة وعبد الرحمن اخو الزبیر بن العوام وقیس بن ابی صعصعة احد من جمع القرآن ونوفل بن الحارث بن عبد المطلب واخوه ابو سفیان وماریة ام السید ابراہیم و ابو عبیدة بن الجراح ومعاذ بن جبل ویزید بن ابی سفیان وشرحبیل بن حسنة والفضل بن العباس وابو جندل بن سہیل وابو مالک الاشعری وصفوان بن المعطل وابی بن کعب وبلال المؤذن واسید بن الحضیر والبراء بن مالک اخو انس وزینب بنت جحش وعیاض بن غنم وابو الہیثم بن التیہان وخالد بن الولید والجارود سید بنی عبد القیس والنعمان بن مقرن وقتادة بن النعمان والاقرع بن حابس وسودة بنت زمعة وعویم بن ساعدة وغیلان الثقفی وابو محجن الثقفی وخلائق آخرون من الصحابة رض عثمان بن عفان رض عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیة بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب القرشی الاموی ابو عمرو ویقال ابو عبد الله و ابو لیلی ولد فی السنة السادسة من الفیل واسلم قدیما وہو ممن دعاه الصدیق الی الاسلام وہاجر الہجرتین الاولی الی الحبشة والثانی الی المدینة وتزوج رقیة بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم قبل النبوة وماتت عنده فی لیالی غزوة بدر فتاخر عن بدر لتمریضہا باذن رسول الله صلی الله علیہ وسلم

عثمان بن عفان رض

وضرب له بسهمه وآجره فهو معدود في البدريين لذلك وجاء البشير بنصر المسلمين ببدر
يوم دفنوها بالمدينة فزوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدها اختها
ام كلثوم وتوفيت عنده سنة تسع من الهجرة قال العلماء ولا يعرف احد تزوج
بنتي نبي غيره ولذلك سمي ذا النورين فهو من السابقين الاولين واول المهاجرين
واحد العشرة المشهود لهم بالجنة واحد الستة الذين توفي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو عنهم راض واحد الصحابة الذين جمعوا القرآن بل قال ابن
عباد لم يجمع القرآن من الخلفاء الا هو والمامون وقال ابن سعد استخلفه
رسول الله صلى الله عليه وسلم على المدينة في غزوته الى ذات الرقاع و
الى غطفان روى له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مائة حديث وستة و
اربعون حديثا روى عنه زيد بن خالد الجهني وابن الزبير والسائب بن
يزيد وانس بن مالك وزيد بن ثابت وسلمة بن الاكوع وابو امامة الباهلي
وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن مغفل وابو قتادة وابو هريرة وآخرون
من الصحابة رضـ وخلائق من التابعين واخرج ابن سعد عن عبد الرحمن
بن حاطب قال ما رايت احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان اذا حدث اتم حديثا ولا احسن من عثمان بن عفان الا انه كان رجلا
يهاب الحديث واخرج عن محمد بن سيرين قال كان اعلمهم بالمناسك
عثمان وبعده ابن عمر واخرج البيهقي في سننه عن عبد الله بن عمر بن ابان
الجعفي قال قال لي خالي حسين الجعفي تدري لم سمي عثمان ذا النورين قلت
لا قال لم يجمع بين ابنتي نبي منذ خلق الله آدم الى ان تقوم الساعة غير عثمان
فلذلك سمي ذا النورين واخرج ابو نعيم عن الحسن قال انما سمي عثمان
ذا النورين لانه لا نعلم احدا اغلق بابه على ابنتي نبي غيره واخرج خيثمة
في فضائل الصحابة وابن عساكر عن علي بن ابي طالب انه سئل عن عثمان
فقال ذاك امرء يدعى في الملأ الاعلى ذا النورين كان ختن رسول الله

صلى الله عليه وسلم على ابنتيه واخرج المالينے بسند فيه ضعف عن سهل بن سعد
قال قيل لعثمان ذو النورين لانه ينتقل من منزل الى منزل فے الجنة
فتبرق له برقتين فلذلك قيل له ذلك قال انه كان يكنے فے الجاهلية
ابا عمرو فلما كان فے الاسلام ولدت له رقية عبد الله فاكتنے به وامه
اروى بنت كريز بن (ربيعة بن) حبيب بن عبد شمس وامها ام حكيم البيضاء
بنت عبد المطلب بن هاشم توأمة ابى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فام عثمان بنت عمة النبى صلى الله عليه وسلم قال ابن اسحق وكان اول الناس
اسلاما بعد ابى بكر وعلى وزيد ابن حارثة واخرج ابن عساكر من طرق
ان عثمان كان رجلا ربعة ليس بالقصير ولا بالطويل حسن الوجه ابيض مشربا
صفرتا (حمرة) بوجهه نكتات جدرى كثير اللحية عظيم الكراديس[له] بعيد ما بين المنكبين
خدل الساقين طويل الذراعين شعره قد كسا ذراعيه جعد الراس اصلع
احسن الناس ثغرا جمته اسفل من اذنيه يخضب بالصفرة وكان قد شد
اسنانه بالذهب واخرج ابن عساكر عن عبد الله بن حزم المازنى قال
رايت عثمان بن عفان فما رايت قط ذكرا ولا انثے احسن وجها منه و
اخرج عن موسے بن طلحة قال كان عثمان بن عفان اجمل الناس و
اخرج ابن عساكر عن اسامة بن زيد قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه و
سلم الى منزل عثمان بصحفة فيها لحم فدخلت فاذا رقية ؓ جالسة
فجعلت مرة انظر الے وجه رقية ومرة انظر الے وجه عثمان فلما رجعت سالنى
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لى دخلت عليهما قلت نعم قال فهل
رايت زوجا احسن منهما قلت لا يا رسول الله واخرج ابن سعد عن محمد
بن ابراهيم بن الحارث التيمى قال لما اسلم عثمان بن عفان اخذه عمه
الحكم بن ابى العاص بن امية فاوثقه رباطا وقال ترغب عن ملة آبائك
الى دين محدث والله لا ادعك ابدا حتے تدع ما انت عليه فقال عثمان والله

[له] كراديس استخوانهاى مفاصل كه در وى گره باشند چون دو كتف وزانوها ۱۲ منتخب

لا ادعه ابداً ولا افارقه فلما رای الحکم صلابته فی دینه ترکه واخرج ابو یعلی
عن انس قال اول من هاجر من المسلمین الی الحبشة باهله عثمان بن عفان
فقال النبی صلی الله علیه وسلم صحبهما الله ان عثمان لاول من هاجر
الی الله باهله بعد لوط واخرج ابن عدی عن عائشة رض قالت لما زوج النبی
صلی الله علیه وسلم ابنته ام کلثوم بعثمان قال لها ان بعلک اشبه الناس
بجدک ابراهیم وابیک محمد واخرج ابن عدی وابن عساکر عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا لنشبه عثمان بابینا ابراهیم

فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله غیر ما تقدم اخرج الشیخان
عن عائشة رض ان النبی صلی الله علیه وسلم جمع ثیابه حین دخل عثمان و
قال الا استحیی من رجل تستحیی منه الملائکة واخرج البخاری عن ابی
عبد الرحمن السلمی ان عثمان حین حوصر اشرف علیهم فقال انشدکم بالله ولا
انشد الا اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم الستم تعلمون ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال من جهز جیش العسرة فله الجنة فجهزتهم الستم تعلمون
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من حفر بیر رومة فله الجنة فحفرتها
فصدقوه بما قال واخرج الترمذی عن عبد الرحمن بن خباب قال شهدت
النبی صلی الله علیه وسلم وهو یحث علی جیش العسرة فقال عثمان بن
عفان یا رسول الله علیّ مائة بعیر باحلاسها واقتابها فی سبیل الله ثم حض
علی الجیش فقال عثمان یا رسول الله علیّ مائتا بعیر باحلاسها واقتابها فی
سبیل الله ثم حض علی الجیش فقال عثمان یا رسول الله علی ثلثمائة بعیر باحلاسها
واقتابها فی سبیل الله فنزل رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقول ما علی
عثمان ما عمل بعد هذه واخرج الترمذی عن انس والحاکم وصححه عن
عبد الرحمن بن سمرة قال جاء عثمان الی النبی صلی الله علیه وسلم بالف
دینار حین جهز جیش العسرة فنثرها فی حجره فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم

يقلبها ويقول ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين وأخرج الترمذي عن انس قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان كان عثمان بن عفان رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة فبايع الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان عثمان في حاجة الله وحاجة رسوله فضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان خيرا من ايديهم لانفسهم وأخرج الترمذي عن ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل فيها هذا مظلوما لعثمان وأخرج الترمذي والحاكم وصححه وابن ماجة عن مرة بن كعب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر فتنة يقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان فاقبلت اليه بوجهه فقلت هذا قال نعم وأخرج الترمذي والحاكم عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله يقمصك قميصا فان ارادك المنافقون على خلعه فلا تخلعه حتى تلقاني وأخرج الترمذي عن عثمان انه قال يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد الي عهدا فانا صابر عليه وأخرج الحاكم عن ابي هريرة قال اشترى عثمان الجنة من النبي صلى الله عليه وسلم مرتين حين حفر بير رومة وحين جهز جيش العسرة وأخرج ابن عساكر عن ابي هريرة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال عثمان من اشبه اصحابي بي خلقا وأخرج الطبراني عن عصمة بن مالك قال قال لما ماتت بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت عثمان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجوا عثمان لو كان لي ثالثة لزوجته وما زوجته الا بالوحي من الله وأخرج ابن عساكر عن علي رض سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لعثمان لو ان لي اربعين ابنة زوجتك واحدة بعد واحدة حتى لا يبقى منهن واحدة وأخرج ابن عساكر عن زيد بن ثابت

قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مر بي عثمان وعندی
ملک من الملائکة فقال شهید یقتله قومه انا نستحیی منه واخرج ابو یعلی
عن ابن عمر ان النبی صلے الله علیه وسلم قال ان الملائکة لتستحیی من عثمان
کما تستحیی من الله ورسوله واخرج ابن عساکر عن الحسن انه ذکر عنده حیاء
عثمان فقال ان کان لیکون جوف البیت والباب علیه مغلق فیضع ثوبه
لیفیض علیه الماء فیمنعه الحیاء ان یرفع صلبه **فصل فی خلافته** بویع بالخلافة
بعد دفن عمر بثلث لیال فروی ان الناس کانوا یجتمعون فے تلک الایام
الی عبد الرحمن بن عوف یشاورونه ویناجونه فلا یخلو به رجل ذو رای فیعدل
بعثمان احدا ولما جلس عبد الرحمن للمبایعة حمد الله واثنے علیه وقال
فے کلامه انی رایت الناس یابون الا عثمان (اخرجه ابن عساکر عن المسور
بن مخرمة) وفے روایة اما بعد یا علے فانی قد نظرت فے الناس فلم ارهم
یعدلون بعثمان فلا تجعلن علے نفسک سبیلا ثم اخذ بید عثمان فقال نبایعک
علی سنة الله وسنة رسوله وسنة الخلیفتین بعده فبایعه عبد الرحمن وبایعه
المهاجرون والانصار واخرج ابن سعد عن انس قال ارسل عمر الے
ابی طلحة الانصاری قبل ان یموت بساعة فقال کن فی خمسین من الانصار
مع هؤلاء النفر اصحاب الشوری فانهم فیما احسب یجتمعون فی بیت فقم علے
ذلک الباب باصحابک فلا تترک احدا یدخل علیهم ولا تترکهم یمضے الیوم الثالث
حتے یؤمروا احدهم وفی مسند احمد عن ابی وائل قال قلت لعبد الرحمن بن
عوف کیف بایعتم عثمان وترکتم علیا قال ما ذنبی قد بدات بعلی فقلت
ابایعک علی کتاب الله وسنة رسوله وسیرة ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت
ثم عرضت ذلک علی عثمان فقال نعم ویروی ان عبد الرحمن قال
لعثمان خلوة ان لم ابایعک فمن تشیر علی قال علی وقال لعلی ان لم ابایعک
فمن تشیر علی قال عثمان ثم دعا الزبیر فقال ان لم ابایعک فمن تشیر علیه

قال علي او عثمان ثم دعا سعدا فقال من تشير علي فاما انا وانت فلا نريدها
فقال عثمان ثم استشار عبد الرحمن الاعيان فراى هوا اكثرهم في عثمان
واخرج ابن سعد والحاكم عن ابن مسعود رض انه قال لما بويع عثمان امرنا
خير من بقي ولم نال وفي هذه السنة من خلافته فتحت الري وكانت فتحت
وانتقضت وفيها اصاب الناس رعاف كثير فقيل لها سنة الرعاف واصاب
عثمان رعاف حتى تخلف عن الحج واوصى وفيها فتح من الروم حصون كثيرة
وفيها ولى عثمان الكوفة سعد بن ابي وقاص وعزل المغيرة وفي سنة
خمس وعشرين عزل عثمان سعدا عن الكوفة وولى الوليد بن عقبة بن ابي معيط ٢٥
وهو صحابي اخو عثمان لامه وذلك اول ما نقم عليه لانه آثر اقاربه بالولايات
وحكي ان الوليد صلى بهم الصبح اربعا وهو سكران ثم التفت اليهم فقال
ازيدكم وفي سنة ست وعشرين زاد عثمان في المسجد الحرام ووسعه واشترى ٢٦
اماكن للزيادة وفيها فتحت سابور وفي سنة سبع وعشرين غزا معاوية قبرس ٢٧
فركب البحر بالجيوش وكان معهم عبادة بن الصامت وزوجته ام حرام بنت
ملحان الانصارية فسقطت عن دابتها فماتت شهيدة هناك وكان النبي
صلى الله عليه وسلم اخبرها بهذا الجيش ودعا لها بان تكون منهم فدفنت بقبرس و
فيها فتحت ارجان ودارابجرد وفيها عزل عثمان عمرو بن العاص عن مصر و
ولى عليها عبد الله بن سعد بن ابي سرح فغزا افريقية فافتتحها سهلا وجبلا
فاصاب كل انسان من الجيش الف دينار وقيل ثلاثة آلاف دينار ثم
فتحت الاندلس في هذا العام لطيفة كان معاوية يلح على عمر بن الخطاب في
غزوة قبرس وركوب البحر لها فكتب عمر الى عمرو بن العاص ان صف لي البحر و
راكبه فكتب اليه اني رايت خلقا كبيرا يركبه خلق صغير ان ركد خرق القلوب وان
تحرك اراع العقول تزداد فيه العقول قلة والسيئات كثرة وهم فيه كدود على
عود ان مال غرق وان نجا برق فلما قرا عمر الكتاب كتب الى معاوية والله لا احمل

فيه مسلما ابدا قال ابن جرير فغزا معاوية قبرس فی ايام عثمان فصالحه
٢٩ اهلها على الجزية وفی سنة تسع وعشرين فتحت اصطخر عنوة وفسا وغير ذلک و
فيها زاد عثمان فی مسجد المدينة ووسعه وبناه بالحجارة المنقوشة وجعل عمده
من حجارة وسقفه بالساج وجعل طوله ستين ومائة ذراع وعرضه خمسين ومائة
٣٠ ذراع وفی سنة ثلاثين فتحت جور وبلاد كثيرة من ارض خراسان وفتحت
نيشابور صلحا وقيل عنوة وطوس وسرخس كلاهما صلحا وكذا مرو وبيهق ولما
فتحت هذه البلاد الواسعة كثر الخراج على عثمان واتاه المال من كل وجه
حتے اتخذ له الخزائن وادر الارزاق وكان يامر للرجل بمائة الف بدرة فے
٣١ كل بدرة اربعة آلاف اوقية وفی سنة احدى وثلاثين (البياض فی الاصل)
٣٥ وفی سنة خمس وثلاثين كان مقتل عثمان قال الزهری ولی عثمان الخلافة
اثنتی عشرة سنة يعمل ست سنين لا ينقم الناس عليه شيئا وانه لاحب الى قريش من
عمر بن الخطاب لان عمر كان شديدا عليهم فلما وليهم عثمان لان لهم ووصلهم
ثم توانی فی امرهم واستعمل اقرباءه واهل بيته فے الست الاواخر وكتب
لمروان بخمس افريقية واعطى اقرباءه واهل بيته المال وتاول فے ذلک
الصلة التی امر الله بها وقال ان ابا بكر وعمر تركا من ذلک ما هو لهما وانے
اخذته فقسمته فی اقربائی فانكر الناس عليه ذلک (اخرجه ابن سعد) واخرج ابن عساكر
من وجه آخر عن الزهری قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبرے
كيف كان قتل عثمان وما كان شان الناس وشانه ولم خذله اصحاب محمد
صلے الله عليه وسلم فقال ابن المسيب قتل عثمان مظلوما ومن قتله كان ظالماً
ومن خذله كان معذورا فقلت كيف كان ذلک قال ان عثمان لما ولے
كره ولايته نفر من الصحابة لان عثمان كان يحب قومه فولے الناس اثنتی
عشرة سنة وكان كثيرا ما يولی بنی امية ممن لم يكن له مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم صحبة فكان يجيء من امرائه ما ينكره اصحاب محمد وكان عثمان يستعتب

فیہم فلا یعزلہم فلما کان فی الست الاواخر استاثر بنی عمہ فولاہم وما اشرک معہم وامرہم بتقوی اللہ فولی عبد اللہ بن ابی سرح مصر فمکث علیہا سنین فجاء اہل مصر یشکونہ ویتظلمون منہ وقد کان قبل ذلک من عثمان ہناۃ الی عبد اللہ بن مسعود وابی ذر وعمار بن یاسر فکانت بنو ہذیل و بنو زہرۃ فی قلوبہم ما فیہا لحال ابن مسعود وکانت بنو غفار واحلافہا ومن غضب لابی ذر فی قلوبہم ما فیہا وکانت بنو مخزوم قد حنقت[۱] علی عثمان لحال عمار بن یاسر وجاء اہل مصر یشکون من ابن ابی سرح فکتب الیہ کتابا یتہددہ فیہ فابی ابن ابی سرح یقبل ما نہاہ عنہ عثمان وضرب من اتاہ من قبل عثمان من اہل مصر ممن کان اتی عثمان فقتلہ فخرج من اہل مصر سبعمائۃ رجل فنزلوا المسجد وشکوا الی الصحابۃ فی مواقیت الصلوۃ ما صنع ابن ابی سرح بہم فقام طلحۃ بن عبید اللہ فکلم عثمان بکلام شدید و ارسلت عائشۃ رض الیہ فقالت تقدم الیک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وسالوک عزل ہذا الرجل فابیت فہذا قد قتل منہم رجلا فانصفہم من عاملک ودخل علیہ علی بن ابی طالب فقال انما یسألونک رجلا مکان رجل وقد ادعوا قبلہ دما فاعزلہ عنہم واقض بینہم فان وجب علیہ حق فانصفہم منہ فقال لہم اختاروا رجلا اولیہ علیکم مکانہ فاشار الناس علیہ بمحمد بن ابی بکر فقالوا استعمل علینا محمد بن ابی بکر فکتب عہدہ وولاہ وخرج معہم عدد من المہاجرین والانصار ینظرون فیما بین اہل مصر وابن ابی سرح فخرج محمد ومن معہ فلما کان علی مسیرۃ ثلثۃ ایام من المدینۃ اذاہم بغلام اسود علی بعیر یخبط البعیر خبطا کانہ رجل یطلب او یطالب فقال لہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما قصتک وما شانک کانک ہارب او طالب فقال لہم انا غلام امیر المومنین وجہنی الی عامل مصر فقال لہ رجل ہذا عامل مصر قال لیس ہذا ارید واخبر بامرہ محمد بن ابی بکر فبعث فی طلبہ رجلا فاخذہ فجاء بہ الیہ فقال غلام من انت

[۱] حنقت بتحتین خشم و خشم گرفتن ۱۲ منتخب

فاقبل مرة يقول انا غلام امير المؤمنين و مرةً يقول انا غلام مروان حتے عرفه
رجل انه لعثمان فقال له محمد الى من ارسلت قال الى عامل مصر قال بماذا
قال برسالة قال معك كتاب قال لا ففتشوه فلم يجدوا معه كتابا و كانت
معه اداوة[1] قد يبست فيها شئ يتقلقل فحركوه ليخرج فلم يخرج فشقوا الاداوة
فاذا فيها كتاب من عثمان الے ابن ابى سرح فجمع محمد من كان عنده من المهاجرين
والانصار وغيرهم ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا اتاك محمد و فلان
وفلان فاحتل فے قتلهم و ابطل كتابه و قر على عملك حتے ياتيك رايے
واحبس من يجيء الے يتظلم منك ليا تيك رائى فے ذلك ان شاء الله تعالى
فلما قرؤا الكتاب فزعوا وازمعوا فرجعوا الى المدينة وختم محمد الكتاب بخواتيم نفر
كانوا معه و دفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا المدينة فجمعوا طلحة والزبير و
عليا وسعدا ومن كان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ثم فضوا الكتاب
بمحضر منهم واخبروهم بقصة الغلام واقروهم الكتاب فلم يبق احد من اهل المدينة
الا حنق علے عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن مسعود وابى ذر وعمار بن ياسر
حنقا وغيظا وكان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلحقوا بمنازلهم ما منهم احد
الا وهو مغتم لما قرؤا الكتاب وحاصر الناس عثمان واجلب عليه محمد بن ابى بكر
ببنى تيم وغيرهم فلما راى ذلك على بعث الى طلحة والزبير وسعد وعمار ونفر
من الصحابة كلهم بدرى ثم دخل على عثمان ومعه الكتاب والغلام والبعير فقال
له على هذا الغلام غلامك قال نعم قال والبعير بعيرك قال نعم قال فانت
كتبت هذا الكتاب قال لا وحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب ولا امرت به ولا علم
لى به قال له على فالخاتم خاتمك قال نعم قال فكيف يخرج غلامك ببعيرك و
بكتاب عليه خاتمك لا تعلم به فحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب ولا امرت به ولا وجهت
هذا الغلام الے مصر قط واما الخط فعرفوا انه خط مروان وشكوا فى امر عثمان و
سالوه ان يدفع اليهم مروان فابى وكان مروان عنده فے الدار فخرج

[1] اداوة مطهرة يعني آبدستان اداوى ج ۱۲ صراح

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ غضبان وشکوا فی امرہ وعلموا ان عثمان
لا یحلف بباطل الا ان قوما قالوا لن یبرأ عثمان من قلوبنا الا ان یدفع الینا
مروان حتی نبحثه ونعرف حال الکتاب وکیف یأمر بقتل رجل من اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بغیر حق فان یکن عثمان کتبه عزلناه وان یکن مروان
کتبه علی لسان عثمان نظرنا ما یکون منا فی امر مروان ولزموا بیوتهم وابی عثمان
ان یخرج الیهم مروان وخشی علیه القتل وحاصر الناس عثمان ومنعوه الماء
فاشرف علی الناس فقال افیکم علی فقالوا لا قال افیکم سعد قالوا لا فسکت
ثم قال الا احد یبلغ علیا به فیسقینا ماء فبلغ ذلک علیا فبعث الیه بثلث قرب
مملوة ماء فما کادت تصل الیه وجرح بسببها عدة من موالی بنی ہاشم و
بنی امیة حتی وصل الماء الیه فبلغ علیا ان عثمان یراد قتله فقال انما اردنا
منه مروان فاما قتل عثمان فلا فقال للحسن والحسین اذهبا بسیفکما حتی تقوما علی
باب عثمان فلا تدعا احدا یصل الیه وبعث الزبیر ابنه وبعث طلحة ابنه
وبعث عدة من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابناءهم یمنعون الناس ان
یدخلوا علی عثمان ویسألونه اخراج مروان فلما رای ذلک محمد بن ابی بکر
ورمی الناس عثمان بالسهام حتی خضب الحسن بالدماء علی بابه واصاب مروان
سهم وهو فی الدار وخضب محمد بن طلحة وشج قنبر مولی علی فخشی محمد بن ابی بکر
ان یغضب بنو ہاشم لحال الحسن والحسین فیثیروها فتنة فاخذ بید الرجلین
فقال لهما ان جاءت بنو ہاشم فرأوا الدماء علی وجه الحسن کشفوا الناس
عن عثمان وبطل ما نرید ولکن مروا بنا حتی نتسور علیه الدار فنقتله من غیر ان یعلم
احد فتسور محمد وصاحباه من دار رجل من الانصار حتی دخلوا علی عثمان
ولا یعلم احد ممن کان معه لان کل من کان معه کانوا فوق البیوت ولم یکن
معه الا امراته فقال لهما محمد مکانکما فان معه امراته حتی ابدأکما بالدخول فاذا
انا ضبطته فادخلا فتوجیاه حتی تقتلاه فدخل محمد فاخذ بلحیته فقال له عثمان

والله لو رآك ابوك لساءه مكانك مني فتراخت يده ودخل الرجلان عليه فتوجاه
حتى قتلاه وخرجوا الثلاثة من حيث دخلوا وصرخت امراته فلم يسمع صراخها لما
كان في الدار من الجلبة وصعدت امراته الى الناس فقالت ان امير المومنين
قد قتل فدخل الناس فوجدوه مذبوحا وبلغ الخبر عليا وطلحة والزبير وسعدا
ومن كان بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم للخبر الذي اتاهم حتى دخلوا
على عثمان فوجدوه مقتولا فاسترجعوا وقال علي لابنيه كيف قتل امير المومنين
وانتما على الباب ورفع يده فلطم الحسن وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن طلحة
وعبد الله بن الزبير وخرج وهو غضبان حتى اتى منزله وجاء الناس يهرعون
اليه فقالوا نبايعك فمد يدك فلابد من امير فقال علي ليس ذلك اليكم انما
ذلك الى اهل بدر فمن رضي به اهل بدر فهو خليفة فلم يبق احد من اهل بدر
الا اتى عليا فقالوا ما نرى احدا احق بها منك مد يدك نبايعك فبايعوه
وهرب مروان وولده وجاء علي الى امراة عثمان فقال لها من قتل
عثمان قالت لا ادري دخل عليه رجلان لا اعرفهما ومعهما محمد بن ابي بكر و
اخبرت عليا والناس بما صنع محمد فدعا علي محمدا فسأله عما ذكرت امراة عثمان
فقال محمد لم تكذب قد والله دخلت عليه وانا اريد قتله فذكرني ابي فقمت عنه
وانا تائب الى الله تعالى والله ما قتلته ولا امسكته فقالت امراته صدق
ولكنه ادخلهما واخرج ابن عساكر عن كنانة مولى صفية وغيره قالوا قتل
عثمان رجل من اهل مصر ازرق اشقر يقال له حمار واخرج احمد عن المغيرة
بن شعبة انه دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام العامة وقد نزل
بك ما ترى واني اعرض عليك خصالا ثلثا اختر احدهن اما ان تخرج فتقاتلهم
فان معك عددا وقوة وانت على الحق وهم على الباطل واما ان نخرق لك
بابا سوى الباب الذي هم عليه فتقعد على رواحلك فتلحق بمكة فانهم لن يستحلوك
وانت بها واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام وفيهم معاوية فقال عثمان

اما ان اخرج فاقاتل فلن اکون اول من خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی امتہ بسفک الدماء واما ان اخرج الی مکۃ فانی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یلحد رجل من قریش بمکۃ یکون علیہ
نصف عذاب العالم فلن اکون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق
دار ہجرتی ومجاورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابن عساکر عن
ابی ثور الفہمی قال دخلت علی عثمان وہو محصور فقال لقد اختبات عند ربی
عشرا انی لرابع اربعۃ فی الاسلام وانکحنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابنتہ ثم توفیت فانکحنی ابنتہ الاخری وما تغنیت ولا تمنیت ولا وضعت
یمینی علی فرجی منذ بایعت بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما مرت بی
جمعۃ منذ اسلمت الا وانا اعتق فیہا رقبۃ الا ان لا یکون عندی شیء
فاعتقہا بعد ذلک ولا زنیت فی جاہلیۃ ولا اسلام قط ولا سرقت فی
جاہلیۃ ولا اسلام قط ولقد جمعت القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وکان قتل عثمان فی اوسط ایام التشریق من سنۃ خمس وثلثین وقیل
قتل یوم الجمعۃ لثمان عشرۃ خلت من ذی الحجۃ ودفن لیلۃ السبت
بین المغرب والعشاء فی حش کوکب بالبقیع وہو اول من دفن بہ وقیل کان
قتلہ یوم الاربعاء وقیل یوم الاثنین لست بقین من ذی الحجۃ وکان لہ
یوم قتل اثنتان وثمانون سنۃ وقیل احدی وثمانون سنۃ وقیل
اربع وثمانون وقیل ست وثمانون وقیل ثمان وثمانون او تسع وثمانون وقیل
تسعون قال قتادۃ صلی علیہ الزبیر ودفنہ وکان اوصی بذلک الیہ
واخرج ابن عدی وابن عساکر من حدیث انس مرفوعا ان للہ سیفا
مغمودا فی غمدہ ما دام عثمان حیا فاذا قتل عثمان جرد ذلک السیف فلم یغمد الی
یوم القیامۃ تفرد بہ عمرو بن فائد ولہ مناکیر واخرج ابن عساکر عن یزید بن
ابی حبیب قال بلغنی ان عامۃ الرکب الذین ساروا الی عثمان عامتہم جنوا

وآخرج عن حذیفۃ قال اول الفتن قتل عثمان وآخر الفتن خروج الدجال
والذی نفسی بیدہ لایموت رجل وفی قلبہ مثقال حبۃ من حب قتل عثمان
الاتبع الدجال ان ادرکہ وان لم یدرکہ آمن بہ فے قبرہ وآخرج عن ابن عباس
قال لولم یطلب الناس بدم عثمان لرموا بالحجارۃ من السماء وآخرج عن الحسن
قال قتل عثمان وعلی غائب فے ارض لہ فلما بلغہ قال اللھم انی لم ارض و
لم امال وآخرج الحاکم وصححہ عن قیس بن عباد قال سمعت علیا یوم الجمل یقول
اللھم انی ابرا الیک من دم عثمان ولقد طاش عقلی یوم قتل عثمان وانکرت
نفسے وجاؤنی للبیعۃ فقلت واللہ انے لاستحیی ان ابایع قوما قتلوا عثمان
وانی لاستحیی من اللہ ان ابایع وعثمان لم یدفن بعد فانصرفوا فلما رجع الناس
فسالونی البیعۃ قلت اللھم انی مشفق مما اقدم علیہ ثم جاءت عزیمۃ فبایعت
فقالوا یاامیر المؤمنین فکانما صدع قلبے وقلت اللھم خذ منی لعثمان حتے ترضے
وآخرج ابن عساکر عن ابی خلدۃ الحنفے قال سمعت علیًا یقول ان بنے امیۃ
یزعمون انی قتلت عثمان ولا واللہ الذی لا الہ الا ھو ما قتلت ولا مالیت
ولقد نھیت فعصونی وآخرج عن سمرۃ قال ان الاسلام کان فی حصن حصین
وانھم ثلموا فے الاسلام ثلمۃ بقتلھم عثمان لاتسد الی یوم القیامۃ وان اھل المدینۃ
کانت فیھم الخلافۃ فاخرجوھا ولم تعد فیھم وآخرج عن محمد بن سیرین قال
لم تفقد الخیل البلق فے المغازی والجیوش حتے قتل عثمان ولم یختلف فی الاھلۃ
حتے قتل عثمان ولم ترھذہ الحمرۃ التی فے آفاق السماء حتے قتل الحسین
وآخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن حمید بن ھلال قال کان عبد اللہ بن سلام
یدخل علی محاصری عثمان فیقول لا تقتلوہ فواللہ لا یقتلہ رجل منکم الا لقے اللہ
اجذم لا یدلہ وان سیف اللہ لم یزل مغمودًا وانکم واللہ ان قتلتموہ لیسلنہ اللہ
ثم لایغمدہ عنکم ابدا وما قتل نبی قط الا قتل سبعون الفا ولا خلیفۃ الا قتل بہ
خمسۃ وثلثون الفا قبل ان یجمعوا وآخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن ابن مھدی

قال حصنا ان لعثمان ليستا لابی بکر و لا لعمر رض صبره علی نفسه حتی قتل وجمعه الناس علی المصحف و اخرج الحاکم عن الشعبی قال ما سمعت من مراثی عثمان احسن من قول کعب بن مالک حیث قال شعر فکف یدیه ثم اغلق بابه * وایقن ان الله لیس بغافل * وقال لاهل الدار لاتقتلوهم * عفا الله عن کل امرأ لم یقاتل * فکیف رایت الله صب علیهم * العداوة والبغضاء بعد التواصل * وکیف رایت الخیر ادبر بعده * عن الناس ادبار الریاح الجوافل * **فصل** اخرج ابن سعد عن موسی بن طلحة قال رایت عثمان یخرج یوم الجمعة وعلیه ثوبان اصفران فیجلس علی المنبر فیؤذن المؤذن وهو یحدث یسال الناس عن اسعارهم وعن اخبارهم و عن مرضاهم و اخرج عن عبدالله الرومی قال کان عثمان یلی وضوء اللیل بنفسه فقیل له لو امرت بعض الخدم فکفوک قال لا اللیل لهم یستریحون فیه و اخرج ابن عساکر عن عمرو عن عثمان بن عفان قال کان نقش خاتم عثمان آمنت بالذی خلق فسوی و اخرج ابونعیم فی الدلائل عن ابن عمر ان جهجاه الغفاری قام الی عثمان وهو یخطب فاخذ العصا من یده فکسرها علی رکبته فما حال الحول حتی ارسل الله فی رجله الاکلة منها **فصل فی اولیات عثمان** رض قال العسکری فی الاوائل هو اول من اقطع القطائع واول من حمی الحمی و اول من خفض صوته بالتکبیر و اول من خلق المسجد واول من امر بالاذان الاول فی الجمعة واول من رزق المؤذنین و اول من ارتج علیه فی الخطبة فقال ایها الناس ان اول مرکب صعب وان بعد الیوم ایاما وان اعش تاتکم الخطبة علی وجهها وما کنا خطباء وسیعلمنا الله اخرجه ابن سعد و اول من قدم الخطبة فی العید علی الصلوة و اول من فوض الی الناس اخراج زکوٰتهم و اول من ولی الخلافة فی حیاة امه واول من اتخذ صاحب شرطة و اول من اتخذ مقصورة فی المسجد خوفا ان یصیبه ما اصاب عمر

هذا ما ذكره العسكري قال واول ما وقع الاختلاف بين الامة فخطا بعضهم بعضا في زمانه في اشياء نقموها عليه وكانوا قبل ذلك يختلفون في الفقه ولا يخطي بعضهم بعضا قلت بقي من اوائله انه اول من هاجر الى الله باهله من هذه الامة كما تقدم واول من جمع الناس على حرف واحد في القراءة واخرج ابن عساكر عن حكيم بن عباد بن حنيف قال اول منكر ظهر بالمدينة حين فاضت الدنيا وانتهى سمن الناس طيران الحمام والرمي وعلى الجلاهقات فاستعمل عليها عثمان رجلا من بني ليث سنة ثمان من خلافته فقصها وكسر الجلاهقات

فصل مات في ايام عثمان من الاعلام سراقة بن مالك بن جعشم وجبار بن صخر وحاطب بن ابي بلتعة وعياض بن زهير وابو اسيد الساعدي و اوس بن الصامت والحرث بن نوفل وعبد الله بن حذافة وزيد بن خارجة الذي تكلم بعد الموت ولبيد الشاعر والمسيب والد سعيد ومعاذ بن عمرو بن الجموح ومعبد بن العباس ومعيقيب بن ابي فاطمة الدوسي وابو لبابة بن عبد المنذر ونعيم بن مسعود الاشجعي وآخرون من الصحابة ومن غير الصحابة الحطيئة الشاعر وابو ذؤيب الشاعر الهذلي

علي رضي الله عنه بن ابي طالب

علي رض بن ابي طالب (واسم ابي طالب عبد مناف) بن عبد المطلب (واسمه شيبة) بن هاشم (واسمه عمرو) بن عبد مناف (واسمه المغيرة) بن قصي (واسمه زيد) بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوي بن غالب بن فهر بن مالك بن نضر بن كنانة ابو الحسن وابو تراب كناه بها النبي صلى الله عليه وسلم وامه فاطمة بنت اسد بن هاشم وهي اول هاشمية ولدت هاشميا قد اسلمت وهاجرت وعلي رض احد العشرة المشهود لهم بالجنة واخو رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمواخاة وصهره على فاطمة سيدة نساء العالمين رض واحد السابقين الى الاسلام و احد العلماء الربانيين والشجعان المشهورين والزهاد المذكورين والخطباء المعروفين واحد من جمع القرآن وعرضه على رسول الله صلى الله عليه وسلم

وعرض علیه ابو الاسود الدئلی وابو عبد الرحمن السلمی وعبد الرحمن بن ابی
لیلی وهو اول خلیفة من بنی ہاشم وابو السبطین اسلم قدیما بل قال
ابن عباس وانس وزید بن ارقم وسلمان الفارسی وجماعة انه اول من اسلم
ونقل بعضهم الاجماع علیه واخرج ابو یعلی عن علی رض قال بعث رسول الله
صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین واسلمت یوم الثلثاء وکان عمره حین اسلم
عشر سنین وقیل تسع وقیل ثمان وقیل دون ذلک وقال الحسن بن
زید بن الحسن ولم یعبد الاوثان قط لصغره (اخرجه ابن سعد) ولما هاجر صلی الله
علیه وسلم الی المدینة امره ان یقیم بعده بمکة ایاما حتی یؤدی عنه امانة
والودائع والوصایا التی کانت عند النبی صلی الله علیه وسلم ثم یلحقه باهله
ففعل ذلک وشهد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بدرا واحدا وسائر المشاهد
الا تبوک فان النبی صلی الله علیه وسلم استخلفه علی المدینة وله فی جمیع المشاهد
آثار مشهورة واعطاه النبی صلی الله علیه وسلم اللواء فی مواطن کثیرة وقال
سعید بن المسیب اصابت علیا یوم احد ست عشرة ضربة وثبت فی الصحیحین
انه صلی الله علیه وسلم اعطاه الرایة فی یوم خیبر واخبر ان الفتح یکون علی یدیه
واحواله فی الشجاعة وآثاره فی الحروب مشهورة وکان علی شیخا (سمینا) اصلع
کثیر الشعر ربعة الی القصر عظیم البطن عظیم اللحیة جدا قد ملأت ما بین منکبیه بیضاء
کلها قطن آدم شدید الادمة قال جابر بن عبد الله حمل علی الباب علی ظهره
یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیه ففتحوها وانهم جروه بعد ذلک فلم یحمله الا اربعون
رجلا (اخرجه ابن عساکر) واخرج ابن اسحق فی المغازی وابن عساکر عن
ابی رافع ان علیا تناول بابا عند الحصن حصن خیبر فتترس به عن نفسه فلم یزل
فی یده وهو یقاتل حتی فتح الله علینا ثم القاه فلقد رایتنا ثمانیة نفر نجهد ان نقلب
ذلک الباب فما استطعنا ان نقلبه وروی البخاری فی الادب عن سهل
بن سعد قال ان کان احب اسماء علی رض الیه ابو تراب وان کان لیفرح

ان یدعیٰ بہا وما سماہ ابو تراب الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انہ
غاضبت یوما فاطمۃ فخرج فاضطجع الی الجدار فی المسجد فجاءہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقد امتلأ ظہرہ ترابا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح التراب عن
ظہرہ ویقول اجلس ابا تراب روی لہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خمسمائۃ حدیث وستۃ وثمانون حدیثا روی عنہ بنوہ الثلثۃ الحسن
والحسین ومحمد ابن الحنفیۃ وابن مسعود وابن عمر وابن عباس وابن الزبیر
وابو موسیٰ وابو سعید وزید بن ارقم وجابر بن عبد اللہ وابو امامۃ
وابو ہریرۃ وخلائق من الصحابۃ والتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین

فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ قال الامام احمد بن حنبل

ما ورد لاحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل
ما ورد لعلیؓ رضؓ (اخرجہ الحاکم) واخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف علی بن ابی طالب فی غزوۃ
تبوک فقال یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی
ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ غیر انہ لانبی بعدی (اخرجہ
احمد والبزار من حدیث ابی سعید الخدری والطبرانی من حدیث اسماء
بنت قیس وام سلمۃ وحبشی بن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر بن
سمرۃ والبراء بن عازب وزید بن ارقم) واخرجا عن سہل بن سعد ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ
علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون
لیلتہم ایہم یعطاہا فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کلہم یرجو ان یعطاہا فقال این علیؓ بن ابی طالب فقیل ہو یشتکی عینیہ قال
فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ ودعا لہ
فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ یدوکون ای یخوضون ویتحدثون

(وقد اخرج ہذا الحدیث الطبرانی من حدیث ابن عمرو علی بن ابی لیلے وعمران بن حصین والبزار من حدیث ابن عباس) واخرج مسلم عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہلی واخرج الترمذی عن ابی سریحۃ او زید بن ارقم عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (واخرجہ احمد عن علی وابی ایوب الانصاری وزید بن ارقم وعمرو ذی مرو ابو یعلی عن ابی ھریرۃ والطبرانی عن ابن عمر ومالک بن الحویرث وحبشی بن جنادۃ وجریر وسعد ابن ابی وقاص وابی سعید الخدری وانس والبزار عن ابن عباس وعمارۃ وبریدۃ وفی اکثرہا زیادۃ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ ولاحمد عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبۃ ثم قال لہم انشد باللہ کل امرء مسلم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال لما قام فقام الیہ ثلثون من الناس فتشہدوا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل یا رسول اللہ سمہم لنا قال علی منہم یقول ذلک ثلثا وابو ذر والمقداد وسلمان واخرج الترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی اخرج الترمذی عن ابن عمر قال آخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال یا رسول اللہ آخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ واخرج مسلم عن علی قال والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعہد النبی الامی الی انہ لا یحبنی الا مومن

ولا یبغضنی الا منافق واخرج الترمذی عن ابی سعید الخدری قال کنا
نعرف المنافقین ببغضہم علیاً واخرجہ البزار والطبرانی فی الاوسط عن
جابر ابن عبد اللہ واخرج الترمذی والحاکم عن علی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ہذا حدیث حسن علی الصواب لا
صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قالہ جماعۃ منہم ابن الجوزی والنووی
وقد بینت حالہ فی التعقبات علی الموضوعات واخرج الحاکم وصححہ عن
علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقلت یا رسول اللہ
بعثتنی وانا شاب اقضی بینہم ولا ادری ما القضاء فضرب صدری بیدہ
ثم قال اللہم اہد قلبہ وثبت لسانہ فو الذی فلق الحبۃ ما شککت فی
قضاء بین اثنین واخرج ابن سعد عن علی انہ قیل لہ مالک انت اکثر
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ انبانی
واذا سکت ابتدانی واخرج عن ابی ہریرۃ رض قال قال عمر بن الخطاب
علی اقضانا واخرج عن ابن مسعود رض قال کنا نتحدث ان اقضی اہل المدینۃ
علی واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال اذا حدثنا ثقۃ عن علی الفتیا
لا نعدوہا واخرج عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ باللہ
من معضلۃ لیس لہا ابو حسن واخرج عنہ قال لم یکن احد من الصحابۃ یقول
سلونی الا علی واخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال افرض اہل المدینۃ
واقضاہا علی بن ابی طالب واخرج عن عائشۃ ان علیا ذکر عندہا فقالت
اما انہ اعلم من بقی بالسنۃ وقال مسروق انتہی علم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی عمر وعلی وابن مسعود وعبد اللہ رض وقال عبد اللہ بن عیاش
بن ابی ربیعۃ کان لعلی ما شئت من ضرس قاطع فی العلم وکان لہ البسطۃ
فی العشیرۃ والقدم فی الاسلام والصہر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والفقہ
فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود فی المال واخرج الطبرانی فی الاوسط

بسند ضعیف عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الناس من شجر شتی وانا وعلی من شجرۃ واحدۃ واخرج الطبرانی وابن
ابی حاتم عن ابن عباس قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین آمنوا الا وعلی
امیرہا وشریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر مکان وما ذکر علیا
الا بخیر واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ
تعالی ما نزل فی علی واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت
فی علی ثلثمائۃ آیۃ واخرج البزار عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک واخرج الطبرانی
والحاکم وصححہ عن ام سلمۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
غضب لم یجترء احد ان یکلمہ الا علی واخرج الطبرانی والحاکم عن ابن مسعود رض
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النظر الی علی عبادۃ اسنادہ حسن واخرجہ
الطبرانی والحاکم ایضا من حدیث عمران بن حصین واخرجہ ابن عساکر من
حدیث ابی بکر الصدیق وعثمان ابن عفان ومعاذ بن جبل وانس وثوبان
وجابر بن عبد اللہ وعائشۃ رض واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
قال کانت لعلی ثمانی عشرۃ منقبۃ ما کانت لاحد من ہذہ الامۃ واخرج
ابو یعلی عن ابی ہریرۃ قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلث خصال
لان یکون لی خصلۃ منہا احب الی من ان اعطی حمر النعم قیل وما ہی قال
تزوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ المسجد لا یحل لی فیہ ما یحل لہ والرایۃ یوم خیبر وروی
احمد بسند صحیح عن ابن عمر نحوہ واخرج احمد وابو یعلی بسند صحیح عن علی
قال ما رمدت ولا صدعت منذ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہی و
تفل فی عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایۃ واخرج ابو یعلی والبزار عن سعد
بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آذی علیا
فقد آذانی واخرج الطبرانی بسند صحیح عن ام سلمۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال من احب عليا فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا
فقد ابغضني ومن ابغضني فقد ابغض الله واخرج احمد والحاكم وصححه عن
ام سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبني
واخرج احمد والحاكم بسند صحيح عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لعلي انك تقاتل على القرآن كما قاتلت على تنزيله واخرج
البزار وابو يعلى والحاكم عن علي قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ان فيك مثلا من عيسى ابغضته اليهود حتى بهتوا امه واحبته النصارى
حتى انزلوه بالمنزل الذي ليس به الا وانه يهلك في اثنان محب مفرط
يفرطني بما ليس في ومبغض يحمله شناني على ان يبهتني واخرج الطبراني
في الاوسط والصغير عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول علي مع القرآن والقرآن مع علي ولا يفترقان حتى يردا على الحوض
واخرج احمد والحاكم بسند صحيح عن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال لعلي اشقى الناس رجلان احيمر (احمر) ثمود الذي عقر الناقة والذي
يضربك يا علي على هذه يعني قرنه حتى تبتل منه هذه يعني لحيته وقد ورد ذلك
من حديث علي وصهيب وجابر بن سمرة وغيرهم واخرج الحاكم وصححه
عن ابي سعيد الخدري قال اشتكى الناس عليا فقام رسول الله صلى الله عليه
وسلم فينا خطيبا فقال لا تشكوا عليا فوالله انه لاخيشن في ذات الله او في
سبيل الله **فصل** قال ابن سعد بويع علي بالخلافة الغد من قتل عثمان
بالمدينة فبايعه جميع من كان بها من الصحابة رض ويقال ان طلحة والزبير بايعا
كارهين غير طائعين ثم خرجا الى مكة وعائشة رض بها فاخذاها وخرجا بها الى البصرة
يطلبون بدم عثمان وبلغ ذلك عليا فخرج الى العراق فلقي بالبصرة طلحة
والزبير وعائشة ومن معهم وهي وقعة الجمل وكانت في جمادى الآخرة
سنة ست وثلاثين وقتل بها طلحة والزبير وغيرهما وبلغت القتلى ثلثة عشر الفا ٣٦

واقام علي بالبصرة خمس عشرة ليلة ثم انصرف الى الكوفة ثم خرج عليه
معاوية بن ابي سفيان ومن معه بالشام فبلغ عليا فسار فالتقوا بصفين في
٣٧هـ صفر سنة سبع وثلثين ودام القتال بها اياما فرفع اهل الشام المصاحف
يدعون الى ما فيها مكيدة من عمرو بن العاص فكره الناس الحرب وتداعوا
الى الصلح وحكموا الحكمين فحكم علي ابا موسى الاشعري وحكم معاوية عمرو بن العاص
وكتبوا بينهم كتابا على ان يوافوا راس الحول باذرح فينظروا في امر الامة
فافترق الناس ورجع معاوية الى الشام وعلي الى الكوفة فخرجت عليه
الخوارج من اصحابه ومن كان معه وقالوا لا حكم الا لله وعسكروا بحروراء
فبعث اليهم ابن عباس فخاصمهم وحجهم فرجع منهم قوم كثير وثبت قوم وساروا
الى النهروان فعرضوا السبيل فسار اليهم علي فقتلهم بالنهروان وقتل منهم ذا الثدية
٣٨ وذلك سنة ثمان وثلثين واجتمع الناس باذرح في شعبان من هذه السنة
وحضرها سعد بن ابي وقاص وابن عمر وغيرهما من الصحابة فقدم عمرو
ابا موسى الاشعري مكيدة منه فتكلم فخلع عليا وتكلم عمرو فاقر معاوية وبايع له
فتفرق الناس على هذا وصار علي في خلاف من اصحابه حتى صار يعض
على اصبعه ويقول اعصى ويطاع معاوية وانتدب ثلثة نفر من الخوارج
عبد الرحمن بن ملجم المرادي والبرك بن عبد الله التميمي وعمرو بن بكير التميمي
فاجتمعوا بمكة وتعاهدوا وتعاقدوا ليقتلن هولاء الثلثة علي بن ابي طالب
ومعاوية بن ابي سفيان وعمرو بن العاص ويريحوا العباد منهم فقال ابن ملجم
انا لكم لعلي وقال البرك انا لكم بمعاوية وقال عمرو بن بكير انا اكفيكم عمرو
بن العاص وتعاهدوا على ان ذلك يكون في ليلة واحدة ليلة حادي عشر او
ليلة سابع عشر رمضان ثم توجه كل منهم الى المصر الذي فيه صاحبه فقدم ابن ملجم
الكوفة فلقي اصحابه من الخوارج فكاتمهم ما يريدون الى ليلة الجمعة سابع عشر
رمضان سنة اربعين فاستيقظ علي سحرا فقال لابنه الحسن رايت الليلة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ مالقیت من امتک من الاود واللدد
فقال ادع اللہ علیہم فقلت اللہم ابدلنی بہم خیرا لی منہم وابدلہم بی شرا لہم منی
ودخل ابن النباح المؤذن علی ذلک فقال الصلوۃ فخرج علی من الباب
ینادی ایہا الناس الصلوۃ الصلوۃ فاعترضہ ابن ملجم فضربہ بالسیف فاصاب
جبہتہ الی قرنہ ووصل الی دماغہ فشد علیہ الناس من کل جانب فامسکوا واوثق
واقام علی الجمعۃ والسبت وتوفی لیلۃ الاحد وغسلہ الحسن والحسین وعبداللہ
بن جعفر وصلی علیہ الحسن ودفن بدار الامارۃ بالکوفۃ لیلاً ثم قطعت اطراف
ابن ملجم وجعل فی قوصرۃ واحرقوہ بالنار ہذا کلہ کلام ابن سعد وقد احسن
فی تلخیصہ ہذہ الوقائع ولم یوسع فیہا الکلام کما صنع غیرہ لان ھذا ہو اللائق
بہذا المقام قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر اصحابی فامسکوا وقال لحب
اصحابی القتل وفی المستدرک عن السدی قال کان عبدالرحمن بن ملجم المرادی
عشق امرأۃ من الخوارج یقال لہا قطام فنکحہا واصدقہا ثلثۃ آلاف درہم
وقتل علیؓ وفی ذلک قال الفرزدق شعر فلم ار مہرا ساقہ ذو سماحۃ + کمہر
قطام بین غیر معجم + ثلثۃ آلاف وعبد وقینۃ + وضرب علیؓ بالحسام المصمم +
فلا مہر اغلی من علی وان غلا + ولا فتک الا دون فتک ابن ملجم + وقال
ابو بکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشہ الخوارج وقال شریک نقلہ ابنہ
الحسن الی المدینۃ وقال المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی
قبر علیؓ واخرج ابن عساکر عن سعید بن عبدالعزیز قال لما قتل علی بن ابی
طالبؓ حملوہ لیدفنوہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ہم فی مسیرہم لیلاً
اذ ند الجمل الذی ہو علیہ فلم یدر این ذہب ولم یقدر علیہ قال فلذلک
یقول اہل العراق ہو فی السحاب وقال غیرہ ان البعیر وقع فی بلاد طی
فاخذوہ ودفنوہ وکان لعلی حین قتل ثلث وستون سنۃ وقیل اربع
وستون سنۃ وقیل خمس وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون

وكان له تسع عشرة سرية فصل في نبذ من اخبار علي وقضاياه
وكلماته رض قال سعيد بن منصور في سننه حدثنا هشيم حدثنا حجاج
حدثني شيخ من فزارة سمعت عليا يقول الحمد لله الذي جعل عدونا يسألنا
عما نزل به من امر دينه ان معاوية كتب الي يسألني عن الخنثى المشكل
فكتبت اليه ان يورثه من قبل مباله وقال هشيم عن مغيرة عن الشعبي
عن علي مثله واخرج ابن عساكر عن الحسن قال لما قدم علي البصرة قام
اليه ابن الكواء وقيس بن عباد فقالا له الا تخبرنا عن مسيرك هذا الذي
سرت فيه تتولى على الامة تضرب بعضهم ببعض اعهد من رسول الله صلى الله
عليه وسلم عهده اليك فحدثنا فانت الموثوق المامون على ما سمعت فقال
اما ان يكون عندي عهد من النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فلا والله
لئن كنت اول من صدق به فلا اكون اول من كذب عليه ولو كان عندي
من النبي صلى الله عليه وسلم عهد في ذلك ما تركت اخا بني تيم بن مرة و
عمر بن الخطاب يقومان على منبره ولقاتلتهما بيدي ولو لم اجد الا بردي هذا
ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقتل قتلا ولم يمت فجاءة مكث في مرضه
اياما وليالي ياتيه المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يرى
مكاني ثم ياتيه المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يرى
مكاني ولقد ارادت امراة من نسائه ان تصرفه عن ابي بكر فابى وغضب
وقال انتن صواحب يوسف مروا ابا بكر يصلي بالناس فلما قبض الله نبيه صلى الله
عليه وسلم نظرنا في امورنا فاخترنا لدنيانا من رضيه نبي الله صلى الله عليه وسلم
لديننا وكانت الصلوة اصل الاسلام وهو امير الدين وقوام الدين فبايعنا
ابا بكر وكان لذلك اهلا لم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على البعض ولم يقطع
منه البراءة فاديت الى ابي بكر حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه في جنوده
وكنت آخذ اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني واضرب بين يديه الحدود بسوطي

فلما قبض ولاها عمر فاخذ بها بسنة صاحبه وما يعرف من امره فبايعنا عمر ولم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم يقطع منه البراءة فاديت الى عمر حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه في جيوشه وكنت آخذ اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني واضرب بين يديه الحدود بسوطي ولما قبض تذكرت في نفسي قرابتي وسابقتي وفضلي وانا اظن ان لا يعدل بي ولكن خشي ان لا يعمل الخليفة بعده ذنبا الا لحقه في قبره فاخرج منها نفسه وولده ولو كانت محاباة منه لآثر بها ولده فبرئ منها الى رهط من قريش ستة انا احدهم فلما اجتمع الرهط ظننت ان لا يعدلوا بي فاخذ عبد الرحمن بن عوف مواثيقنا على ان نسمع ونطيع لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ بيد عثمان بن عفان وضرب بيده على يده فنظرت في امري فاذا طاعتي قد سبقت بيعتي واذا ميثاقي قد اخذ لغيري فبايعنا عثمان فاديت له حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه في جيوشه وكنت آخذ اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني واضرب بين يديه الحدود بسوطي فلما اصيب نظرت في امري فاذا الخليفتان اللذان اخذاها بعهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليهما بالصلوة قد مضيا وهذا الذي قد اخذ له الميثاق قد اصيب فبايعني اهل الحرمين واهل هذين المصرين فوثب فيها من ليس مثلي ولا قرابته كقرابتي ولا علمه كعلمي ولا سابقة كسابقتي وكنت احق بها منه و اخرج ابو نعيم في الدلائل عن جعفر بن محمد عن ابيه قال عرض لعلي رجلان في خصومة فجلس في اصل جدار فقال له رجل الجدار يقع فقال علي امض كفى بالله حارسا فقضى بينهما فقام ثم سقط الجدار وفي الطيوريات بسنده الى جعفر بن محمد عن ابيه قال قال رجل لعلي بن ابي طالب نسمعك تقول في الخطبة اللهم اصلحنا بما اصلحت به الخلفاء الراشدين المهديين فمن هم فاغرورقت عيناه فقال هم حبيباي ابو بكر وعمر اماما الهدى وشيخا الاسلام ورجلا قريش المقتدى بهما بعد رسول الله

صلى الله عليه وسلم من اقتدى بهما عصم ومن اتبع آثارهما هدى صراط المستقيم
ومن تمسك بهما فهو من حزب الله وأخرج عن عبد الرزاق عن حجر المدري
قال قال لي علي بن ابي طالب كيف بك اذا امرت ان تلعنني قلت
وكائن ذلك قال نعم قلت فكيف اصنع قال العني ولا تبرأ مني قال
فامرني محمد بن يوسف اخو الحجاج وكان اميرا على اليمن ان العن عليا
فقلت ان الامير امرني ان العن عليا فالعنوه لعنه الله فما فطن لها الا رجل
وأخرج الطبراني في الاوسط وابو نعيم في الدلائل عن زاذان ان
عليا حدث بحديث فكذبه رجل فقال له علي ادعو عليك ان كنت كاذبا
قال ادع فدعا عليه فلم يبرح حتى ذهب بصره وأخرج عن زر بن حبيش
قال جلس رجلان يتغديان مع احدهما خمسة ارغفة ومع الآخر ثلثة ارغفة
فلما وضعا الغداء بين ايديهما مر بهما رجل فسلم فقالا اجلس وتغد فجلس واكل
معهما واستووا في اكلهم الارغفة الثمانية فقام الرجل وطرح اليهما ثمانية
دراهم وقال خذاها عوضا مما اكلت لكما ونلته من طعامكما فتنازعا فقال
صاحب الخمسة الارغفة لي خمسة دراهم ولك ثلثة وقال صاحب الارغفة
الثلثة لا ارضى الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين فارتفعا الى امير المؤمنين
علي فقصا عليه قصتهما فقال لصاحب الثلثة قد عرض عليك صاحبك ما
عرض وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلثة فقال والله لا رضيت عنه الا
بمر الحق فقال علي ليس لك في مر الحق الا درهم واحد وله سبعة دراهم
فقال الرجل سبحان الله قال هو ذلك قال فعرفني الوجه في مر الحق حتى
اقبله فقال علي اليس للثمانية الارغفة اربعة وعشرون ثلثا اكلتموها وانتم
ثلثة انفس ولا يعلم الاكثر منكم اكلا ولا الاقل فتحملون في اكلكم على السواء
قال فاكلت انت ثمانية اثلاث وانما لك تسعة اثلاث واكل صاحبك
ثمانية اثلاث وله خمسة عشر ثلثا اكل منها ثمانية وبقي له سبعة اكلها صاحب الدراهم

واكل لك واحدا من تسعة ثلثك واحد بواحدك وله سبعة فقال الرجل
رضيت الآن وأخرج ابن ابي شيبة في المصنف عن عطاء قال
اتي علي برجل وشهد عليه رجلان انه سرق فاخذ في شئ من امور الناس
وتهدد شهود الزور وقال لا اوتي بشاهد زور والافعلت به كذا وكذا ثم طلب
الشاهدين فلم يجدهما فخلى سبيله وقال عبد الرزاق في المصنف حدثنا الثوري
عن سليمان الشيباني عن رجل عن علي انه اتي برجل فقيل له زعم هذا انه
احتلم بامي فقال اذهب فاقمه بالشمس فاضرب ظله وأخرج ابن عساكر
من طريق جعفر بن محمد عن ابيه ان خاتم علي بن ابي طالب كان من
ورق نقشه نعم القادر الله وأخرج عن عمرو بن عثمان بن عفان قال
كان نقش خاتم علي الملك لله وأخرج عن المدائني قال لما دخل علي الكوفة
دخل عليه رجل من حكماء العرب فقال والله يا امير المؤمنين لقد زنت الخلافة
وما زانتك ورفعتها وما رفعتك وهي كانت احوج اليك منك اليها
وأخرج عن مجمع ان عليا كان يكنس بيت المال ثم يصلي فيه رجاء ان يشهد له
انه لم يحبس فيه المال على المسلمين وقال ابو القاسم الزجاجي في اماليه حدثنا
ابو جعفر محمد بن رستم الطبري حدثنا ابو حاتم السجستاني حدثني يعقوب بن اسحاق
الحضرمي حدثنا سعيد (سليمان) بن اسلم الباهلي حدثنا ابي عن جدي عن
ابي الاسود الدؤلي او قال عن جدي ابي الاسود عن ابيه قال دخلت على
امير المؤمنين علي بن ابي طالب رض فرايته مطرقا متفكرا فقلت فيم تفكر يا امير المؤمنين
قال اني سمعت ببلدكم هذا لحنا فاردت ان اصنع كتابا في اصول العربية
فقلت ان فعلت هذا احييتنا وبقيت فينا هذه اللغة ثم اتيته بعد ثلث فالقى الي
صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم الكلام كله اسم وفعل وحرف فالاسم ما
انبا عن المسمى والفعل ما انبا عن حركة المسمى والحرف ما انبا عن معنى ليس باسم
ولا فعل ثم قال تتبعه وزد فيه ما وقع لك واعلم يا ابا الاسود ان الاشياء ثلثة

ظاہر ومضمر وشئے لیس بظاہر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فے معرفۃ ما لیس بظاہر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منہ اشیاء عرضتہا علیہ فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منہا انّ وانّ ولیت ولعل وکانّ ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتہا فقلت لم احسبہا منہا فقال بل ہی منہا فزدہا فیہا واخرج ابن عساکر عن ربیعۃ بن ناجد قال قال علیؓ کونوا فی الناس کالنحلۃ فے الطیر انہ لیس فی الطیر شئے الا وہو یستضعفہا ولو یعلم الطیر ما فے اجوافہا من البرکۃ لم یفعلوا ذلک بہا خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم وزائلوہم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وہو یوم القیمۃ مع من احب واخرج عن علی قال کونوا لقبول العمل اشد اہتماما منکم بالعمل فانہ لن یقبل عمل مع التقوی وکیف یقبل عمل یتقبل واخرج عن یحیی بن جعدۃ قال قال علی بن ابی طالب یا حملۃ القرآن اعملوا بہ فانما العالم من علم ثم عمل بما علم ووافق علمہ عملہ وسیکون اقوام یحملون العلم لا یجاوز تراقیہم ویخالف سریرتہم علانیتہم ویخالف عملہم علمہم یجلسون حلقا فیباہے بعضہم بعضا حتے ان الرجل لیغضب علے جلیسہ ان یجلس الے غیرہ ویدعہ اولئک لا تصعد اعمالہم فے مجالسہم تلک الی اللہ واخرج عن علی قال التوفیق خیر قائد وحسن الخلق خیر قرین والعقل خیر صاحب والادب خیر میراث والوحشۃ اشد من العجب واخرج عن الحارث قال جاء رجل الے علی فقال اخبرنی عن القدر فقال طریق مظلم لا تسلکہ قال اخبرنے عن القدر قال بحر عمیق لا تلجہ قال اخبرنے عن القدر قال سر اللہ قد خفے علیک فلا تفتشہ قال اخبرنی عن القدر قال یا ایہا السائل ان اللہ خلقک لما شاء او لما شئت قال بل لما شاء قال فیستعملک لما شاء واخرج عن علے قال ان للنکبات نہایات لا بد لاحد اذا نکب من ان ینتہے الیہا فینبغے للعاقل اذا اصابتہ نکبۃ ان ینام لہا حتے تنقضے مدتہا فان فے دفعہا قبل انقضاء مدتہا زیادۃ فی مکروہہا

وآخرج عن علی انہ قیل لہ ما السخاء قال ماکان منہ ابتداءً فاما ماکان من
مسئلۃ فحیاء وتکرم وآخرج عن علیؓ انہ اتاہ رجل فاثنیٰ علیہ فاطراہ
وکان قد بلغہ عنہ قبل ذلک فقال لہ علی انی لست کما تقول وانا فوق
ما فی نفسک وآخرج عن علی قال جزاء المعصیۃ الوہن فی العبادۃ والضیق
فی المعیشۃ والنقص فی اللذۃ قال لاینال شہوۃ حلالا الا جارہ ماینقصہ
وآخرج عن علی بن ربیعۃ ان رجلا قال لعلی ثبتک اللہ وکان یبغضہ
قال علی صدرک وآخرج عن الشعبی قال کان ابوبکر یقول الشعر وکان
عمر یقول الشعر وکان عثمان یقول الشعر وکان علی اشعر الثلثۃ وآخرج
عن نبیط الاشجعی قال قال علی بن ابی طالب شعر اذا اشتملت علی الیاس
القلوب ٭ وضاق لما بہ صدر الرحیب ٭ واوطنت المکارہ واطمانت ٭
وارست فی اماکنہا الخطوب ٭ ولم یر لانکشاف الضر وجہ ٭ ولا اغنی بحیلتہ
الاریب ٭ اتاک علی قنوط منک غوث ٭ یجیٔ بہ القریب المستجیب ٭
وکل الحادثات اذا تناہت ٭ فموصول بہا الفرج القریب ٭ واخرج
عن الشعبی قال قال علیؓ ابن ابی طالب لرجل وکرہ لہ صحبۃ رجل شعر
لا تصحب اخا الجہل وایاک وایاہ ٭ فکم من جاہل اردی حلیما حین واخاہ ٭
یقاس المرء بالمرء اذا ما ہو ماشاہ ٭ وللشیٔ من الشیٔ مقاییس واشباہ ٭
قیاس النعل بالنعل اذا ما ہو حاذاہ ٭ وللقلب علی القلب دلیل حین یلقاہ ٭
وآخرج عن المبرد قال کان مکتوبا علی سیف علیؓ بن ابی طالب شعر
للناس حرص علی الدنیا وتدبیر ٭ وصفوہا لک ممزوج بتکدیر ٭ لم یرزقوہا
بعقل عند ما قسمت ٭ لکنہم رزقوہا بالمقادیر ٭ کم من ادیب لبیب لا تساعدہ ٭
ومائق نال دنیاہ بتقصیر ٭ لو کان عن قوۃ او عن مغالبۃ ٭ طار البزاۃ
بارزاق العصافیر ٭ وآخرج عن حمزۃ بن حبیب الزیات قال کان
علیؓ بن ابی طالب یقول شعر لا تفش سرک الا الیک ٭ فان لکل نصیح نصیحا ٭

غافي رأيت تهواه الرجال + لا يعون ادباً صحيحاً + واخرج عن عقبة
بن ابي الصهباء قال لما ضرب ابن ملجم علياً دخل عليه الحسن وهو باك
فقال له علي يا بني احفظ عني اربعاً واربعاً قال وما هن يا ابت قال
اغنى الغنى العقل واكبر الفقر الحمق واوحش الوحشة العجب واكرم الكرم
حسن الخلق قال فالاربع الاخر قال اياك ومصاحبة الاحمق فانه يريد
ان ينفعك فيضرك واياك ومصادقة الكذاب فانه يقرب عليك البعيد و
يبعد عليك القريب واياك ومصادقة البخيل فانه يقعد عنك احوج ما
تكون اليه واياك ومصادقة الفاجر فانه يبيعك بالتافه واخرج
ابن عساكر عن علي انه اتاه يهودي فقال له متى كان ربنا فتمعر وجه
علي وقال لم يكن فكان هو كان ولا كينونة كان بلا كيف كان ليس له
قبل ولا غاية انقطعت الغايات دونه فهو غاية كل غاية فاسلم اليهودي
واخرج الدراج في جزئه المشهور بسند مجهول عن ميسرة عن شريح القاضي
قال لما توجه علي الى صفين افتقد درعاً له فلما انقضت الحرب ورجع
الى الكوفة اصاب الدرع في يد يهودي فقال لليهودي الدرع درعي
لم ابع ولم اهب فقال اليهودي درعي وفي يدي فقال نصير الى القاضي
فتقدم علي فجلس الى جنب شريح وقال لولا ان خصمي يهودي لاستويت معه
في المجلس ولكني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اصغروهم من حيث
اصغرهم الله فقال شريح قل يا امير المؤمنين فقال نعم هذا الدرع التي
في يد هذا اليهودي درعي لم ابع ولم اهب فقال شريح ايش تقول يا يهودي
قال درعي وفي يدي فقال شريح الك بينة يا امير المؤمنين قال نعم
قنبر والحسن يشهدان ان الدرع درعي فقال شريح شهادة الابن لا تجوز للاب
فقال علي رجل من اهل الجنة لا تجوز شهادته سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة فقال اليهودي

امیر المومنین قد مننی الی قاضیہ وقاضیہ قضے علیہ اشہد ان ھذا
ہو الحق اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ وان الدرع درعک

فصل واما کلامہ فی تفسیر القرآن فکثیر وہو مستوفی فی
کتابنا التفسیر المسند باسانیدہ وقد اخرج ابن سعد عن علی قال
واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت
ان ربی وہب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا واخرج ابن سعد وغیرہ
عن ابی الطفیل قال قال علی سلونی عن کتاب اللہ فانہ لیس من آیۃ
الا وقد عرفت بلیل نزلت ام بنہار ام فی سہل ام فی جبل واخرج
ابن ابی داود عن محمد بن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ابطأ علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابو بکر فقال اکرہت امارتی
فقال لا ولکن آلیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوۃ حتی اجمع القرآن
فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ فقال محمد لو اصیب ذلک الکتاب کان فیہ العلم

فصل فی نبذ من کلماتہ الوجیزۃ المختصرۃ البدیعۃ قال علی رض
الحزم سوء الظن اخرجہ ابو الشیخ بن حبان) وقال القریب من قربتہ المودۃ
وان بعد نسبہ والبعید من باعدتہ العداوۃ وان قرب نسبہ ولا شئ اقرب
من ید الی جسد وان الید اذا فسدت قطعت واذا قطعت حسمت (اخرجہ
ابو نعیم وقال خمس خذوہن عنی لا یخافن احد منکم الا ذنبہ ولا یرجو
الا ربہ ولا یستحی من لا یعلم ان یتعلم ولا یستحیی من یعلم اذا سئل عما لا یعلم
ان یقول اللہ اعلم وان الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد اذا
ذہب الصبر ذہب الایمان واذا ذہب الراس ذہب الجسد (اخرجہ
ابن منصور فی سننہ) وقال الفقیہ کل الفقیہ من لم یقنط الناس من رحمۃ اللہ
ولم یرخص لہم فی معاصی اللہ ولم یؤمنہم من عذاب اللہ ولم یدع القرآن
رغبۃ عنہ الی غیرہ انہ لا خیر فی عبادۃ لا علم فیہا ولا علم لا فہم معہ ولا قراءۃ

لاتدبر فيها (اخرجه ابو الضريس في فضائل القرآن) وقال وابردها على كبدي
اذا سئلت عما لا اعلم ان اقول الله اعلم (اخرجه ابن عساكر) وقال
من اراد ان ينصف الناس من نفسه فليحب لهم ما يحب لنفسه (اخرجه ابن عساكر)
وقال سبع من الشيطان شدة الغضب وشدة العطاس و
شدة التثاؤب والقيئ والرعاف والنجوى والنوم عند الذكر وقال
كلوا الرمان بشحمه فانه دباغ المعدة (اخرجه عبد الله بن احمد في
زوائد المسند) وقال قراءتك على العالم وقراءة العالم عليك سواء (اخرجه
الحاكم في التاريخ) وقال ياتي على الناس زمان المؤمن فيه اذل من الامة
(اخرجه سعيد بن منصور) ولابي الاسود الدؤلي يرثي عليا **شعر** الا يا عين
ويحك اسعدينا + الا تبكي امير المؤمنينا + وتبكي ام كلثوم عليه + بعبرتها
وقد رات اليقينا + الا قل للخوارج حيث كانوا + فلا قرت عيون الحاسدينا +
افي شهر الصيام فجعتمونا + بخير الناس طرا اجمعينا + قتلتم خير من ركب المطايا +
وذللها ومن ركب السفينا + ومن لبس النعال ومن حذاها + ومن
قرء المثاني والمئينا + وكل مناقب الخيرات فيه + وحب رسول
رب العالمينا + لقد علمت قريش حيث كانت + بانك خيرهم حسبا ودينا +
اذا استقبلت وجه ابي حسين + رايت البدر فوق الناظرينا + وكنا قبل مقتله
بخير + نرى مولى رسول الله فينا + يقيم الحق لا يرتاب فيه + ويعدل في العدى
والاقربينا + وليس بكاتم علما لديه + ولم يخلق من المتكبرينا + كان الناس اذ فقدوا عليا +
نعام حار في بلد سنينا + فلا تشمت معاوية بن صخر + فان بقية الخلفاء فينا + **فصل**
مات في ايام علي من الاعلام موتا وقتلا حذيفة بن اليمان والزبير بن العوام وطلحة
وزيد بن صوحان وسلمان الفارسي وهند بن ابي هالة واويس القرني وخباب
بن الارت وعمار بن ياسر وسهل بن حنيف وتميم الداري وخوات بن جبير وشرحبيل بن السمط
وابو ميسرة البدري وصفوان بن عسال وعمرو بن عنبسة وهشام بن حكيم وابو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم وآخرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ ایک مدت سے کتاب مستطاب علم الکتاب مصنفہ حضرت
خواجہ میر درد محمدی النسبا وطریقۃ رضی اللہ تعالی عنہ کو دل چاہتا تھا
کہ مطبوع ہو کر اشاعت پذیر ہووے لیکن وہ قباوا سے ضخیم سلوک و
تصوف کا ایک سو گیارہ رسالہ پر مشتمل ہے اور فی زمانناہمت ابنای
روزگار کی کتب مطولہ کی سیر سے قاصر ہے اور نیز اکثر مباحث مسطورہ
اوس کے درمیان اہل سلوک کے دائر بھی نہین لہذا مناسب جانا کہ
بعض عبارات مفیدہ خاص و عام اوس کتاب مبارک کی بطور ملخص کے
نقل کی جاوین کہ القلیل یدل علی الکثیر اور نام اس خلاصہ کا
برکات محمدیہ رکھا اثبات مراتب وشواہد اقربیت و
اظہار دلائل اربعہ انکشاف حقیقت باید دانست کہ
حق سبحانہ بجال ہر موجود از موجودات علویہ و سفلیہ ہمہ وقت حاضر و
ناظر است و ذرہ ذرہ از احوال کلیات و جزئیات اینہا باخبر لا یعزب
عنہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء و ہر آن فیض آلہی بہر موجود
بر سبیل تواتر میرسد و ہر یک از عقول و نفوس و افلاک و کواکب و
عناصر و موالید موافق قابلیت و استعداد خود اخذ فیض مے نماید و
او تعالی بجال ظاہر و باطن ہمہ مخلوقات خود عالم ست و معاملات گوناگون
با بندگان خویش بمیان می آرد پس او سبحانہ شمارا می بیند چنانچہ
شما خود را می بینید و کلام شمارا مے شنود چنانچہ شما کلام خود را می شنوید
و از خطرات و نیات شما واقف ست چنانچہ شما از خطرات و نیات خود
واقف ہستید و ہو معکم اینما کنتم غرض کہ اورا با بندگان خود و بندگان را
با او عجب معیتے و نسبتی ست کہ چنانچہ باید از طاقت بشری بیان آن
نمے آید مگر آنچہ بموجب خلق الانسان علمہ البیان موافق مقدور بشریست

عرفا بیان مے فرمایند بیشتر عوام فہم نمایند یا نمایند و ما علی الرسول الا البلاغ و این حقیقت منکشف می شود بر نفس و ثابت مے گردد در دل از چہار چیز یا بالنقل اعنی بیقین آوردن بر آیات و احادیث و باور داشتن اقوال بزرگان و مرشدان چنانچہ مومنین صلحا و معتقدین باصفا را می باشد و یا بالعقل اعنے بتالیف قضایا رقیاسیہ و اقامت برہان چنانچہ عقلا و حکما را نصیب ست و یا بالملکہ اعنے بمواظبۃ اشغال و اذکار و حصول دوام توجہ الی اللہ بنہج مجہول الکیفیۃ بطرف ذات بے کیف چنانچہ سالکان فی سبیل اللہ و ذاہبان الی اللہ را میسر مے گردد و یا بالمکاشفہ اعنے بمعاملۂ انکشاف حقیقت بے دخل ارادہ و قصد خود محض با جتبار الٰہی کما تقع المعاملات الانبیاء والاولیاء علیہم السلام پس انچہ بر ما بنقل ثابت شدہ است آنست کہ حق تعالے می فرماید فاینما تولوا فثم وجہ اللہ و ہم می فرماید و ہو معکم اینما کنتم و ما یکون من نجوی ثلثۃ الا و ہو رابعہم و لا خمسۃ الا و ہو سادسہم و لا ادنی من ذلک و لا اکثر الا ہو معہم و امثال این آیات و احادیث بسیار ست کہ دلالت بر معیت حق سبحانہ با خلق و علم باحوال ہر موجود و دیدن و شنیدن و دانستن اعمال و اقوال و نیات بندگان می نماید کہ تمام قرآن شریف و کتب احادیث از بیان ہمین قسم امور مملو ست و زبانی بزرگان زمان خود کہ ما را اعتقاد بحقیقت ایشان بدرجہ حق الیقین ست و اعقل و اصدق و اعدل الناس بالتحقیق بودہ اند کہ ہرگز احتمال خطا و تفاوت و تجاوز از حقیقت و صداقت و عدالت در احوال و اقوال و اعمال ایشان امکان ندارد نیز شنیدہ شد کہ در فلان وقت حق تعالی چنین تجلی فرمودہ و در فلان معاملہ چنان الہام نمودہ و در فلان عبادت چنین قرب حاصل شدہ و در فلان امر چنان

تائید منجانب اللہ خلاف رسم و عادت بظہور رسیدہ و امثال این معاملات
بے شمار است کہ تمام عمر در تجربہ آن صرف شدہ و در خارج بالبداہتہ آثار
و نتائج آن معلوم گشتہ کہ مطلق گنجایش شبہہ و تردد نماندہ امّا آنچہ بعقل
یافتہ شدہ آن است کہ نزد ارباب معقول ہم ثابت ست کہ تصرفات و
تاثیرات مجردات در ہمہ مادیات ساری و جاری است چنانچہ نفوس و
عقول را متصرف و موثر می دانند پس واجب تعالی کہ نزد ایشان ہم از
عقل و نفس الطف و برتر است بطریق اولے از ہر موجود بہر موجود نزدیکتر
و قریب تر باشد و معیتہ بی کیف او را بہر مخلوق حاصل بود و امثال
این دلائل و براہین بسیار است کہ از صاحبان عقول صحیحہ پوشیدہ نیست
امّا آنچہ بلکہ در ادراک خود آمدہ آنست کہ بعنایت الٰہی بسبب کثرت
مراقبات و مواظبت اشغال و دوام حالت حضور مع اللہ کیفیتے در باطن
پیدا شدہ کہ ہر آن قوت دراکہ بلا رجوع بہ دلائل و براہین نقلیہ و عقلیہ بے شک
و شبہہ بنہجی ادراک ہستی حق می نماید کہ نفس در انکار آن عاجز است و
ہرگز شبہات و وساوس ہیچ یکے از شیاطین الانس و الجن خلل انداز
اطمینان قلبی نمی شود اشہد ان لا الہ الا اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ عنان
اختیار ہمہ کس بدست اوست ہر کرا خواہد مومن سازد و ہر کرا خواہد بکفر انداز
من یہدی اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ امّا آنچہ بالمکاشفہ بر خویش
روشن شدہ آنست کہ الحمد للہ بموجب تحدیث نعمۃ اللہ گفتہ مے آید کہ اکثر
اوقات معاملاتے بمیان می آرند و مکشوفاتے کشف مے فرمایند کہ
بموجب گفتہ جد بزرگوار من حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالی عنہ
ہمہ اسرار اجمالی تفصیلی شدہ و استدلالی کشفی گشتہ نسبت موروثی بفرزندان
ایشان ظاہر گردید و حق بہ مرکز رسید بلکہ نسبت اصل الاصل کہ نسبت محمدیہ
باشد علی صاحبہا الصلوۃ و السلام سادات بنی فاطمہ را نواخت و بشرف

محمدیه خالصه مشرف ساخت اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی
ابراهیم و علی آل ابراهیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت
علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انک حمید مجید الحمد لله ثم الحمد لله که همه
منازل و مقامات طی گشت و نقطهٔ اخیره دائره بنقطهٔ اولی پیوست له الحمد
فی الاولی و الآخره **کشف ظهور طریقهٔ محمدیه علی صاحبها الصلوة
والتحیة** حقیقت این معامله آنست که جناب هدایت مآب حضرت امیر المحمدیین
حضرت خواجهٔ محمد ناصر محمدی امدنا الله بنصرة سره و قدسنا ببرکة بره
در ایام ظهور این معامله تا هفت شبانه روز ساکت ماندند و هرگز متوجه
باین عالم ناسوت نه شدند و از مقتضیات بشریه که خوردن و نوشیدن
وغیرها باشد هیچ بعمل نیاوردند و تنها در حجرهٔ خاص که معین بود تشریف
داشتند همین در وقت نمازهای مفروضه ما غلامان برای اقتدا
حاضر می شدیم و چه نویسیم که ازین امر دران ایام بر بندگان چه حالت
گذشته و چون هر وقت دروازه حجره بند می بود بنده تنها بران آستان
افتاده می ماند و شب و روز سر بر دهلیز نهاده آهسته آهسته زار زار میگریست
و بخوردن و خفتن اصلا میل نمی کرد و یک وقت بموجب حکم حضرت والده
صاحبه علیها الرحمة و الغفران که بتاکید در محل می طلبیدند و در حضور خود
امر بخوردن طعام مے فرمودند بنا بر امتثال چند لقمه بتکلف مے خوردم
و باز شتاب بر در حجره حاضر می شدم و دیگر اعزه و خدام در اوقات
نمازها می آمدند و بعد ازان بمکانهای خود می رفتند اما بنده همانجا
بر زمین افتاده می ماند هر چند والده صاحبه را این قسم تنها افتاده ماندن
من گوارا نمی شد و بسیار قلق داشتند و آدمان را تقید مے کردند که نزد
من حاضر باشند لیکن بنده هیچ کس را نزدیک آمدن نمیدادم و آنچه
از جنس فرش خواب و تکیه ها وغیره میفرستادند هیچ چیز را ازان بکار نمی بردم

وبهمان عنوان بے اختیاری قدری مخفتم بهرحال چون روز ہشتم حضرت
ذوالافضال عم نواله از راه عنایت برکمال آن با جلال وجمال را بسوئے
ماگرفتاران عالم ناسوت فرستاد و متوجه گردانید بعد افاقه چون باب
حجره را بدست مبارک کشادند و بنده را بر نہج مذکور بر دروازه افتاده
دیدند بحر بخشش نہایت بجوش آمد ونسیم قبول بغایت وزید و بدست
شریف خویش از زمین برداشته بکنار عنایت وشفقت رسانیده بوسه
بر پیشانی داده بسیار کلمات بشارات که حالا از زبان من برنمے آیند
در حق این غلام خود فرمودند فالحمد لله الذی جعلنی اول المہدیین
المخلصین وانی امرت ان اکون اوّل من اسلم واول من بایع علیه
ابی نفسے ہذه الطریقۃ الوثیقۃ العلیۃ الخاتمۃ والحمد لله رب العالمین و
ارشاد نمودند که ای محمدی قلق واضطراب مکن بلکه شادی وخوشے نما
که او سبحانه ما محمدیان را بعجب عنایت خاص نواخته وبعجب شرف
مشرف ساخته که روح مقدس حضرت امام حسن علی جده وعلیه السلام
نزول فرموده بود وتا این قدر مدت ہمین جا تشریف داشت و
القا نسبت خاص کرده فرمود که این نسبت را با متیان وبندگان برسان
وان شاء الله العزیز شروع این نسبت که اکمال شده در وقت حضرت
صاحب الزمان مہدی موعود صلی الله علی محمد وآله ظہور تمام خواہد نمود
پس فرمودند عرض کردم درجناب حضرت امام که این طریقه را طریق
حسن گویانم که ازین جناب ارشاد شده وہم طرف لطف دارد که راه نیکایست
حضرت امام انگشت مبارک خود را در دہن شریف گرفته فرمودند که اے
فرزند این کار دیگر است کار ما نیست اگر اراده ما چنین می بود در وقت خود
طریق خویش را مسمی باسم خود چون دیگران می گردانیدیم ما ہمه فرزندان در
بحر عینیت گم ایم وغریق یک قلزم نام ما نام محمد است ونشان ما نشان محمد

محبت ما محبت محمد است و دعوت ما دعوت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم
این طریقہ را طریقہ محمدیہ باید گفت کہ ہمان طریق محمد است علیہ السلام
وما از طرف خود چیزے بران نیفزودہ ایم سلوک ما سلوک نبویست وطریقۂ
ما طریق محمدی انتہے مکشوفہ منہا چون سالک را حضورے در باطن
پیدا می شود و آگاہی بحق سبحانہ در دل ظہورے نماید واکثر اوقات
او تعالی را حاضر و ناظر با خود می یابد وکیفیات وحالات سرور وانشراح
وانبساط وخوف وادب وشوق حسب اختلاف اوقات بسبب آن حضور
مع اللہ در او ہویدا می گردد این زمان او را داخل در دائرۂ ولایت عامہ
کہ ولایت صغری ست می شمارند وباب تجلی افعالی بر قلب او درین جا
کشادہ می شود واز واق ومواجید غریبہ رومی دہد ودر زمرۂ عوام الاولیا
محسوب مے گردد وچون در باطن او شہود قوی وسعیتہ راسخہ ظہور میکند
کہ افضل الایمان ان تعلم ان اللہ معک حیثما کنت ومعاملہ کالمحسوس
بحاسۂ بصر می شود ومعاملات الہامات بر نہج بے کیفی وتنزیہے بمیان می آید
وجواب وسوال با رب خود بلا واسطہ مظاہر مشہود کردہ مے شود و
قرب دائمی پیدا می گردد او را فائز بمرتبۂ ولایت خاصہ کہ ولایت
کبری است میدانند ودروازہ تجلی صفاتی بر قلب او درین موطن
کشادہ می شود وعنایات والطاف خاصہ مشرف می شود ودر زمرۂ
خواص اولیا شمار کردہ می آید وچون او را استغراق کلی در شہود وہمیان تام
میسر مے گردد ومطلق از شعور خودی پاک مے شود وبلکہ مانند ملائکۂ
مہیمنین مستغرق در مشاہدہ می گردد وہمگی حال او موافق لا یعصون اللہ
ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون می شود بالغ بمرتبۂ ولایت اخص کہ ولایت
علیاست می شناسند وراہ تجلی شیونات ذاتیہ بر قلب او درین مقام
کشادہ می شود وحیرت واستہلاک تام نصیب می گردد ودر زمرۂ اخص الخواص

اولیا شمرده می آید و چون در او جامعیت مراتب عروج و نزول و توجه بسوی خلق و حق بحد اعتدال پیدا مے گردد و آن ہمہ معاملات از علم الیقین و عین الیقین گذشتہ بحق الیقین مے پیوندد و بالکل خفا و غطاء آفاقی و انفسی برطرف می شود و کار و بار تربیت باو سپرد می گردد و امور ہم او تماما سبرا از غلط و خطا و تردد و شبہہ می شود مشرف بشرف کمالات نبوت یقین مے کنند و ظہور تجلی ذاتی مصطلح سلوک درین مرتبہ می شود و نیابت انبیا علیہم السلام و خلافۃ اللہ جل شانہ حاصل می گردد و در زمرۂ کانبیاء بنی اسرائیل حساب کردہ می آید و باتے دیگر ہمہ مقامات جزئیہ مثل کمالات رسالت و اولوالعزمی و قیومیت و خلت و محبت صرفہ و محبوبیت ممتزجہ و محبوبیت خالصہ و حقیقت کعبہ و حقیقۃ قرآنی و حقیقت صلوۃ و معبودیۃ صرفہ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالی عنہ بیان ایما فرمودہ اند و در رسائل بزرگان مجددیہ مفصل مذکور است در ضمن این مرتبۂ کلیہ کمالات نبوت است حق تعالے ہر کرامی خواہد از برگزیدگان خود ازین امور جزئیہ نیز می نوازد و نصب بمنصبے می فرماید یا ہمہ مناصب عطا مے نماید ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم و از گذشت این ہمہ مراتب کلیہ و جزئیہ مرتبۂ محمدیت خالصہ است علے صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کہ محدد این ہمہ مراتب و محیط ہمہ ہاست و توہم تفوق بران ناشئے از جہل و خطا کہ ممتنع التجوز است زیرا کہ کمالات نبوت کہ مرتبۂ کلیہ عالیہ است نیز معنے عام است و متعلق بہ نبوت مطلقہ است و شامل است نبوت ہر نبی را و لہذا خصائص جزئیہ آن مثل کمالات رسالت و اولوالعزمے و غیرہا اشرف و فوق آن نظر بخصوصیت آنہا بزرگان متقدم بیان فرمودہ اند و ہر یک منصبے را زیر قدم ہر یک نبی محسوس نمودہ اند و منصب محمدیت خالصہ مفہوم اخص است و متشبث بذیل اشرف المخلوقات علیہ الصلوۃ والتسلیمات

پس اجمع و ارفع از ہمہ مراتب ست و فوق ہمہ مناصب و ہر کمالی و فضلی کہ
فرض کردہ شود از جزئیات و فروعات اوست و تحت و مادون این مرتبہ
عالیہ جامعہ شاملہ خاتمہ است و باین مرتبہ قصوی کہ خاتمۃ المراتب ست
او سبحانہ ہر کرا از عترت رسول خود علیہ السلام مشرف ساخت و ہر کرا
می سازد و می سازد و ہر کرا خواہد نواخت خواہد نواخت کہ این منصب صاحبیہ
محمدیت خالصہ مخصوص ذوات عالیات ایشان است کہ در اصل
خلقت موجود بلمعات ہمان نور محمدی شدہ اند و استعداد و لعشوبیتہ است
دارند و اکنون ان شاء اللہ العزیز بتصدق رسول اللہ و توسط این برگزیدگان
تا قیامت فیض محمدیتہ خالصہ جاری خواہد ماند و عباد اللہ ببرکات آن
فائز خواہند شد و داخل طریق محمدی گشتہ محمدی خالص خواہند گردید
و این مرتبہ دخول محمدیتہ خالصہ بالقوہ عموما در استعداد ہمہ مؤمنین
و مسلمین امت ست بالفعل ہم خصوصا نصیب ہر کہ از امتیان کردہ اند کردہ اند
و در قسمت کسانیکہ خواہند گردید خواہند گردید و در وقت حضرت امام مہدی
موعود علی جدہ و علیہ السلام قوت تمام خواہد گرفت و ہمہ آفاق روشن
باین یک نور واحد خواہد شد ربنا اتمم لنا نورنا و اغفر لنا انک علی کل شیٔ
قدیر منہا باید دانست کہ قرب بر دو وجہ است یکی قرب وجوبی و یکی
قرب امکانی و قرب وجوبی عبارت از قربی ست کہ از طرف حق یا خلق
لحاظ کردہ شود و بالعموم واجب تعالی را با ہمہ موجودات ممکنہ حاصل است
و الفاظ ہر دو آیتہ کہ نحن اقرب و انی قریب باشد مخبر از ہمین قرب عام است
و این قرب واجب ست کہ وجود با ہمہ وقت ہمہ را شامل حال است و
قرب امکانی عبارت از قربی ست کہ از طرف عبد در علم او بارب خود
حاصل می گردد و بالخصوص بندگان خاص را میسر مے شود چنانچہ از کلمہ
آیتہ و اسجد و اقترب ظاہر می گردد و این قرب ممکن ست کہ امکانا بعض را

باشد وبعض را نباشد وبعضی را بعض اوقات بود وبعض اوقات نبود
وچون این قرب امکانی مخصوص بحقیقۀ ممکنه است ومختص بمرتبۀ عبودیت
در حق بندگان الٰہی وعباد اللہ نافع تر ومفید تر وفاضل تر از قرب
وجوبی است کہ این قرب از کمالات ایشان است وآن قرب از کمالات
رحمان ایشان را ازان قرب وجوبی چہ حاصل کہ آن قرب حق تعالے
را با ہر شجر وحجر است وبا قرب امکانی قرب وجوبی خود البتہ جمع است
پس قرب خواص بندگان وچندان می باشد نسبت بقرب دیگران
باعتبار قرب حق با ایشان وقرب ایشان با حق وممتاز باتیاز یحبہم ویحبونہ
مے شوند ومشرف بشرف رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ می گردند ومراتب
این قرب در بندگان حق بسیار است علی تفاوۃ الدرجات فی الاستعدادات
والملکات والخیرات والادراکات وچون این قرب امکانی بدرجۂ
اتم می رسد وملکہ این نسبت حاصل می گردد مانا بقرب وجوبی می شود
کہ احتمال زوال ندارد وہیچ گاہ زائل نمے شود چہ در حالت
نوم وچہ در حالت یقظہ وچہ در حالت قبض وچہ در حالت
بسط وچہ در حالت عسر وچہ در حالت یسر وچہ در حالت صحت وچہ در
حالت مرض وچہ در حالت موت وچہ در حالت حیات واین حالت
غیر معزولی در مقام کمالات نبوت نصیب می گردد وقرب ولایت این
قدر قوت ندارد زیرا کہ در اصل این نسبت انبیاست علیہم السلام و
ایشان غیر معزولین می باشند بیچارہ اولیا در خطر عزل ونصب گرفتار اند و
سر رشتۂ نسبت ایشان نا استوار نسبت ولایت نسبت مریدی اخلاص است
وان المخلصین علی خطر عظیم ونسبت کمالات نبوت نسبت مرادی واجتبا ست
واللہ یجتبی من عبادہ من یشاء درین نسبت احتمال زوال نیست کہ مضاف
باجتبای حق ست وحق غیر متغیر ودران نسبت احتمال زوال است کہ مضاف

باخلاص عبدیست و عبد سراسر منغمر آیهٔ کریمه ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا
ما بانفسهم در حق اهل نسبت مریدیه است **منها** برانکه یکی علم توحید وجودیست
و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن وحدت مرتبهٔ وجود
منتج می گردد و این علم را صوفیان علم تصوف می خوانند و برای فهمانیدن
این مطلب چند امثله مانند تمثیل آب و موج و حباب و امثال آن بیان
می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که عبارت
از وحدت و واحدیت و ارواح و مثال و شهادت ست و چند الفاظ
برای بیان مطلب خویش مصطلح نموده اند که لاتعین و تعین اول و حقیقة محمدیه
و اعیان ثابته و صور علمیه و فیض اقدس و فیض مقدس و قرب نوافل
و قرب فرائض و اعتبار و لا اعتبار و اطلاق و تقیید و جمع و فرق و تنزلات
و غیرها باشد و تنزلات خمسه را حضرات الخمس هم می گویند و یکی علم توحید
شهودیست و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن وحدانیت
ذات حق تعالی و عدم جواز انفکاک وجود از ذات واجب و ظهور موجودات
باظهار همان یک نور وجود که مقتضای ذات واجب تعالی است منتج
مے گردد و این علم را متکلمین داخل در علم کلام می دانند و بزرگان علم
حقیقت تعبیر می کنند و جدا از علم کلام می شمارند و برای فهمانیدن این
مطلب چند امثله مانند تمثیل عکس و آئینه و شخص و امثال این بیان
می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که مرتبهٔ ذات
و شیونات ذاتیه و صفات و اسما و ظلال اسما و لا امکان و عالم امر و عالم
خلق باشد و چند الفاظ برای بیان مطلب خود مقرر نموده اند که اصل و
ظل و اصل الاصل و قوس و دائره و مرکز و عکوس اسما و عدمات اعتباریه
و حقائق ممکنات و غیرها باشد و دیگر ازین قبیل اصطلاحات بسیار است
و یکی مکیف شدن بحالت توحید وجودیست و آن مشاهدهٔ وجود مطلق ست

در همه موجودات مقیده بنظر بصیرت دائما مع ذوق و شوق و همیشه ملتذ
و معمور بودن بلکه این کیفیت و یکی مشرف گشتن بحالت توحید شهودیست
و آن شهود و حضور ذات واحد حق ست علی الدوام بلا ملاحظهٔ اعتباری
از اعتبارات کونیه و مسرور و ملتذ بودن باطن باین حالت و جذب
کشیدگی دائمی الی الله علی نهج مجهول الکیفیة و حاصل این هردو توحید
یک ست یعنی خلاص قلب از گرفتاری ماسوی الله و خالی کردن دل
از خطرات و تعلقات ماسوی و توسل تام بذات او تعالی و انقطاع از
ما فی الکون که مسمی بالغیر است پس کسیکه بحاصل این هردو توحید رسید
یعنی بکیفیت مذکوره مشرف شد برابر است که علم آن هردو توحید هم حاصل
کرده باشد یا نکرده باشد و مفصل مصطلحات را داند یا نداند او داخل اولیا است
اگرچه در زمرهٔ محققین داخل نیست و کسیکه علم این هردو توحید پیدا کرده
یعنی که مصطلحات را آموخته و فهمیده و بآن حالت نرسیده و باطن را
از گرفتاری ماسوا آزاد نه ساخته و بحضور و شهود حق معمور ننموده داخل در
علمای این فن و مقلدان ست و در زمرهٔ اولیا داخل نیست و اگر نعوذ بالله
جادهٔ شریعت را گذاشته سخنان واهی می گوید چنانچه رائج الوقت ست
مقلد هم نیست ملحد است و مطالب این علم را هم نه فهمیده و ظاهر عبارات محققین
را هم نه دریافته و بی مرادات ایشان نبرده از غلطی فهم خود در هلاکت
افتاده و کسیکه هم علم این هردو توحید دارد و هم بآن مقام فائز گردیده
و باطنش معمور بمعیت حق ست و ظاهرش آراسته بآداب شریعت عارف
محقق ست و ولی اکمل مکمل منتها آدم ست که بسبب مظهریت جمیع اسماء الهیه
خلعت خلافت الله پوشیده و بمعاملات بی انتها از عنایات و الطاف
حق سبحانه فائز گردیده که نه تجلیات حسن الهی را تمام است و نه اشواق عشق
انسانی را انجام اوست که قطب مدار عالم است قطب مدار عبارت ست از

فرد کامل انسانی که در وقت خود یگانهٔ آفاق می باشد و فیض وجودے که
از جناب اعلی بر همه ممکنات می آید اول از همه موجودات عالم بر باطن
قطب مدار می آید بعد ازان بوساطت او این فیض مع لوازم خود که حفاظت
وحمایت و رزق رسانی و غیرها باشد بر تمام عالم منبسط مے گردد و این
خدمتی ست از خدمات آلهیه که بهر کس مے خواهد از بندگان عطا مے فرماید
و هیچ زمانه از قطب مدار خالی نمی باشد که مدار عالم بر وجود اوست
چنانچه وجود خط دائرهٔ پرکار موقوف بر وجود نقطهٔ مرکز آن است و
کشف کونی در باطن این قطب غالب می باشد و عبادت و ریاضت
بدنی بیشتر ازو سرانجام می شود و اکثر از تحصیل علم ظاهر کم نصیب می بود
و رجوع عوام الناس بسوی او بیشتر مے باشد و تصرف و کرامات ازو بظهور
مردمان بسیار می آید و صاحب نسبت جبلی می باشد چنانچه بعضے را ازین
منصب خود هم خبر نمی بود و علی الاکثر مستور الاحوال می باشد و هر چند که
اهل این خدمت را قطب سافل می دانند در مقابل قطب ارشاد که
قطب عالی ست اما از عزیز الوجود ست و تحت مرتبتین قطبین مراتبے
بسیار است از اهل خدمات که اهالی آنها را ابدال و نقبا و اوتاد می گویند و جدا
این خدمات مناصب بسیار است در مرتبهٔ ولایت و این همه اهل خدمات
و غیرهم مع قطب مدار تحت احاطهٔ قطب ارشاد می باشد و گاهے چنان اتفاق
می افتد که هر دو قطبیت یکجا هم جمع می شود و آنکه قطب ارشاد است همان
شخص قطب مدار هم می بود که قیومیت عبارت از همین جامعیت است
و قیوم زمانه چنین شخص را گویند لیکن قطب مدار قطب ارشاد نمی شود و
عادت الله بر همین سنت جاریست و منصب محدثیت خالصه محیط این همه
مراتب قطبین و غیرهما است و محدد درجات قرب و اقربیت ست و متمم
مراتب کمال و اکملیت و همه از تابعان امر صاحب این منصب اعظم می باشند

وگاہ باشد کہ شخصی از محمدیان خالص خداوند این ہمہ مناصب باشد اما
دست صاحبان مراتب سافلہ تا بذروۂ علیای این منصب نمی رسد گو
قطب ارشاد ہم باشد و قیوم زمانہ ہم بود و فتح باب علم لدنے بر قلب صاحب
این منصب از لوازم است و او ست کہ کاشف سر مبہم ست مراد از سر مبہم
امر مبطن ست کہ شامل ہمہ اسرار مبہمہ است و اسرار مبہمہ عبارت از معانیست
کہ قبل از زمان این عارف کسے بآن متکلم نہ گردیدہ باشد و ہم مراد از اسرار
مبہمہ رموز و غوامض ذات و صفات و اسماء الٰہیہ و اسرار شریعت و مقامات
طریقت و نکات حقیقت و دقائق معرفت ست و ہم منظور از اسرار مبہمہ
خفیات حقائق جمیع موجودات ست عموماً کہ انسان کامل اکمل آنرا بیان
می نماید و از ہمہ اسرار حکمت الٰہیہ می کشاید او ست کہ خلاصہ ایجاد ست
یعنی حاصل ہمہ کائنات ست و زبدۂ تمام مخلوقات و مقصود از خلقت ہمہ
موجودات وجود انسانی ست چنانچہ در حق فرد اشرف و اتم و اکمل آن
علیہ الصلوٰۃ و السلام وارد ست لولاک لما خلقت الافلاک و او ست کہ
صاحب ارشاد ست یعنی رہنمای خلق اللہ ست بسوے حق تعالے و بیان
راہ ہدایت چنانچہ باید می نماید و ارشاد مفصل می فرماید و مراتب
ارشاد علی تفاوۃ الاستعدادات بسیار است و ہر کہ در وقت خود نسبت
بہ ابنای زمان ارشاد اتم دارد و حقائق و معارف جدیدہ مفصل مطابق
منقول و معقول بوجہ احسن بیان می کند و معیت اقوی با حق سبحانہ پیدا
کردہ و معاملات قرب او کالمحسوس بجاسۂ بصر است و کشف و عرفان او
از ہمہ تند تر است و توکل صرف نزد این راہ گرفتہ و تحمل محض را حلۂ خود
ساختہ و اخلاق و اوضاع جمیلہ دارد و صاحب اعمال و اقوال پسندیدہ است
و جامع تر در کمالات صوریہ و معنویہ از اکثر ہاست پس او سزاوار آن می باشد
کہ او را بمنصب قطب ارشادی سرفراز فرمایند و این قطب ہم در زمان خویش

یگانهٔ عصر می باشد و اول نور هدایت از جناب الٰهی بر قلب چنین شخص می تابد
بعد از آن بتوسط او در همه عالم منبسط می گردد و همه اولیا و عرفا و علما و صلحا
و اتقیای وقت در ضمن این قطب می باشند و از باطن او فیض می یابند
گو از حال خود خبر دارند یا ندارند و آن قطب را هم از حال بعض خبر بود و یا نبود
اما بروز قیامت این معامله آشکار خواهد شد و هر یک بموجب منصب و
پایهٔ خود پیش ملک حقیقی جل شانه خواهد استاد بالجمله این قطب ارشاد را
کشف الٰهیات بقوت تمام می باشد و کشف کونی ضعیف می بود بعلو رتبه و
قوت نسبت بالعلویات و ترشح علوم لدنیه بر قلب او مدام می باشد و بقدر
ضرورت از علم ظاهر هم باخبر می بود و همه حجابات نورانیه و ظلمانیه از
میان بر می خیزد و مطلق شک و تردد و خفا در هیچ مطلبی از مطالب شریعت
و طریقت و معرفت و حقیقت نمی بود و صاحب قرب عظمی و منزلت کبری
عند الله و رسوله علیه السلام می باشد و قبولیت او در هر دل بعجب لطافت
می بود مگر کسانیکه قلوب آنها داخل در تعریف کالحجاره او اشد قسوة اند و
استقامت از خصائص قطب ست و بظاهر هم او را از مقام خویش کم اتفاق
حرکت می افتد و برای دنیا خود البته مطلق حرکت نمی کند باری کمالات
انسانی و مراتب افراد کاملهٔ آن تا کجا بیان نموده آید که از حد شمار بیرون ست
منها رهروان طریق اصوب و مشتاقان لقاء رب استقامت بر شریعت
دارند و محو در مشاهده کردگار اند و هر یک از چنین کاملان صاحب شریعت
و اهل حقیقت می باشد و بالخصیصه ازین خواص اولیا اصحاب طریقهٔ علیه
نقشبندیه ممتازند که بعجب قوت ایمان ثبات قدم بر جادهٔ شرع شریف
دارند و بطرف کشش باطنی منجذب بسوی دلدار اند جذبهٔ الٰهیه گویا تمام و کمال
بحصهٔ ایشان رسیده و آداب شرعیه کما هو حقها ادا ایشان ادا گردیده نسبت
بیکیف ذات بحت از سحاب بواطن اینها می بارد و تجلیات اسمائیه و

کردہ اند برای تفہیم ہمین یک مسئلہ مبتذل کہ باندک فہمانیدن ذہن نشین
می گردد نفرمودہ اند آن معاملۂ دیگر است کہ بہ بعثت انبیا علیہم السلام تعلق
دارد و آن قرب علیحدہ است کہ بے مشرف شدن بشرف اسلام نصیب
نمی گردد و در حقیقت این قرب خاص کہ نتیجۂ ایمان بخدا و رسول و ثمرۂ ادای
صوم و صلوۃ و تلاوت قرآن و تذکر کلمہ طیبہ است چنانچہ اکابر این طریقہ
را میسر گشتہ در دیگری بنظر نیامدہ و چون نظر کشفے را سر دادہ مے شود
آنچنان شکوہ و حشمت نسبت خواجگان متقدمین رضے اللہ تعالے عنہم
اجمعین بنظر می آید کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالی عنہ ہر چند بہ تزئین
تشریح و تفصیل دیگر کمالات باطنیہ قدر این طریقہ را فزودہ اند و صد چندان
نمودہ اند اما بموجب السابقون السابقون اولئک المقربون از مقتبسان
نور نسبت ایشان مشہود می شوند و بسیار حقوق حضرات خواجہا بذمہ
ایشان ست کہ در نفس الامر از عہدۂ ادائے آن نمے توانند کہ برایند چنانچہ
گردن ما محمدیان خالص زیر بار احسانہای ایشان و عنایات حضرات
خواجگان ست جزاہم اللہ تعالے عنا خیر الجزا سبحان اللہ حضرت خواجہ
بہار الدین نقشبند رض کہ زبدہ و خلاصۂ خواجگان متقدمین و سر چشمۂ این
طریق اند و خلفای ایشان رضے اللہ تعالی عنہم عجب ذوات عالیات داشتند
و خدا وند نسبت خاص نبویہ بودند سیما خواجہ علیہ اللہ احرار کہ ایشان را
نقشبند ثانی می گویند عجب صاحب منزلت عظیمہ اند لائق و سزاوار شیخی و
ہدایت بودہ اند گویا جامۂ ارشاد بر قامت شریف ایشان دوختہ شدہ بود
کہ چنین استعداد شیخت مع کمال قوت ارشاد کم جمع می شود لہذا ارشد و
شہرۂ ایشان در زمان ایشان بسیار گشت و سلاطین و امراء ہم رجوع
آوردند و اسباب ظاہری و تجمل دنیوی نیز جمع گردید و در متاخرین این
سلسلہ حضرت خواجہ عبد الباقی المعروف بباقی باللہ عجب نفس مقدس مطہر

داشتند و صاحب نسبت صحیحہ نقشبندیہ بودند قطع نظر ازین کہ ایشان از
خداوندان نعمت و اہل حق ماانند فقیر بالذات سخت معتقد جناب ایشان ست
مرا بالطبع اوضاع بے تکلفانہ و معاملات بے نفسانہ ایشان کہ مسموع گشتہ
نہایت خوش می آید الحق کہ فانی فی اللہ و باقی باللہ بودند و اگر حضرت
مجدد در چنین مرشد ملک سیرت نمی یافتند در حین حیات ایشان این قدر
بعلو مرتبہ ترقی نمی فرمودند اذا اراد اللہ شیئا ہیأ اسبابہ

بیان سلوک طریقہ محمدیہ باید دانست کہ بزرگان و اکابر ہر طریق
از طرق ارباب سلوک در امت مرحومہ محمدیہ برای ایصال الی اللہ
اشغال و اذکار و ریاضات و مجاہدات وضع کردہ اند و ہر کس بہر طورے
کہ راہ یافتہ بدان راہ تابعان خود را دلالت نمودہ و ہمان طریق را اقرب
طرق پنداشتہ طالبان را بآن طریق رہنمائی نمودہ چنانچہ اکساب ہر طریق
بنہج علحدہ است بعضے امر بمراقبات می فرمایند و مشغول بلطائف باطنیہ
می گردانند و بعضی حکم بمطالعہ وحدت در کثرت می کنند و متوجہ بحواس ظاہرہ
می سازند و بعضے تصور مرشد می آموزند و بعضے پاس انفاس تعلیم مینمایند
و بعضی ذکر جہر و بعضے ذکر خفیہ تلقین می کنند و بعضے حبس دم و نفی اثبات
می کنانند و امثال این بسیار چیز ہاست مانند انہد و نصیر ا محمود او ذکر
حدادی و ذکر ارہ و ذکر قمری و ماننا کلہا کہ بدان امرے فرمایند و سالکان را
مشغول می گردانند و اگر چہ محمدیان خالص نیز مثل دیگران بموجب تبعیت
مرشدان خود در اوائل حال اشغال و اذکار معمولہ طریقہ نقشبندیہ و قادریہ
کہ از پیران رسیدہ آمدہ است تلقین می فرمایند و القائے نسبت باطن توجہ
و مراقبہ بوضع شیوخ مجددیہ می کنند اما در اواخر کار محض بتوسط کلام اللہ
ترقیات حاصل می نمایند و ہمین امام مبین را کہ قرآن مجید باشد پیشوای خود
مے سازند اعنی بموجب یقبل التوبۃ عن عبادہ و انہ کان توابا اول توبہ و استغفار

صفاتیہ ضمن امتیاز ایشان را سرسبزمی دارد جامع مرتبۂ تنزیہ و تشبیہ اند
و با وجود تفرقۂ مراتب تشبیہات ہمان متوجہ تنزیہ با آنکہ کلمۂ ہمہ اوست
بر زبان نمی آرند ہیچگاہ خبر او در خاطر ایشان راہ نیافتہ و با وجودی کہ
بحرف عینیت و اتحاد لب نمی کشایند خبر یکے در دل ایشان قرار نہ گرفتہ
حال توحید از شمع بواطن ایشان روشن است چنانکہ قال توحید نقل مجلس و
ہر انجمن معنی التوحید اسقاط الاضافات از آئینۂ قلوب مصفای این پاکان
جلوہ گر است و سر رشتۂ اقامت حدود اللہ در کف این نائبان آن سرور
علیہ الصلوٰۃ والسلام غرض کہ نسبت اصیل و لطیف این بزرگواران مع اللہ
بس عظمی ست و رابطہ ایمان و محبت این برگزیدگان مع الرسول نہایت
اقوی در ظاہر و باطن سالک مسلک نبوت اند و در صورت و حقیقت
تابعان اتم شریعت گویا مقصود از آفرینش نوع انسانی ظہور وجود شریف
این چنین بزرگان بابرکت ست والحق کہ قرب الطفے کہ این برگزیدگان را
مع اللہ حاصل می باشد مقتبس از مشکوٰۃ قرب نبوت است و صاحب کمالات
نبوت اند و مقدم بقدم شارع خود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر وند و ازین میان
علی الخصوص اہل خانوادۂ مجددیہ بارک اللہ فیہم بسیار صحیح النسبہ اند و حضرت
مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کہ بقوت تمام عالم ظاہر و باطن بودہ اند
اکثر مصطلحات مقامات سلوک درین طریقہ و تنقیہ زیادہ فرمودہ اند و بحال
خلفاء ایشان بر ہمین وطیرہ مصطلحۂ ایشان سالکان را سلوک می کنانند و
بشارات موافق اصطلاح ایشان می دہند گو این بیچارگان سر آن در نیابند
یا نہ و حقیقت آن را فہمند خواہ نہ فہمند ان شاء اللہ تعالی در قبر و روز قیامت
نتائج و ثمرات این نسبت ایمانیہ را خواہند دید و آن اصطلاحات قدیمۂ
حضرات خواجگان اقدمین قدس اللہ اسرارہم گویا بالفعل در سلسلۂ ایشان
مفقود شدہ یعنی لقلب ماندہ و کاروبار دیگر برائے سالکین برپا کردہ اند کہ

ابعد از روی علم و بیان و اقرب از راہ عمل و مواظبت آنست یعنی آنچہ
از مکتوبات شریفہ و دیگر تصانیف ایشان شرح مقامات باطنیہ مفہوم
می شود راہ بس دور و دراز و متعسر الحصول معلوم گردد و ہمت از تحصیل آن
یاس بہم می رساند بلکہ عقل استبعاد می نماید و منکرین خود باور نمیدارند
و انکار محض می کنند و معتقدین اکثر نا فہمیدہ مقر اند کہ محل اعتنا نیست
و اعتباری ندارد اما درین قسم بیان ہم حکمتہاست کہ استعدادات اہل
زمان ایشان و حوذ قوت ناطقہ ایشان مقتضی ہمین تعبیرات بود و الحق
تا کہ باین نہج عظم و شان و استعارات شبہہ بیان مقامات و مراتب باطنیہ
کردہ نشود این عوام نافہم اعتباری نمی نہند و بخاطر نمی آرند و براہ نمی آیند
و فائدہ معتد بہا بر نمی دارند فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ و آنچہ در سلوک ایشان
بعمل می آید و از برکت اصحاب ایشان و از مواظبت اشغال و اعمال معمولہ
ایشان کیفیت حضور و شہود و جمعیت باطن و خلو قلب از خطرات ماسوے
حاصل می گردد معلوم می شود کہ این راہ بس اقرب ست و فی الواقع موصل
الی الحق و الی رسولہ بطریق سہل ست چنانچہ اگر منصفے قدرے آگاہے
باطن و نسبت مع اللہ بہرہ از عقل و شعور داشتہ باشد بہ بیند کہ آنچہ در
زمان قلیل باندک دریافت صحبت خلفاء ایشان باطن سالکان مبتدیان
اینہا را حضور و جمعیت و نورانیت ایمان و اتباع شریعت حاصل ست
در اکثر صاحبان طرق دیگر کہ خود را از منتہیان می شمارند نخواہد بود نہایت
کمال دیگران مطالعہ وحدت وجود و مشاہدہ وحدت در کثرت ست
کہ بر افواہ وابستہ عوام ہم جاریست و ہر ہنود و جوگی بآن متکلم است و برای
حصول این کیفیت ایمان ہم شرط نیست کہ ہمہ فرق کفار نیز از آن گفتگو
دارند و سریان وجود را در موجودات می یابند پس حضرات انبیا علیہم السلام
برای ہمین قدر سہل مبعوث نہ شدہ اند و آن ہمہ جدال و قتال کہ با کفار

از گناهان می کنانند و خود هم هر وقت توبه از خروج هواهای نفسانیه و هوسهای
طبیعیه می کنند بلکه تائب از گناه شعور هستی و انانیه خویش می شوند و خود پرستی
و تن پروری را معصیت کلی پنداشته منشا سیه شر و فسادها می دانند و
هر لمحه تکرار کلمه لاحول ولا قوة الا بالله نموده بالکل خالی از توهم خودی می گردند
و چون این کیفیت توبه از گناهان ظاهر و باطن در نفس ثابت مے شود
و ظاهر و باطن سالک پاک ازین الواث می گردد بشارت مقام صلاح که
مرتبه از مراتب قرب حق ست می دهند و در زمرهٔ اولیائے که مسمے به
صالحین اند حساب می نمایند و بموجب واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة
ودون الجهر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین و حسب الحکم
ادعوا ربکم تضرعا وخفیة انه لا یحب المعتدین ذکر اسم الله را در نفس مدرکه حقیقت
قلب ست راسخ می گردانند و در ابتدا برای آموختن ذکر باین طور تعلیم
می کنند که زبان بکام چسپانده چشم بسته سرنگون شده بطرف پستان چپ که
جای قلب صنوبری است لحاظ نموده متوجه قلب خود گشته بدل مانند خطره
وارده که در دل می آید بلا حرکت زبان و بے شراکت نفس همین کلمه الله الله
را باید گفت و چون این ذکر قلبی قائم می گردد بهمین قسم بلطائف دیگر که لطیفه
روح و سر و خفی و اخفے و نفس باشد ذکر می کنانند و چون تمام بدن ذاکر
می گردد این را ذکر سلطان می خوانند و چون این کیفیت ذکر قوت میگیرد
بشارت مقام ذکر که مرتبه از مراتب قربت ست می دهند و در طائفه
اولیای که مسمی بذاکرین اند شمار می کنند و بموجب قل الله ثم ذرهم چون در
قلب تذکر این اسم مبارک جا می گیرد و بسبب استیلاے این ذکر بر قلب
خطرات کم می آید درین حالت بشارت مقام تذکر خالص می دهند و در زمرهٔ
اولیای که مسمی به متذکرین اند حساب می نمایند و اگر حسب بشریت درین تذکر
نسبت به شدت ذکر فتوری واقع می شود و غفلتی راه می یابد بموافق

واذکر ربک اذا نسیت باز متنبه شد وسر رشتهٔ دوام ذکر را از دست نمی دهند تا اینکه بالکل از زوال ذکر محفوظ گشته مبشر باین معنی میگردند که یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ودرین حالت بشارت مقام صلوٰة دائمی که مرتبه از مراتب قرب ست میدهند که هم فی صلوتهم دائمون وصاحب این حالت را داخل در جماعهٔ اولیائے که مسمے به مصلین اند می شناسند وبموجب وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون چون تحمل شدائد وبلایا بسبب قوت نسبت حضور وغلبه حالت معیت در باطن پیدا می شود وخاطر از وجدان مکروه وفقدان مرغوب پراگنده نمی گردد بلکه از رسیدن مصیبت زیاده رجوع الی الله بهم میرسد درین حالت بشارت مقام صبر می دهند ودر جماعهٔ اولیائے که مسمی بصابرین اند می شمارند وکذا الشکر وغیره من الحالات والمقامات وبموجب والله بصیر بالعباد وعلیم بذات الصدور ویعلم سرکم وجهرکم از تصور معانی این آیات کیفیت حضور وآگاهی در باطن بهم مے رسانند ودر هر وقت وهر جا بجهت حالت ادب ومشاهدهٔ رب مسرور مے باشند وسطالعهٔ والله بکل شئی محیط وعلی کل شئے شهید وعلے کل شئے قدیر احاطه بے کیف وشهادت بلا کلام وقدرت بلا عجز حق تعالے را مدام در چشم بصیرت نصب العین می دارند ودرین حالت بشارت مقام معیت که مرتبه از مراتب قرب ست می دهند واهل این مقام را داخل در گروه اولیائے که مسمی به مقربین اند مے دانند وبموجب ما عندکم ینفد وما عند الله باق استاط همه اضافات وجودیه از طرف خود کرده سراپا مملو از نور وجود موهوب حقانی گردیده فانی فی الله وباقے بالله می شوند وچون این حالت قوت می گیرد بشارت مقام اصطفا می دهند وداخل در زمرهٔ اولیائے که مسمے بابدال اند می شمارند وکریمه اولٰئک یبدل الله سیاٰتهم حسنات شرح احوال

صاحبان این مرتبہ است و بموجب سنریہم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم حتی
یتبین لہم انہ الحق بمشاہدۂ صنائع و بدائع قدرت الٰہیہ در مرتبۂ آفاق
و معائنۂ کمالات و ظہورات صفاتیہ و اسمائیہ او سبحانہ در عالم انفس طی مراتب
علم الیقین و عین الیقین کردہ بمرتبۂ حق الیقین فائز مے گردند درینحالت
بشارت مقام تحقیق می دہند و داخل در جماعۂ اولیائے کہ مسمی بہ محققین اند
می شمارند و بموجب و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین بنفی
ارادات و مرادات خویش کردہ اسقاط اضافت قصد و ارادہ از طرف
خود نمودہ بالکل خالی از خواہشہای طبیعیہ و نفسانیہ گشتہ تابع مشیت اللہ
شدہ مرید ارادۂ فعال لما یرید مے گردند درین حالت بشارت مقام
نفی ارادات و نفی مرادات مے دہند و داخل در زمرۂ اولیائے کہ مسمے
بہ مرادین اند مے دانند و بموجب من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ترک اسباب
دنیویہ و علائق فانیہ باطنا کردہ اعتماد کلی بر رزاقیہ حق و وکالت مطلق
او تعالی می نمایند و بالکل حجاب اسباب از خاطر مرتفع مے گردد و غیر از
امر مو ہوم مے نمی نماید و سوای دروازۂ مشاہدہ مسبب نمی کشاید درینحالت
بشارت مقام توکل معنوی می دہند و در زمرۂ اولیائے کہ بمعنی گویا از
جملہ متوکلین اند می پندارند اما چون این حالت قوت مے گیرد و ظاہر
و باطن یک شدہ توکل صوری با توکل معنوی جمع می گردد یعنے در ظاہر
ہم بلا اسباب مقررۂ دنیویہ بوضع درویشانہ گذران میسر مے آید و درین
حالت بشارت مقام توکل حقیقے می دہند و در جماعۂ اولیائے کہ مسمی بہ
متوکلین محبوبین اند می شمارند کہ واللہ یحب المتوکلین الحمد للہ ثم الحمد للہ
علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون و بموجب ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم
ولا ہم یحزنون چون حزن خوف ما سوی اللہ از باطن دور مے شود یعنے
حزن مفرط از حد و خوف زیادہ از مقتضائے طبیعی کہ حجاب مشاہدہ گردد

رفع می گردد و اطمینان کلی حاصل می شود بشارت مقام مامون میدہند

ومن دخله کان آمنا وبموجب یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک

راضیة مرضیة چون رضای تام و اطمینان کلی نصیب مے گردد و بشارت

مقام رضا و اطمینان می دہند و بموجب الا للہ الدین الخالص چون از

خلوص حقیقی کہ فوق آن مرتبہ در مراتب قرب الٰہی متصور نیست و اقرب

بحضرت ذات بحت و اشمل ہمہ صفات کمالیہ حقانیہ است و اجمع جمیع

اسمار حسنار ربانیہ است بہرۂ اتم می یابد بشارت منصب محمدیتہ خالصہ

می دہند وعلی ہذا القیاس جزئیات بشارات ومقامات وحالات

سلوک طریقۂ محمدیہ بسیار است کہ بر صاحب این نسبت خود بخود در تلاوت

قرآن شریف منکشف خواہد شد راہ دریافت آن نمودیم و پردہ از

پیش نظر باطن کشودیم کہ القلیل یدل علی الکثیر اللہ اللہ گوش الہام نیوش

محمدیان خالص در ہر مقام از ہر پردہ کہ باشد غیر از صدائے کلام اللہ

نمی شنود و دیدۂ شہود آرمیدہ مومنان صادق در ہر آئینہ ہر صورت

کہ بود جز جلوۂ تجلی آلٰہی نمی بیند لہم وجوہ ناضرة الی ربہم ناظرة انتہیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ لمعۂ نور ہے حضرت نے فرمایا نسبت حضرت

خواجۂ میر درد کی حضرت میرزا صاحب سے بڑہی ہوئی ہے یہ خدا کا

فضل ہے اور حضرت پیر و مرشد نے بہی ایسا ہی فرمایا حضرت پیر و مرشد

سے راقم نے وقت ختم پڑہنے کا دریافت کیا تہا آپ نے فرمایا بعد

صبح کے یا بعد مغرب کے اسکا معمول ہی نالۂ عندلیب مین تحریر فرماتی

ہین کہ ولایت صغریٰ مین توجہ مرشد کو بہت دخل ہے کہ وہ خود اوسکا

مقام ہے اور ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیا ہے توجہ خاص آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمین درکار ہے واللہ اعلم موافق تحقیق اکابر مجددیہ

کے لطیفہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے اور لطیفہ روح زیر قدم حضرت نوح وحضرت ابراھیم علیہما السلام کے اور سر زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے اور خفی زیر قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے اور اخفے زیر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے حضرت شیخ ابو الرضا کے نزدیک سر خفی اخفے اعتبارات روح کے ہین یعنی وہی روح ایک اعتبار سے سر ہے اور ایک اعتبار سے خفی اور ایک اعتبار سے اخفے اور بعض اکابر سب لطائف مذکورہ کو قلب مین فرماتے ہین واللہ اعلم مبدء ومعاد مین حضرت عیسی علیہ السلام کو حضرت موسی علیہ السلام سے افضل تحریر فرمایا ہے اور مکتوبات شریفہ امام ربانی رح مین حضرت موسی علیہ السلام کو غلبہ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسے مین غلبہ کمالات ولایت کا لکھا ہے تو مطابقت بین القولین اس سے معلوم کرنا چاہیے کہ حضرت عیسی علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمائینگے تو یہ مناسبت آپکی بہ نسبت حضرت موسے کے ظاہرہ باہرہ ہے انوار لطائف خمسہ مین بھی اختلاف ہے ع قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید غنی شاکر افضل ہے یا فقیر صابر یہ بحث قدمائے متاخرین سے ہے فقہ احکام ظاہر قرآن وحدیث کی اجتہاد ہے فقہائے مذاہب اہل سنت وجماعت کا علیہم الرحمہ اور فقہ رموز باطن کتاب وسنت عرفان ہین اولیاء اللہ کے مرشد کامل وہ ہے جو معاملات کو معلوم ومعقول ومشہود ومکشوف کردے مرید پر حضرت کو بارہا لوگون نے کعبہ شریف وغیرہ مین دیکھا ہے قال بعضہم ارواحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا ایک صاحبزادہ حضرت قبلہ کے سید میان صاحب تھے ابتدا سے اون کو جذب قوی تھا مزار مبارک اونکا جوار مسجد شریف مین ہے رسالہ حسن معاملہ مین جو ایک بزرگ کا بیان ہے کہ منکر نکیر سے مذاق

کیا تہا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ وہ مرید حضرت خواجہ ضیاء اللہ کے تہے
اور حضرت پیر و مرشدسی معلوم ہوا کہ اون کو استفادہ اعلی حضرت
شاہ محمد آفاق رض سے تہا حضرت شاہ گل رح کی تصانیف مین سے ایک
رسالہ شواہد التجدید نظر سے گذرا اور کحل الجواہر آپ کا رسالہ معمولات
مظہریہ مین ہے اور بعض مکاتیب انتباہ مین درج ہین اور مکتوبات
مناظرہ آپ کے اور شیخ ابو الرضا کے انفاس العارفین مین مذکور ہین
جب طرفین نے ایک دوسرے کا مقام معلوم کیا بحث نہی راقم نے
حضرت پیر و مرشدسی دریافت کیا تہا صاحبزادگان مجددیہ کی نسبت
جو اوس وقت مین تہے آپ نے فرمایا نسبت مولوی مظہر صاحب کی قوی
ہے رحمۃ اللہ علیہ نسبت رسل اولو العزم کی بمنزلہ اصول کے ہے اور
سائر رسل وانبیا علیہم السلام اون کے توابع ہین تو اولیاء اللہ مین علے
تفاوت الاستعداد اون کی نسبتون کا ہی ظہور ہوتا ہے مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب نے رسالہ ارشاد رحمانی جو تحریر فرمایا مطالعہ مین
راقم کے آیا الحق کلام الملوک ملوک الکلام مولانا مولوی عبدالکریم صاحب
نے علاوہ کتب احادیث کے جو حضرت نے درس فرمایا حصن حصین تین
بار اور موطا امام محمد علیہ الرحمہ کی حضرت سے سماع کی اور گیارہ بار دور
قرآن شریف کا پایا حضرات چشتیہ کے مصنفات سے سیر الاولیا
وسبع سنابل وجامع العلوم ملفوظات حضرت مخدوم جہانیان رض اور
بحر المعانی نظر سے گذری تذکرہ بحر المعانی کا اخبار الاخیار مین ہے حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو موافق تحقیق بعض اکابر کے نسبت خلفای ثلثہ
کی بسبیل امانت پہونچی تہی لہذا طریقہ چشتیہ مین بہی کئی شعبہ پیدا ہوئے
چنانچہ نظامیہ وصابریہ وسراجیہ معلوم ہین حضرت حجۃ اللہ نقشبند
رضی اللہ عنہ کا مذکور ہے کہ آپ نے ایک جلسہ مین فرمایا کہ اس زمانی کے

سالک عارف جب مدینہ نہین رکہتے اس پر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے
ایک عرفان ... سنایا آپ کو بہت مطبوع ہوا فرمایا کہ اسے زر سے لکہنا چاہیے
اور حضرت حجۃ اللہ رض تفسیر قرآن وغیرہ مین بہت نکات تازہ فرمایا کرتے
تہے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نسبت نقشبندیہ و قادریہ وغیرہ
سب مین ارشاد فرماتے تہے تاریخ وفات حضرت خواجہ ضیاء اللہ
رضی اللہ عنہ کی چہارم ربیع الاول ہے مزار مبارک شہر شریف مین ہے
اور تاریخ وفات حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کی شب جمعہ
بست وچہارم صفر سنہ ۱۲۹۵ ہجری ہے مزار مبارک دہلی شریف مین بیرون
ترکمان دروازہ ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہماری [illegible] والدہ بزرگوار
تہین اون کی عمر اسی برس کی تہی ہر روز اسی رکعتین فرض اور نفل
پڑہا کرتی تہین آخر مین بینائی بہت کم ہو گئی تہی ایک شب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ نے ہاتہ اپنا اون کی آنکہون پر
پہیر دیا جب سے بخوبی نظر آنے لگا حضرت پیر و مرشد کے صاحبزادے
میان رحمۃ اللہ صاحب اور میان نعمۃ اللہ صاحب سلمہما اللہ تعالے کا نام
حضرت صاحب قبلہ نے رکہا ہے اللہ تعالے اون کو وراثت صوری و
معنوی سے اون کے آبا کرام و پیران طریقت کی مشرف فرمائی اجماع
وقیاس کی سند علمانے آیات واحادیث سے فرمائی ہے تو اون کو بہی
جزو کتاب وسنت جاننا چاہیے اور حضرت امام شافعی رض کا قول ہے
کہ الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ قادریہ حضرت غوث اعظم
رضی اللہ عنہ مین اور چشتیہ حضرت سلطان المشائخ مین مشرب محمدیہ کے
قائل ہین اور نقشبندیہ ومجددیہ حضرت شاہ نقشبند رض وحضرت مجدد
قدس سرہ مین نسبت خاصہ محمدیہ فرماتے ہین اور حضرت خواجہ ناصر
وخواجہ میر درد رضی اللہ عنہما اپنی نسبت ایسا تحریر فرماتے ہین بلکہ طریقے کا

نام طریقۂ محمدیہ رکہا ہے مقصود اس سی ظہور کمالات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے ان حضرات مین **لطائف** خمسۂ عالم امر کو عروج طرف اپنے اصول کے ہوتا ہے اور وہ دل نورانی ظلمت امکانی سے پاک اور مبرا ہوکر اپنی اصل مین فنا و بقا پیدا کرتا ہے تو یہ اسرار سنو کہ والنجم اذا ہوی الخ **حضرت** مجدد رضؓ نے ایک مکتوب مین کسی قدر بیان مقام شہادت و صدیقیت کا مجمل طور پر فرمایا ہے اور مقام شہادت کو ولایت اولیا سے بمراتب بلندتر لکہا ہے اور فرمایا ہے کہ انبیا کو وحی ہوتی ہے اور صدیقین کو الہام ہوتا ہے **حضرت** نی فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان بڑے بزرگ تھے جس بزرگ کو سنتے تھے اون کی ملاقات کو جاتے تھے اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کو ایک نبی سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو دو سے اور بعض کو زیادہ سے اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نسبت ہوتی ہے تو آپ کے معجزے اوس سے کرامت ہوکر ظاہر ہوتے ہین **اعلی حضرت** شاہ محمد آفاق رضؓ کے پہلے ایک بہائی آپ کے پیدا ہوئے تھے محمد مشتاق اون کا اسم مبارک تہا عالم طفلی مین اون کا انتقال ہوا **ایک** خادم قدیم حضرت قبلہ کا امام علی نام تہا اکثر جذب اوس کو ہوجاتا تہا وہ کہتا تہا کہ مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جناب مین رسائی ہے **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان رضؓ نے کعبے کو نپایا معلوم ہوا طواف کو حضرت چراغ دہلی کے گیا ہے پہر آپ کعبے سے حضرت چراغ دہلی کی خدمت مین آئے حضرت چراغ دہلی کی نسبت بہت عالی تہی **ایک بار** حضرت قبلہ نے حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ سدا سہاگ تمہارے ادراک مین کیسے لوگ ہین آپ نے کہا کہ مین اون کو نیک جانتا ہون فرمایا کہ مین بہی یہی کہتا ہون **منجملہ** مصطلحات صوفیہ کے اطوار و آثار تنزیہ و تشبیہ علم حصولی و حضوری لوامع و طوالع

ولوائح عزیمت ورخصت کمون وبروز وغیرہ ہین منجملہ کتب تصوف
کے تعرف نوادر الاصول حکیم ترمذی رسالہ قشیریہ مع شرح حدیقہ حکیم
سنائی رح مکتوبات حضرت یحیی منیری رح انوار العیون ومکتوبات حضرت
عبدالقدوس گنگوہی رح معارج النبی مثنوی مولانا یعقوب صرفی رح مصباح الہدیہ
ترجمہ عوارف نفقرات حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمہ رباعیات
ومثنوی حضرت باقی باللہ رح کے اور رسائل اربعہ حضرت میر درد رح موسوم بہ
نالہ درد وآہ سرد ودرد دل وشمع محفل نظر سے گذرے حضرت سے
مقامات طریقہ کو دریافت کیا تھا آپ نے اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رح
سے نقل فرمایا کہ اللہ ایک محمد برحق یہی مقام ہے حقائق انبیا کو حقائق
الٰہیہ سے مناسبت خاص معلوم ہوئی یعنی حقیقت ابراہیمی کو حقیقت کعبہ
سے اور حقیقت موسوی کو حقیقت قرآنی سے اور حقیقت محمدی کو حقیقت
صلوۃ سے اور حقیقت احمدی کو معبودیت صرفہ سے واللہ اعلم قول اکابر
جو ختم طریقہ یا کمالات کے قائل ہوئے ہین کسی اعتبار سے صحیح ہے اور ظاہر
ہے کہ اولیاء اللہ مین ظہور کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہین تو اس نظر سے بھی اوسکو
صحیح کہہ سکتے ہین واللہ اعلم معنی کلمۂ طیبہ کے حضرت نقشبند رح سے منقول
ہین اور حضرت امام ربانی رح اوس کو مشتمل کمالات ولایت ونبوت پر
فرماتے ہین تو حقیقت کلمہ ہوئی اور حقیقت صلوۃ بھی ایک مقام ہے مقامات
مجددیہ سے اور حضرت نقشبند رح کا قول ہے کہ نماز ناگاہ تراکست و
روزہ ماتفی ماسوا اور رسالہ اسرار الصلوۃ حضرت میر درد رح کا اس باب
مین نظر سے گذرا اور حقیقت صوم بھی ایک مقام بعض رسائل مجددیہ مین نظر
سے گذرا اور اسرار ح نالہ عندلیب مین تحریر فرمائے ہین واللہ اعلم عرصہ
نو برس کا ہوا کہ راقم حاضر خدمت حضرت قبلہ کے ہوکر مشرف بارادت وبیعت

ہوا تھا اور ایک بار بموجب سنت صحابہؓ کے تجدید بیعت سے بہرہ ور ہوا
اور اس کے علاوہ بھی حضرت کے مصافحے سے وقت خاص مین
سرفراز ہوا بموجب اجازت حضرت پیر و مرشد کے بعض معاملات
جو پیش نظر سے گذرے تحریر ہوتے ہین آز انجملہ حضرت خواجہ خواجگان
شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی اور
جیسے تشہد نماز و حالت مراقبہ کی وضع ہے اسی طرح آپ کو دیکھا اثنائے
توجہ باطن مین جو بحال راقم مبذول تھی جو کیفیت وارد ہوئی اداکرنا دشوار
ہے اور ماہتاب و آفتاب بھی مکشوف ہوا بعد ازان وہ انوار نظر سے
غائب ہوگئے اور نسبت بے کیف نے عجب لطف سے ظہور کیا بعد
توجہ کے زبان فارسی مین بشارت خلافت سے سرفراز فرمایا اور بہت
سے برکات حاصل ہوئے آز انجملہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے
طرف متوجہ تھا کہ آپ کو ایک جواہر نگار مرصع و مکلل کرسی پر معلق دیکھا
آپ کو اس طرح پر دیکھنا حضرت پیر و مرشد سے بھی راقم نے سنا ہے
بارش انوار کہ مثل برق درخشان کے متواتر تھی نظر کام نہین کرتی تھی
داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار + گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد +
از انجملہ حضرت مجدد الف ثانی محبوب صمدانی رضے اللہ عنہ کی طرف
مراقب تھا کہ زیارت حاصل ہوئی وہ قامت زیبا ہنوز نظر مین ہے
از روی نوازش پیشانی مبارک کو راقم کی پیشانی سے ملا اور اجازت
بھی آپ کی طرف سے مفہوم ہوئی اور عجب فیض وارد تھا کہ تمام بدن سوزندہ
ہوگیا تھا آز انجملہ حضرت خواجہ میر درد رضے اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا
اور وہ فیض خاص جس کو شروط بسیادت آپ نے تحریر کیا ہے زبان
حال سے التماس کیا کہ ایک مقام عالی شان عیان ہو کر منجذب فرمائی
ظاہر و باطن ہوا وسعت اوس کی تحریر و تقریر سے افزون ہے آز انجملہ

راقم اپنے جداعلی حضرت مخدوم جہانیان رض کی طرف مراقب تہا کہ ایک
تخت نورانی پر رونق افروز دکہیا تجلی انوار بصورت جواہر آبدار کے
نمایان تہی اور ایک چتر عالی شان سر مبارک پر جلوہ افروز تہا التفات
تمام حال زار پر فرمایا اثناے التفات مین ایک چتر نورانی راقم پر متجلی ہوا
اور مصرع ارشاد فرمایا جو ہنوز راقم کے حافظہ مین ہے ازانجملہ حضرت
محبوب الہی کو معاملۂ خاص مین دکہیا تہا اور ایک بار لباس سبز رنگ
مین بہ نزاکت تمام دکہیا اور حضرت امیر خسرو بہی نظر آئے زلفین دراز
اور چشم دنبالہ دار رہتی ازانجملہ اعلی حضرت امام الطریقہ شاہ محمد آفاق
رضی اللہ عنہ کی طرف سے امیدوار التفات و توجہ تہا کہ زیارت سے
کامیاب ہوا لطف توجہ عالی کا بیان سے باہر ہے بشارت ارشاد
وقرب اتم کی فرمائی جس سی امید قوی حالا واستقبالا ہے حدیث شریف
نظر سے گذری تہی کہ بعض امتی بے حساب وکتاب داخل بہشت ہونگے
خدا کی شان وقت حضوری کے یہ حدیث یاد آگئی اور زبان حال سے
راقم نے التماس کیا اسپر حضرت فاروق اعظم رض نے اپنی زبان مبارک سے
فرمایا انت منہم عربی مین ایک بار قیلولہ کا وقت تہا خود بخود حضور سے
ہوگئی دکہیا ایک تخت کئی پہلو کا ہے اوسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جلوہ افروز ہین اور ملائکہ کچہہ عرض کرنا چاہتے ہین اون کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے منع کیا اور ازروے نوازش روئے
مبارک راقم کی طرف فرمایا ایک بار وقت خواب انوار آنا شروع ہوئی
بعد ازان حضوری ہوگئی اوسے اثنا مین دکہیا کہ بجائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضرت پیر ومرشد ہین نماز مین ایک معاملہ
ملاقات کا کہلا تہا اور عجب تجلی صوری قائم ہوتی تہی کہ لطف اوس کا
بیان سے افزون ہے نماز جمعہ مین راقم حاضر تہا کہ زیارت عالیہ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے مشرف ہوا برکات عجیب نظر آئے اور ایک بار حضرت عیسے علیہ السلام کے دیدار پرانوار سے بہرہ ور ہوا اور ایک بار حضوری دربار مین حضرت بلال وحضرت انس وحضرت امام حسن رضے اللہ عنہم کو دیکہا تہا درود شریف اللہم صل علی محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک سو بار پڑہنے کو حضرت نے فرمایا تہا اور یہ درود شریف بہی حضرت سے راقم نے سنا ہے اللہم صل علی سید الخلق محمد وعلی آلہ اور ہزار ہزار بار شب جمعہ راقم نے اس کو پڑہا ہے اور بمقتضای شوق علاوہ تلاوت قرآن شریف ومنازل دلائل الخیرات کے ورد کلمۂ طیبہ کا لسانی ہزار بار معمول کیا تہا اور ماہ مبارک رمضان بہی تہا تراویح اور تہجد اور کثرت مراقبات کا اتفاق ہوتا تہا حتی وضع الوصول الی آلآن تیرہ بار اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا اور چار بار

حضرت پیر ومرشد بہی مکان پر راقم کے تشریف لائے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم کو سند حدیث شریف کی اپنے حضرات سے ہے اور مولوی تحمل حسین صاحب تلمیذ مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو احادیث ثلثہ اوائل صحیح بخاری کی راقم نے سنائین اور زبانی سند بہی اونہون نے فرمائی لہذا تبرکا اون احادیث ثلثہ کو درج اوراق ہذا کیا قال الشیخ الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری رحمہ اللہ تعالی آمین باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقول اللہ جل ذکرہ انا اوحینا الیک کما اوحینا الے نوح والنبیین من بعدہ حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا یحیی بن سعید الانصاری قال اخبرنے محمد بن ابراہیم التیمی انہ سمع علقمۃ بن وقاص یقول سمعت عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ علے المنبر قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوے
فمن کانت ہجرتہ الے دنیا یصیبہا او الے امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر
الیہ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ
عن ابیہ عن عائشۃ ام المؤمنین رضے اللہ عنہا ان الحرث بن ہشام
رضے اللہ عنہ سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی
مثل صلصلۃ الجرس وہو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال
واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعے ما یقول قالت عائشۃ رضی اللہ
عنہا ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فے الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان
جبینہ لیتفصد عرقا حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل
عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ام المؤمنین انہا
قالت اول ما بدء بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الوحے الرؤیا
الصالحۃ فے النوم فکان لا یری رویا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب
الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حرا فیتحنث فیہ وہو التعبد اللیالی ذوات العدد
قبل ان ینزع الی اہلہ ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلہا
حتے جاء الحق وہو فے غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ قال ما انا بقارئ
قال فاخذنی فغطنی حتے بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت
ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتے بلغ منے الجہد ثم ارسلنی فقال
اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ ثم ارسلنی فقال اقرأ
باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم فرجع بہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فوادہ فدخل علے خدیجۃ بنت
خویلد فقال زملونی زملونی فزملوہ حتے ذہب عنہ الروع فقال لخدیجۃ
واخبرہا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا

انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق فانطلقت بہ خدیجۃ حتی اتت بہ ورقۃ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ابن عم خدیجۃ وکان امرء قد تنصر فی الجاہلیۃ وکان یکتب الکتاب العبرانی فیکتب من الانجیل بالعبرانیۃ ما شاء اللہ ان یکتب وکان شیخا کبیرا قد عمی فقالت لہ خدیجۃ یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقۃ یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رای فقال لہ ورقۃ ہذا الناموس الذی نزل اللہ علی موسی یالیتنی فیہا جذعا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجی ہم قال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت بہ الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرا موزرا ثم لم ینشب ورقۃ ان توفی وفتر الوحی قال ابن شہاب واخبرنی ابو سلمۃ ابن عبد الرحمن ان جابر بن عبد اللہ الانصاری قال وہو یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منہ فرجعت فقلت زملونی زملونی فانزل اللہ تعالی یا ایہا المدثر قم فانذر الی قولہ والرجز فاہجر فحمی الوحی وتتابع تابعہ عبد اللہ بن یوسف وابو صالح وتابعہ ہلال بن رداد عن الزہری وقال یونس ومعمر بوادرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ اوراد عارف باللہ شیخ عبد الاحد سلیمان صوفی سے راقم کو پہونچے واسطے رویت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حصول ملکہ اس نسبت کے اور اون کو حضرت شیخ ابراہیم الرشیدی علیہ الرحمہ سے اور اون کو حضرت سید احمد ادریس رضی اللہ عنہ سے اور سلسلہ اون کا

شاذلیہ ہی اور ایک سلسلہ بواسطہ حضرت خضر علیہ السلام کے متصل ہے
اور منجملہ مبشرات حضرت احمد ادریس رضی اللہ عنہ کے اون کو بشارت ہے

طریقۂ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ تعالےٰ مولانا محمد وعلی آلہ وسلم اللھم
صل علی ام الکتاب کمالات کنہ الذات عین الوجود المطلق الجامع
لسائر التقییدات صورۃ ناسوت الخلق معانی لاہوت الحق الغیب الذاتی
والشہادۃ الاسماء والصفات الناظر بالکل فی الکل من الکل للکلیات
والجزئیات کوثر سلسبیل منہل حوض مشارب جمیع التجلیات الملتذ بصورۃ
نفسہ فی جنۃ فردوس ذاتہ بنظرہ بہ منہ الیہ فیہ بحر قاموس الجمع المطمطم
وطراز رداء الکبریاء المطلسم وراء الوراء بلا وراء و دون الدون بلا دون
الذی لا احدیاویہ ولا فیہ یدا بنہ کرسی الصفات والاسماء جبل طور
تجلیات المسمی روح ذات الوجود مجمع حقائق اللاہوت الشہود کنز المعارف
الذاتیہ قرآن الحقائق الآلہیہ قوۃ الحوقلہ وکفایۃ الحسبلۃ ورحمۃ البسملۃ
عین عین الحافظ لقائم صورۃ کل این حرف الغین المعجم ونقطۃ الحق
المبہم الذی لا تبلی قدمہ انہ لا من حیث الحق لحجبۃ احدیۃ ذاتہ عن لغۃ الخلق
عین العظمۃ وہاء الہویۃ نون الناسوت لام اللاہوت مبدء الکل و مرجع الکل
وھو الکل فی الکل بلا بعض ولا کل یا طہ یا عین الحق المبین یا قلب قرآن
الحقائق یا یس کلت الالسن عن تفسیر جمال صفاتک وتحیرت العقول و
تاہت فی مہابۃ حقائق کنہ ذاتہ صلی اللہ العظیم وسلم یا محمد باحدیۃ ذاتہ

وصفاتہ علی کمال جمعیۃ احدیۃ ذاتک وصفاتک بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی عین بحر الحقائق الوجودیۃ المطلقۃ اللاہوتیۃ صنع الدقائق
اللطیفۃ المقیدۃ الناسوتیۃ صورۃ الجمال ومطلق الجلال مجلی الہویۃ الالوہیۃ
وسر اطلاق الاحدیۃ عرش استواء الذات وجہ محاسن الصفات

مزیل برقع حجاب ظلمات اللبس بطلعۃ شمس حقائق کنہ ذاتہ الانفس عین
وجہ تجلیات الکمال الالٰہی والاقدس کتاب مسطور جمع احدیۃ الذات
الحق فی رق منشور تجلیات الشیون الالٰہیۃ الاسمۃ کثرۃ صورہا بالخلق حجاب
طور التجلیات الروحیۃ الامین المکلم منہ موسے النفس انا اللہ لا الہ الا انا
فے حضرۃ القدس یا کامل الذات یا جمیل الصفات یا منتہی الغایات یا
نور الحق یا سراج العالم یا محمد یا احمد یا ابا القاسم جل کمالک ان
یعبر عنہ لسان وعز جمالک ان یکون مدرک الانسان وتعاظم جلالک
ان یخطر فی جنان صلی اللہ سبحانہ وتعالی علیک وسلم یا رسول اللہ یا مجلی
کمالات الالٰہیۃ الاعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مولانا محمد
سراج الافق الالوہیۃ ومعدن کنوز الاسرار الربانیۃ سر استواء الرحمانیۃ
مظہر وجوہ الاسماء الالٰہیات المظہریۃ الاسماء النفسیۃ حق الحق ونقطۃ دائرۃ
وجود استمداد الخلق مصدر الہو فے الہو للہو من الہو من ینعت فیہ ومنہ
اسرار اللہ لا الہ الا ہو قلب قرآن الحقائق الحوقلیۃ فے حضرۃ کان اللہ و
لا شئے معہ الکتاب المبین الذی ما فرط اللہ فیہ الحقائق الذاتیۃ من
شئے لسان کلمات التامات المترجم عن اسرار العشق الآلہی منا ومن
وراء الغایات صلاۃ بلسان حق من حق لحق صلاۃ لا یطرق الیہا الاختفاء
ولا یحیط بہا علم مخلوق بوجہ من وجوہ الاستقصاء وآلہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی الذات الحقیۃ القدسیۃ والمعانی الکمالیۃ الجلالیۃ الجمالیۃ
فرقان تجلیات الصفات عین الحیاۃ الازلیۃ معنی التفصیلات الابدیۃ
روح المعانی الالٰہیۃ وسر صور المبانی الخلقیۃ ذہر الدہور وکتاب الحق
المنشور معنی المکالمۃ الالٰہیۃ الطوریۃ فے الوادی القدسیۃ الموسویۃ نور
سبحات الوجہ فی جبل قاف تجلیات الکنہ صورۃ الحق ومعنے سر حروف الخلق
مجمع بحور الحقائق لسان ترجمان الدقائق حقیقۃ الحقائق الکلیات والجزئیات

عرش رحمانیتہ الذات صلوۃ جامعۃ لکل التجلیات محیطۃ لجمیع المعانی
والصوریات وعلی آلہ وصحبہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل
علی الذات مالک ازمۃ تجلیات الصفات قلب روح عوالم الالوہیتہ
کثیر الرویۃ یوم الزود الاعظم فی مشاہد الخبایئۃ جبال موج بحار احدیتہ
الذات طلسم کنوز المعارف الالٰہیات سدرۃ منتہا الاحاطات الخلقیات
الصفاتیات بیت معمور التجلیات الکنہیات الذاتیات سقف مرفوع
الکمالات الاسمائیۃ بحر مسجور العلوم الدنیات حوض الالوہیتہ الاعظم
الممد لجاج البحار امواج صور الکون الظاہرۃ من فیوض دقائق انفاسہ
قلم القدرۃ الالٰہیۃ العظموتیۃ الکاتب فی لوح نفسہ ماکان ومایکون من
محاسن مبدعات العالم وتقلباتہ وجمال کل صورۃ آیتہ وسر حقیقتھا غیبا
وشہادۃ وجلال کل معنی کمالی بدأ واعادۃ لسان العلم الالٰہی التالی
لقرآن حقائق حسن ذاتہ من کتاب غیب کنہ صفاتہ جمع الجمع وفرق الفرق
من حیث لاجمع ولافرق لالسان لمخلوق یبلغ الثناء علیک صلی اللہ و
سلم یاسیدنا یامولانا محمدا علیک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی
الکنہ الذاتی والقدس الصفاتی نور الاسماء ورداء الکبریاء ازار العظمۃ الالٰہیۃ
عین الاحاطۃ الذاتیۃ تجلیات الغیب والشہادۃ انسان عین الحقیقۃ الحقیۃ
والخلقیۃ محمد محمود اہل الارض والسماء وروح حیاۃ الماء الروح الالٰہی
والنور البہاء رحمۃ الوجود وعلم الشہود صلاۃ ازلیۃ ابدیۃ اللھم صل وسلم
علیہ مثل ذلک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مفاتیح غیب ہویۃ الذات
بحر محیط الاسماء والصفات مدینۃ علم انانیۃ الاحدیۃ لقداد وجود صفات
الوحدانیۃ نقطۃ بحر النعماء الذاتی وحسن وجوہ المعنی الصفاتی غیب
ہویۃ الھویات وشہادۃ انیۃ الانیات مجلی سلطان سر اسمک الاعظم
محمد قبلۃ وجوہ تجلیاتک المعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی الکمال

المطلق والجمال الحق عین اعیان الخلق ونور تجلیات الحق فصل اللہم بک منک علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی مولانا محمد وعلی آلہ عدد کلہا من حیث انتہارہا فی علمک ومن حیث الاعداد من حیث احاطتک بما تعلم لنفسک من غیر انتہار انک علی کل شئی قدیر از الجملہ یا نور بعد نماز صبح کی پانسو بار از الجملہ اللہم انی اسالک بنور الانوار الذی ہو عینک لاغیرک ان ترینی وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو عندک آمین شب جمعہ ستر بار یا اکتالیس بار از الجملہ ایک بار یا تین بار اللہم انی اسالک بنور وجہ اللہ العظیم الذی ملأ ارکان عرش اللہ العظیم و قامت بہ عوالم اللہ العظیم ان تصلی علی مولانا محمد ذی القدر العظیم وعلی آل نبی اللہ العظیم بقدر ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ ونفس عدد ما فی علم اللہ العظیم صلاۃ دائمۃ بدوام اللہ العظیم تعظیما لحقک یا مولانا یا محمد یا ذا الخلق العظیم وسلم علیہ وعلی آلہ مثل ذلک واجمع بینی وبینہ کما جمعت بین الروح والنفس ظاہرا وباطنا یقظۃ ومناما واسئلک یا رب روحا لذاتی من جمیع الوجوہ فی الدنیا قبل الآخرۃ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم از الجملہ اللہم انی اقدم الیک بین یدی کل ساعۃ ولمحۃ وطرفۃ یطرف بہا اہل السموات والارض کل شئی ہو فی علمک کائن او قد کان اقدم الیک بین یدی ذلک کلہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ ونفس عدد ما وسعہ علم اللہ مائۃ مرۃ از الجملہ بعد ورد یا نور کے یہ شعر گیارہ بار پڑھے سے

یا نور انت النور فی کل مابدا　　ویا ہادی کن للنور فی القلب مشعلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ بیان مجمل سلوک ونسبت طریقۂ مظہریہ وطریقۂ حضرت شاہ

ولی اللہ رح کا کتب معتبرہ سے اور اس خاندان کے نقل کیا جاتا ہے

مکتوب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرضوان بعد حمد و صلوۃ معلوم نمایند مقامات و اصطلاحات کہ در طریقۂ علیہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مقرر است در ہر درجہ ازان کیفیات و حالات و انوار و اسرار پیش می آیند و بدون آن اختیار طریقہ عبث عمر خود ضائع نماید و مقامات عشرہ از توبہ تا رضا اگر لازم باطن نہ شود ازین طریقہ چہ فائدہ در سیر لطائف عالم امر کیفیات بسیار مے شود در سیر لطیفۂ قلبی کہ مراقبہ احدیت صرفہ یا از مراقبۂ معیت می نمایند بیخودی و استغراق و قطع تعلقات و آرزوہا وغیرہ دست می دہد و در سیر لطیفۂ نفس مراقبۂ اقربیت و محبت معمول است و استہلاک و اضمحلال و فنائے انا وغیرہ حاصل می شود در سیر لطائف عالم خلق سوائے عنصر خاک فیض بر عناصر ثلثہ می آید و مناسبتے بہ تجلیات مسمی الباطن و ملأ اعلی علیہم السلام و تہذیب لطیفۂ قالبیہ می یابند و در کمالات ثلثہ بے رنگیہا و لطافت نسبت باطن فرمودہ اند و در حقائق سبعہ وسعت انوار و بداہت آنچہ نظری ست و زیارت حضرات انبیا علیہم السلام و اذواق محبت ذاتیہ ثابت ست ع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد ❊ **از قول جمیل**

مرجع الطرق کلہا الی تحصیل ہیأۃ نفسانیۃ تسمی عندہم بالنسبۃ لانہا انتساب و ارتباط باللہ عز و جل و بالسکینۃ و بالنور و حقیقتہا کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ من باب التشبیہ بالملائکۃ او التطلع الی الجبروت و تفصیلہ ان العبد اذا داوم علی الطاعات و الطہارات و الاذکار حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس الناطقۃ و ملکۃ راسخۃ لہذا التوجہ فہذا ان جنسان للنسبۃ تحت کل منہا انواع کثیرۃ فمنہا نسبۃ المحبۃ و العشق فتکون المحبۃ صفۃ راسخۃ فی القلب و منہا نسبۃ کسر النفس و التبری عن حظوظہا و کان سیدی الوالد یسمیہا

نسبة اہل البیت ومنہا نسبة المشاہدة وہی ملکة التوجہ الی المجرد البسیط و
بالجملة فللحضور مع الله الوان بحسب اقتران معنی من المحبة او کسر النفس او غیرہا
بالیاد داشت والنفس تقوم بہا ملکة راسخة من ہذا اللون وتسمی تلک الملکة
نسبة والنسب کثیرة جدا وصاحب السر یدرک کل نسبة علی حدتہا والغرض
من الاشغال تحصیل نسبة والمواظبة علیہا والاستغراق فیہا حتی تکتسب
النفس منہا ملکة راسخة ولا تظنن ان النسبة لا تحصل الا بہذه الاشغال
بل ہذه طریق لتحصیلہا من غیر حصر فیہا وغالب الرای عندی ان الصحابة
والتابعین کانوا یحصلون السکینة بطرق اخری فمنہا المواظبة علی الصلوات
والتسبیحات فی الخلوة مع المحافظة علی شریطة الخشوع والحضور ومنہا
المواظبة علی الطہارة وذکر ہادم اللذات وما اعده الله للمطیعین له من الثواب
والعاصین له من العذاب فیحصل انفکاک عن اللذات الحسیة وانقلاع عنہا
ومنہا المواظبة علی تلاوة الکتاب والتدبر فیه واستماع کلام الواعظ وما
فی الحدیث من الرقاق فکانوا یواظبون علی ہذه الاشیاء مدة کثیرة
فتحصل ملکة راسخة وہیئة نفسانیة فیحافظون علیہا بقیة العمر وہذا المعنی
ہو المتوارث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من طریق مشائخنا لاشک
فی ذلک وان اختلف الالوان واختلفت طرق تحصیلہا

بسم الله الرحمن الرحیم

رباعیات واشعار منتخب حضرت خواجہ میر درد رضی الله عنه مندرجہ
رسائل اربعہ نالۂ درد وآہ سرد ودرد دل وشمع محفل در حمد

ای رشک بہار در ہوای کو یت — ہر سو رفتم ہمان گذشتم سو یت
از ہر گل این باغ بہ چیدین صورت — دیدم روے تو وشنیدم بویت

در نعت

از نور مجرد ست پیرایۂ تو — برتر بود از عرش برین پایۂ تو

از بسکه هم آغوش مع الله شده
آن را که ز دل حرف دوئی حک باشد
شد باطن و ظاهرم یکی مثل جرس
شک مردم فزوده ایقان مرا
این سستی اعتقاد ابنای زمان
در ملت عشق خوب و زشت دگر است
زاهد تو و گل چینی گلزار بهشت
نی اهل ملامتم نه زهاد و حشم
یعنی چه کمان حلقهٔ درویشان
با گل ره خنده در میان داشته ایم
ای همنفسان درین گلستان یعنی
را آن دل تو شگفتنی می خواهد
هر دم دهنت بلب تبسم دارد
شمع بزم عاشقی آه شرر بار من است
بر سر بازارم آورد دست سودای کسی
نگهبان دل ما گشته آن دزد دیدهٔ دنها
اگر ای درد آگاهی ز شخص جلوه اش داری
گر و گردم بدست کند ذهنی تیز هوشی را
مبادا ز آتش عشقش بسنگ شعله برخیزی
از خود بدر ظهور تو هر دم ز بس مرا
یادی ز نارهٔ دل گم گشته می دهد
هستم چو مرغ قبله نما رهنمای خلق
بر روی خوب او خواهم نگاهی شبنم بر دوزم

در سایهٔ حق شدست گم سایهٔ تو
خاطر همه بی شبهه و بی شک باشد
ای در د زبان و دل من یک باشد
جهل دگران کشوده عرفان مرا
مستحکم تر نموده ایمان مرا
هم کعبه دیگر و کنشت دگر است
خندیدن یار ما بهشت دگر است
با خاطر بیساختهٔ خویش خوشم
در گوشهٔ و میدان همه جا جیکه کشم
با غنچه تبسم نهان داشته ایم
با هم یک چند آشیان داشته ایم
داری سخنی که گفتنی می خواهد
این غنچه مگر شگفتنی می خواهد
هر کجا گل می کند داغی ز گلزار من است
خود فروش من مگر اینجا خریدار است
ز دست دزد دستگیریم ما کار عسس اینجا
نباشی غافل از آئینهٔ دل یک نفس اینجا
بشرح گفتگوی نازا و بر دم خموشی را
لبان در دنشان خوب جوش خامجوشی را
رنگ دگر چو صبح بود هر نفس مرا
هر جا رسد بگوش صدای جرس مرا
کرد نداز برای خدا در قفس مرا
چو سوزن میروم افتان و خیزان تا نظر دوزم

مشکل هم نیست جذب دلم تا کجا برد
باری ز خویش سیر روم اکنون خدا برد

یاد هم غیر از فراموشی نباشد پیش ما
ببندیش نزدیک از بس عقل دوراندیش ما

زبس آن معنی مطلق بود زیب بیان ما
چو خامه آشنای هر لغت باشد زبان ما

مرا در عرصه آوردی که خود را جلوه‌گر کردی
فگندی چشم بر آئینه یا بر خود نظر کردی

چو نقش نغمه از بس گشته معنی جلوه‌گر اینجا
ز دست سمع می‌گیریم ما کار بصر اینجا

در آن مقام که هرگز نه ما و من باشد
ز خویش گم‌شدگان ترا وطن باشد

چون نگین باشد خطاهایم همه عین صواب
نامهٔ اعمال من بالعکس خوانده می‌شود

نظر از خویش پوشیدم بچشمش جا گردیدم
زمانی رفته از خود رفته رفته یار گردیدم

نباشد احتیاج قید دیگر از برای ما
وجود ما چو موج اینجا بود زنجیر پای ما

خیال ملک‌گیری نیست شهرت دستگاها را
چو عنقا نام من دارد جهان زیر نگین ما

غنا از خلق در معنی بخالق التجا باشد
که دست از مدعا برداشتن دست دعا باشد

بر روی تو پردهٔ عقل و هوش است
کوری و کری ز چشم و گوش است

خاکساریم ولی طرفه دماغی داریم
که بود بخت بلند از نظر افتادهٔ ما

موج دریای هوس اینجا غبار سینه است
گر شود این آب ساکن تختهٔ آئینه است

جمع اسباب از پی افتادگان در کار نیست
سایه را بر بام رفتن بی تلاش زینه است

بپا دارد فلک هر دم نزاع کفر و ایمان را
دو رنگی در جهان افگنده از بس حسن عنوان را

سزد که از همه کس چشم و گوش بر بندیم
تمام چشم و همه گوش کرده ما را

سوار کشتی می‌شو که این دریای بی‌پایان
ندارد آه غیر از بیخودی امید ساحلها

گردشم باشد برای دوست چون قبله‌نما
هر طرف گردم بسوی او روانم کرده‌اند

شوخیش نهفت جز در پردهٔ بی‌پردگی
کرده پنهان خویش را در پردهٔ اظهار ما

هر ذره بود مطلع خورشید حقیقت
آئینهٔ آن جلوه درین دشت شکسته است

حیران عکس از تو جلوه‌نما بوده‌ایم ما
گر تو نبوده‌ای ز کجا بوده‌ایم ما

حسن تقریر محبت را بیانی دیگر است
مردمان چشم را اینجا زبانی دیگر است

دنیا چو سراب می نماید
خاکی ست که آب می نماید

تا سیر الطلب شد آن کس که توانگر گردید
سنگدل گشت هر آن قطره که گوهر گردید

بیا ز دیگ ستان با دل خوش یک نان نشین
فنا دار عقل دور اندیش در کار تو مشکلها

اگر خواهی که مالد غازه بر روی تو تو را او
لبان صبح رنگ هستی خود یک نفس بشکن

اگرچه رخت ز کونین بر ده ام بیرون
برای خویش جهانی که داشتم دارم

همچو نی خالیم از خویش و هنوز
غلتش ناله کشیدن باقیست

در دراز سال و مه برون باشد
عرصهٔ وسعت زمانهٔ ما

حسنش فزوده است ز حال تباه ما
چشمش کشیده سرمه ز بخت سیاه ما

یک نظر دیدن هر روز ضرورست ضرور
مصحف روی تو هر چند که از بر گردید

زنیم در کسوت فقرست چون زلف بتان
لطف حاصل می شود اندر پریشانی مرا

نگردد هیچ صیدی هیچگه از پیش تو غایب
که در هر چشم پنهان ست چشم دام گیرایست

آز در ما تو آمدی شاید
که سر ما بر آستانهٔ ماست

شورش عشق تو اینجا هر سحر با جیب صبح
پنجهٔ خورشید را دست و گریبان می کند

عشقبازیهای ما در پرده هایش می نشاند
جلوهٔ معشوقیش گردید جانب دار ما

مانند کدو در د میخانهٔ وحدت
گر زاهد خشک ست همان باده پرست

نیم ز پاس نفس در دیک نفس غافل
بدست خویش عنانیکه داشتم دارم

جان کرده ظهور نام تن نیست
فانوس حجابِ شمع من نیست

بیرنگی رنگ و بو گرفته ست
جز جوش بهار در چمن نیست

همچو فواره آبرو داریم
سیم و زر نیست در خزانهٔ ما

قبول رنگ غیریت نگردم صورت عکسم
بود خال و خط نقاش من نقش و نگار من

خوش سیر و دبا من خطر کاروان ما
آسیب سود نیست بجنس زیان ما

پارهٔ چند ز دل قطرهٔ چندی از خون
کرده ام نذر غمت انچه میسر گردید

ز کار خویش غافل روز و شب چون بحر مشغولم
که می غلطد نمیدانم در آغوش کنار من

هرکجا نقش قدم از تو ز نقش جبین
آنکس که دست یافت بملک غنای دل
باشد فروغ عالم از حال خستهٔ من
از داغ الفت است دل و سینه گلفروش
خالی شدیم مثل نگین بسکه از خودی
مائیم و کنج وحدت و آسودگی دل
از یاد آن کمر خودیم در میان نماند
جوش زد بادهٔ توحید بمیخانهٔ ما
بیخودی پرده کشای حرم دل باشد
ز کس الیوم اکملت لکم گردید دین ما
بر سر کوی کسی می فکنم
تجلی بسکه در من کرد حسن بی نشان او
ز دست گردش افلاک در واحیانی افتم
اسیر سلسلهٔ زلف آن کسم که بود
بیا ساقی که چرخ دون مکدر کرد محفلها
افکنده چرا برخ خود نقاب را
خود پرست من پرستد این دل بی کینه را
چو سنگ آتش عشق سستی گداخت مرا
بلبل بوستان دوستیم
غیر زلف و رخ تو ننماید
او بهر صورتست پرده کشا
تنها نه خاطرم ز فلک از کین شکسته است
بهر سری که داغ جنونت قدم نهاد

جادهٔ راه تو باشد همه سجادهٔ ما
پای طلب بگوشهٔ تسکین شکسته است
دارد چو صبح نوری رنگ شکستهٔ من
غیر از متاع درد نه دارد دکان ما
نام و نشان او شده نام و نشان ما
ای درد گوشه گیر بدارالامان ما
باب عدم گشود بدل آن دهن مرا
بحر دارد بگره قطرهٔ پیمانهٔ ما
بسته احرام پرستش لغزش مستانهٔ ما
نیفزاید ز رفع پرده‌ها هرگز یقین ما
دل برداشته از دنیا را
هما غنا شود بی شک خورد گر استخوانم را
مقابل کی شود پیر فلک بخت جوانم را
فتاده چرخ به یک حلقهٔ کمند آنجا
مگر دست سبو شوید غبار خاطر دلها
بی پردگی بس است حجاب آفتاب را
هر کسی بیند بشوق خویشتن آئینه را
تمام یک دل نازک چو شیشه ساخت مرا
گوشهٔ خاطر آشیانهٔ ماست
شب و روزی که در زمانهٔ ماست
پیش ما درد این بهانهٔ ماست
چون گل هزار بار دل رنگین شکسته است
طرف کله بخوشهٔ پروین شکسته است

زاهد تو و مدام غم سبحه و وضو
گه آن شکسته است و گهی این شکسته است

سیم و زرم بکار نیاید که مثل درد
حال دلم ز ساعد سیمین شکسته است

عالم همه از بادهٔ دیدار تو مست است
هر چشم چو نرگس بجهان جام بدست است

بیا چون سایه گشتم فرش راه مهر سیمایت
ز خود رفتن بهر یک لحظه خالی می کنم جایت

بسیر گلشن روی تو دل برخاست از دنیا
بهار عالم بالاست یعنی سرو بالایت

بسوی او کشد ار باطل ست و ار حق ست
ز دیر و کعبه ندا میرسد خدا اینجاست

آمد به نظر تماشش عالم
از رشته وهم تار و پود است

مرگ بازیست کارها دارد
زندگی انتظارها دارد

بیقرارم نموده است چنین
آنکه با من قرارها دارد

گر نه عفو تو عذرخواه بود
طاعت ما همه گناه بود

بهر موجود فیض عالم بالا رسد این جا
زری بر ذره ها خورشید از هر روزن افشاند

ساقیا نشه نیست منظورم
رفع رنج خمار می باید

عالم تمام جلوه گه دلبر من ست
هر جا که دل کشود نظر او دوچار شد

از خوشدلی بباغ جهان رونق ست و بس
هر گه دلی شگفت درین جا بهار شد

ناصح که چنین به من در آویخت
غالب که ترا ندیده باشد

چرا این محتسب هر دم بفکر خام می گردد
نمی گردم ز گرد میکده تا جام می گردد

وجود شیفتهٔ جلوه سازی رویش
عدم فریفتهٔ یاد آن دهن باشد

چو فانوس خیالم در دل آن محفل همی گردد
چه شد گر من نمیگردم بکویت دل همی گردد

عالم گر نیست بود پس هست که شد
ور نشئه نداشت ست می مست که شد

ای در حدوث ما دلیل قدم ست
چیزی زین پیش نیز بود ست که شد

شاهان که بروج خیمه آراسته اند
مانند فلک شوکت ازان خواسته اند

شام و سحری چند درین گردون شکل
چون مهر نشسته اند و برخاسته اند

چو نی خالی شدم از آرزوها لیک عشق او
بگوشم می دهد حرفی که من ناچار می نالم

شوکت رایات شاهان در نظر بایست شد
ما فقیران تا ز آه دل علم برداشتیم

سوکیش عنان ضبط ز کف داده میروم
مانند سایه در رهش افتاده میروم

زین بزم بی ثبات که جای قرار نیست
چون شمع من بجای خود استاده میروم

بر رخ گل کجا نظر دارم
چشم بر گل رخ دگر دارم

دل در بغل بشوق وصالی گرفته ایم
این آئینه برای جمالی گرفته ایم

چون شبنم و گل ست ملاقات ما و تو
خندیدن ست از تو و از ما گریستن

جامه زیبی ختم شد بر قامت زیبای تو
چون قبا در خویش خالی کرد هر کس جای تو

ز عاشق ای صنم خود نما چه می جوئی
بسان آئینه جز خود ز ما چه می جوئی

عشق ست که دارد همه جا دست رسی
کردست گذر بآسمان نیز بسی

این شکل هلال نیست پیدا بر چرخ
ناخن بدل سپهر زد حسن کسی

بدست ساقی بدست لب که افتادیم
سلام ما برسانید پارسائی را

هر چند ترا جستم جز هیچ نه بستم
هر بار رنگ دستم اندر کمرت افتاد

بدام زلف او یک دم اگر زاهد چو ما افتد
برنگ سبحه در هر کار او صد عقده ها افتد

بنده در شهر عشق مفلس نیست
نقد داغش هزار ها دارد

آلوهیت نماید جلوه در صحن عبودیت
بلحاظ بندگی خود همین با حسن ادا باشد

به پیش خسته دلان زلف پر شکن مشکن
دل شکسته ما تاب این نمی آرد

ز خلق نیک فزون تر کمال دیگر نیست
بغیر گل نفسی یاسمین نمی آرد

یارب جانی که جمله همت زاید
یارب جسدی که کار طاعت آید

یارب عملی که با تو نزدیک کند
یارب علمی که جز توام ننماید

تمام حرف نفسی عقده کشائی دارد
در خویش پیام آشنائی دارد

چون غنچه گل درین گلستان یعنی
واکردن گوش دل صدائی دارد

بدل خیال دهانی که داشتم دارم
بسینه راز نهانی که داشتم دارم

صدائی شهره واعظ که بس بلند شد ست
رهین گوش گرانی که داشتم دارم

تجلی شمع محفل بود شب جایی که من بودم
بدستم آئینه دل بود شب جایی که من بودم

شد منشای ظهور دو عالم وجود ما
جوشید نشأتین ز جوش شراب ما

ز جوش جنون عشق میخانهٔ ما
جا کرده بدل صورت جانانهٔ ما

در دیده تصورش ز دل می آید
از شیشه پری چکد به پیمانهٔ ما

تجلی رخ دلدار گلعذارم سوخت
برنگ آتش گل جلوهٔ بهارم سوخت

در بساط خود دل حیران دگر چیزی نداشت
رونمای تو چه آئینه ترا آورده است

در نگاه ما فقیران گنج قارون هیچ نیست
در دهر که خاطر ما جمع شد گنجینه است

ای درد به چشم عارف پاک سرشت
فرقی نبود میان آئینه و خشت

صوفی در سینه راز سکری که نگاشت
در میکده ساقی بخط جام نوشت

نیستم موسی ولی چون وادی ایمن مدام
پیش می آید مرا در خویش صحرای دگر

جنت و دوزخ همین تنعیم و تعذیبی بود
در دیا شد آخرت هم طرفه دنیای دگر

از راه بیخودی دل من تا خدا رسید
دیوانه هوشیار بر آمد بکار خویش

از جلوهٔ خود دیم درین باغ بی خبر
نرگس بچشم خویش نبیند بهار خویش

در لباس هستی ما جلوه سازی کیست
یوسفی در پردهٔ این پیرهن آورده ایم

بسکه باعث جلوهٔ تنزیه و تشبیه تو شد
زین سبب خود را بسوی جان و تن آورده ایم

همه مربوده ام پیش از ظهور خویشتن یعنی
بسان عکس اندر آئینه چیزی دگر گشتم

ساده لوحی عاقبت چون آئینه آمد بکار
مصحف روی تو مرقوم ست اندر نامه ام

خود را میان مخمصهٔ جبر و اختیار
مجبور بوده ایم که مختار ساختیم

جز خانهٔ دل کس نه دهد هیچ صدایت
صد مرتبه در تنگ بدر دیر و حرم زن

زهی جبین تو آئینهٔ جمال اله
صدقت اشهد ان لا اله الا الله

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وادی الفت** ہے ایک شخص نے حضرت سے تعویذ طلب کیا آپ نے دستخط مبارک سے تحریر فرما دیا

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست ❊ حضرت درس حدیث فرماتے تھے
نتف ابط کا بیان تھا اسپر آپ نے فرمایا کہ یہہ ہم سے نہین ہوسکتا
حضرت نے فرمایا شاہ ترکمان سہروردیہ بزرگ تھے حضرت نے فرمایا
کہ یہان میلا ہنود کا تھا اوس مین ایک برہمن نے کنہیا کو دیکھا وہ کہتے
ہین کہ ہم مولانا صاحب کی زیارت کو آئے ہین ایک صاحب نے
حضرت سے یہ ترجمہ نقل فرمایا المال و البنون زینۃ الحیوۃ الدنیا
دھن اور پوت سنگار ہے جیتے جی کا تعزیہ یعنی نقل روضہ مقدسہ
حضرت امام حسین علیہ السلام کی بنانے اور ذوالفقار اور علم کے اوٹھانیکا
استفتا حضرت کی خدمت مین بعض لوگون نے بہیجا تھا آپ نے اوسپر
تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام و دعا رسد درین باب گفتگو نہ باید کرد
مقام ادب ست حضرت پیر و مرشد نے ایک بزرگ چشتیہ کا تذکرہ
فرمایا وہ راگ سنتے تھے ایک بزرگ نے آنحضرت صلعم کو دیکھا فرماتی ہین
کہ اوس بدعتی کو ہمارا سلام کہنا جب وہ سلام کہنے گئے تو وہان پہلے سے
یہ شعر ہورہا تھا ؎ بدم گفتی و خرسندم جزاک اللہ نکو گفتی ❊ جواب تلخ
می زیبد لب لعل شکر خارا ❊ حضرت نے فرمایا اولیاء اللہ مین یہ قدرت
ہے کہ ارواح موتی کو مرید کر لیتے ہین ختم حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ
یا خفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانسوبار اور اول و آخر درود سوسو بار
اور ختم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل پانسوبار
اول و آخر درود سوسو بار رسائل طریقہ مین نظر سے گذرا حضرت
پیر و مرشد سے بعد نماز فرض کے دعا مین یہ شعر سنا لہذا تحریر ہوتا ہے ؎
من نگویم کہ طاعتم بپذیر ❊ قلم عفو بر گناہم کش ❊ مقام صمدیت اخبار الاخیار
مین نظر سے گذرا حضرت بدیع الدین مدار رضہ کو اس مقام مین لکہا ہی لطیفہ
حضرت امام ربانی رضہ ایک مکتوب مین فرماتے ہین من بفضل تربیت یافتہ ام

وبراہ اجتبار فتہ سلسلۂ من سلسلۂ رحمانی ست کہ من عبد الرحمن ام پیر رب من رحمن ست و مربی من ارحم الراحمین ایک مثنوی حضرت پیر علی شاہ صاحب رضہ کی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب کے نزدیک راقم کی نظر سے گذری حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست تھے اون کو ایک جن صحابی سے حدیث پہونچی تھی اون سے ہم کو پہونچی حضرت نے فرمایا کہ ایک ضعیف سند کی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم کا عقد روز قیامت حضرت مریمؑ کے ساتھہ ہوگا مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت کے پاس ہم حاضر تھے اوس وقت آپ نے فرمایا کعبہ یہان حاضر ہے حضرت سے راقم نے مقطعات کو دریافت کیا تہا جو حضرت ابن عباس رضہ سے اوس کے معانی منقول ہین آپ نے فرمایا اوس کی سند ضعیف ہے رموز مقطعات نالہ عندلیب وعلم الکتاب مین کسی قدر تحریر فرمائے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ رضہ نے بھی بعض رسائل مین لکھے ہین واللہ اعلم جواہر علویہ و در المعارف ملفوظ شاہ روف احمد صاحب مجددی رضہ و آنہار اربعہ و تحقیق الحق المبین مصنفہ شاہ احمد سعید صاحب رضہ اور مقامات مولوی مظہر صاحب علیہ الرحمہ کے نظر سے گذرے ایمان کا ترجمہ ماننا مسجد شریف حضرت کی عمارت قدیم ہے حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے تعمیر جدید اوس کی ہوئی پیشتر اوس کے در و دیوار پر لوگ عرائض و اشعار وغیرہ لکھدیا کرتے تھے اور بعض مقام پر حضرت کے دستخط کا لکھا ہوا پایا چنانچہ یہ شعر سرمد کا لکھا ہوا تہا ؎ ملا گوید کہ بر فلک شد احمد ✿ سرمد گوید فلک باحمد در شد ✿ مصرع اول کو لکھا تہا کہ راست گفتند اور مصرع ثانی کو لکھا کہ در سکر گفتہ

نقل ہی کہ اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ شاہ ابو سعید صاحب کو اپنا بیٹا فرماتے تھے جب اون کا ٹونک مین انتقال ہوا یہان

آپکی آنکھون سے آنسو جاری ہوے لوگون نے پوچھا تو آپ نے فرمایا
کہ سن لوگے پہر معلوم ہوا کہ اوسی وقت اون کا انتقال ہوا تہا تفضیل
شیخین رضے اللہ عنہا کی تمام است پر باتفاق اہل سنت وجماعت
لاریب فیہ ہے اور حضرت عثمان رض وحضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب
مین بعض اکابر نے اختلاف کیا ہے واللہ اعلم مینگاہ رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم سی بارہا یہ عبارت مسموع ہوئی کہ طوبے لک ولمن اتبعک من المومنین
ایک بار سواری حضرت قبلہ عالم رضے اللہ عنہ کی بشان وشکوہ
تمام دیکھی تہی اور بہت فیض آیا تہا ایک بار سواری اور علم حضرت
کے ساتہہ معاملات اخروی مین نمایان ہوا تہا اور بے شمار خلق آپکی
جلومین روان تہی کسی نے کہا کہ یہ گروہ فضل رحمانی ہے آواز آئی کہ جانے دو
مولانا مولوی سید محمد علی صاحب سے راقم کو اورادمند رجبہ ارشاد رحمانی
حاصل ہوے عرصہ ہوا مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے منکا بیتی
کو راقم سے فرمایا کہ ہم نے تم کو دی ایک بار حقہ بہشتی معطر ومکلل و
مرصع نظر سے راقم کی گذرا حضرت پیر ومرشد سے بہی عرض کیا تہا
سید محمد مدنی شاہ صاحب اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے اور اولاد
امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین یہہ اوراد اون سے راقم کو
پہونچے واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے ہفت بار شب جمعہ اللہم اعوذ برب
موسی وعیسے وابراہیم ومحمد المصطفی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور واسطے
صفائے قلب کے ہفت صد بار ہر روز صلی اللہ علیک یا نور محمد اور بعد
نماز فجر ومغرب کے دس بار یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اللہم
مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک اور واسطے صفائی قلب وزیارت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفع بلا کے ہفت بار بعد عشا کے درود تاج
اور واسطے جملہ مطالب کے ہفت لک بار یا محمد پڑہنا چاہیے شیخ احمد صاحب

ملی سے راقم کو یہ سند حاصل ہوئی لہذا نقل کی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد اللہ الذی تواتر فضلہ علی کل قوی وضعیف الذی لا زال احسانہ موصولا علی کل منقطع الی بابہ المنیف والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد الذی دعی الی الدین القویم وعلی آلہ واصحابہ السالکین علی الصراط المستقیم من سلک سبیلہم کان عند اللہ وجیہا ومرفوعا ومن خالف طریقہم کان عن الوصول الیہ مقطوعا وعن الخیر ممنوعا اما بعد فقد طلب منی الاجل الفاضل جامع اشتات الفضائل صاحبنا السید ابو الخیر نور الحسن سلمہ اللہ تعالی ان اجیزہ بما اجازنی شیخی وسیدی ومرشدی وموئدی قطب الزمان وحامل لواء اہل العیان صاحب الکرامات الجزیلہ والمقامات الجلیلہ برہان السلف وسلطان الخلف ابو العرفان مولانا وسیدنا الشیخ فضل الرحمن ادام اللہ سلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ عن مشائخہ فی الحدیث مرات متعددۃ فاولہا کتابۃ فی سنۃ ۱۳۰۳ وثانیہا لفظا وخطا فی سنۃ ۱۳۰۵ وذلک بعد ما سمعت من لفظہ الشریف حصتہ من صحیح الامام ابی عبد اللہ البخاری وکنت قد سمعت من سیدی فی اول رحلتی الیہ سنۃ ۱۳۰۱ الحدیث المسلسل بالاولیتہ والمسلسل بانا احبک فقل علی شرطہما لسماعہ لہما عالیا علی شرطہما من لفظ الشیخ العلامۃ المحدث الشاہ عبد العزیز الدہلوی وقد سمع منی السید نور الحسن المذکور لفظ حدیث المسلسل بالمحبۃ و قلت لہ انا احبک فقل اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک کما قال لی سیدی المذکور واجزتہ بروایتہ عنی وروایتہ جمیع ما اجازنی بہ سیدی المذکور وقد جمعتہ فی جزء سمیتہ اتحاف الاخوان وقد اجزت السید المذکور بہ ولی بحمد اللہ اجازات عن مشائخ آخرین وخصوصا فی الکتب الستۃ بل عندی فیہا سند عزیز الوجود واروی الصحاح الستۃ اجازۃ عن الشیخ المعمر الشمس محمد ابی خضیر الدمیاطی ثم المدنی البدوی طریقۃ رحمہ اللہ تعالی عن السید محمد صالح

البخاری عن ابی حفص عمر بن ملی بن معطی التادلی عن ابی محمد شہور شر قاضی لجن وصاحب رسول اللہ صلعم عن مولفی الکتب الستہ رحمہم اللہ تعالی قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ العبد الفقیر احمد ابو الخیر المکی الاحمدی غفر اللہ لہ آمین للراقم

نیا انداز قاصد نے نکالا	نگاہِ ناز باتون مین اداکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ عرصۂ ظہور ہے جنات مین اولیا ہوتے ہین لیکن نبی نہین ہوتے اور اکابر نے کمالات نبوت کا فیض عنصر خاک پر فرمایا ہے ظاہر ہے کہ عنصر خاک جنات مین نہین اور نہ ملائکہ مین ہے انوار آلہی جو سالکون پر ظاہر ہوتے ہین بعض نے اون کو تجلیات سے تعبیر کیا ہے اور اقسام تجلی بیان فرمائے اور بعض نور لطائف و نور ذکر و نور طاعت و نور رحمت و نور ملائکہ فرماتے ہین اور بعض ہر ایک کو جدا جدا تمیز کرتے ہین کلمات مصطلحہ طریقۂ خواجگان ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت نگاہداشت یاد داشت آٹھہ کلمہ ہین اور تفصیل اس کی ارباب طریقہ نے انواع طور پر فرمائی ہے بعد ازان حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے یہ تین کلمہ فرمائے وقوف قلبی وقوف زمانی وقوف عددی حضرت مخدوم جہانیان رضہ کو اجازت و خرقہ اکثر سلاسل کا بیش ۳۰ مشائخ سے حاصل ہوا چنانچہ جامع العلوم آپ کے ملفوظات مین ہے وطن آبائی حضرت قبلہ کا ملاوہ ہے اور مسکن شریف آپ کا ایک عرصہ سے گنج مراد آباد ہے ملک اودہ مین رسالۂ ارشاد رحمانی مین ایک ملفوظ حضرت قبلہ کا مشتمل اوس کرامت پر اعلی حضرت رضہ کی جو نور احمدی کے آخر مین درج ہے نظر سے گذرا چونکہ روایت مین دونو رسالہ کی فی الجملہ اختلاف ہے جائز ہے کہ یہ دو تذکرہ ہون واللہ اعلم طبقات کبری امام شعرانی رضہ کی اور لطیفۂ غیبیہ طریقہ شطاریہ مین رحیق محمدیہ نے طریق الصوفیہ

تالیف شیخ نور الدین محمد عیدروسی مرقع وغیرہ رسائل حضرت کلیم اللہ چشتیؒ
کے نظر سے گذرے راقم فتوحات مکیہ کی سیر کرتا تھا باب سابوس و
ثلاثون جو علیسویین اور اون کے اقطاب کی معرفت مین ہے اوس مین یہ
عبارت نظر سے گذری ولیس للعیسوی من ہذہ الامۃ من الکرامات المشی
فی الھواء ولکن لھم المشی علی الماء والمحمدی یمشی فی الھواء بحکم التبعیۃ فان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ وکان محمولا قال فی عیسی علیہ السلام
لو ازداد یقینا لمشی فی الھواء اسپر راقم نے ایک حاشیہ بھی لکھدیا تھا
نقل ہوتا ہے چنانچہ موافق تحقیق اکابر کے صفت حیات سے حضرت عیسی
علیہ السلام کو مناسبت تامہ ہے اور قرآن شریف مین ہے کہ وجعلنا
من الماء کل شیء حی حضرت قبلہ نے فرمایا ہم سفر مین تھے دریا پیش آیا
ہم اور ایک خادم ہمارا بے کشتی کے اوس سے پار اوتر گئے ہمارا دامن بھی
تر نہوا پھر فرمایا جس کو نسبت موسوی ہوتی ہے اوس سے ایسی
کرامت ہوا کرتی ہے ایک عورت حضرت قبلہ کی مرید تھی اوس کا
انتقال ہوگیا آپ کو ایک بزرگ نے مکاشفہ مین خبر دی کہ اوس نے قبر
مین سوال کے وقت کہا کہ مین اون کی مرید ہون اسپر وہ بخشدی گئی
حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ سے پان کہانا منقول ہے بلکہ جو زن عقیمہ
آپ کا اگال یا گل قلیان آپ کا کہالیتی تھی خدا کی قدرت سے حاملہ
ہو جاتی تھی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ
کی طرف راقم مراقب ہوا تھا زیارت سے مشرف ہوا اور حالت سجدہ
مین مستغرق پایا حضرت قبلہ نے فرمایا حرمت بندہ مومن کی کعبہ سے زیادہ
ہے حدیث شریف مین ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا بے شک حکایت
بادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخر الدین صاحب چشتی رضؓ کے ہوا موافق
دستور کے آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی بعد ازان اعلی واد نے جو آیا

سب کی تعظیم فرماتے رہے بادشاہ جب وہان سے رخصت ہو کر حضرت
مرزا مظہر صاحب رضؓ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے موافق عادت کے
کوئی تعظیم نہین فرمائی اور جو کوئی آیا اوس کی بھی تعظیم نہین فرمائی بعد ازان
وہان سے رخصت ہو کر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت مین آیا
آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی اوس کا وزیر بھی آیا تو کوئی تعظیم نہین
فرمائی بعد ازان چوبدار شاہی سامنے آیا اوس کی تعظیم فرمائی بادشاہ
متعجب ہو کر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمایئے اور ہر جگہہ کا
حال دیکھا ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت فخر الدین چشتی مقام
توحید وجود مین ہین لہذا سب مین جلوۂ یار اون کو نظر آتا ہے اور
حضرت مرزا صاحب کو توحید شہود کا غلبہ ہے لہذا مشاہدۂ عظمت الٰہی کے
سبب سے کسی کی تعظیم روا نہین رکھتے اور فقیر پابند شرع ہے تم
اولو الامر ہو تمہاری تعظیم لازم ہے اور یہ وزیر رافضی ہے لہذا قابل تعظیم
نہین اور چوبدار ہمارا حافظ قرآن ہے اس واسطے مینے تعظیم کی ایک
صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ جب دہلی شریف مین حاضر خدمت
اعلی حضرت رضؓ کے ہوے جس وقت اعلی حضرت اندرون خانہ تشریف لیجاتے
حضرت مزارات دہلی کی سیر فرماتے جب وہان سے فاتحہ پڑھکر آتے تو
حالات مزارات روبرو اعلی حضرتؒ کے عرض کرتے تھے اعلی حضرت رضؓ
نے اپنے خلیفہ سے جو اوس وقت حاضر تھے فرمایا یہ لڑکا سب صحیح کہتا ہے
سنن ترمذی مین حضرت قبلہ نے لفظ مریم کا ترجمہ خادمہ خدا حاشیہ
پر تحریر فرمایا ہے نالہ عندلیب مین ایک مقام پر واسطے انکشاف
حقائق و دقائق معارف جدیدہ محمدیہ کے مواظبت کو اس درود شریف
کی تحریر فرمایا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ
بعدد کل صفات کمالک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل انوار جمالک

اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل آثار جلالک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل اسمائک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل مقتضیات اسمائک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد نقائص جمیع کمالک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل مخلوقاتک وعلی آلہ واصحابہ وجمیع احبابہ وسلم کذلک پیر بی نسبت سے مرید بانسبت ہونا جائز ہے چنانچہ راقم کو حضرت پیر و مرشد سی معلوم ہوا ایک نقب زن پردۂ صلاح مین تہا شب کو نقب زنی کرتا تہا اور دن کو مسجد مین مشغول عبادت رہتا تہا ایک طالب چند اعالم طلب مین وہان جا نکلا اور اوس کو دیکہ معتقد ہو گیا اور واسطے بیعت کے اصرار اس قدر کیا کہ اوس کو صورت خلاصی کی اوس کے ہاتہ سے بجز مرید کرنے کے نہ رہی ناچار مرید کر کے کوئی ذکر شغل اوس کو تعلیم کیا مرید با اخلاص مجاہدہ کر کے باکشف ہو گیا اور مقامات اولیاء اللہ کی سیر کرنے لگا چنانچہ اپنے مرشد کی طرف بہی متوجہ ہوا کیا دیکہتا ہے کہ نقب لگا رہے ہین مرید کیا سمجہا کہ پیر مجہکو مغالطہ دیتے ہین اور اپنا مقام مجہسے چہپاتے ہین بے اختیار اون کی خدمت مین جا کر فریاد کی اور غلبۂ اشتیاق مین اون سے لپٹ گیا مرید مخلص کا عکس جو اوس کے مرشد پر پڑا اونپر بہی سب کہل گیا اور دونو ولی ہو گئے ؎

گہ آری خلیلے ز بت خانۂ	کنی آشنائے ز بیگانۂ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ شراب طہور ہے فالحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً و باطناً والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ مبارکا و دائماً منجملہ مصطلحات صوفیہ کے ابن الوقت ابوالوقت ملامیتہ آزاد مست قلندر فقیر سالک مجذوب شیخ وغیرہ الفاظ ہین ایک بار راقم نے حالت

بخار مین حضرت مرزا صاحب رض کو اپنے سرہانے دیکھا بعد ازان آثار صحت کے شروع ہو گئے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ صدیقین کو صحو مین فرماتے ہین اور علوم شرعیہ کو معارف صدیقیت کے لکھتے ہین **بحث** ایک جلسہ مین راقم حاضر تہا بعض ارباب مجلس نے کہا کہ بزرگان چشتیہ سے جو ریاضات و مجاہدات منقول ہین کتاب و سنت مین اونکا نشان نہین بالکل بدعت ہین اس کے جواب مین راقم نے کہا کہ امام بخاری رض نے جب صحیح بخاری لکھی ہر حدیث کے واسطے ایک غسل اور دوگانہ نماز کا ادا فرماتے تہے یہ کس حدیث مین آیا ہے اور اسراف پانی کا اس کے علاوہ ہے اس جواب پر اون کا ناطقہ بند ہو گیا **مولانا** مولوی سید محمد علی صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل فرمایا کہ مرزا غالب کا خاتمہ بالخیر ہوا ایسا ہی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب نے واحد علی شاہ کی نسبت نقل کیا **مولانا** روم رض مثنوی مین فرماتے ہین ؎ قدسیان را عشق ہست و درد نیست * درد را جز آدمی درخورد نیست * اسی واسطے ملائکہ کو اون کے مقام سے ترقی نہین کیونکہ موجب ترقی درد ہے اور تہ خاصہ انسان ہے **رمضان خان** صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے تہے مزار مبارک اون کا بہوپال مین ہے آغاز سن شعور راقم کا تہا کہ اون کے برکات صحبت سے مشرف ہوا ذکر قلبی و طریقہ مراقبہ اون سے پہونچا راقم نے حضرت پیر و مرشد سے اون کی نسبت سنا کہ مشاہدہ قوی رکہتے تہے **جناب** میر صاحب علی صاحب اجازت یافتہ و ارادتمند قدیم حضرت قبلہ کے ہین راقم کو مراقبہ معیت اون سے پہونچا اور اون کو حضرت نے فرمایا تہا چنانچہ رسالہ گلشن وحدت مین درج ہے **خواب** راقم قبل حضوری خدمت حضرات کے ایک شب زیارت سراپا بشارت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے

مجمع کثیر مین کامیاب ہوا اور برکات مصافحہ اور مکالمہ مبارک سے
سرفراز فرمایا فالحمد للہ ایک مجذوب کو راقم نے خواب مین دیکہا تہا
کہ راقم سے معانقہ کیا اور کہا کہ تمہاری نسبت مانند بچون کے ہے بچہ
جو ناپاک ہو جاتے ہین تو مان باپ خود اون کو دہو دہلا کر پاک کر دیتے
ہین پہر ایک صاحب ادراک نے بعد مراقبہ کے راقم کو نسبت اہل بیت
مین ادراک فرمایا واللہ اعلم راقم اپنی نالائقی اور اوس کی رحمت
پر نظر کرکے یہ شعر پڑہ رہا تہا ؎ شیخ مین رشک بے گناہی ہون
مور د رحمت الٰہی ہون + اسی اثنا مین دیکہا کہ حضرت سلطانجی رض راقم
کی نسبت حضرت پیر و مرشد سے کلمات عنایت فرماتے ہین ایک بار
راقم برکات زیارت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہرہ ور ہوا
جس سے امید قوی فتح ابواب خیر کی ہے حضرت پیر و مرشد سنبہل
مرادآباد کو تشریف لیگئے تہے ایک مزار پر وہان کے بعض ارباب ادراک
بہی اپنی لاعلمی کے مقر تہے بالجملہ حضرت پیر و مرشد کو اوس مزار پر
لیگئے آپ نے بمجرد توجہ کے فرمایا اس شخص نے زہر کہا کر انتقال
کیا ہے بعد ازان لوگون نے تفحص کیا تو وہان کے کسی شخص نے نقل
بیان کی مطابق آپ کے فرمانے کے عقب مسجد شریف حضرت قبلۂ عالم رض
کے مزار اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا ہے اور اوس کے
متصل حضرت کی اہلیہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کا مزار ہے اور پائین ان مزارات
کے حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا مزار ہے حضرت
پیر و مرشد کی والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کا مزار روبرو صحن مسجد شریف
حضرت قبلہ کے گنج مرادآباد مین ہے حضرت پیر و مرشد کے روبرو
راقم حاضر تہا آپ لوگون سے باتین فرماتے تہے اسی اثنا مین راقم
کو غیبت ہوئی فنا و بقا اپنی حضرت پیر و مرشد مین بطرز خاص معاینہ کی

ردقضا اس حدیث سے ظاہر ہے کہ لایرد القضاء الا الدعا ولا یزید فے العمر الا البر اور آیہ قرآنی سے ہے یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب حضرت کے درس قرآن وحدیث فرمانے کا یہ طریقہ ہے کہ خود زبان مبارک سے عبارت اور بعض مقام پر ترجمہ اور مطلب فرماتے جاتے ہین الحمد للہ کہ بارہا راقم جلسہ درس مین آپکے فائز ہوا چنانچہ دوسری بار حاضر خدمت ہوا تہا دور قرآن شریف کا ہوتا تہا نوبت پنجم وششم مین بہی دور قرآن تہا اور نوبت ہفتم جو حاضر آستانہ ہوا درس حدیث شریف کا شروع تہا اور نوبت ہشتم درس کم وقوع رہنے کا اتفاق ہوا تہا اکثر اوقات ازروی نوازش آدمی بہیجکر راقم کو درس مین طلب فرماتے تہے نوبت دہم کوئی چار گہڑی حاضر خدمت رہا تہا اس عرصہ مین بہی درس حدیث سے مشرف ہوا اب ان دنون کہ آغاز سنہ کا ہے ہنوز کوئی درس شروع نہین فرمایا حضرت پیرومرشد حلقۂ توجہ صبح وشام فرماتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ معظمی حضرت قاری عبد الرحمن صاحب دام برکاتہ بموجب فرمان حضرت قبلہ مدظلہ الاعلی کے حیدرآباد مین سکونت پذیر ہین فی الحال حضوری خدمت حضرت قبلہ کے قصد سے آئے اثنائی راہ مین بہوپال ہے یہان بہی تشریف لائے راقم بہی اون کی زیارت سے مستفیض ہوا لہذا نام اس رسالے کا فیض صحبت رکہا قاریصاحب موصوف کو حضرت قبلہ نے ورد حصن حصین اور قرآن شریف کو فرمایا تہا اون سے راقم کو پہونچا اور خرقۂ تبرک بہی قاری صاحب کو حضرت نے مراقبۂ اقربیت ومحبت فرمایا اور قاری صاحب نے راقم کو قاری صاحب کو حضرت خضر علیہ السلام سے راہ ورسم اور

ملاقات ہے اور درود شریف صلوٰۃ تنجینا بہی آپ کو حضرت خضرؑ
سے پہونچا قاری صاحب نے جو عرائض حضرت قبلہ مدظلہ الاعلی
کی خدمت مین بہیجے اور حضرت نے دستخط خاص سے جواب تحریر فرمایا
راقم بہی اون کے مطالعہ سے مشرف ہوا بعض عبارات اون کے
نقل کرنا مناسب جانا قاری صاحب نے التماس کیا تہا کہ جو ذکر الله
الله کا ارشاد فرمایا ہے اس ذکر سے مراد پاس انفاس ہے یا
سلطان الذکر ہے اسپر حضرت قبلہ نے لکہا سلطان الذکر ست
دوسرے بروقت ذکر کے تصور شیخ چاہیے یا نہین اسپر حضرت قبلہ
نے لکہا حاجت نیست تیسرے وقت ذکر کے کیا تصور کیا جاۓ اسپر
تحریر فرمایا کہ حق تعالی با ماست اور واسطے دفع وسواس کے
استفسار کیا تہا اوسپر یہ لکہا کہ درود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ
مین طریق شغل کو دریافت کیا تہا جواب مین تحریر فرمایا شغل
اشغال بہر طور کہ خواہند کرده باشند فقط اور ایک ملتمسہ مین درود شریف
کی تعداد اور وقت کو دریافت کیا تہا اوسپر تحریر فرمایا سہ صد بار
ہر وقت کہ خواہند اور تعداد ذکر الله کی دریافت کی تہی اوسپر
لکہا ہر قدر کہ شود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ پر اون کے یون تحریر
فرمایا اجازت وظائف خواندن شمار اداوم فقط قاری صاحب نے
درود شریف واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے دریافت کیا تہا
حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام برسد اللهم صل علی
سیدنا محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک پانصد بار ہر روز فقط اور قاری صاحب
نے ایک ملتمسہ مین لکہا تہا کہ حضرت قبلہ کو خواب مین دکہا حضرت نے
مولوی عبد الکریم صاحب کو نعلین ہندوستانی اور قاری صاحب
کو نعلین دکہنی عطا فرمائین اسپر حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا از فضل رحمن

سلام برسد این خواب بسیار مبارک ست شکر اللہ بجا آرند اور قاری صاحب نے نقل فرمایا کہ اون سے حضرت قبلہ نے بھوپال کا حال دریافت کیا تھا اسپر قاری صاحب نے لاعلمی ظاہر کی حضرت نے فرمایا کہ تم کو وہان کا خیال رکھنا چاہیے قاری صاحب کو بیشتر سے زبانی اجازت مرید کرنے کی حضرت قبلہ سے ہے فی الحال قاری صاحب نے کلکتہ سے حضرت قبلہ کو عریضہ تحریر کیا کہ لوگ اون کے واسطے داخل طریقہ ہونے کو اصرار کرتے ہین کیا ارشاد ہے اسپر حضرت قبلہ نے دستخط مبارک سے تحریر فرمایا اور اگر گویند کہ بگو در طریقہ حضرت محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ بواسطہ فضل رحمن شدم و تعلیم ذکر اذکار نمایند فقط اسی لفافے مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا خط ملفوف تھا قاری صاحب کو لکھا تھا کہ حضور نے طریقہ بیعت کرنے کا آپ کو تحریر فرما دیا ہے اور زبانی فرمایا کہ ہم اون کو پہلے کہہ چکے ہین اور اجازت مرید کرنے کی دیدی ہے فقط والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ صحیفۂ راز ہے رباعی للراقم ؎ ہمہ را بستۂ گیسوی پریشان داری + غمزۂ خاص بہر گبر و مسلمان داری + شلے ہست کہ الجنس مع الجنس یمیل + بہر دل بردن ما کسوت انسان داری +

اطلاق لفظ نسبت کا ملکۂ راسخہ اور قرب اور معاملہ اور رتبہ وغیرہ پر کرتے ہین **نیت** اور قول اور فعل اور حال کی تہذیب سے وصول الی اللہ ہوجاتا ہے **کشف** وقائع ایک باب ہے سلوک کا اور ماضی و مستقبل جو نظر خالی مین منکشف ہوتے ہین سالک کو مغالطہ اکثر ہوجاتا ہے ؎ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے + **حضرت** قبلہ بعد اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت پیر علی شاہ صاحب

علیہ الرحمۃ کے آمد و رفت رکھتے تھے اعلیٰ حضرت رضؓ نے فرمایا تھا کہ تم کو
اون سے اور اون کو تم سے فائدہ ہوگا حضرت پیر و مرشد کی تحریر
سے معلوم ہوا **دوران** باخبر نزدیک و نزدیکان بیخبر دور الخ دستخط
خاص حضرت قبلہ جو بنام راقم درج رسالہ نکات سلوک ہے یہی عبارت
حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب کو حضرت قبلہ نے لکھی تھی
مولوی صاحب موصوف کے نزدیک راقم کی نظر سے گذری **قبل**
حضوری خدمت حضرات کے راقم نے عریضہ ارسال خدمت کیا تھا
ذکر اسم اللہ و نفی اثبات کے استفسار مین اوسپر حضرت قبلہ نے یہہ
تحریر فرمایا تہا کہ ہر دو طریق نمودہ باشند **کتب** سلوک مین ختم
حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ کا اول و آخر درود سو سو بار اور
درمیان مین یا باقی انت الباقی پانسو بار نظر سے گذرا اور ایسا ہے
درمیان مین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ختم حضرت
ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کا لکھا ہے **جناب** میان
عطا محمد صاحب نواسۂ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو عرصہ ہوا کہ انتقال
فرمایا رحمۃ اللہ علیہ اون کے بہائی جناب میان فدا محمد صاحب مدینہ
منورہ مین ہین راقم سے بھی رسم نامہ و سلام ہے **انوار الرحمن** حضرت
شاہ عبد الرحمن صاحب لکھنوی رضؓ کے حالات و ملفوظات وغیرہ مین اور
تذکرۂ غوثیہ حالات و ملفوظات غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مین اور مطالب رشیدی مولفۂ شاہ تراب علی صاحب قلندر رحمۃ اللہ
اور مثنوی تحفۃ العاشقین رنست خان صاحبؒ کی نظر سے گذری **حضرت**
پیر و مرشد نے نقل فرمایا ایک شخص بدکار حلقۂ توجہ مین حضرت شاہ
غلام رسول صاحب رضؓ کے داخل ہوا اون سے شکایت تاثیر توجہ کی
کیا کرتا تہا ایک روز شاہ صاحب نے صاف صاف سب احوال فرمادیا

اونے یہ سن کر حلقہ مین آنا چھوڑ دیا اسپر حضرت شاہ مراد اللہ صاحب رض
اون کے مرشد کو ناگوار ہوا یعنی مرید کو لگائے رکھنا چاہیے رفتہ رفتہ
درست ہو جاتا ہے **حضرت** خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ رسالۂ قدسیہ
مین فرماتے ہین کہ احیاء اموات کی کرامت جب اولیاء اللہ سے ہوتی
ہے اوس وقت وہ عیسوی المشرب ہوتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ دور ہر نسبت کا بحسب زمان اولیاء اللہ مین ہوا کرتا ہے واللہ اعلم
شرح وصایا ے حضرت عبدالخالق غجدوانی رض مولفۂ شاہ خوب اللہ الہ آبادی
علیہ الرحمہ نظر سے گذری اور ایک رسالہ اونکا نظر سے گذرا جسمین ملاقات
حضرت حسن بصری رض اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کی اور ملاقات
حضرت سلطان العارفین اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی لکھتے ہین واللہ اعلم

غزل تازہ وارد از راقم

اوٹھا نا روی روشن سی نقاب آہستہ آہستہ — دل بیتاب کو آئیگی تاب آہستہ آہستہ
کھلی ہی کسکی چشم نیمخواب آہستہ آہستہ — کہ اوٹھا دیدۂ دل سے حجاب آہستہ آہستہ
ہوی نشئے مین آخر بیحجاب آہستہ آہستہ — کہانتک لیگیا دور شراب آہستہ آہستہ
حواس ہوش دیتے ہین جواب آہستہ آہستہ — چلا آتا ہے وہ مست شراب آہستہ آہستہ
غرض کیا تھی ترے جلوہ کو میرے دیدۂ دل سے — لگا لاتے ہین یہ خانہ خراب آہستہ آہستہ
وہان گلفشان کا اوسکے جب محفل مین ذکر آیا — ہوے رخصت دف و چنگ و رباب آہستہ آہستہ
نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان محشر مین — سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ
پسینا تھی جو مدہوشی مین آیا تو یہی سمجھے — چھڑکتا ہے وہی گویا گلاب آہستہ آہستہ
کیا پیمان جب آنیکا اونے پردۂ شب مین — اجازت چاہتا تھا ماہتاب آہستہ آہستہ
ہمارا جذبۂ دل جب اوسے بیتاب لاتا ہے — شکوہ حسن کہتا ہے جناب آہستہ آہستہ

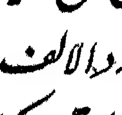
عجب تاثیر دکھلائی کسیکی بے نیازی نے
خطائین ہوگئین آخر صواب آہستہ آہستہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ یہ اسناد حدیث جو فی الحال راقم کو حاصل ہوئی بلفظہ درج رسالہ ہذا ہے اور بفحوائے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ نام اس کا حدیث نعمت رکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ سبحانہ اکمل الحمد کما یلیق بشانہ الاعلی والصلوٰۃ والسلام الاتمان علی سید الرسل الکرام المجتبی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ التقی وبعد فیقول العبد المشتاق الی رحمۃ رب الثقلین محمد ارشاد حسین عفی عنہ ان الاخ الصالح الجامع لانحاء السعادۃ والصلاح الحائز لانواع الرشادۃ والفلاح السید النجیب والقرم اللبیب ذی الخصائل المرضیۃ والفضائل الصوریۃ والمعنویۃ المولوی نور الحسن وقاہ اللہ سبحانہ عن حوادث الفتن ونوائب الزمن وشوائب المحن ورقاہ الی معارج الفطن ومراقی الاخلاص فی السر والعلن قد طلب منی اجازۃ کتب الحدیث التی حصل لی قراءتہ وسماعہ واجازتہ من الشیوخ الاجلاء واکابر العلماء والعرفاء وان کان ذاک حاصلا لہ سابقا من عمائد الفضلاء وجہابذ العلماء لکنہ قصد بذلک اکثار طرق الروایۃ مکررا ومکملا واظہارا اعتنائہ بشان ہذا الفن الشریف الجلیل مجملا ومفصلا ولفیتہ للاجازۃ حریا ومن سفاف الاوصاف بریا ومن رزایا الاخلاق نقیا فاجزتہ بشرائطہ المعتبرۃ عند ارباب ہذا العلم السنی لجمیع ما اروی من حضرۃ شیخی وسیدی الجمع لکمالات الباطن والظاہر المنبع للمعارف الحقہ لاولی النہی والبصائر قطب اوانہ وغوث زمانہ الشیخ احمد سعید الاحمدی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ واوصلنا برکاتہ الی غایۃ ما اتمناہ وقد قرأت علیہ مشکوٰۃ المصابیح بتمامہ والصحیح للامام ابی عبد اللہ محمد اسمٰعیل البخاری

من اوله الی ختامه وسمعت بقراءة بعض المحصلين بعض الصحيح للامام مسلم
والجامع للترمذي والموطا للامام مالك فاجازني بجميع ذلك وسائر
مروياته من كتب الحديث مثل الجامع لابي داود السجستاني والنسائي
وابن ماجه والدارمي والحصن الحصين وغيرها وهو كان يرويها
بطرق كثيرة واسانيد شهيرة منها عن الشيخ الاجل الخاتم للمفسرين والمحدثين
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن شيخه وابيه العلامة قطب فلك الكمال
مركز دائرة الفضل والاجلال الشيخ ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي الطاهر
محمد المدني عن والده الشيخ ابراهيم الكردي الی آخر اسناده
المشهورة ومنها عن الشيخ الكامل امام الحقيقة والطريقة الشيخ عبد الله
المعروف بشاه غلام علي عن شيخه شمس الدين حبيب الله مرزا جانجانان
المظهر عن الحاج محمد افضل ومنها عن خال ابيه الشيخ سراج احمد
عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ محمد ارشد عن ابيه
الشيخ محمد فرخ عن ابيه الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الرباني
مجدد الالف الثاني ومنها عن ابيه الشيخ ابي سعيد عن ابيه الشيخ
صفي القدر عن ابيه الشيخ عزيز القدر عن ابيه الشيخ محمد عيسی
عن ابيه الشيخ سيف الدين عن ابيه القيوم حضرت الشيخ محمد معصوم
عن ابيه الامام الرباني مجدد الالف الثاني رضي الله تعالی عنهم
اجمعين وافاض علينا من بركاتهم وكمالاتهم آمين وصلی الله تعالی
علی سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين برحمته وهو ارحم الراحمين و
آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

العبد



بسم الله الرحمن الرحیم

از نالهٔ عندلیب القصه آن سلطان جن و انس دران وقت بران خاکی بیهوش از گلاباپاش خاصهٔ خود بارش رحمت نموده اورا بهوش و افاقت رسانیده بزیر پایهٔ عرش خویش نشانیده فرمود که ای خاکی معاملهٔ معیت من بخود بیان نسبت جان و تن خواهی فهمید که چنانچه اینها را باهمدیگر در وقت خواب و بیداری و غفلت و هوشیاری هرگز انفکاک و جدائی نمی باشد همچنان مرا هم از تو در هیچ حال و هیچ مقام غیبت و فراموشی پیدا نمی شود خاکی چون این حقیقت را شنید و آن نسبت و معیت خود را با ملک خویش فهمید خوشدل گردید و هم از دریافت حقیقت لطافت و شرافت آن ملک جبار و از شناخت ماهیت دنارت و کثافت تن نابکار خود بغایت منفعل و شرمسار شده غمگین و اندوهگین گردیده بحالت قبض و بسط رسیده به عجب کیفیت دهشت و بشاشت بدین چنین سخنان موزون حسب حال تکلم نموده غزل چه شد که جسم در آغوش وصل جانان تنگ ست ✤ میان سایه و پرتو هزار فرسنگ ست ✤ به عشوه هم نکند صلح شوخی مژه ات ✤ قیامتیست که با کائنات در جنگ ست ✤ نگر به عشق رمد زین هوای نفس دلم ✤ پری به شیشه گرفتار و شیشه در سنگ ست ✤ ز اختلاط خنک لفظ با معنی شد ✤ فغان که تیغ سخن را نیام از سنگ ست ✤ ثبات وضع بمیزان ثابتش مطلب ✤ بنای خانهٔ عدل سپهر بی سنگ ست ✤ چه رنگ بست صفا گشته مشرب خاکی ✤ که با بهار و خزان چون نگاه یک رنگ ست ✤ رباعی کو سر که چو نقش پا کنم در سر پا ✤ با رنگ که گردم ز هوس گرد سرت ✤ آئینه چه دارد ز سر و برگ قبول ✤ جز آنکه ترا جلوه دهد در نظرت ✤ و سجده شکر را بجا آورده بعرض رسانید که من حالا معنی این کریمه فهمیدم که الله معکم حیثما کنتم و برخواند رباعی

خاکی بچه تمثال نظر وا کردم ÷ کائینه فهم راز پیدا کردم ÷ تحقیق ذره
آفتابی می خواست ÷ خود را بجمال تو تماشا کردم ÷ رباعی شاها
دلم از دست تو خون شد چه کنم ÷ عمرم به فسانه و فسون شد چه کنم ÷
بر گنج رسید دستم و خالی ماند ÷ جامم به محیط سرنگون شد چه کنم ÷ فرد
گر در قدمت خاکی دل داده بیفتاد ÷ دیوانه مست است ازان بی ادب
افتاد ÷ رباعی لعل یمن و مشک ختن از تو پرست ÷ رنگینی گل
بوی چمن از تو پرست ÷ بیرون و درونم شده آئینهٔ راز ÷ هم ظاهر و
هم باطن من از تو پرست ÷ رباعی شاها زکرم کشاده هر بند توئی ÷
بیرون ز عبارت چه و چند توئی ÷ این عزت من بس که منم بندهٔ تو ÷
وین دولت من بس که خداوند توئی ÷ غزل برنگ سایه خواهم سجده
این خاک پا کردن ÷ نمازی با حضور دل توان این جا ادا کردن ÷
بطوف جلوه گاهت چون شفق هر صبح و شام آیم ÷ اجابت از نگاه رحمت و
از من دعا کردن ÷ میان مهر و مه یک آسمان دوری نه شد حائل ÷
به هجران چرخ نتوانست دل از دل جدا کردن ÷ بود چون قفل ابجد
کار دل سربسته رازش ÷ آئینه که می بندد تواند باز وا کردن ÷ چه آسان
صبح محو جلوهٔ خورشید می گردد ÷ ز جانان یک نگاه گرم و از ما جان فدا
کردن ÷ چه جای همدمی با غیر در بزم ادب خاکی ÷ نباید خویش را با
مطلب خود آشنا کردن ÷ ملک جن و انس باستماع این سخنان با عرفان
آن خاکی هیچمدان خندان گردیده باز بحرف و بیان در آمده فرمود
کهای خاکی ناواقف کار زنهار که مراتب حقیقی واللہ بی چون خیال نخواهی نمود
و مانند جماعهٔ وجودیه که همه را وجود واحد می دانند و تمام اشیا و جمیع مظاهر
را عین خالق و ظاهر می دانند اعتقاد نخواهی کرد بلکه حقیقت این کار و
سر این اسرار از عزیز دریاب که من مظهری ام از مظاهر جمال با کمال که بعالم علوی

بیشتر مناسبت دارم و توہم مظہرے از مظاہر مرتبۂ اعتدال کہ مشابہت
بعالم سفلی بسیار داری لیکن ہنوز تو از ان معاملہ مظہریت و سر انعکاسیہ خود
ہوشے و خبری نداری فاما خاطر جمع دار کہ حالا از برکت صحبت من و از
شناختن معیت جان و تن از ہمہ مراتب قرب ذو المنن واقف و آگاہ
خواہی گردید و شناسای و آشنای جمیع مراتب تشبیہ و تنزیہ پیدا کردہ عارف
تام المعرفت خواہی بود و این وقت و حال لیاقت و قابلیت تفصیل
آن کمال ندارد و این زمان و مکان مساعدت آن بیان نمی نماید
چون ازین جا خلعت خلافت یافتہ باعتبار ظاہر از ماجدا گشتہ بعالم سفلی
رسیدہ بر تخت خلافت خود نشستہ نائب مناب ما خواہی گردید در ان
زمان رموز و غموز و اشارات و بشارات و حکمت و مصلحت امور ملکی و
تدبیرات ملکی را خواہی فہمید و بے واسطۂ کام و زبان جواب و سوال نمودہ
علم و عرفان را از جناب ما اخذ خواہی نمود **قطعہ** اگرچہ خانۂ دل خاصۂ
حق ست و لے + نہ ہر دلے کہ خراب ست از آن او باشد + مگر دلے کہ
باوصاف او بود معمور + بجو ورا کہ دران دل نشان او باشد + و این معاملہ را
کہ تبو نمودہ ایم و ترا از تو ربودہ ایم نمونۂ نسبت مالکی و مملوکی و محتاج و
محتاج الیہ می گویند و تجلی صوری و جذب معنوی معشوقی نمے نامند
چرا کہ در تمام عالم ہر چیز و ہر جنس را با ہم جنس خود از سبب مناسبت و
اتحاد و مشارکت استعداد انجذابی و میلانی و نگرانی می باشد چنانچہ در
مرتبۂ جمادات مثل آہن و سنگ مقناطیس و کاہ و کاہربا و دیگر فلزات
دیدہ باشی پس این چنین حالت را جذب طینت و میلان طبیعت می خوانند
و آن چیزہائے مائل بدیگر را عاشق و معشوق نمی نامند و آن را انجذاب
محبوبی ہم نمی گویند و آنکہ پروانہ را با شمع و بلبل را با گل و کبک را با ماہ و دیگر
حیوانات را با ہمجنس خود بالطبع میل و رغبت می باشد آنہا را ہم طالب و مطلوب

در راغب و مرغوب می نامند نه آنکه عاشق و معشوق مے خوانند و چون اینچنین
میل و رغبت با همدیگر در نوع انسان پیدا می گردد و اگر آن از سبب
حسن و جمال و یا بواسطهٔ دیگر اغراض بدنی و مالی باشد آن را هم عشق نمی نامند
بلکه آن را شهوت و رغبت و انس و الفت و غرض و احتیاج و بدیگر نامهای
بسیار مسمی می گردانند و اگر اصلا صفات صوری و حسن ظاهری و هیچ
احتیاج دنیوی و غرض عالم فانی ملحوظ و منظور نبود این چنین محبت را محبت
ذاتی می نامند و این چنین کسان را عاشق و معشوق می خوانند نه آنکه
عابد و معبود می نامند لیکن این قدر هست که اگر کسے را که این چنین استعداد
محبت ذاتی می دهند و به محبت کسی گرفتار می کنند در آخر کار او را از آن پایه
مجاز بر آورده بمرتبهٔ حقیقت می رسانند و گرفتار جناب اقدس می گردانند
و این قسم محبت اکثر را به جناب انسان با کمال پیدا می شود و اگر بطریق
ندرت کدام صاحب استعداد را گرفتاری بیجا هم مے گردد و آن چندان
فائده نمی بخشد لیکن با این همه محبت ذاتی او را از دنیا و ما فیها بے نیاز
می گرداند و از ما سوای معشوقش بے خبر می کند بارے بدان که چون مرد صاحب
استعداد را بخدمت کدام صاحب کمال آن قسم محبت ذاتی که آن را عشق هم
می خوانند پیدا می شود در آن وقت آن کس از سبب محبت و تبعیت آن
مرد با حقیقت بحقیقت خود می رسد و خویشتن شناس می گردد و از آن پایهٔ
مجاز که قنطرهٔ حقیقت ست فراتر شده مناسبتی بعالم ارواح و جواهر فرشتگان
پیدا می کند و چون فرشتگان احتیاجے و گرفتارے بدنیا ندارند و گرفتار
خواهشهای طبعی و هواهای نفسانی نیستند و اطلاق حرف مردی و زنی بر آنها
صادق نمی آید از مناسبت آن مقام ارواح این چنین صفات بر کمال
ملکی نیز بباطن آن سالک پرتو می اندازد و تا از گرفتاری شهوتهای حیوانی
و خواهشهای نفسانی و بایستهای شیطانی آزاد و پاک می گردد و بے رنگ

فرشتگان تمام رجوع و کشش و نسبت بی کیف و جذب بلاجهت بجناب سبحان پیدا می کنند و حلاوت و راحت خود را در یاد و عبادت او می یابد و درین مقام بمناسبت نسبت فرشتگان و عالم ارواح بر این چنین سالک نسبت بندگی و عابدی و معبودی متحقق مے گردد و کمال مرتبهٔ ملکی و انسانی تا این جاست و کلمهٔ عبده و رسوله بیان همین مقام می فرماید و این نسبتهای شریف تعلق از جناب صفات محبوب حقیقی دارند که آن را معبود برحق می خوانند رباعی آن را که به توحید خدا چشم بود ✽ هر سوے که دید غیر حقش ننمود ✽ فرقے نبود به پیش اهل تحقیق ✽ غیر از یک سو میان عبد و معبود ✽ و از گذشت آن مرتبه ذات بیچون ست که از اطلاق نسبت معبودی و ملکی هم بیرون ست و رسیدن بدان مرتبهٔ قصوی بدون فنای عابد و بنده ممکن نیست چنانچه آن بیچون حقیقی یک بندهٔ اخص الخاص خود را برگزیده بفنای اتم رسانیده از تجلی آن مرتبهٔ ذات مشرف و بهره مند گردانیده است که تحقیق آن درین جا مناسب نمی نماید و تفصیل بسیار میخواهد لیکن این قدر هست که بعض تابعان بر کمال او را نیز بسبب تبعیت از آن دولت خاص او بهره بخشیده اند چنانچه همین سبب بعضی از همسران او تمنائے تبعیت او کرده گرفته اند لیکن از آن میان یک کس را که ازین تمنائے عمده و دل پسند بر فراز چرخ بلند رسیده است نصیب خواهد شد باری بدان که چو آن در یتیم و گوهر یگانهٔ این نه صدف را بشرف آن تجلی ذاتی مشرف گردانیده باز بمقام بندگی او رسانیدند دران وقت ازین قال او حقیقت آن عروج بر کمال او را فهمیده مقربان حیران گردیدند و ارواح فرشتگان غبطه خوردند که لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب و لا نبی مرسل دران زمان تابعان واقف حال او معنی حدیث مقتدای خود را چنین بیان کرده تسلی خاطر و رفع شبهه آن مقربان نمودند که چون مقتدای با حقیقة الحقائق ست

وصول بی کیف حقیقت خود را بدان مرتبهٔ ذات سبحان بیان می نماید
لیکن صورت و ظاهر خود را نیز بلسان دیگر مقربان و رسولان ازان مرتبه
بی نام و نشان جدا و دور می داند چراکه خویشتن را هم نبی مرسل و اولوالعزم
مقرب می شناسد و ازان مقام نفی جمیع اهل مناصب می نماید یعنی که
می فرماید که لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل فهم من فهم و دیگر
درباب که معراج خاتم الرسل که دران شب اسری یک بار واقع شده بود
معراج جسدی آن سرور بود و این بیان کیفیت معراج حقیقت اوست
که تعداد مراتب آن را الله بیچون می داند ؎ پایهٔ معراج کمین
پایهٔ اش ✤ از سر ما کم نشود سایه اش ✤ و اگرچه این چنین معراج حقیقت
و عروج باطن دیگر انبیاء و اولیا را نیز حاصل می شود لیکن هر کسی را بقدر
رتبهٔ حقیقت خود می باشد و چون او حقیقة الحقائق و اصل الاصل این
همه موجودات و مخلوقات ست پس عروج حقیقت او از همه حقائق بالاترست
و کیفیت معاملهٔ او در دید و دانش هیچ مخلوقی نیاید القصه آن شاه
با جمال و جلال بدان خاکی پریشان حال این چنین حرف و قال
به میان درآورده گفت که ای خاکی بی مقدار ازین همه بیان و اظهار
درباب این ست کمال مردم اولوالعزم و سالکان صاحب جزم پس تا از
همه مقامات و درجات عبور و عروج نه نموده بمقر اصلی خود که فوق مرتبهٔ
جنیان و پریان و دیگر مقربان ست نه رسی زنهار به هیچ چیز و هیچ
جنس و هیچ کس میل و رغبت و محبت نه کنی فرد هر چیز که در هر دو
جهان بستهٔ آنی ✤ آن ست ترا در دو جهان مونس و معبود ✤ یعنی اگر
جویای مالی بدان که طالب مالی اگر فریفتهٔ جمالی شیفتهٔ جمالی و اگر خواهان
کمالی وابستهٔ کمالی و اگر از گرفتاری همه خواهشها و بندگی هواهای خویشتن
را آزاد و جدا می گردانی دران وقت بندهٔ صادق الهی می گردی و

و تمام بندۂ خدا بہ خود راست می سازی و اگر از عبادت ہمہ آلہہ آفاقی
و انفسی بیکار گردیدہ خالص بعبادت معبود حقیقی می در آئی دران زمان
بہ نسبت عابدی کہ نسبت ملکی ست مشرف می شوی و اگر از خودی خود
فانی مے گردی قرب بے چون حاصل می کنی پس باید کہ بجال خود غور
بسیار و احتیاط بے شمار نمائی و خویشتن را گرفتار چیزے وابستہ امری
کہ سابق بہ بیان در آمدہ نفرمائی بلکہ بہ کلمۂ لا نفی آن ہمہ آلہہ باطلہ نمودہ
اثبات اللہ بر حق کہ بے چون و چگونہ است نمائی تا باسلام حقیقی در آئی
و از بندگی آلہہ انفسی و آفاقی بہ تمام در آئی و آزادی و حریت حاصل
گردانی کہ او سبحانہ آن چنان بندگان شرک را بندۂ خود نمے خواند بلکہ
در حق آنہا می فرماید کہ افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ و اے خاکی حالا ماہیت
مرا نیز دریاب و بہ من ہم وابستہ مباش چہ من نمونۂ حقیقت این صورت
توام کہ بدین حسن و جمال کمال خود را نمودہ ترا بجانب خورشیدہ بطرف
حقیقۃ الحقائق و اصل الاصل دعوت می نمایم **فرد** ہر کجا فرعیت
آرد رو باصل خود یقین ✤ سر بہ پای نخل آخر مے گذارد برگ و بار ✤ و
این جزیرۂ جنت نظیر را بہ مثال عالم آخرت خویش خیال کردہ از معاملۂ
نزول و عروج آن حقیقت و کیفیت ہمہ احوال را بجد کمال خواہی فہمید
رباعی معنی نظران نسخۂ نور و ظلم ✤ خوانند خط فقر و غناے عالم ✤
کم داشت مخالفت عبارات دوئی ✤ گفتند کریم آدم و سائل آدم ✤
رباعی خاکی ماگرم شغل سوداے خودیم ✤ ہنگامۂ پیکر و ہیولای خودیم ✤
وہم عدمی تو در کجائی چہ کسی ✤ مائیم کہ حیران تماشاے خودیم ✤ **رباعی**
ای جوش بہار قدس رنگ و بوبت ✤ بالیدن حسن مطلق از ہر مو بیت ✤
ہر چند جہات دہر وجہ اللہ ست ✤ آن بہ کہ بسوی خویش باشد رویت ✤
رباعے ای غیر صفات صورت ذات انیست ✤ زنگار رنگو صافیے

مرآت این ست ❊ بی رنگ بدین نه بد صورت تو ❊ گر مردی نفی خود
کن اثبات این ست ❊ رباعی تا در نقع صور آئینه درپیش نه پیدا ❊
معنی به حقیقتے که دارد نه رسید ❊ بی جسم ز جان نا اقتین نه دمید ❊ گل
رست که نو بهار رخ و نالید ❊ پس باید که مرا هادی و راهنمای خویش دانسته
در آخر کار مرا هم نفی نمائی و از صورت و حقیقت خود به تمام بیزاری و تبری
کرده به حقیقة الحقائق که مرتبۂ حقیقت آن محبوب الٰهی ست گرائے و به
اصل الاصل که مرتبۂ اسمای حسنی ست عروج فرمائی که به حقیقت رب
تست و اگر ترا از انجا هم عروج بخشیده به محض فضل به جناب رب الارباب
که عبارت از مرتبۂ صفات ست رسانند و یا از انجا هم ترقی کنانیده
به مرتبۂ اخیر صفات که مرتبۂ جامع جمیع صفات ست فائز گردانند آنرا
هم مرتبۂ ذات پاک نخواهی فهمید چه بسیار کسان همین مرتبه را مرتبۂ
ذات می دانند و اسم هو و حی و قیوم و رحمن رحیم و الله کریم و دیگر اسمای
عظام را اسمای همان مرتبه می فهمند و حال آنکه مرتبۂ ذات که معرا از جمیع
نسب و اعتبارات و مبرا از همه اطلاقات و اشارات است از مرتبۂ
جامع جمیع صفات هم ماورا ست و او بحقیقت نامی و نشانی پیدا مے آید لیکن
با وجود آن همه تعدد و تکثر صفات با کمال را با آن ذات بے چون نه عین
گمان خواهی نمود و نه غیر یقین خواهی فرمود چنانچه مذهب و مشرب
علمای با کمال و صوفیۂ صاحب حال ست پس از سبب این همه عینیت
و غیریت ذات و صفات آن همه اسمای حسنی صفاتی باشند خواه اضافے
اشارتے و اخبارے بجناب مقدس آن مسمای حقیقی که بیچون صرف ست
می نمایند و آن همه نامهای لا تعد و لا تحصی بدان ذات بے نام و نشان
صادق و راست می آیند و آن کلام از همین معارف اخبار می نماید ه
بنام آنکه او نامے ندارد ❊ بهر نامے که خوانی سر بر آرد ❊ پس ای خاکے

دران مرتبهٔ بی نام و نشان همه انبیاء مرسلین و ملائکهٔ مقربین و جمیع
محبان و محبوبان را نیز داخل جماعهٔ مؤمنین که مشرف به بشارت یؤمنون
بالغیب اند می دارند و از مقامات سابق که دران جا ایمان آنها شهودی
بود بر می آرند و به ذات بیچون می رسانند و دران زمان همه پیغمبران در
حق خود نیز این بیان می کنند که انا اول المؤمنین غرضکه هیچ رجال با کمال
را معرفت بر کمال آن مقام نمی بخشند و همه را العجز البشری مبتلا می دارند
چنانچه من هم ای خاکی با وجود این همه معرفت و کمال و این قدر قدرت
و حال در شناختن ذات ذو الجلال که بیچون حقیقی ست عاجز و حیرانم و
خود را غیر از نمود بی بود نمی دانم و حکمت طلسم آن حکیم را کماهی نمی شناسم
پس ای خاکی هرگاه که مالک و ملک و محبوب و مطلوب و مقتدا و رهنما و
ماهیت و حقیقت ترا در یافتن آنجناب کبریا این چنین حقیقت و ماجرا باشد
و این همه عاجزی و بی اختیاری و نادانی و ناتوانی و جهالت و گمراهی و
خود فراموشی و معدومی به پیش آمده بود از حال تو خود چه گویم و زیاده
برین صورت بی حقیقت ترا چه حیران و دیوانه سازم که بیش ازین طاقت
فهمیدن معارف علم لدنی خود را در تو نمی یابم و برخوان **رباعی** نی زهرهٔ
چشم که جلالش نگرد ✤ نی طاقت دل که در خیالش نگرد ✤ دل کیست که کنه
ذاتش اندیشه کند ✤ یا دیده که خورشید جمالش نگرد ✤ **فرد** حسرت جاویدم
از نایابی مطلب بپرس ✤ نارسایان آنچه می جویند من گم کرده ام ✤ و
بحقیقت کمال حال معرفت عارفان بر کمال همین ست که العجز عن
درک الادراک ادراک و هم بجناب ذو الجلال که جمیل حقیقی ست رجوع بر کمال
نموده زبان به ستایش بگشاد **رباعی** آن ذات که عقل از و نشان دیده
نه ✤ وان نور که دیدهٔ گمان دیده نه ✤ جز نور نه و لیک چون بنگرم ✤ نوری که
باین دیده توان دیده نه ✤ **رباعی** او ذات مجرد است و این اسما ✤

کی می سازد نزد او با ما ✤ از لفظ بمعنی آشنا باید بود ✤ او هر جا باشد
اوست با ما هر جا با ما ✤ فرد گمرا یا نه اینجا و گر محمود کارش بندگی ست ✤
عشق از یک رشته پای بنده و آزادگیست ✤ و بعد ازان بجانب آن
غلام دیده فرمود که ای خاکی دل قوی دار و پریشانی را در خاطر مگمار که
مرا در حق تو تریاق نافع گردانیده اند و در بارهٔ آن دو فنون سم قاتل کرده اند
که بجال تو تجلی جمالی نموده بجانب جمیل حقیقی می خوانم و بر او ظهور جلالی
فرموده به مقام زوال می رسانم که در شان من هم این بیان لسان دیگر
مثلهای قرآن صادق ست که یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا پس ای
خاکی من در مظهر بودن و اثر بخشیدن خود بے اختیار و مجبورم و فاعل و موثر
آن بیچون حقیقی را که عبارت از مرتبهٔ صفات حقیقیه است می دانم یعنی که
چنانچه ذات او سبحانه بے چون ست صفات بر کمال او با وجود آن همه
تعدد و تکثر و آن تعدد اسمای متضادهٔ بے شمار نیز بے چون و بے چگون اند که
عقل و فهم هیچ کس را به درک آن هم راهی نیست خاکی خیر مآل از شنیدن
این همه تفصیل مقال و دیدن آن همه تفضلات بر کمال خیلے خوش حال
گردیده لسان گرد باد بر خویشتن بالیده از هر یک مو و ذره وجود خود
تمام دیده و زبان گردیده قابلیت و جرات دیدن و زبان درازی در
خویشتن فهمیده با هزاران عجز و نیاز و به بے شمار بیتابیهاے دلگداز بعرض
رسانید که ای هادی برحق و ای رهنمای طریق مطلق چون صفات او
سبحانه نیز بسان ذات پاک او بے چون و چگونه باشند پس به قسم شناخت
ذات عالی یافت صفات متعالی آن لاو بالی نیز از یافت و شناخت
خاکیان کثیف و حادث اند پاک و مبرا خواهد بود و واحدے و مخلوقی را
عارف مرتبهٔ صفاتش هم نه باید فهمید از شنیدن این سوال شاه باجمال و
جلال باز بحرف و مقال در آمده فرمود که ای خاکی همچنان تو بسان دیگر دوران

وغافلان در شناخت و یافت ذات و صفات او سبحانه گمراه و سرگردان نخواهی بود بلکه چنین یقین خواهی نمود که ذات پاک او سبحانه بے چون و چگونه است که جسم و جوهر و عرض و ماهیت و قابلیت و وجود و هستی و عدم و نیستی و نور و ظلمت و خلا و ملا نیست و صفات بر کمالش از نقایض و اضداد از جمیع عیوب و نقصانات پاک و مبرا اند پس بدین طریق واین آئین ذات و صفات رب العالمین مفهوم و معقول عارفین و مومنین می گردد و آن یافت و شناخت آنها بموجب آیات و احادیث راست و صادق می باشد و اے خاکی اگر من درین وقت تحقیق عینیت ذات و صفات او سبحانه را که علما و صوفیه و حکما را دران قیل و قال ست و هر کس بقدر علم و کشف و یافت خود معلوم کرده و بدیده و دانسته است ترا بتفصیل می فهمانم آن را فرصت بسیار می باید و هم بالفعل استعداد تو قبول آن معنی نمی نماید لیکن این قدر مجملا دریاب که آن مردم از روی علم اجتهادی و معرفت کشفی و یافت برهانی انچه دانسته و دیده و شناخته اند گفته اند چنانچه فلاسفه و شیعه و معتزلی و بعضے از صوفی به نفی صفات قائل اند و علمای اهل سنت و جماعت مقر صفات زائد بر ذات هستند و ازان میان اشاعره بهفت صفت که عبارت از حیات و علم و قدرت و اراده و سمع و بصر و کلام باشد قائل اند و ماتریدیه بهشت صفت یعنے که صفت تکوین را هم از صفات حقیقیه می دانند و می گویند که این تکوین ورای قدرت ست چه در قدرت صحت فعل و ترک ست و در تکوین جانب فعل تعین و نیز قدرت بر ارادت تقدم دارد و تکوین بعد از ارادت ست واین تکوین شبهه به استطاعت بنده است که علما آن را مقرون به فعل بنده داشته اند و ورای صفت قدرت و ارادت دانسته اند چه قدرت مصحح هر دو طرف فعل و ترک ست و اراده مرجح یک طرف ست و ایجاد بعد

ترجیح اراده به تکوین تعلق دارد و می گویند که اگر اثبات قدرت کرده نشود
که مصحح طرفین ست ایجاب لازم آید و اگر تکوین اثبات کرده نه شود ایجاد
غیر مستند می نماید چه قدرت مصحح ایجاد ست و تکوین مباشر ایجاد پس
از اثبات تکوین که علمای ماتریدیه تحقیق کرده اند چاره نبود پس ماتریدیه صفت
تکوین را هم از صفات حقیقیه می گویند و دیگر صفات اضافیه مثل
احیا و اماتت و ترزیق و غیرها را راجع به همین صفت تکوین می دانند
و اشاعره این همه صفات اضافیه را متعلق به صفت قدرت می شناسند
و این علما سوای هفت و هشت صفات حقیقیه که آن را امهات صفات
می خوانند بے ضرورت به تکثر قدما قائل نمی شوند و به مقابل اینها
جماعه محمدیه به نه صفت قائل اند که وجود را اول صفت حضرت واجب الوجود
می دانند و آن را رب الارباب می خوانند و چون شرح و بیان
آن از سابق به بیش تو عیان ست درین جا چه احتیاج بیان ست
و صوفیه و دیگران تحاشی از کثرت قدما نموده نفی صفات حقیقیه کرده
قائل یک ذات می باشند و همان مرتبه حضرت وجود را ذات بیچون
حقیقی و النسته غنی از عالم و عالمیان فهمیده برای خلقت عالم و
عالمیان صفات اعتباری که عبارت از حیات و علم و قدرت و غیرها
باشند در خانهٔ علم اعتبار می کنند و لکل وجهة هو مولیها غرضکه
ازین قسم دلائل هر یکے برای ثبوت مذهب خود می آرد که شرح آن
تفصیل بسیار می خواهد فاما تحقیق و نفس الامر همین ست که آن همه
محجوبان و دوران و محرومان آن همه تحقیقات را از روے علم
تقلیدی و کشف ظنی و برهان عقلی از پیش خود مقرر کرده اند و آن معامله
را به چشم خود نه دیده اند **فرد** معشوق چو نکه پرده ز رخ بر نمی کشد ✤
هر کس حکایتے به تصور چرا کند ✤ **رباعی** آنها که جهان زیر قدم فرسودند ✤

وندر طلبش هر دو جهان بپویند، آگاه نمی شوم که ایشان هرگز
زان حال چنانکه هست آگه بوده‌اند، ای خاکی آن حضرات انبیا و رسل
و اولیا می باشند که معاملهٔ شان را بی پرده می گردانند یعنی آیات
کبری و مظاهر بسیار چیزهای عالم علوی که از نظر و دیده‌های باشندگان
سفلی پوشیده و پنهان است می نمایند و ایمان آنها را می افزایند
و از تجلیات رب شان که عبارت از ان اسماست که مبدء تعین آنها
گردیده اند می نمایند لیکن هیچ یکی را از ان رجال صاحب حال
دران وقت و حال از شعشعان آن جمال کنه و حقیقت آن بدرک و
یافت نمی در آید و هرگز در خویشتن مجال تحقیق و تفتیش آن نمی یابد و هم
او سبحانه این امر را بدین تفصیل در کلام شریف خود جای بیان
نمی فرماید تا بموجب آن فهمیده و نافهمیده اعتقاد کرده شود همین قدر
هست که صفات بر کمال را بخود نسبت نموده است لیکن عینیت و غیریت
را اخبار نکرده پس امری را که مخبران صادق از ان اخبار نداده باشند
و آن علیم خبیر از ان علمی نبخشیده باشد از روی علم و کشف و عقل بیان
کردن محض فضولی و نادانی و بی ادبیست که چون گروه متکلمین مراتب
صفات سبعه و ثمان مقرر کرده خود را زائد بر ذات می دانند در آخر کار
ناچار گردیده نسبت وجوب به جناب مقدس ذات حواله کرده اضافت
امکان بمراتب صفات نموده اند تا تعدد و تکثر واجب الوجود پیدا
نگردد و هر چند که در کتب عقاید خود ذات و صفات را لا عین و لا غیر
نوشته اند و باز دران مکان اضافت امکان هم ثابت کرده اند مگر
آن اهل الجنة شناعت آن کار را نشناخته اند و هم چون طائفهٔ
صوفیه به عینیت ذات و صفات قائل گردیده اند نیز بی اختیار شده
همه مخلوقات کثیف و چیزهای ناپاک این جهان فانی را عین و جزو آن

خالق لطیف و بات فے گمان بردہ اند نیز قباحت آن گفتار خود را نہ دریافتہ اند وای خاکے تو از حال و معاملہ خود قیاس کن و خویشتن را دربیہ قال دیگران میفگن کہ درین وقت و حال در تمام رجال و جبرئیہ پریان تو طائفہ جنیان ترا این قدر قرب و وصول خدمت من سلطان میسر شدہ است و آلات صفات بر کمال و آیات حسن و جمال بہ پیش پردہای چشم تو از میان بسیار پردہ ہای نورانی و ظلمانی نمودار گردیدہ است پس بگو کہ تو با وجود این ہمہ دیدن و بمرتبہ قرب رسیدن کجا صفات مرا دیدہ و کے ذات مرا فہمیدہ ہرچند کہ آیات جمال و کمال من از نسبت دیگران بیشتر دیدہ ہمین کہ خاکے این سخنان را شنیدہ یکبارہ این معرفت غامض رسید از خواب غفلت و نادانی بیدار و ہوشیار گردیدہ بعرض رسانید کہ ای سلطان پیدا و پنہان راست و نفس الامر ہمین ست کہ من با وجود این ہمہ قرب و وصال جمال کمال ترا از پردہ ہای جاہ و جلال مشاہدہ می کنم و حقیقت و کیفیت ذات و صفات ترا ہیچ نمی دانم سلطان باز متبسم شدہ فرمود کہ ای خاکی بارے این را خود بگو کہ تو سمع و بصر و گویائی و دیگر صفات خود را عین ذات خود مے دانی یا در میان اینہا جدائی و مغائرتے ہم مے فہمی خاکے گفت کہ چون صفات را بیرون ذات قیاس نمی یابم می دانم کہ اینہا با ہمدیگر لا غیر اند و باز چون از مطالعہ فنائے صفات در مرتبہ ذات خالی نمی یابم مے فہمم کہ با ہمدیگر لا عین اند پس بدین اعتبار ذات و صفات خود را نیز لا عین و لا غیر مے شناسم و بر ہمین قیاس اجتہاد علما را گمان می کنم و حالا ہرچہ ازین جناب ارشاد شود بموجب آن اعتقاد و ایمان آورم سلطان فرمود کہ اے خاکی دریاب کہ این صفات تو متغائر و زائد بر ذات تو ہستند و سوای این صفات

زائده ذات تو آن همه کمالات صفات در خود دارد فاما آنهارا صفات
نمی خوانند بلکه شیونات ذاتی می نامند یعنی که بدون صفت بینائی وشنوائی
وگویائی که باین چشم وگوش وزبان تو تعلق دارد باطن تو نیز چشمے وگوشے
وزبانے دارد وعلی هذا القیاس جمیع صفات دارد چنانچه آثار وعلامات
آن شیونات را بحالت خواب مشاهده می فرمائے که بدان کار
بینائی وگویائی وشنوائی وجمیع افعال صفات زائده می نمائی لیکن
برای صدور افعال در عالم کثیف توسط صفات زائده نیز روح انسانے
را ضروری ست وهم هر صفت را آلتے مے باید تا بدان سبب فعل وکار
خودرا باظهار درآرد واز پیدا شدن آن همه صفات زائده وآلات
محدثه کمالات بسیار وعلوم بے شمار دران ذات مع از صفات هم
می افزاید وچنانچه سابق آن ذات را علم حضوری خود بود دران زمان
علم حصولی هم پیدا می شود ودر آخر کار یعنی بعد ممات بر آن همه
صفات زائد وآلات حادثه او فنا طاری مے گردد لیکن انچه بتوسط
اینها آن ذات باقی راکه اگرچه ازلی نیست فاما ابدی ست از عیب وهنر
تحصیل کرده است آثار آن همه علم حصولی او بیان علم حضورے درو
باقی مے ماند وبموجب آن امور اکتسابی در دیگر جهان اورا ثواب و
عذاب مے گردد وبرای ارتکاب افعال در عالم لطیف روح انسانے
را توسط صفات زائده هیچ در کار نیست همان شیونات ذاتیه شخص
کفایت دارد وبه توسط همان علم حصولی خود ادراک راحت والم
آنجهان می نماید رباعی دی بحجود وامروز شعور آثاریم + فردا
خاکیم وجوش گل در باریم + هنگامهٔ عرض بے نیازی گرم ست +
در هر عدمی وجود دیگر داریم + وچون اورا بار دیگر در عالم شهادت
آخرت مبعوث می گردانند باز آن صفت حیات راکه ام الصفات ست و

از امتزاج عناصر و تخلیق بدن مخلوق می شود پیدا کرده بدان نفس
ناطقه که آن را وجود هم مے نامند جنت گردانیده دیگر صفات بسیار و
نتایج خیر و شر بے شمار را از و متولد مے کنانند و از سر نو معامله با جسد و
صفات زائده او نیز بمیان مے آرند و دران زمان او را به بهشت و
دوزخ که مقر آخر اوست می رسانند پس ای خاکے ازین اظهار و گفتار
این غامض اسرار را دریاب که تو ذاتی هم داری و هم کمالات ذاتی
که آن را شیونات ذات می خوانند داری و ماورای اینها صفات
زائده هم داری و چون ازین صفات زائده و آلات حادثه که جسد
است چندان علم حصولی و کمالات تحصیلی را بیان حضرات انبیا و
اولیا تحصیل می نمائی که بدون توسط این آلات و آن صفات زائده از
از همان ذات افعال و آثار و ارادات روحی خود را درین جهان کثیف
پیدا می کنی و باظهار می رسانی دران وقت انسان کامل مے شوی و
خودشناس می گردی و از خودبینی مے برآئی چنانچه عارفان باکمال
ازین حال خود باین چنین مقال خبر داده اند رباعی یارب چه
خوش ست بے دهان خندیدن ❊ بے واسطۀ چشم جهان را دیدن ❊
بنشین و سفر کن که بغایت خوب ست ❊ بے منت پا گرد جهان گردیدن ❊
و چون آدمی زاد درین جهان بے بنیاد این چنین کمال را تحصیل
می نماید بعد مردن هم او را دران جهان مرده اعتبار نمے کنند و اکثر
نعمای آنجهانی که در حق مردگان نیکوکار بعد مبعوث شدن نسیه است
به نقد او را در عالم برزخ می رسانند و محفوظ و ملتذ مے دارند و مبشر آن
بشارت می سازند که ان اولیاء الله لا یموتون و لا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین بما آتاهم الله من فضله
و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم الا خوف علیهم و لا هم یحزنون

یستبشرون بنعمة من الله وفضل و ان الله لا یضیع اجر المؤمنین و دیگر دریاب
ای خاکی که پیدایش صفت حیات و دیگر صفات زائده وجسد تو از
امتزاج عناصر و اخلاط اربع ست وقیام آن از وجود افلاک ونجوم
پس چون افعال این آبای علوی با ثار آن امهات سفلی انضمام می یابند
دران زمان بقدرت و ارادت قادر مختار این چنین شکل تو مع
آن صفات پیدا می شود وہمین صفت حیات را روح حیوانی ہم
می نامند وفنا و ممات برہمین روح وہمین صفات طاری مے گردد
وہمچنین ہستی ذات تو از امتزاج آثار اجزاے عوالم لطیف ست که
آن را عالم امر ہم می نامند و آن اجزا و اشیا عبارت از مرتبهٔ وجود
وعدم وخلا وملا و نور وظلمت وجواہر فرشتگان و درخشندگی
انوار عرش رحمان ست واین چیز ہا داخل عالم علوے وجہان
لطیف اند که فنا پذیر وہالک نیستند وکسانے را که درین عالم پیدا
کرده اند باقی می دارند وفعلی که براے این جہان بعمل مے آرند آنرا
باقیات صالحات می گویند پس تو وقتے که حقیقت وکیفیت آن ہمه
عوالم لطیف وکثیف والطف را دریافته وجود وہستی و پیدایش
نفس وذات وصفات خود درمے یابی عارف کامل مے شوی و
دران وقت آن خبر درحق تو صادق مے آید که من عرف نفسه
فقد عرف ربه یعنی که دران زمان ترا این قدر علم وعرفان پیدا
خواہد گردید که رب خود را خواہی فہمید ولفظ رب عبارت از ہستیت
که مبدء تعین تست پس چون بدین مرتبه خواہی رسید نسبتے وحضورے
وصلتے بجناب رب خویش حاصل خواہی نمود و آن مرتبه بر تو
بعنوان حقانی تجلی کرده ترا بجانب خود جذب نموده از ہمه گرفتاریہا
خلاص ساخته ولی خود خواہد گردانید وبفنا وبقاے که مصطلح

سالکان طریقت رسانیده وجود ترا مصدر کرامات و خوارق عادات خواهد ساخت و از بندگی همه آلهه آفاقی و انفسی آزادی بخشیده بندهٔ خاص خود کرده بشرف خطاب عبادی مشرف گردانیده از ماسوای خود بے خوف و خطر خواهد شد که ان عبادی لا خوف علیهم و لا هم یحزنون اما اگر تو بدان مقام ولایت که آن را ولایت صغرے می نامند هم خواهی رسید تاهم از جناب رب الارباب که مرتبه صفات حق سبحانه است نادان و بے خبر خواهی بود و ای خاکی تا رسیدن آن مرتبه ولایت باطن پیران و توجهات ایشان را نیز باعتبار مجاز دخلی می باشد اگرچه بحقیقت هادی و راهنما او سبحانه است و هم حقیقت سالک و ریاضات و مجاهدات او را از روی صورت بظاهر دران دخلی هست لیکن برای عروج ازان مقام هیچ یکی ازان اسباب سود مند نمی گردد مگر دران وقت بحال آن امتی باطن پیغمبر او عنایت فرماید و از سبب تبعیت و محبت و فنای او در خویش ازان مقام اصلی او برآورده بطریق ضمنیت طفیلی خود گردانیده مزه و حلاوت الوش نعمت خاص خویش چشاند که مقرر است که المرء مع من احب پس درین مرتبه آنکس از مرتبه اصل و رب خود هم گذشته به اصل الاصل و رب الارباب می رسد و دران جا نسبت مجهول الکیفیه پیدا مے کند و این مقام را ولایت کبری می نامند ذالک فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم و دیگر بدان اے خاکی که مرتبهٔ مومنین و مسلمین و ابرار و اخیار و عباد و زهاد همین ست که اقرار لسانی و تصدیق قلبی آورده ایمانے بر خالق خود و صانع سموات و من فیهن درست کرده همه صفاتهاے بر کمال او را شنیده باور کنند و بموجب فرمودهٔ او عمل نموده خویشتن را از منهیات او باز دارند تا رضاے مولاے خود حاصل نموده بجنت رسیده مدام

بہ آسایش و راحت باشند و مرتبۂ اولیاء اللہ کہ ذاہبان الی اللہ و سالکان فی سبیل اللہ اند و داخل جماعۂ مقربین و صف سابقین اند آنست کہ بدان قدر کار ابرار و ایمان قلبی اکتفا نہ کردہ اطمینان نفسی حاصل نمودہ از مرتبۂ غیب بشہادت گرایند یعنی چندان ریاضات و مجاہدات نمودہ نفس خود را از ہوا و ہوس پاک و صاف سازند کہ بتمام از خواہشہای ماسوا بر آیند و از انوار تجلیات اسمے کہ رب آنہاست مشرف شوند و مرتبۂ حضرات انبیا آنست کہ از تجلیات آن اسما ہم بر آمدہ بمرتبۂ اصل مسماہای آنہا کہ صفات حقیقیہ است رسیدہ از تجلیات صفاتی بہرہ مند شوند و بقدر استعداد خویش قربے و معیتے بدان جناب پیدا کنند و ہر نبی را از انبیا و اولو العزم از صفتے مناسبتے ہست چنانچہ آدم را از صفت تکوین و موسے را از صفت کلام و عیسے را از صفت حیات و ابراہیم را از صفت حلم و علے ہذا القیاس کہ تفصیل آن درین بمقام ضروری نیست و آنکہ خاتم انبیاست او را مناسبت بمرتبۂ آن صفت ست کہ جامع جمیع صفات ست و آن صفت وجود ست پس بحقیقت رب الارباب این مرتبہ ست و آن ہمہ اسماے عظام کہ آن را دیگران اسماے ذاتی می دانند بہمین مرتبہ فرود مے آیند و ہمان یک شخص مستثنی در تمام مخلوقات خدا ازین تجلی ذاتی ہم بطریق اصالت بہرہ مند گردیدہ است چنانچہ شمۂ ازین بیان سابق گفتہ اند لیکن ای خاکے ہیچدان ازین گفتار و اظہار در حق ہمہ مومنین و ابرار انکار رویت بیچون جبار نخواہی فہمید بلکہ تحقیقش آنست کہ اگرچہ مومنین و مسلمین مرتبۂ تبعیت و تقلید دارند لیکن از سبب محبت و تبعیت مقتدایان و پیشوایان خویش در آخر کار بمرتبۂ تحقیق ہم مے رسند و بطریق تبعیت و ضمنیت از مقامات پیران و تجلیات پیغمبران خویش

نیز مشرف می گردند چنانچه المرء مع من احب ازین معنی خبر مے دہد
چون اسما از صفات جدا نیستند وصفات ہرگز منفک از ذات نیگردند
ہمہ مومنان وتمام مسلمانان ہم ازمیان آئینہ ہائے صفات باجمال و
نقابہائے اسماے باکمال از تجلی ذات ذوالجلال بہرہ سند خواہند گردید
وبقدر حوصلہ واستعداد خود حظ وافر خواہند برداشت چنانچہ الآن بلا
تشبیہ ای خاکی تو دیدار ذات مرا ازمیان آیات صفات من می بینی
وبزعم خویش خودرا مشاہد ذات بدون پردہ ہائے آلات وصفات
می فہمی حال آنکہ من پردہ ہای کثیف وظلمانی را ازمیان برداشتہ ام
وحجابہائے لطیف ونقابہای انوار بسیار وبیشمار از طرفین بمیان ست
کہ اگر یک قسم آن پردہ ہا را کہ چشم تو دارد بہ شمار درآرم تا بہ ہفت بلکہ
تا بہ دہ می رسد غرضکہ ازین امثال واخبار حقیقت آن خبر مخبر صادق را
کہ ان للہ تعالے سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ مجملا دریاب کہ درین
وقت فہمانیدن آن تحقیقات علماء صوفیہ وحکماء وغیرہم را کہ صفات
حق سبحانہ را زائد بر ذات وعین ذات می دانند ومی فہمند وبنیاد مذاہب
ومشارب آنہا بر ہمان ست وآن کلمۂ مجمل آنہا کہ ہمہ ازوست وہمہ
اوست باشد تفصیل آن تحقیقات ظاہر وپیدا می گردد وبسیار
مشکل ومتعذر می شناسم چرا کہ تو حالا براہ سلوک درآمدہ بحالت عروج
باطن رسیدہ مناسبتے بعالم ارواح وعلویات پیدا کردہ لیکن چون
قوس عروج خودرا تمام کردہ ازانجا نزول نمودہ قوس نزول را ہم
تا آخر می رسانی ودائرۂ عروج ونزول خویشتن را تمام مے گردانی وبر
مرکز خویش کہ بساط خاکست قائم ومتمکن مے شوی وبہ تشریف خلافت
مشرف مے گردی دران زمان کماحقہ کنہ تحقیقات آنہا کہ تعلق از مرتبۂ
نزول دارد مے فہمی کہ علمای حقیقت دران ذات او سبحان را غنی از عالم

وعالیان می دانند بنابران برای خلقت کثیف صفات زائد بر ذات را
که صریح از کلام الهی ثبوت صفات پیدا می گردد ثابت می کنند و
آن را نه عین ذات می گویند و نه غیر ذات و بخلاف اینها صوفیه متاخرین
صفات را عین ذات می دانند و چون در کلام آنها غور نموده مے آید
و مراد آنها فهمیده می شود چنان مفهوم می گردد که منکر صفات بر کمال اند و
مخالف آیات ذو الجلال که صریح از کلام الهی ثبوت صفات پیدا
می گردد و اینها تاویلاتے که در معنی آن کریمه کرده اند خشک و بارد ست
باری چون اینها هم مرتبه آن ذات بیچون را منزه از همه اطلاقات
و غنی از همه اضافات می فهمند لاعلاج گردیده برای پیدایش و نمایش
این عالم که نزدیک آنها در خارج وجودے ندارد و غیر از نمود بے بود و
صفات بر کمال او سبحانه را که معدومات ثابته می نامند در خانه علم
امتیازی و اعتباری پیدا کرده ثبوت این عالم وهمی را هم بدان صفات
اعتباری خود که در مرتبه علم تصور کرده اند می دانند و چنانچه اصل
صفات را در خارج موجود نمی پندارند همچنان فروعات آن را هم که
عالم و ما فیها باشد بطریق اولی موجود نمی دانند **رباعی** باطن شمع
ظهور فانوس هست ✤ ظاهر همه رنگ پر طاوس هست ✤ غیبم چمن آرای
وجود ست امروز ✤ این جلوه خیال نیست محسوس هست ✤ **رباعی**
هر چند حقیقت فنا می فهمی ✤ آخر بوسیله بقا مے فهمی ✤ ای حیرت فهم
اگر تو موجود نه ✤ معدوم می خویش از کجا می فهمی ✤ و این همه نمایش را
غیر از عالم وهم و خیال نمے انگارند و صریح منکر بدیهیات اند چنانچه
چون درین چنین تحقیقات اینها غور خواهے نمود خواهی فهمید که درین امر
اینها از جبرگه سوفسطائی هیچ کم پائی نه کرده اند **ع** نقد صوفی نه همه
صافی و بے غش باشد ✤ ای بسا خرقه که مستوجب آتش باشد ✤ **فرد**

صوفیان را می رسد آفت زنفس خویشتن ٭ ہمچو آن کرمے کہ ضائع میکند
پشمینہ را ٭ و از انجا کہ این طائفہ بالحقیقت قائل صفات بر کمال نیستند
و اگر بہ تکلیف و مجاز اقرار صفات ہم می کنند آن را سواے ذات
نمی دانند بنا بران قائل دیدار اخروی کہ صریح آیات و احادیث اخبار
آن می نماید نیستند و بر مراد خویش تاویلات بیجاے کنند و از حال
حکماے مشائین و اشراقین کہ خارج از مبحث ما اند چہ گوئیم کہ اینہا
ہم ذات و صفات را عین می دانند و از مرتبۂ آن ذات بحت کہ
واحد حقیقی ست غیر از صدور یک عقل کہ آن ہم بطریق ایجاب نہ بروش
اختیار باشد قائل نیستند و از روی عقل و براہین قائل عقول عشرہ و
نفوس و افلاک و نجوم و جواہر و اعراض و بسائط و مرکبات و ہیولے
و عناصر گردیدہ ہمہ را قدیم و باقی گمان بردہ موالید ثلثہ را حادث و
فانی از روی صورت فہمیدہ اند و صدور ہمہ کاروبار و افعال را راجع
بہ عقل اول می دارند و بہ بیان می آرند و این مردم سیر دائرۂ آفاقی
بہ تفصیل کردہ تحقیقات اشیاے آفاقی بقدر عقل خود نمودہ اند چنانچہ
آن صوفیہ و حکماے اشراقین از راہ کشف باطنی و از معاملۂ سیر انفسی
چیزہا گفتہ اند و نوشتہ اند لیکن این ہمہ ہا این قدر نمی فہمند کہ در کاروبار
یافت عقلی و براہانی غلط و خطا را نیز گنجایش و احتمال ست و بہ معاملۂ
کشفی جولان وہم و خیال پس بدین سبب تحقیقات و مکشوفات اینہا
اعتباری ندارد و یقین کردن را نمے شاید و آنچہ علماے ظاہر کہ تابع
شریعت اند تحقیقات کردہ اند و نوشتہ اند از روی تقلید آیہ و حدیث
گفتہ اند و در امور اصول دین از پیش خویش چیزے احداث نہ کردہ اند
و آنکہ در چیزہاے فروعات دین در بعضے امور اجتہاد و راے خود را دخل
دادہ بسیار چیزہا را کہ در وقت حضرت پیغمبر و خلفاے راشدین نہ بود

احداث نموده اند در اکثر جا صواب کرده اند و در بعضی جاها خطا هم خورده اند
که تفصیل آن درین مکان امکان ندارد لیکن این قدر دریاب که
مجتهدان بر خطای خود معاتب نمی گردند بلکه یک درجه از درجات
ثواب می یابند و هم آن صوفیه که اطفال طریقت اند و از سبب غلبه
محبت و استیلای حال بقال آمده اند آن سخن ناتمام آنها نیز خالی از
ندرت و قبولیت نمی نماید فرد چون نماز قصر غربت سالکان راه
عشق ٭ با وجود ناتمامی ها قبول درگه اند ٭ بیت از قصص فهم کن و
حاصل آن دریاب ٭ بهر فهمیدن مردم ره افسانه زدند ٭ آسمان
بار امانت نتوانست کشید ٭ قرعه کار بنام چه تو دیوانه زدند ٭ شکر
ایزد که میان من و تو صلح فتاد ٭ محرمان رقص کنان ساغر و پیمانه زدند ٭
کس چو حافظ نکشید از رخ تحقیق نقاب ٭ تا سر زلف عروسان سخن شانه
زدند ٭ بالجمله معامله تحقیق و بیان حضرات پیغمبران ماورای عقل و برها
وسوای کشف و عرفان و بدون تقلید و گمان و سیر و طیر دائرهٔ انفس و
آفاق است که به فهم و یافت هر یک زندانی عقل و محبوس حواس نمی در آید
زیرا که این همه امور تعلق به آن سیر و طیر دارد پس این برگزیده ها را نوری
دیگر و یقینی علیحده عطا می فرمایند و آیات کبرای عالم باقی بر ایشان
مکشوف می گردانند که دریافت و شناخت آن آثار قدیم و چیزهای
لطیف هرگز ازین عقل حادث و حواس کثیف راست نمی آید چه ایشان را
چیزها می نمایند و حرفها می شنوانند و از کارها آگاه می گردانند
که چشم و گوش و عقل و هوش ایشان هم ازان معامله دیده و شنیده و دانسته
و یافته خویش حیران و گنگ و بیخبر و نادان می باشند و باز دران وقت

او سبحان در حق آن خیار بندگان می فرماید که وما اوتیتم من العلم الا
قلیلا یعنی اگرچه آن علام الغیوب محبان و محبوب خود را که همه رسولان و

خاتم الرسل باشند بسیار چیزهای جهان غیب و عالم امر مے نماید و اکثر
اسرار مراتب الٰہیات خود را بر ایشان مکشوف می سازد لیکن تاہم
آن ہمہ علوم در جنب علم نا متناہی او سبحانہ حکم قلیل دارد و بہ طریق
اجمال از امور ضروری و ناگزیر اینہا اخبار مے بخشد چنانچہ چون مشرکان
از پیغمبر آخر الزمان سوال تحقیق حقیقت روح نمودند این حکم رسید که
قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا پس ہرگاہ کہ این چنین
برگزیدگان را در دریافت و شناخت مراتب الٰہیات او سبحانہ این ہمہ
عاجزی و درماندگی باشد ہر کہ از دوران و محجوبان و مہجوران دعوے کمال
عرفان نمودہ مفصل حقیقت و کیفیت خلقت آن خالق قدیم را کہ ابتدا
و انتہا ندارد و حرف ازل و ابد ہم بر و راست نمی آید بموجب عقل و
دریافت خود بیان نماید و از پایۂ آخر کہ پیدایش انسان باشد گرفتہ
تا بمرتبۂ ذات بیچون رساند و آن را معاد و مبدء خویش انگار د جہل و فضولی
خود را ثابت و اظہار مے نماید رباعی درین شش درہ کہن بجز نام کہ یافت ؎
ماہیت این جنبش و آرام کہ یافت ؎ اندیشہ درین طلسم سربستہ خطاست ؎
آغاز جہان کہ دید و انجام کہ یافت ؎ رباعی کس بیہدہ در سواد آگاہے
تاخت ؎ خود را بجنون زار فضولی انداخت ؎ گر کنہ و ہست و گر رموز اشیا ؎
نشناختہ است و ہم نخواہد شناخت ؎ و این عقلا از سبب کمال
عقل و بسیاری علم از پایۂ خویش تجاوز کردہ از مرتبۂ حد اعتدال بر آمدہ
بدرجۂ افراط رسیدہ اند و درین تحقیقات آن کلیہ و ضابطۂ معقول خویشتن
را کہ افراط و تفریط ہر چیز مذموم ست ہم فراموش ساختہ اند آرے ؎
نہ ہر جاے مرکب توان تاختن ؎ کہ جاہا سپر باید انداختن ؎ و آن عقلاے
با کمال کہ ثابت بر حد اعتدال اند حضرات انبیا اند کہ مقربان خاص ذو الجلال
ہستند کہ از پایۂ خویش قدم فراتر نمی گذارند و مرتبۂ بندگی و عاجزی و

مخلوقی و نادانی خود را دائم ملحوظ می دارند و به عجز و قصور معترف اند پس
کمال بندگان مومن نیز همین ست که بر همان قدر که خالق سبحان از توسط
پیغمبران در کلام خویش خبر داده است ایمان آرند و مبدء خود به قدرت
و خلقت او از خاک و معاد خویشتن بموجب اقوال و افعال خبر کرده او تا
جنت و جحیم انکار نند و موافق فرموده گرایند و از نافرموده حتی المقدور
اجتناب نمایند و سود و بهبود خویش در ان دانند و او سبحانه را متصف
بصفات کمال و منزه از صفات نقص و زوال پندارند و بدین قسم ایمان
آرند که آمنت بالله کما هو باسمائه و صفاته و قبلت جمیع احکامه و بر وجود فرشتگان
و رسیدن کتابها و خلقت پیغمبران ایمان آرند و بروز قیامت و جهان
آخرت اقرار کنند و قائل حشر اجساد شوند و ثواب و عذاب آنجهانی را
از تقدیر او سبحانه دائمی شناسند و اگر بدین همه امور بدین تفصیل ایمان
نه آرند مومن نمی شوند و به قسمی که حکما قائل خدا گشته اند یک مرتبهٔ ذات معرا
از جمیع صفات بر کمال خیال کرده سلسلهٔ عالم را بدو منتهی می دانند برای آنکه
ایشان هم بعقل خویش دور و تسلسل را باطل می انگارند پس آن مرتبه را
واحد حقیقی مے دانند و وجود آن را ناگزیر می فهمند و این همه کثرت را
بآن مرتبهٔ وحدت منتسب می دارند بطریقے که سابق گفته آمد یعنی که بطریق
ایجاب صدور یک عقل را از ان مرتبه جائز می دارند و همه کار و بار افعال
را راجع بدان عقل اول می شناسند و آن ذات را بیکار و معطل می فهمند
و این امر را بزعم خود کمال آن مرتبه می گویند لیکن چون اینها بدون راه
فضل که راه انبیاست به عقل راه یافته اند چه کنند که به عقل در نمانند و بدین قسم
قائل خدا گشتن آدمی مسلمان نمی شود و نجات اخروی حاصل نمے کند
و قرب و معیت او سبحانه او را پیدا نمی گردد و آن حکما مرتبهٔ ذات را بنگ
حقیقة الحقائق و اصل الاصل و جان جهان مے انگارند بدان سبب

انکار دیدار و نفی شهود آن می نمایند وای خاکی چه جای حکما که فرقهٔ دهریه
هم که آن را مردم مسلمان منکر خالق می دانند منکر فاعل و صانع و موجد
و مدبر و موثر نیست آن کافرند هم نفوس و افلاک و نجوم و قوت نیست و اشیا
را فاعل و باعث و مصور و مدبر و موثر می انکارند لیکن اگر او را انکار ست
از مرتبهٔ الله ذو الجلال بر کمال ست که مستجمع صفات با جمال و جلال ست
چرا که این چنین مرتبهٔ ذات مع الصفات به دریافت و شناخت فهم ناقص
او نمی درآید بلکه آن قسم ذات که مستجمع صفات اضداد باشد در عقل او محال
می نماید پس معلوم گردید که ایمان از قبول کردن صفات بر کمال حاصل
می شود و از اقرار فقط مرتبهٔ ذات نام اسلام بر این کس ثابت نمی گردد
چرا که هیچ فرقهٔ ضاله هم انکار مرتبهٔ وجود و هستی ندارد که هستی مجازی
همه ها اقرار هستی حقیقی او می کند فقط و شبهه را از وحدتش دست تصرف
کوته است + کی تواند دیدهٔ احول دو دیدن رو در را + لیکن اصل تحقیق
همین ست که مرتبهٔ ذات او سبحانه از هستی هم وراست [illegible] نیندیشد
اندیشه افزون از این + که هستی نه بلکه بیرون از این + و هم وحدت او
نه آنچنان ست که مقابل اثنین و کثرت ست حاصل کلام آنکه اقوال بلیه فریب
آن حکما و سوفسطائی و دهریه را که بی خبران جاهل اینها را عاقل می دانند
بگوش خود ره ندهی و از گفتهٔ آن کوران که به قیاس خود راه میروند در
حیره افتی رباعی ای دل این همه جای هرزه گردان + ناشنیده تحقیق مکن
رو گردان + خلقی به جنون متهم آگاه نیست + در خواب خودی تو نیز پهلو گردان +
و هم بر مکاشفات و واقعات سالکان ناتمام که در حالت عروج باشند
اعتقاد نه کنی و تا سخن هر کدام را به میزان کتاب و سنت نه سنجی و زنی نه نهی
و باید که این سخنان را یاد داری که نیم طبیب خطرهٔ جان و نیم ملا خطرهٔ ایمان
و نیم صوفی تمام شیطان و زیاده بر این تا کجا اطناب نمایم که حالا دماغ

اقتضای نفس باید و هم حوصله فهم تو تنگی می نماید رباعی خلقے
طور صفات و اسما فهمید ❊ از کثرت و وحدت الجمها فهمید ❊ آن مصطلحات
مبتذل گشت و کهن ❊ اکنون باید معانی را فهمید ❊ رباعی خاکی بسجود بندگی
تو ام باش ❊ تا با نفس بد روش داری خم باش ❊ زین عجز که در کارگه طینت
تست ❊ الله نمی توان شدن آدم باش ❊ لیکن ای خاکی طالعند اگرچه
من از عالم ارواح ام و مناسبت تمام به علویات و لطائف دارم و تو از
عالم شهادت هستی و مماثلت بعالم سفلی و مشابهت با کثائف بیشتر داری فاما
ذات ترا مرات صورت تو گردانیده اند تا تو رو و موبموی از نظر پوشیده
و پنهان خود را در من مشاهده کرده جامعیت صورت و حقیقت خویش فهمیده
بر خویشتن واله و شیفته گردی و بے اختیار کمال قدرت و صنعت صانع
و مصور حقیقی را که چنین صورت با حقیقت از قلم صنع بید قدرت کشیده است
و این چنین حسن و جمال و خوبیها و کمال در تو تعبیه نموده جامع مظهر تنزیه و
تشبیه گردانیده مجموعه مراتب لطایف و کثایف ساخته است فهمیده
عاشق و جویای آن جمیل مطلق و واصل بحق که محبوب باقی و مطلوب
حقیقی ست شوی و از همه محبوبان مجازی و مطلوبان فانی و دلفریبان مکار
و مرغوبان ناپایدار که نمود بے بود دارند بیزار گردیده روی دل و جان خود را
از هر سو گردانده بجانب قبله حقیقی آورده خلیل وار بگوئی که انی وجهت وجهی
للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین و تحقیق در باب
ای خاکی بیاب که تو آدمی مشربی بدان سبب ترا موخره کار آن ابو البشر
نموده معامله ترا تمام گردانیده اند و در میان سالکان و مجذوبان استعدادات
بسیار و بے شمار می باشد که بعضے نوحی مشرب و بعضے داودی مشرب و
بعضے ابراهیمی مشرب و بعضے موسوی مشرب و بعضے عیسوی مشرب و
اقلی محمدی مشرب می باشند و علے هذا القیاس مماثله خصوصیات انبیاء دیگر

دارند صلوات الله علی جمیع انبیاء الله و رسله فاعلان تقدیر ناگزیر در
وقت سلوک و عروج و نزول هریک سالک و مجذوب و فقیر مکاشفات
و حالات و معاملات متشابه و متماثل و ما تا ئی متبوعان شان بیان
می آرند چنانچه حالات را بقدر استعداد و لیاقت و قابلیت تو نمودند و
شنوانیدند و فهمانیدند رباعی تا محو خیال بی‌نشانی نشوی ✤ بینای
جمال جاودانی نشوی ✤ ای آئینه اثر حلاج خودکن ✤ تشبیه بحاست
تا تو فانی نشوی ✤ ۵ بس کنم خود زیرکی را این بس است ✤ نکته کافیست گر سامع کسست

بتصحیح تمام طبع شد

صحت نامہ کتاب مجموعۂ تصوف

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳	۱	یہ جو لوگ	یہہ لوگ	۱۸۸	۱۲	فیتتحمون	فیتحملون
۲۳	۶	نہو	ہو	۱۹۱	۱۴	علی سارق	علی غنی
۲۹	۳	جو دنسوخ	جو منسوخ	۱۹۸	۱۶	امتخشوا	امتشحوا
۶۶	۱۷	یلند	بلند	۲۰۲	۸	راسق	اسق
۸۸	[illegible]	تفصیل	تفصیلے	۲۲۰	۱۱	الناس	الصحابۃ
۱۰۰	۳	چار	دو	۲۲۱	۶	قال	قالت
۱۱۶	۵	ہمارے	ہمری	۲۵۳	۱۳	منہا	منہاً
۱۳۷	۲۱	امن	من	۲۵۴	۱	عمیاہ	عمیاء
۱۴۰	۱۷	لیخضک	لیضحک	//	۲۳	کان یوم	کان یوما
۱۵۱	۱۴	یعمل الی	یعمل لی	۲۵۶	۵	استاجرتہ	استاجرہ
۱۵۵	۴	اجد	احد	//	۱۳	بعدا	بعدے
۱۵۶	۲	لیرجہ	لیرجع	۲۶۳	۱	فقال	فقالت
۱۵۷	۷	زوجتہا	زوجہا	حاشیہ ۲۷۹	۱	اخدرگیست	اخدع گمیت
۱۶۰	۱۰	الیہ	علیہ	۲۸۳	۲۳	علی عمر	علی علی عمر
//	۱۶	اللہ حط	الاحط	۲۹۵	۳	حذارۃ	حذارہ
//	//	من ما	مامن	۳۰۷	۱	ذلک	بذلک
۱۶۴	۲۱	الباذب	الباب	۳۷۶	۷	ہل	بل
۱۷۹	۷	علیہا	علیہ	۳۸۶	۲۲	سلم کی	سلم
۱۸۴	۳	حتے	ہل	۴۲۶	۱۳	ہم وماورا	ہم ماورا

تمت